کبیرہ گناہ اور ان کا علاج

تالیف

الامام الحافظ علامہ شمس الدین الذہبیؒ

ترجمہ

ابو القاسم حافظ محمود تبسم

تخریج وتحقیق

الاستاذ عبدالسلام عبد الشافی محمد

www.KitaboSunnat.com

حدیبیہ پبلیکیشنز
رحمان مارکیٹ ⊛ غزنی سٹریٹ ⊛ اردو بازار ⊛ لاہور
042 - 37242604 , 0322 - 4014894

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

کبیرہ گناہ اور ان کا علاج

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

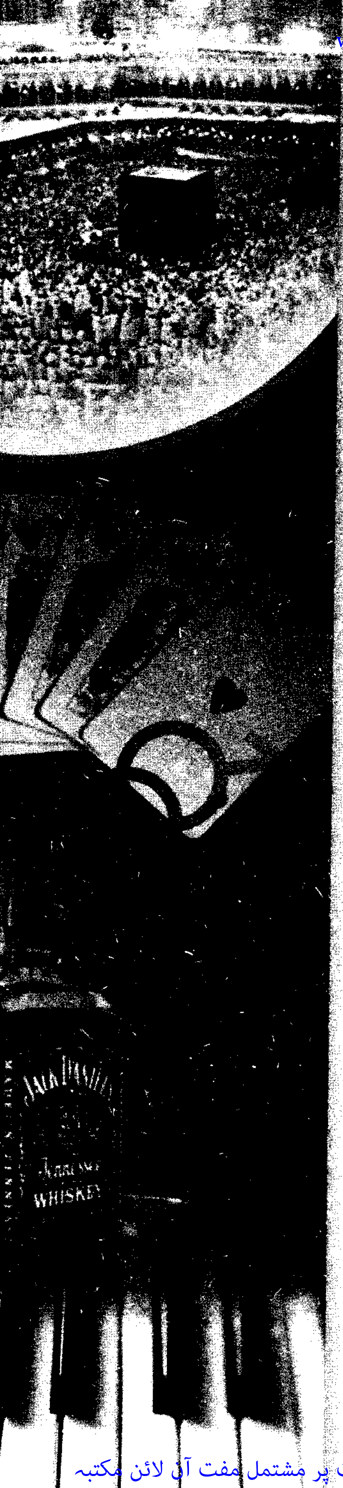

کبیرہ گناہ

اور

ان کا علاج

قرآن و سنت کی روشنی میں

تالیف

الامام حافظ علامہ شمس الدین الذہبی

ترجمہ

ابو القاسم حافظ محمود تبسم

تخریج و تحقیق

الاستاذ عبد السلام عبد الشافی

حدیبیہ پبلیکیشنز

رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جملہ حقوق اشاعت برائے حدیبیہ پبلیکیشنز محفوظ ہیں

کبیرہ گناہ اور ان کا علاج

تالیف

الامام الحافظ علامہ شمس الدین الذہبی

ترجمہ

ابو القاسم حافظ محمد محمود تبسم

تعداد .... ایک ہزار

ناشر .... محمد سمیع اللہ جنجوعہ

مطبع .... قدوسیہ اسلامک پریس

حدیبیہ پبلیکیشنز کی جملہ مطبوعات پاکستان بھر میں تمام بڑے شہروں کے کتب خانوں میں دستیاب ہیں۔

لاہور: مکتبہ قدوسیہ 7230585 دارالسلام 7232400 نعمانی کتب خانہ 7321865
اسلامی اکیڈمی 7357587، مکتبہ رحمانیہ 7224228، مکتبہ اسلامیہ 7244973، مکتبہ سلفیہ
7237184 دارالھدیٰ 7639557، کتاب سرائے 7320318 شرکۃ الامتیاز 7311178

گوجرانوالہ مدینہ کتاب گھر، مکتبہ نعمانیہ، والی کتاب گھر 233089

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ 631204، مکتبہ اہلحدیث، دارارقم

کراچی: مکتبہ نورحرم 4965724، مکتبہ اہلحدیث (ٹرسٹ) دارالسلام 4393936

راولپنڈی: تسجیلات طیبہ کشمیری بازار 5535168،

اسلام آباد: المسعود اسلامک بکس 2261356 سے طلب فرمائیں۔

HUDAIBIA PUBLICATIONS

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فہرست موضوعات

- عرض ناشر 24
- حالاتِ مؤلف 27
- نام ونسب 27
- پیدائش 27
- تحصیل علم 27
- علمی خدمات 28
- تصنیف وتالیف 28
- وفات 29
- کتاب ''الکبائر'' کا مختصر تعارف 30
- مقدمۃ الکتاب 31
- کبیرہ گناہوں کی تعریف 31
- کبیرہ گناہوں سے اجتناب 31
- کبائر سے بچنے کی فضیلت 32
- کبائر کی تعداد 33

باب ۱

اللہ کے ساتھ شرک

- شرکِ اکبر 35
- آیاتِ قرآنیہ 35
- احادیثِ نبویہ ﷺ 36

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شرکِ اصغر 37
کلام الٰہی 37
فرامین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم 37
چند اور روایات 38
منافقانہ طرزِ زندگی کا نتیجہ 39
بعض حکماء کا قول 41
فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول 41

باب ۲

قتل

فرموداتِ ربانیہ 42
فرموداتِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم 43

باب ۳

جادو

فرموداتِ الٰہیہ 48
جادوگر کی حد 49
ارشاداتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم 49
بجالہ بن عبدہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول 49
وہب بن منبہ کا قول 50
فرامین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم 50

باب ۴

نماز چھوڑنا

فرموداتِ الٰہیہ 52
ارشاداتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم 52

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

- اقوالِ سلف 59
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول 59
- عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ کا قول 59
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول 60
- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول 60
- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول 60
- ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کا قول 60
- ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول 60
- ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول 60
- عون بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول 60
- بچے کو نماز کا حکم 61
- تارکِ صلاۃ کا حکم 61
- نماز میں سستی کی سزا 62
- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول 64
- حدیث مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم 64
- بنی اسرائیل کی عورت کا واقعہ 65
- نماز میں سستی اور تاخیر کی سزا 65
- نماز میں چوری 66
- ارشاداتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم 66
- نماز باجماعت سے پیچھے رہنا 73
- ارشادِ باری تعالیٰ 73
- شرح آیت 73
- احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم 74

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

- اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم 76
- ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول 76
- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول 76
- علی رضی اللہ عنہ کا قول 77
- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول 77
- اقوالِ سلف رحمہم اللہ 78
- ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کا قول 78
- حاتم الاصم رحمہ اللہ کا قول 78
- ایک اور قول 78
- عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ 78
- عشاء و فجر 79
- فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم 79
- ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول 79
- حکایت 79

باب ۵

زکوٰۃ روکنا

- فرموداتِ الٰہیہ 81
- ارشاداتِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم 82
- ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول 83
- زیور اور سامان میں زکوٰۃ 84
- فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم 86
- نصیحت 86
- زکوٰۃ روکنے والے کے لیے مثالِ عبرت 88

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ٦

بلا عذر رمضان المبارک کا ایک روزہ چھوڑنا

- کلامِ الٰہی 91
- فرامین مصطفی ﷺ 91
- ابن عباس کا فتویٰ 92

باب ۷

استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا

- ارشادِ باری تعالیٰ 93
- حدیثِ نبوی ﷺ 93
- عمر رضی اللہ عنہ کا قول 94
- ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول 94
- سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا قول 95

باب ۸

والدین کی نافرمانی

- فرموداتِ الٰہیہ 96
- ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول 97
- ارشاداتِ مصطفی ﷺ 98
- اقوال سلفؒ 103
- کعب الاحبارؒ کا قول 103
- ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول 104
- ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول 104
- وہب بن منبہ رحمہ اللہ کا قول 105
- ابو بکر بن ابی مریم کا قول 105

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

- وہبؒ کا ایک اور قول 105
- بشر رحمۃ اللہ علیہ کا قول 105
- نصیحت 106
- اشعار 107
- حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ 108

باب ۹

قطع رحمی

- فرموداتِ الٰہیہ 111
- ارشاداتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم 112
- اقوالِ سلفؒ 114
- علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ کا قول 114
- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ 114
- قطع رحمی کی سزا 115

باب ۱۰

زنا

- کلامِ الٰہی 117
- احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم 118

باب ۱۱

لواطت

- ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول 127
- حرمت لواطت 128
- دس خصلتیں 129
- دل کی مٹی 130

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

- بے ریش نوجوان فتنے کا سبب 132
- اشعار 134
- لواطت کی سزا 135
- عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ 136
- عورت کے ساتھ لواطت 136

باب ۱۲

سود

- واقعہ معراج سے سود خوروں کی سزا کا بیان 140
- موت سے لے کر قیامت تک سود خور کی سزا 142
- سود کے شعبے 143
- سفارش کے طور پر تحفہ سود ہے 143

باب ۱۳

یتیم کا مال کھانا

- یتیم سے اچھا برتاؤ کرنے والے کا انجام 149
- علوی خاندان کی عورت کا واقعہ 150

باب ۱۴

اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا 154

باب ۱۵

میدانِ جنگ سے فرار 157

باب ۱۶

رعایا اور ماتحت پر ظلم اور ان سے دھوکا 159

- امیر کی ہلاکت 161
- فاسق اور ظالم امیر سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لاتعلقی 163

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

- حکمران اور پل صراط 166

باب ۱۷

تکبر 168

باب ۱۸

جھوٹی گواہی 172

باب ۱۹

شراب نوشی 174

- شراب نوشی پر قائم رہنے والا جنتی نہیں ہوگا 176
- شراب نوش کی نماز 176
- شراب باعث لعنت 179
- شرابی کی تیمارداری 180
- شراب سے علاج 180
- شراب کے متعلق متفرق روایات 181
- شرابی کی سزا 181
- اقوالِ سلفؒ 182
- حشیشہ شراب کی طرح حرام ہے 184
- ایک نوجوان کا واقعہ 186

باب ۲۰

جوا

- نرد اور شطرنج کا کھیل 189
- امام نوویؒ کا شطرنج پر فتویٰ 189
- علی بن ابی طالبؓ کا فتویٰ 190
- [illegible] کا شطرنج پر فتویٰ 191

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۲۱

پاک دامن پر تہمت 194

باب ۲۲

غنیمت میں خیانت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحتیں 197

ابن لتبیۃ کا واقعہ 198

مال غنیمت سے چوری کی سزا 199

باب ۲۳

چوری

چور پر کب ہاتھ کاٹنے کا حکم لاگو ہوتا ہے 201

بنومخزوم کی عورت 202

باب ۲۴

راہزنی کرنا 204

راہزن کی سزا 205

زمین سے نکال دینا 206

باب ۲۵

جھوٹی قسم 208

غیر اللہ کے نام کی قسم 210

باب ۲۶

ظلم 212

ایک بڑھیا کا قصہ 215

ظالم بادشاہ کا محل اور بڑھیا کی جھونپڑی 217

قیامت کے دن ظالم اور مظلوم کی ملاقات 218

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

- مظلوم کی بددعا 219
- قدرت رکھنے کے باوجود کسی کا حق ادا نہ کرنا 221
- خاوند کا حق مہر اور نان ونفقہ دبانا 221
- ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اقوال 221
- مزدور کی پوری مزدوری ادا نہ کرنا 222
- قیامت کے دن خاوند بیوی کا جھگڑا 224
- ظالموں کی مدد کرنے سے اجتناب کرنا 225
- ظالم کی سزا 228
- نصیحت 231

باب ۲۷

ٹیکس لینا

- ٹیکس لینے والا مفلس کی طرح ہوتا ہے 233
- ٹیکس لینے والے کی گناہ گار عورت سے مشابہت 234
- ٹیکس لینے والے کی چور سے مشابہت 234
- اللہ کے ہاں پاکیزہ مال قبول ہوتا ہے 235
- فکر آخرت سے بے خبر 237

باب ۲۸

حرام مال کا حصول

- حرام مال کمانے کی دعا 239
- دین اور دنیا میں فرق 240
- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور غلام 243
- حرام کمائی کے مرتکب 244
- حرام چیز قبول کرنے والے لوگ 244

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

❁ نصیحت 245

باب ۲۹

خودکشی

❁ اسلام شدت پسند مذہب نہیں 248
❁ اللہ سے مایوسی کفر ہے 249
❁ خودکشی کرنے والا اپنا عمل دہراتا رہے گا 250
❁ نصیحت 250

باب ۳۰

اکثر باتوں میں جھوٹ 252

❁ رسول اللہ ﷺ کا خواب 253
❁ تین بدنصیب شخص 254
❁ اللہ کی خوشی اور ناراضگی والے کلمات 256
❁ نصیحت 257

باب ۳۱

برا قاضی

❁ عالم اور جاہل قاضی کی پہچان 259
❁ قیامت والے دن قاضی کی طلبی 260
❁ محمد بن واسع رحمہ اللہ کا قاضی بننے سے انکار 261
❁ نصیحت 262

باب ۳۲

فیصلے پر رشوت 263

❁ سفارش پر تحفہ قبول کرنے والا سودی 264
❁ امام اوزاعی کا واقعہ 265

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

❁ نصیحت 265

باب ۳۳

عورتوں کی مردوں سے اور مردوں کی عورتوں سے مشابہت

❁ خاوند بھی بیوی کے گناہ میں شامل ہوتا ہے 267

❁ عورت پر لعنت کا سبب بننے والے کام 270

❁ نصیحت 270

باب ۳۴

دیوث اور بے غیرت 272

❁ نصیحت 273

باب ۳۵

حلالہ کرنے اور کروانے والا 275

❁ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فتویٰ 276

❁ آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم 276

❁ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول 277

❁ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ 277

❁ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ 278

❁ نصیحت 279

باب ۳۶

پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا 280

❁ نصیحت 281

باب ۳۷

ریاکاری 284

❁ قیامت کے دن سب سے پہلے شہید مالدار اور عالم کا فیصلہ ہوگا 285

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

- مشہوری اور دکھلاوے کے خواہشمند لوگ 286
- تھوڑی سی ریاکاری شرک ہے 286
- ریاکاری کی تقدیر پر غلبہ کوشش 287
- نصیحت 288

باب ۳۸

حصول دنیا کے لیے علم سیکھنا اور اسے چھپانا 290

- علمائے یہود کا علم کو چھپانا 291
- بے عمل عالم کی سزا 293
- نصیحت 293

باب ۳۹

خیانت 295

- ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول 297
- نصیحت 298

باب ۴۰

احسان جتلانا 300

- نصیحت 302

باب ۴۱

تقدیر کی تکذیب 303

- عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان 304
- تقدیر کے منکر کی کوئی نیکی قبول نہیں 307
- اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور قضا پر راضی ہونا 309
- فائدہ 310
- نصیحت 312

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۴۲

لوگوں کی خفیہ باتوں پر کان لگانا 315

- نصیحت 316

باب ۴۳

چغل خوری

- چغل خوراور پیشاب کی چھینٹوں سے اجتناب نہ کرنے والوں کی سزا 317
- دو چہروں والا آدمی 318
- امام غزالی رحمہ اللہ کا قول 318
- عمر بن عبدالعزیز کی چغل خور کو تنبیہ 320
- سلف صالحین کا قول 321
- چغل خور غلام 322
- نصیحت 324

باب ۴۴

بہت لعن طعن کرنا 326

- انصاری عورت کا واقعہ 327
- لعنت کے حقدار 327
- بے گناہ مسلمان پر لعنت ڈالنے کی ممانعت 330
- تربیت کرنے والے کے لیے بطور مثال 331
- نصیحت 332

باب ۴۵

عہد شکنی 333

باب ۴۶

کاہن اور نجومی کی تصدیق 336

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

- غیب اور پوشیدہ رازوں کو جاننے والی ذات 337
- بارش اللہ کی رحمت سے ہوتی ہے ستاروں سے نہیں 337
- کاہنوں کی تکذیب 338
- نصیحت 339

باب ۴۷

خاوند کی نافرمانی 341

- خوبصورت دوشیزہ اور بدصورت خاوند 345
- خاوند کی فرمانبرداری کرنے والی عورت کی فضیلت 346
- گھر عورت کے لیے بہترین پناہ گاہ 348
- عورتوں کو نگاہ نیچی رکھنے کا حکم 350
- باریک لباس استعمال کرنے والی عورت کی سزا 350
- واقعہ معراج اور عورتوں کو عذاب 350
- خاوند بیوی کا آپس میں حسن سلوک 352
- عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ 353
- بدزبان عورت اور نیک عورت 354

باب ۴۸

تصویر بنانا 357

باب ۴۹

مصیبت کے وقت نوحہ وغیرہ

- نوحہ کرنے والی عورتوں کی خدمت 361
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ 363
- میت پر آنسو بہانا 363
- مصیبت میں صبر کی تاکید 365

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

- مصیبت والے کو تسلی دینا 368
- صابر باپ کا واقعہ 371
- بے صبر عورت کا واقعہ 372
- ام سلیم رضی اللہ عنہا کا واقعہ 373
- امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ 374
- تعزیت کے انداز 375
- عروہ رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ 376
- ایک عورت کا واقعہ 378
- ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ حربی کا بیٹا 379
- مالک بن دینار کا قصہ 380
- اسلام میں نوحہ کی ممانعت 384
- نوحہ کرنے والوں کے لیے مقام عبرت 385

باب ۵۰

بغاوت 388

- ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا قول 389

باب ۵۱

غلام' لونڈی' بیوی' جانور اور ضعیف پر ظلم اور دست درازی 391

- رشتہ داروں اور ہمسائیوں سے حسن سلوک 392
- غلاموں سے حسن سلوک 394
- غلاموں کی اولاد کو علیحدہ کرنے کی ممانعت 397
- جانوروں کے ساتھ نرمی کا حکم 397
- جانوروں کو بے مقصد قتل کرنا 401
- غلام کو آزاد کرنے کی فضیلت 401

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۵۲

ہمسائے کو تنگ کرنا 402

- پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا 403
- پڑوسی کی تکلیف پر صبر کرنے کا حکم 404
- سہیل بن عبداللہ کا پڑوسی سے حسن سلوک 404

باب ۵۳

مسلمانوں کو اذیت پہنچانا اور گالی دینا 406

- مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی ممانعت 408
- صلح کرانے کی ترغیب دینا 410

باب ۵۴

عبادت گزاروں کی اذیت رسانی 413

- غریب صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت 414
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا رہن سہن 416

باب ۵۵

ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا 418

- ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانے والے کی نماز کے متعلق حکم 419

باب ۵۶

مردوں کے لیے ریشم اور سونے کا استعمال 420

باب ۵۷

غلام کا بھاگ جانا 422

باب ۵۸

غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا 424

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۵۹

اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت کرنا 427

باب ۶۰

لڑائی جھگڑا 429

۞ جھگڑا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے 432

۞ دورانِ کلام آسان الفاظ استعمال کریں 433

باب ۶۱

زائد پانی روک لینا 435

باب ۶۲

ناپ تول میں کمی 437

۞ حکایت 439

باب ۶۳

اللہ کی پکڑ سے بے خوفی 441

۞ ایک مؤذن کا واقعہ 443

۞ نصیحت 446

باب ۶۴

اولیاء اللہ کی اذیت رسانی 447

باب ۶۵

بغیر عذر کے جماعت سے پیچھے رہنا 449

باب ۶۶

جمعہ و جماعت ترک کرنے پر اصرار 450

۞ باجماعت نماز کی فضیلت 453

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ٦٧

وصیت میں ظلم 455

باب ٦٨

مکر وفریب اور دھوکا 457

باب ٦٩

مسلمانوں کی جاسوسی 458

باب ٧٠

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی 459

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کی وجوہات 460
- صحابہ کرام پر طعن وتشنیع کرنے والا اسلام سے خارج ہے 461
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تذکرہ پر زبان بند رکھنا ایمان کی علامت ہے 462
- خلفائے راشدین کی فضیلت 463

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

آجکل دنیا گلوبل ویلج کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ فاصلے سمٹ گئے ہیں۔ دوریاں ختم ہوگئی ہیں۔ دنیا کے ہر حصے میں ہر کسی سے رابطے بحال آسان اور ممکن ہو گئے ہیں۔ انہی رابطوں اسباب وسائل کی بنیاد پر برائی کے محرکات بھی ہر جگہ پہنچ گئے ہیں وہ ڈش' وی سی آر' ٹی وی' انٹرنیٹ' کیبل کی صورت میں ہوں یا اخبارات و جرائد وغیرہ کی شکل میں۔ ان میں برائی کو اس انداز میں ملمع اور مزین کر کے پیش کیا جاتا ہے کہ ہر شخص اس کو پرکشش منافع بخش چیز سمجھ کر جس قدر جلد ہو اپناتا ہے اور اس کا داعی بن جاتا ہے۔

آج کل گلوبل ویلج دنیا یہود و ہنود کی مسلمانوں کے خلاف اخلاقی میدان' عسکری میدان اور تہذیبی و ثقافتی میدان میں سازشوں نے اس امت محمدیہ کو برائیوں اور گناہوں کی دلدل میں دھکیل دیا ہے۔ ایسی دلدل کہ جس میں امت محمدیہ گردن تک دھنس چکی ہے۔ عنقریب اس دلدل میں غرق ہوتی نظر آ رہی ہے۔ کیونکہ گناہوں کی کثرت اس قدر ہو چکی ہے کہ وہ گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھتی بلکہ اس کا نام بدل کر ''مجبوری'' ضرورت' معاشرتی تہذیبی قدر' کلچر' سیاحت' ثقافت کا نام دے رہی ہے۔ نہیں دیکھتی کہ ان مسائل میں اسلام نے ہماری کیا رہنمائی کی ہے۔

اپنے اسلام سے اعراض اور برائیوں کی عام طور پر اگر نشاندہی کی جائے تو گناہ تو ضرور سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ان کو چھوٹے چھوٹے گناہ قرار دے کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یاد رہے کہ چھوٹے چھوٹے گناہ ہی کبیرہ بڑے گناہ بن جاتے ہیں یا بڑے کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کا باعث بن جاتے ہیں۔ کیوں۔ اس لیے کہ انسان ان کو معمولی سمجھ کر ان سے اجتناب پہلو کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ یہ ملا ہوا حوصلہ اور بڑھی ہوئی حوصلہ مندی ہی کبیرہ گناہوں کے گرداب میں غرق کر دیتے ہیں۔ جب انسان کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے تو پھر وہ اس کا شکار ہو جاتا ہے۔ پھر ایک سلسلہ چل نکلتا ہے کہ جو ختم ہوتا نظر نہیں آتا۔ یوں انسان گناہوں کی کھائی میں گرتا چلا جاتا ہے۔ جب یہ صورتِ حال ہو جاتی ہے تو اس پر اللہ کی طرف سے ایک سزا یہ نازل ہوتی ہے' دوسرا اس کا روحانی وجسمانی سکون و راحت چھن جاتے ہیں۔ دنیا میں عزت و وقار ختم ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اپنا خاندان و گھرانہ بھی اس کو پر وقار نظروں سے نہیں دیکھتا۔

بہت کم لوگ ہوتے ہیں کہ جو گناہوں کے راستے پر چل پڑنے کے بعد واپس پلٹتے ہیں اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبِّیْ. اکثر توبہ کے بغیر ہی اس دنیا سے چلے جاتے ہیں اور موت ان کو اس حال میں آتی ہے کہ توبہ کا موقع ہی نہیں ملتا کہ توبہ کا دروازہ بند ہو چکا ہوتا ہے۔ یوں دنیا ان کی بغیر توبہ کی موت کے باعث بالکل ہی تباہ و برباد نا کام و نامراد ہو گئی اور آخرت میں وہ اللہ کریم کے ہاں فرار کا کوئی راستہ نہ پا کر جہنم کا ایندھن بن جاتا ہے۔

ایسے حالات میں کہ جب ساری دنیا بڑے بڑے پہاڑوں جیسے گناہوں کو معمولی سمجھ کر ان کا ارتکاب کر رہی ہے اور گناہوں کے پہاڑوں کے نیچے دبے کر سسک اور بلک رہی ہے ان کو ضرورت ہے۔ کسی ایسی راہنمائی کی جو کہ ان کے دکھوں کا مداوا بن سکے۔ ان کو سیاہ کاریوں سے بچا سکے' ان کو جہنم کے راستوں سے ہٹا کر کامیابی اور جنت کے راستوں پر ڈال کر جنتوں کا حقدار بنا سکے۔ ایسی ہی راہنمائی کے لیے ہم نے حدیبیہ پبلی کیشنز کے سٹیج سے امام ذہبی کی مشہورِ زمانہ کتاب ''الکبائر'' کا ترجمہ کروا کر عوام کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ قبول کرے۔ آمین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تا کہ لوگ اپنے دامن گناہوں کے کانٹوں سے بچا کہ جنتوں کے سپولوں سے بھر لیں اور اللہ کریم کی رضا مندی کا سرٹیفکیٹ حاصل کر کے دنیا و آخرت میں کامیابی کا پروانہ حاصل کر سکیں۔ اس کتاب کا ترجمہ محترم جناب ابوالقاسم حافظ محمود تبسم صاحب نے کیا ہے۔ اللہ کریم ہمیں گناہوں سے بچا کر اعمالِ صالح کی توفیق دے اور ہمارے بزرگوں کو جو وفات پا چکے ہیں کے لیے اس کتاب کو ذریعہ نجات بنائے۔

آمین یارب العالمین.

آپ کا عاجز بھائی
محمد سمیع اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حالات مؤلف

نام ونسب:

آپ کا نام محمد اور لقب' شمس الدین تھا۔ آپ کی کئی ایک نسبتیں تھیں مثلاً ترکمانی' فارقی' دمشقی وغیرہ آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے:

الامام الحافظ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز ترکمانی' فارقی' دمشقی' شافعی اور آپ کی شہرت ''ذہبی'' کے نام سے ہوئی اور علماء کے درمیان ''علامہ ذہبی'' مشہور ہیں۔

پیدائش:

آپ کے خاندان کی اصل میافارقین میں سے تھی اور آپ کی پیدائش دمشق کے مقام پر ۶۷۳ھ بمطابق ۱۲۷۴ء میں ہوئی۔

تحصیل علم:

آپ نے ملک شام' مصر اور حجاز کے شیوخ سے علم حاصل کیا اور اس عظیم مقصد کے لیے بیشتر علاقوں اور شہروں کا سفر کیا۔ آپ نے علمی میدان میں خوب محنت کی اور بہت سے علوم دینیہ میں مہارت حاصل کر لی۔ آپ قراءتِ قرآن اور حدیث کا خصوصی شغف رکھتے تھے۔ آپ کا حافظہ مثالی تھا اور ضرب المثل کے طور پر بیان کیا جاتا تھا۔ آپ کی علوم وفنون میں زبردست مہارت اور حافظے کی بدولت کئی ایک صفات مشہور ومعروف تھیں مثلاً آپ کو "امام الوجود حفظا" (حافظے میں کائنات کا امام) "شیخ الجرح و التعدیل" (جرح وتعدیل کا ماہر) "رَجلُ الرِّجَال فِیْ کُلِّ سَبِیْلٍ" (ہر جگہ مرد میدان) وغیرہ۔ آپ کے علم وفضل کی شہرت آفاقِ عالم میں پھیل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گئی اور علم کے متلاشی زمین کے چپے چپے سے آپ کی طرف رخت سفر باندھنے لگے۔

امام صاحب نے اپنی معجم میں ایک ہزار تین سو شیوخ کا تذکرہ کیا ہے جن سے انہوں نے علم حاصل کیا اور ان کو آپ نے علم سکھایا ان میں سے ایک جماعت کو اللہ تعالیٰ نے کبار علماء کی حیثیت عطا کی اور وہ مشہور مؤلف بنے۔

علمی خدمات:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے دمشق میں متعدد علمی ذمے داریاں سنبھالیں' تصنیف و تالیف میں بہت ترقی کی اور جب ۷۴۱ھ میں آپ کی بینائی ختم ہو گئی تو آپ نے تالیف کا سلسلہ ختم کر دیا اور صرف درس و تدریس میں مشغول رہنے پر اکتفاء کیا اور تاحیات اس میں مشغول رہے۔

تصنیف و تالیف:

امام صاحبؒ اپنے پیچھے ایک عظیم علمی ذخیرہ چھوڑ کر گئے جسے انہوں نے اپنی متعدد تالیفات میں محفوظ کیا جن کی تعداد نوے کتب سے زائد ہے۔ آپ کی زیادہ تر خدمات حدیث' تاریخ' اسمائے رجال اور راویوں کے حالات سے تعلق رکھتی ہیں۔

آپ کی چند مشہور تالیفات درج ذیل ہیں:

1. التاریخ الکبیر
2. تاریخ الاسلام
3. سیر النبلاء
4. میزان الاعتدال
5. المشتبه فی أسماء الرجال
6. تجوید الأصول فی أحادیث الرسول

ان کے علاوہ ان کی اور بھی بہت سی کتابیں مطبوع ہیں اور دینی تعلیم گاہوں میں اور لائبریریوں میں متداول ہیں۔ آپ کی ایک مشہور کتاب ''الکبائر'' ہے جس کا تعارف آئندہ صفحات میں آ رہا ہے اور اس وقت ہمارے ہاتھوں میں اسی کا اردو ترجمہ ہے۔

آپ کی تالیفات قدیم و جدید مؤلفین اور مصنفین کے ہاں زیر بحث رہی ہیں اور آپ کے بہت سے مضامین مختلف رسائل اور مجلّات کے ضمن میں بیان ہوتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رہتے ہیں اور آپ کے دروس کو بھی مختلف رسائل میں مدون کیا گیا۔ یہ تمام کا تمام آپ کے علم و فضل کا نشان ہے۔ اور آپ کے زمانے سے لے کر آج تک لوگ آپ کی علمی تصنیفات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

وفات:

علم کی کرنیں بکھیرتا ہوا یہ روشن سورج بھی آخر کار ایک دن غروب ہو گیا اور آپ ۳/ذوالقعدہ ۷۴۸ھ بمطابق ۱۳۴۸ء کو دار فانی سے انتقال فرما کر خالق حقیقی سے جا ملے آپ کی نعش کو دمشق کے قبرستان ''الباب الصغیر'' میں سپرد خاک کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کتاب ''الکبائر'' کا مختصر تعارف

ان کی ابتدائی تصنیفات میں سے ایک عظیم کتاب ''الکبائر'' ہے جس کا ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ نے اسے قارئین کرام کے لیے خصوصی طور پر تالیف کیا اور اس میں پرکشش موضوعات کا انتخاب کیا جو شائقین کی توجہ کو کھینچنے اور ان کو دلی سکون پہنچانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، لوگوں کی دنیا اور دین میں نہایت مفید ہیں اور ان موضوعات کی وجہ سے ان چیزوں اور مسائل کا سمجھنا بہت ہی آسان ہو جاتا ہے جو کتب علمیہ میں مشکل دکھائی دیتے ہیں خصوصاً علمائے کرام اور طلبائے عظام کے لیے تو یہ کتاب بہت ہی اہمیت رکھتی ہے۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں ایک واعظ اور ناصح کا طریق کار اختیار کیا ہے جو لوگوں کی درستگی اور اصلاح کو مطمع نظر رکھتا ہے اور ان کے عقائد و کردار کو سیدھا کرنے کا متمنی رہتا ہے۔ انھوں نے اپنے الفاظ کو سلیس بنانے اور سمجھ میں آنے والی لغت اپنانے میں بہت کوشش کی ہے۔ پرکشش اور واضح اسلوب اختیار کیا ہے، پیچیدگی، بناوٹ اور تکلف سے ممکنہ حد تک اجتناب کیا ہے۔

آپ کی محنت کا صلہ یہ نکلا کہ یہ کتاب خطباء و واعظین کے لیے نافع اور مفید ثابت ہوئی۔ غافل اور حیران و سرگردان لوگوں کو خبردار اور متنبہ کرنے کا باعث بن گئی، اللہ اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی معصیت میں گرفتار اور دین و شریعت سے انحراف کرنے والوں کے لیے زجر و توبیخ کرنے والی ثابت ہوئی اور ان لوگوں کے لیے اس کتاب نے رہبر و رہنما اور قائد کا کام دیا جو اللہ تعالیٰ، حق اور درستگی کے راستے میں چلنے کا شوق رکھتے تھے۔ غرضیکہ اس کتاب سے ہر مسلمان کو فائدہ پہنچا اور ہر لحاظ سے اصلاح اور نفع حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی اس سے نفع پہنچائے۔ آمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مقدمۃ الکتاب

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ، وَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَی الظَّالِمِیْنَ ، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ، وَ إِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ ، وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ أَجْمَعِیْنَ.

أما بعد:

اس کتاب میں کبیرہ گناہوں' حرام کاموں اور ممنوع اشیاء کا ذکر کیا گیا ہے۔

کبیرہ گناہ کی تعریف:

ہر وہ کام جس کے متعلق دلیل سے ثابت ہو جائے کہ اس کا ارتکاب کرنے پر دنیا میں شرعی حد مقرر کی گئی ہے تو وہ کبیرہ گناہ ہے مثلاً قتل' زنا اور چوری وغیرہ۔ یا اس کام پر آخرت میں عذاب یا غضب یا کوئی تہدید و دھمکی وغیرہ کی وعید سنائی گئی ہو یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک پر اس کے کرنے والے پر لعنت برسائی گئی ہو۔ اس طرح کا ہر کام کبیرہ گناہ ہے۔ ان کاموں کا علم قرآن مجید' حدیثِ مبارکہ اور سلف صالحین کے اقوال سے ہوتا ہے۔

کبیرہ گناہوں سے اجتناب:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے مختلف مقامات پر کبیرہ گناہوں سے اجتناب کا ذکر کیا ہے۔ اپنے معزز اور مقبول بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْاھُمْ یَغْفِرُوْنَ﴾

(الشوریٰ: ۴۲/۳۷)

"اور وہ لوگ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور غصے کے وقت بھی معاف کر دیتے ہیں"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَآئِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ﴾ (النجم: ۵۳/ ۳۲)

''وہ لوگ جو بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اور بے حیائیوں سے بھی' سوائے کسی چھوٹے گناہ کے۔ یقیناً تیرا رب بہت وسیع مغفرت والا ہے''۔

کبائر سے بچنے کی فضیلت:

اللہ رب العزت نے اپنی عزت والی کتاب قرآن پاک میں ان لوگوں کے لیے ایک ضمانت دی ہے جو کبیرہ گناہوں اور حرام کاموں سے اجتناب کرتے ہیں اور وہ ضمانت یہ ہے کہ ان کبائر سے بچنے کے باعث اللہ تعالیٰ چھوٹے چھوٹے تمام گناہوں اور لغزشوں کو مٹا دیتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور خوشخبری بھی سنائی کہ جو شخص بڑے گناہوں سے پرہیز اور گریز کرے گا ہم اس کے تمام صغیرہ گناہ بھی مٹا کر اسے ایک معزز ٹھکانے میں باعزت طور پر داخل کر دیں گے اور وہ ٹھکانہ جنت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴾ (النساء: ۴/ ۳۱)

''اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ بھی دور کر دیں گے اور عزت و بزرگی کی جگہ میں داخل کریں گے''۔

رسول اکرم ﷺ نے بھی یہی فرمایا کہ جب کوئی شخص کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے تو ہم اس کی نیکیوں کو چھوٹے گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں اور اس کے صغائر گناہوں کو مٹا دیتے ہیں فرمایا:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ)). (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي الْبَابِ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَنْ جَابِرٍ وَ أَنَسٍ وَ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ.

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچوں نمازیں' جمعہ، جمعے تک اور رمضان، رمضان تک' درمیان والے تمام گناہوں کا کفارہ ہیں جب کہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے''۔ اور اسی مفہوم کی روایات جابر' انس اور حنظلہ اسدی رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

اب یہ بات ہمارے لیے متعین ہو چکی ہے کہ کبیرہ گناہوں کا پتہ چلایا جائے تا کہ ان کا علم ہو جانے کے بعد مسلمان ان سے پرہیز کر سکیں۔

کبائر کی تعداد:

علماء کے مابین کبیرہ گناہوں کی تعداد میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ کبائر صرف سات ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ: الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَ السِّحْرُ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَ أَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَ أَكْلُ الرِّبَا وَ التَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَ قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ)) . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے پرہیز کرو: اللہ کے ساتھ شرک' جادو' اللہ کی حرام کردہ جان کو قتل کرنا سوائے حق کے' یتیم کا مال کھانا' سود کھانا' جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا اور ان مومن و پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا جو (ایسی بے حیائیوں سے) بے خبر اور ناواقف ہوں''۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول:

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں کی تعداد سات کی بجائے ستر کے زیادہ قریب ہے۔ (ان کا یہ قول عبدالرزاق اور طبری نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے) اور اللہ کی قسم! یقیناً ابن عباس رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے اور حدیث میں جو سات کا عدد بیان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہوا ہے وہ کبیرہ گناہوں کو اس عدد میں منحصر کرنے کے لئے بیان نہیں کیا گیا۔

کبائر کے متعلق صحیح اور راجح قول یہی دکھائی دیتا ہے کہ جس گناہ پر دنیا میں حد مقرر ہو' یا آخرت میں زبردست وعید ہو' یا اس کے کرنے والے پر لعنت کی گئی ہو' یا اس سے برأت کا اظہار کیا گیا ہو یا اس سے اسلام کی نفی کی گئی ہو تو وہ کبیرہ گناہ ہوگا' اور ان کی تعداد تقریباً ستر ہو جاتی ہے۔

البتہ یہ مانے بغیر بھی چارہ کار نہیں کہ کبیرہ گناہوں کی حیثیتیں مختلف ہیں۔ بعض کبیرہ گناہ' دوسرے کبیرہ گناہوں سے بھی بڑے ہوتے ہیں مثلاً شرک' آپ ؐ نے اسے کبیرہ گناہوں میں بھی شمار کیا ہے اور ادھر اس کے مرتکب کے لئے ہمیشہ آگ میں رہنے کی خبر بھی ہو چکی ہے اور اگر شرک پر موت آ جائے تو پھر کبھی بھی مشرک کی مغفرت نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ (النساء: ٤/٤٨)

''یقیناً اللہ تعالیٰ یہ نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے' ہاں شرک کے علاوہ باقی گناہ جس کے لیے چاہے معاف فرما دیتا ہے''۔

اب ہم آپ کے سامنے بتوفیق الٰہی قرآن وسنت سے ماخوذ کبیرہ گناہوں کو علیحدہ علیحدہ مستقل عنوان کی صورت میں بیان کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان کے متعلق معلومات حاصل کر کے ان سے دور رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور جہنم سے بچا کر جنت میں داخل فرمائے۔ آمِیْن! یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۱:

اللہ کے ساتھ شرک

تمام کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ شرک ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

شرکِ اکبر:

پہلی قسم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مقرر کیا جائے اور اس کی عبادت کی جائے خواہ وہ حجر ہو یا شجر' سورج ہو یا چاند یا ستارہ' نبی ہو یا شیخ' جن ہو یا فرشتہ وغیرہ وغیرہ۔

آیاتِ قرآنیہ:

یہی وہ شرکِ اکبر ہے جس کے متعلق باری تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَآءُ﴾ (النساء: ٤/ ٤٨)

''یقیناً اللہ تعالیٰ یہ نہیں بخشتا کہ اس کا شریک مقرر کیا جائے اور اس کے علاوہ باقی گناہ جس کے لیے چاہے معاف فرما دیتا ہے''۔

اور فرمایا:

﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ (لقمان: ۳۱/ ۱۳)

''یقیناً شرک بہت ہی بڑا ظلم (اور ناانصافی) ہے''۔

اور فرمایا:

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ﴾ (المائدة: ٥/ ٧٢)

''یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کردی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے''۔

اس موضوع کے متعلق اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

جو شخص اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے پھر بغیر توبہ کیے اسی حالت میں شرک پر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مر جاتا ہے تو وہ قطعی طور پر آگ والوں میں سے ہے جس طرح کہ جو شخص اللہ کے ساتھ ایمان لا کر حالتِ ایمان میں دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو وہ جنت والوں میں سے ہے اگرچہ گناہوں کی میل کچیل دور کرنے کے لیے اسے آگ میں لے جایا بھی جائے۔

احادیثِ نبویہ:

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ)) ثَلَاثًا. قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ((اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَ كَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَقَالَ: أَلَا وَ قَوْلُ الزُّوْرِ)) أَلَا وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ. فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

''کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہوں کے متعلق نہ بتلاؤں؟ تین دفعہ آپؐ نے یہی الفاظ دہرائے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ ضرور بتلائیے اے اللہ کے پیغمبرؐ! آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپؐ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے پھر آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: خبردار! اور جھوٹی بات' خبردار! اور جھوٹی گواہی۔ آپؐ یہی الفاظ مسلسل دہراتے رہے۔ حتیٰ کہ ہم کہنے لگے کہ کاش! آپؐ خاموش ہو جائیں''۔

اور آپؐ نے فرمایا:

((اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ)).

یعنی ''سات مہلک چیزوں سے بچو''۔

پھر آپؐ نے ان میں سے پہلے نمبر پر شرک کو ذکر کیا۔

اور آپؐ کا فرمان ہے:

((مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ)). (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

یعنی ''جس نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا اسے قتل کر دو''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شرکِ اصغر:

شرک کی دوسری قسم یہ ہے کہ ریا کاری کے طور پر نیک اعمال کیے جائیں۔

کلامِ الٰہی:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ أَحَدًا ﴾ (الکہف: ۱۸: ۱۱۰)

"جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے"۔

یعنی اپنے اعمال میں ریا کاری نہ کرے اور کسی کے دکھلاوے کے لیے عبادت نہ کرے۔

فرامین مصطفی ﷺ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالشِّرْكُ الْأَصْغَرُ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ؟ قَالَ: ((اَلرِّيَاءُ. يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِأَعْمَالِهِمْ: اذْهَبُوْا إِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاءُوْنَهُمْ بِأَعْمَالِكُمْ فِي الدُّنْيَا، فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً)). (رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ)

"لوگو! اپنے آپ کو شرکِ اصغر سے بچاؤ۔ صحابہ کرام ؓ نے پوچھا کہ اے اللہ کے پیغمبر! یہ شرکِ اصغر یعنی چھوٹا شرک کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ریا کاری، جس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کا بدلہ اعمال دے گا تو وہ ان سے فرمائے گا: جاؤ۔ ان لوگوں کی طرف چلے جاؤ جن کو تم دنیا میں اپنے اعمال دکھلایا کرتے تھے اور دیکھو کہ کیا تمہیں ان کے پاس کوئی بدلہ ملتا ہے"۔

اور آپ ؐ نے فرمایا:

((يَقُوْلُ اللّٰهُ: مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ مَعِيَ فِيْهِ غَيْرِيْ فَهُوَ لِلَّذِيْ أَشْرَكَ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ)). (رَوَاهُ مُسْلِمٌ [illegible]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَ هِيَ عِنْدَ ابْنِ مَاجَةَ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ)[1]

یعنی ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص کوئی عمل کرے اور اس میں میرے غیر کو میرا شریک بنائے تو وہ کام اسی شخص کے لیے ہے جسے اس نے شریک ٹھہرایا اور میں اس سے بری ہوں''۔

اور آپؐ نے فرمایا:

((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَ مَنْ رَآيَا رَايَا اللّٰهُ بِهِ)).

یعنی ''جس نے مشہوری چاہی اللہ اسے (ذلت کے ساتھ قیامت کے دن) مشہور کر دے گا اور جو شخص دکھلاوا کرتا ہے اللہ اسے دکھلا دے گا''۔[2]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صَوْمِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَ الْعَطَشُ، وَ رُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ)).

یعنی '' کتنے ہی روزے دار ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو روزے سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ نہیں ملتا اور کتنے ہی رات کا قیام کرنے والے (اور نفلی نماز، تہجد وغیرہ پڑھنے والے) ایسے ہیں کہ جن کو سوائے شب بیداری (رات کو جاگتے رہنے) کے کچھ نہیں ملتا۔ یعنی جب روزہ اور نماز رضائے الٰہی کے لیے نہ ہو تو اس سے کچھ ثواب حاصل نہیں ہوتا اور آدمی کو محض بے فائدہ تھکاوٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے''۔[3]

چند اور روایات:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص ریاکاری اور

---

[1] اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے لیکن اس میں ((و انا منه برئ)) کا جملہ نہیں ہے البتہ یہ جملہ ابن ماجہ میں صحیح سند کے ساتھ موجود ہے۔

[2] یہ حدیث بخاری، مسلم میں بھی ہے لیکن یہ الفاظ ''ترغیب'' کے ہیں۔

[3] یہ روایت ابن ماجہ اور مسند احمد میں ہے جسے حاکم نے صحیح قرار دیا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مشہوری کے لیے کوئی عمل کرتا ہے اس کی مثال یوں ہے کہ جیسے ایک شخص اپنی تھیلی کو کنکریوں سے بھر کر بازار میں لے آئے تاکہ اس کے ساتھ کچھ سامان خرید لے۔ جب وہ دوکاندار اور بیچنے والوں کے سامنے کھولتا ہے تو اس میں کنکریاں دیکھ کر وہ دوکاندار ان کو اس کے منہ پر دے مارتا ہے۔ اس کو ذرہ بھر بھی فائدہ اور منفعت حاصل نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ لوگ اس کی تھیلی کو بھرا ہوا دیکھ کر کہتے ہیں کہ کس قدر مالدار شخص ہے کہ جس کی روپوں والی تھیلی بھری ہوئی ہے۔ حالانکہ اس بھری ہوئی تھیلی سے ایک ٹکے کا بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ بالکل یہی حال ریاکار شخص کا ہے کہ لوگوں کے ہاں اس کی خوب تعریف ہوتی ہے لیکن آخرت میں اس کے لیے بالکل ثواب نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَ قَدِمْنَا إِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴾ (الفرقان : ۲۵ / ۲۳)

یعنی ''اور انہوں نے جو جو اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف متوجہ ہو کر انھیں پراگندہ ذروں کی طرح کر دیا''۔

اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے وہ اعمال جو انہوں نے رضائے الٰہی کے لیے نہ کیے ہوں گے ان کا ثواب ہم ضائع کر دیں گے اور ہم ان کو ان ذرات کی طرح اڑا دیں گے جو سورج کی شعاع میں اڑتے اور پراگندہ ہوتے نظر آتے ہیں۔[1]

منافقانہ طرز زندگی کا نتیجہ

عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن کچھ جماعتوں کو جنت کی طرف آنے کا حکم ہوگا' جب وہ اس کے قریب ہو جائیں گے اور اس کی خوشبو محسوس کرنے لگیں گے' جنت کے محلات اور جنتیوں کے لیے تیار شدہ نعمتوں پر ان کی نظر پڑنے لگے گی تو ادھر سے ایک آواز آئے گی کہ ان بد نصیبوں کو جنت سے دور ہٹا دو' آج ان کو یہاں سے کچھ حصہ نہیں ملے گا' تو وہ حسرت و

---

[1] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ کسی حکیم کا کلام ہے نہ کہ حدیث نبوی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ندامت سے واپس لوٹیں گے کہ اس سے پہلے کبھی کسی کو اس حالت زار کا سامنا نہیں کرنا پڑا ہوگا۔ تو کہہ اٹھیں گے: اے ہمارے رب! اگر تو یہ سب کچھ' جو تو نے اپنے دوستوں کے لیے تیار کر رکھا ہے' اور ہمیں دکھایا بھی ہے' اسے دکھانے سے پہلے ہی تو ہمیں آگ میں ڈال دیتا تو ہمارے لیے یہ حالت زیادہ تکلیف دہ نہ ہوتی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے یہ تمہارے ساتھ اس لیے چاہا کہ دنیا میں جب تم خلوت وتنہائی میں ہوتے تو بڑے بڑے جرائم اور کبیرہ گناہ کر کے میرا مقابلہ اور میرے ساتھ جنگ کرتے اور جب تم لوگوں سے ملتے تو نہایت عجز و انکسار کی حالت میں ان کے لیے ظاہر ہوتے۔ تم لوگوں کو جو اعمال دکھاتے تھے وہ تمہارے دلوں کے حال اور خیالات جیسے نہ تھے۔ گویا تمہیں لوگوں کا ڈر تھا' میرا نہیں۔ تم نے لوگوں کی عزت و تعظیم اور احترام کیا اور میرے لیے ایسا نہیں کیا۔ لوگوں کی وجہ سے تم غلط کاریوں سے رکتے تھے۔ میری وجہ سے نہیں۔ تو آج کے دن میں تم کو اپنا دردناک عتاب و عذاب چکھاؤں گا اور اپنا عظیم ثواب تم پر حرام قرار دے رہا ہوں۔[1]

ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ نجات کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نجات اس میں ہے کہ تو اللہ کو دھوکہ نہ دے۔ اس نے پوچھا کہ بھلا اللہ کو کیسے دھوکا دیا جا سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: دھوکہ یہ ہے کہ تو ایسا عمل کرے جس کا حکم تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے ہو لیکن تیرا ارادہ رضائے الٰہی کے علاوہ کا ہو۔ اور ریاکاری سے بچ کر رہ کیونکہ یہ چھوٹا شرک ہے۔ ریاکار شخص کو قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے چار ناموں کے ساتھ آوازیں لگائی جائیں گی: ❶ اے ریاکار! ❷ اے خائن! ❸ اے بدکار! ❹ اے گھاٹا پانے والے! تیرا عمل گم ہو چکا اور تیرا اجر باطل ہو گیا لہٰذا تیرے لیے ہمارے ہاں کوئی اجر نہیں ہے' جا چلا جا' اور ان لوگوں سے اپنا اجر لے کر آ جن کے لیے تو عمل کیا کرتا تھا اے دھوکے باز۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بعض حکماء کا قول:

ایک دفعہ ایک حکیم سے پوچھا گیا کہ اخلاص والا شخص کون ہے؟ تو اس نے کہا: وہ شخص جو اپنی نیکیاں بھی اسی طرح چھپائے اور مخفی رکھے جیسے اپنے گناہوں کا کسی کو پتہ نہیں چلنے دیتا۔

ایک اور حکیم سے پوچھا گیا کہ اخلاص کی حد کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ تو لوگوں کی تعریف و مدح کو پسند نہ کرے۔

فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

ولی کامل فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ لوگوں کو خوش کرنے کے لیے کسی کام کا چھوڑنا ریا کاری ہے اور لوگوں کے لیے کسی کام کا سر انجام دینا شرک ہے۔ اور اخلاص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان دونوں بیماریوں یعنی ریا کاری اور شرک سے بچا لے۔

اے اللہ! ہمیں ان دونوں برائیوں سے عافیت عطا فرما اور ہم سے درگزر فرما۔ آمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۲:

قتل

جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرمت والا قرار دیا ہے اسے قتل کرنا حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے۔

فرمودات ربانیہ:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَنۡ یَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَہَنَّمُ خٰلِدًا فِیۡہَا وَ غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ لَعَنَہٗ وَ اَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا عَظِیۡمًا﴾ (النساء: ٤/ ٩٣)

''اور جو شخص کسی مومن کو قصداً قتل کر ڈالے اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور لعنت ہے اور اس نے ایسے شخص کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے''۔

﴿وَ الَّذِیۡنَ لَا یَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ وَ لَا یَقۡتُلُوۡنَ النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ لَا یَزۡنُوۡنَ وَ مَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ یَلۡقَ اَثَامًا ☆ یُّضٰعَفۡ لَہُ الۡعَذَابُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَ یَخۡلُدۡ فِیۡہٖ مُہَانًا ☆ اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا﴾

(الفرقان: ٢٥/ ٦٨۔٧٠)

''اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہے' اسے بغیر حق کے قتل نہیں کرتے۔ نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو شخص یہ کام کرے وہ سخت وبال کو ملے گا۔ اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا' سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ کَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا وَ مَنْ اَحْیَاهَا فَکَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا﴾ (المائدة : ۵/ ۳۲)

''اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی کو' بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قتل کر چکا ہے یا فساد مچانے والا ہے' قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جو شخص کسی ایک کی جان بچا لے تو اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا''۔

﴿وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ☆ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾ (التکویر : ۸۱/ ۸-۹)

''اور جب زندہ دفن کی جانے والی لڑکی سے سوال کیا جائے گا کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی''۔

فرمودات نبویہ:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کے متعلق کئی ایک احکامات صادر فرمائے مثلاً:

آپ نے فرمایا:

((اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ)).

''سات مہلک چیزوں سے بچو''۔

پھر آپ نے ان کی وضاحت کے دوران ایک چیز یہی بتلائی کہ جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرمت والا قرار دیا ہے اسے ناحق قتل کرنا۔ (بخاری ومسلم)

ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا:

www.KitaboSunnat.com

((أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰہِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ)).

''یہ کہ تو اللہ کے لیے کوئی شریک مقرر کرے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے''۔

اس نے پوچھا کہ پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ)).

"یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ہمراہ مل کر کھانا کھائے گی"۔

اس نے پوچھا کہ پھر کون سا؟ آپ ؐ نے فرمایا:

((أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ)).

"یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کر بیٹھے"۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن مجید میں نازل فرمادی:

﴿ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ﴾ (الفرقان : ۲۵، ۶۸)

"اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو بغیر حق کے قتل نہیں کرتے جس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا ہے اور وہ زنا بھی نہیں کرتے"۔[1]

آپ ؐ نے فرمایا:

((إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ)).

"جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ لڑنے لگیں تو قاتل اور مقتول دونوں آگ میں جائیں گے"۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے پیغمبر! یہ قاتل تو (جہنم کا مستحق) ہوا لیکن مقتول (جہنم میں) کیوں؟ فرمایا:

((لِأَنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ)).

"کیونکہ وہ اپنے ساتھی کو قتل کرنے پر حریص تھا"۔ (بخاری، مسلم، احمد)

امام ابو سلیمان رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان

---

[1] یہ حدیث بخاری و مسلم میں اس آیت کے تذکرے کے بغیر ہے اور ترمذی و نسائی میں یہ آیت بھی ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دونوں کا جہنم میں جانا اس صورت میں ہے جب کہ دونوں کی لڑائی کسی شرعی اجازت کے علاوہ ہو رہی ہو اور وہ محض ذاتی عداوت یا عصبیت یا طلب دنیا یا عہدے کی خاطر یا کسی سرداری اور بلندی حاصل کرنے کے لیے ہو رہی ہو۔

اور اگر کوئی شخص بغاوت کرنے والے (مسلمانوں) کے ساتھ اس طریقے پر لڑتا ہے جو کہ واجب قرار دیا گیا ہے یا وہ مسلمان اپنے دفاع کے لیے یا اپنے گھر والوں اور عزت کے دفاع کے لیے (کسی مسلمان حملہ آور سے) لڑ رہا ہو تو وہ اس زمرے میں اور اس وعید میں داخل نہیں۔ کیونکہ یہ شرعی حکم ہے کہ اپنے نفس کا دفاع کرنا چاہیے لیکن اپنی جان کا دفاع کرتے کرتے اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ نہ کرے اور اس دفاع میں وہ قتل ہو جائے تو الگ بات ہے لیکن اگر وہ اس صورت میں بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ بنا لے تو پھر مجرم ہو جائے گا۔ اور جو شخص بغاوت کرنے والے مسلمان سے یا اسلام کا دعویٰ کرنے والے ڈاکو سے لڑائی کرے تو وہ بھی اس کے قتل کی حرص نہ کرے بلکہ صرف اپنا دفاع کرے اور اگر وہ مد مقابل رک جائے تو اسے بھی اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لینا چاہیے یہ نہیں کہ اب اسے جان سے مار کر ہی دم لے۔

بہرحال مذکورہ حدیث سے وہ مسلمان مستثنیٰ ہے جو باغی سے یا ڈاکو سے یا اپنے دفاع کے لیے لڑتا ہے۔ اور کسی شرعی اجازت والی صورت کے بغیر ہی کسی مسلمان سے لڑنے والا اس حدیث میں داخل ہے اور یقیناً قتل یا لڑائی کی سزا پائے گا۔ واللہ اعلم

آپؐ نے فرمایا:

((لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)).

''میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو''۔

(بخاری و مسلم نے اس حدیث کو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے)

آپؐ نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا)).

''آدمی اپنے دین میں وسعت کے ساتھ رہتا ہے جب تک کہ حرام خون کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نہ پہنچے''۔یعنی ناحق قتل نہ کرے تو دین کی وسعتوں میں رہتا ہے۔

(بخاری و مسلم ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ)).

''قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خونوں میں فیصلہ کیا جائے گا''۔ (بخاری و مسلم)

آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَتْلُ مُؤْمِنٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا)). ٣

''ایک مومن کا قتل اللہ کے ہاں ساری دنیا کے زائل اور ختم ہو جانے سے عظیم اور بڑا ہے''۔ (اسے امام نسائی اور بیہقی نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے)

((اَلْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ)).

''کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' کسی (بے گناہ) کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا''۔ (بخاری و مسلم ۔عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے)

جھوٹی قسم کو ''غموس'' اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا معنی ہے ڈبونے والی اور یہ قسم بھی ایسے شخص کو آگ میں ڈبو دے گی۔

((لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ)). (بخاری و مسلم)

''کوئی جان بھی ظلماً قتل ہوتی ہے تو آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر اس کے گناہ کا بھی حصہ ہوتا ہے کیونکہ وہی وہ پہلا شخص تھا جس نے قتل کو جاری کیا''۔

((مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَ إِنَّ رَائِحَتَهَا التُّوجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ عَامًا)).(بخاری۔ نسائی (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

''جو شخص کسی معاہد (ذمے والے) کو قتل کرے گا وہ جنت کی خوشبو نہ پا سکے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے بھی سونگھی جاتی ہے''۔

معاہد اس شخص کو کہتے ہیں جو یہودی' عیسائی وغیرہ کوئی بھی کافر ہو اور وہ مسلمانوں کا ذمہ لے کر دارالاسلام میں رہ رہا ہو۔عموماً ایسے شخص کو ذمی یا اقلیت کے طور پر جانا جاتا ہے۔ حدیث کو دیکھئے تو اندازہ ہو جائے گا کہ جب غیر مسلم ذمی شخص کو قتل کرنے پر اتنی سخت وعید ہے تو کسی مسلمان کے قتل پر کتنی سزا ہوگی؟

((أَلَا وَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدَةً لَهَا ذِمَّةُ اللّٰهِ وَ ذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَقَدْ اَخْفَرَ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَ لَا يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَ اِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ خَمْسِيْنَ خَرِيْفًا)). (اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے صحیح بھی قرار دیا ہے)

''خبردار! جس شخص نے کسی ذمی کو قتل کر دیا جس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ذمہ حاصل ہو تو اس قاتل نے اللہ کا ذمہ توڑ ڈالا۔ پس وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا حالانکہ وہ پچاس سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے''۔

اور فرمایا:((مَنْ أَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُسْلِمٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى)).[1]

''جو شخص کسی مسلمان کے قتل پر آدھے لفظ کے ساتھ بھی مدد کرے گا تو وہ (قیامت کے دن) اللہ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوا ہوگا: ''آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى ''یعنی اللہ کی رحمت سے مایوس''۔

اور فرمایا:((كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا الرَّجُلُ يَمُوْتُ كَافِرًا أَوِ الرَّجُلُ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا)).[2]

''ہر گناہ کے بارے میں امید ہے کہ اللہ اسے معاف کر دے سوائے اس شخص کے جو حالتِ کفر میں مر جائے یا جو شخص کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرے''۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کبیرہ گناہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

---

[1] اسے امام احمد اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں کچھ کلام ہے۔

[2] اسے امام نسائی اور حاکم نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۳:

جادو

جادو بھی کبیرہ گناہ ہے کیونکہ جادو کے لیے کفر والے کام بھی کرنے پڑتے ہیں۔

فرمودات الٰہیہ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ﴾ (البقرة: ۲/۱۰۲)

''اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا' وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے''۔

شیطان لعین کی لوگوں کو جادو سکھلانے سے یہی غرض اور مقصد ہے کہ اللہ کے ساتھ شرک کا موقع فراہم کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہاروت اور ماروت کا قصہ نقل کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ وَ مَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴾ (البقرة: ۲/۱۰۲)

''وہ دونوں کسی شخص کو بھی اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں لہٰذا تو کفر نہ کر۔ پھر لوگ ان سے وہ کچھ سیکھتے جس سے خاوند و بیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہ لوگ وہ کچھ سیکھتے جو انھیں نہ نقصان پہنچا سکتا تھا اور نہ نفع اور وہ بالیقین جانتے تھے کہ اس کے لینے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے''۔

آپ بہت سارے گمراہ لوگوں کو دیکھیں گے کہ وہ جادو کا علم سیکھ لیتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور صرف حرام ہی سمجھتے ہیں اور وہ یہ نہیں خیال کرتے کہ یہ کفر بھی ہے۔ چنانچہ وہ علم سیمیاء حاصل کر کے اس کا عمل بھی کرتے رہتے ہیں حالانکہ یہ محض جادو ہے۔ آدمی کو اس کی بیوی سے روک دیتے ہیں۔ یہ بھی جادو ہے۔ آدمی کی کسی عورت سے محبت یا نفرت پیدا کرتے ہیں۔ یہ بھی جادو ہے اور اسی قسم کے دوسرے بہت سے عمل کرتے ہیں جن میں سے اکثر شرک و گمراہی کے سوا کچھ نہیں ہوتے۔

جادوگر کی حد:

اسے قتل کر دینا چاہیے کیونکہ جادو یا تو اللہ کے ساتھ کفر ہے یا کفر کے مشابہ ہے۔

ارشاداتِ محمدیہ:

جادو کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے کئی ایک ارشادات ہیں۔ آپؐ نے فرمایا:

((اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ))[1]

''سات چیزوں سے بچو جو ہلاک کر دینے والی ہیں''۔

ان میں سے ایک جادو ہے۔ ہر آدمی کو اپنے پروردگار سے ڈرنا چاہیے اور دنیا و آخرت میں خسارہ دینے والی چیز سے دور رہنا چاہیے۔

اور آپؐ سے مروی ہے:

((حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبُهٗ بِالسَّيْفِ))[2]

''جادوگر کی حد یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دینا چاہیے''۔

صحیح بات یہ ہے کہ یہ قول نبی اکرم ﷺ کا نہیں بلکہ جندب رضی اللہ عنہ کا ہے۔

بجالہ بن عبدہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

بجالہ بن عبدہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس عمر رضی اللہ عنہ کا خط ان کی موت سے ایک سال قبل پہنچا جس میں ان کا یہ پیغام تھا کہ ہر جادوگر اور جادوگرنی کو موت کے گھاٹ اتار دو۔ (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)

---

1. اسے بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
2. اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ جندب رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وہب بن منبہ کا قول:

آپ کہا کرتے تھے کہ میں نے کسی کتاب میں یہ عبارت پڑھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ مجھ سے نہیں ہے جس نے جادو کیا یا جس کے لیے کیا گیا اور جس نے کہانت کی یا جس کے لیے کی گئی اور جس نے برا شگون پکڑا یا جس کے لیے برا شگون لیا گیا۔

فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ : مُدْمِنُ خَمْرٍ وَ قَاطِعُ رَحِمٍ وَ مُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ))[1]

''تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے: ہمیشہ شراب پینے والا' قطع رحمی کرنے والا (رشتہ داری توڑنے والا) اور جادو کی تصدیق کرنے والا''۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلرُّقٰى وَالتَّمَائِمُ وَالتِّوَلَةُ شِرْكٌ)).[2]

''دم' تعویذ (گنڈا) اور جادو شرک ہے''۔

اَلتَّمَائِمُ تَمِيمَةٌ کی جمع ہے اور یہ وہ موتی اور گھونگے اور تعویذ وغیرہ ہوتے ہیں جن کو جہلاء اپنی گردنوں میں یا اپنی اولادوں پر یا اپنے جانوروں پر لٹکاتے ہیں اور وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس طرح نظر بد سے بچ جائیں گے۔ یہ کام اہل جاہلیت کے کاموں میں سے ہے۔ ایسا اعتقاد رکھنے والا مشرک ہے۔ اَلتِّوَلَة (تاء مکسور اور واؤ مفتوح ہے) جادو کی ایک قسم کا نام ہے جس کے ذریعے خاوند کے دل میں بیوی کی محبت اور پیار ڈالا جاتا ہے اور یہ کام بھی شرک ہے کیونکہ جاہلوں کا اس کے متعلق یہ

---

[1] اسے احمد' ابن حبان' ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور ابن حبان و حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

[2] اسے احمد' ابوداود' ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور ابن حبان و حاکم نے صحیح بھی کہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اعتقاد ہے کہ یہ جادو تقدیر الٰہی کے خلاف اثر انداز ہوتا ہے۔

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ[1] بیان کرتے ہیں کہ جب دم قرآن اور اسمائے باری تعالیٰ کے ساتھ ہو تو مباح اور جائز ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حسن اور حسین رضی اللہ عنہما اپنے دونوں نواسوں کو یہ دم کیا کرتے تھے:

أُعِيذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ وَّ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ.

''میں تم دونوں کو اللہ کے کامل کلمات کے ساتھ پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان سے، موذی جانور سے اور نظر بد سے''۔

بِاللّٰهِ الْمُسْتَعَان وَعَلَيْهِ التُّكْلَان

---

[1] ان کا پورا نام یوں ہے: امام احمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب ابوسلیمان جنھوں نے کئی تصانیف لکھی ہیں مثلاً شرح سنن ابی داوٗد۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۴:

نماز چھوڑنا

نماز چھوڑنا کبیرہ گناہ ہے جس کے متعلق قرآن وسنت میں بہت مذمت وارد ہوئی ہے۔

فرمودات الٰہیہ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا. إِلَّا مَنْ تَابَ وَ آمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ﴾ (مریم : ۱۹/۵۹۔۶۰)

''پھر ان کے بعد ایسے ناخلف اور برے جانشین پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کر دی اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے سو ان کا نقصان آگے آئے گا سوائے ان کے جو توبہ کریں اور ایمان لا کر نیک عمل کریں''۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نماز کو ضائع کرنے سے مراد یہ نہیں کہ اسے کلی طور پر چھوڑ دیتے ہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ نماز کو اس کے اوقات سے مؤخر کر دیتے ہیں۔

امام التابعین سعید بن مسیّب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ظہر کو نہیں پڑھتا حتیٰ کہ عصر کا وقت آ جاتا ہے اور عصر کو مغرب تک مؤخر کر دیتا ہے۔ ایسے ہی مغرب کو عشاء تک' عشاء کو فجر تک اور فجر کو طلوع شمس تک لیٹ کر دیتا ہے۔ جو شخص اپنی اسی حالت پر مصر اور بضد رہا اور اسے موت آ گئی اور مرنے سے پہلے اپنی اس عادت سے توبہ نہ کر سکا تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ نے ''غَـيًّ'' کا وعدہ دے رکھا ہے جو جہنم کی بہت گہری وادی ہے اور اس کا ذائقہ بہت خبیث اور کریہہ ہے۔

اور اللہ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴾ (الماعون:
۱۰۷/۴-۵)

''ان نمازیوں کے لیے افسوس اور ویل (نامی جہنم کی وادی) ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں''۔

ان کی غفلت سے مراد سستی اور کوتاہی ہے' اور نماز کو اس وقت سے مؤخر کر کے پڑھنا ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر پوچھی تو آپؐ نے فرمایا:

((هُوَ تَأْخِيْرُ الْوَقْتِ))[1]

یعنی ''اس غفلت سے مراد نماز کو وقت سے مؤخر کرنا ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کا نام تو ''مصلین یعنی نمازی'' ہی لیا ہے لیکن چونکہ وہ نمازوں میں سستی اور تاخیر کا شکار ہوتے ہیں اس لیے اللہ نے ان کو ویل کا یعنی سخت عذاب کا وعدہ دیا اور دھمکی سنا دی۔ اور ویل کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد جہنم کی ایک ایسی وادی ہے کہ اگر اس میں دنیا کے پہاڑوں کو چلایا جائے تو وہ اس کی سخت حرارت سے پگھل جائیں اور یہ وادی اس شخص کی رہائش گاہ ہوگی جو نماز کی ادائیگی میں سستی کرتا ہے اور وقت سے مؤخر کر کے پڑھتا ہے سوائے اس شخص کے جو گزشتہ پر نادم ہو کر توبہ تائب ہو جائے۔

اور اللہ نے فرمایا:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ ﴾ (المنافقون: ۶۳/۹)

---

[1] اسے بزار نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں عکرمہ بن ابراہیم ضعیف راوی ہے البتہ یہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے موقوف ثابت ہے یعنی یہ سعد رضی اللہ عنہ کا قول ہے اسی طرح یہ تفسیر زید بن علی' ابن عباس' مصعب بن سعد' مسروق اور حسن بصری سے بھی وارد ہوئی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اے ایمان والو! تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد ذکر الٰہی سے غافل نہ کر دیں اور جو شخص ایسا کرے گا وہی درحقیقت خسارے والا ہوگا''۔

مفسرین بیان کرتے ہیں کہ اس میں آیت میں اللہ کے ذکر سے مراد پانچوں نمازیں ہیں۔ جو شخص اپنے مال میں خرید وفروخت' محنت مزدوری اور جائیداد وغیرہ کی صورت میں مشغول رہے اور اپنی اولاد میں مگن رہے اور نماز سے غافل ہو جائے تو اس کا انجام گھاٹا اور خسارہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا بھی فرمان ہے:

((أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيمَةِ مِنْ عَمَلِهِ الصَّلَاةُ فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَ أَنْجَحَ وَ إِنْ نَقَصَتْ فَقَدْ خَابَ وَ خَسِرَ))[1]

''قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا محاسبہ ہوگا اگر وہ درست نکلی تو آدمی کامیاب اور کامران ہو جائے گا اور اگر وہ ناقص نکلی تو وہ خائب وخاسر اور گھاٹے والا ہوگا''۔

اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا:

﴿ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ☆ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ☆ وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ☆ وَ كُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ☆ وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ☆ حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ ☆ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ﴾ (المدثر : ٧٤/٤٢-٤٨)

''تمہیں کس چیز نے جہنم میں داخل کیا۔ وہ کہیں گے کہ ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے اور مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور ہم بحث کرنے والے انکاریوں کے ساتھ بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے اور جزا وسزا کے دن کی بھی تکذیب کرتے تھے حتیٰ کہ ہمیں موت آ گئی۔ پس انھیں سفارش

---

[1] اسے ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اسے حسن قرار دیا ہے اور المعجم الاوسط للطبرانی میں عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے اس کا شاہد موجود ہے جس کے متعلق علامہ منذری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرنے والوں کی سفارش کچھ نفع نہ دے گی''۔

ارشاداتِ محمدیہ ﷺ:

ترکِ نماز کے متعلق رسول ﷺ کے بہت سے ارشادات ہیں: آپ ؐ نے فرمایا:

((اَلْعَهْدُ الَّذِی بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ))[1]

''وہ عہد جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے' وہ نماز ہے جس نے اسے چھوڑا اس نے کفر کیا''۔

اور فرمایا:

((بَيْنَ الْعَبْدِ وَ بَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ))[2]

''بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے''۔

اور فرمایا:

((مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ))[3]

''جس کی عصر کی نماز رہ جائے اس کا عمل باطل ہو گیا''۔

اور فرمایا:

((مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ))[4]

''جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی تو اس سے اللہ کا ذمہ بری ہو گیا''۔

اور فرمایا:

((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَ

---

1. اسے احمد' ابوداؤد' نسائی اور ترمذی نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔
2. اسے مسلم' احمد' ابوداؤد' نسائی' ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔
3. اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔
4. اسے ابن ماجہ نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ضعف ہے البتہ اس کے شواہد موجود ہیں جو اس کو حسن لغیرہ بنا دیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

أَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ))[1]

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑتا رہوں۔ یہاں تک کہ وہ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ کہہ دیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔ جب وہ اس طرح کر لیں گے تو مجھ سے اپنے خون اور مال بچا لیں گے سوائے ان کے حق کے (کہ اگر خون اور مال کا حق پامال کریں گے تو پھر ان سے بدلہ لیا جا سکتا ہے) اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے''۔

اور فرمایا:

((مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَ بُرْهَانًا وَ نَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَ مَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهُ نُورًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ فِرْعَوْنَ وَ قَارُوْنَ وَ هَامَانَ وَ أُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ))[2]

''جو شخص نماز پر محافظت اور پابندی کرے گا' نماز اس کے لیے قیامت کے دن نور' برہان (دلیل) اور نجات کا باعث ہوگی اور جو اس پر پابندی نہیں کرے گا اس کے لیے نہ نور بنے گی اور نہ دلیل اور نہ نجات اور وہ قیامت کے دن فرعون' قارون' ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا''۔

عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جس نے نماز کو ضائع کیا۔

بعض علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اس حدیث کی وضاحت میں بیان کرتے ہیں کہ بے نماز کا حشر ان چاروں کے ساتھ اس لیے ہوگا کہ اسے نماز سے مشغول کرنے والی چیز یا تو دولت ہوگی یا بادشاہت یا وزارت یا تجارت۔ اگر مال سے مشغول رہا تو قارون کے ساتھ ہوگا' اگر بادشاہت کے ساتھ مشغول رہا تو فرعون کے ساتھ ہوگا' اگر

---

[1] اسے بخاری و مسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

[2] اسے امام احمد نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وزارت کے ساتھ مشغول رہا تو ہامان کے ساتھ ہوگا اور اگر تجارت کے ساتھ مشغول رہا تو ابی بن خلف کے ساتھ اسے اٹھایا جائے گا جو کہ مکے میں کافروں کا تاجر تھا۔

اور آپؐ نے فرمایا:

((مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ))[1]

''جس نے فرضی نماز جان بوجھ کر چھوڑی اس سے اللہ کا ذمہ اٹھ جائے گا''۔

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ اے اللہ کے پیغمبرؐ! اسلام میں کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا:

((اَلصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا وَمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَلَا دِيْنَ لَهَا وَالصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّيْنِ)).[2]

''نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا اور جس نے نماز کو چھوڑا اس کا کوئی دین نہیں اور نماز دین کا ستون ہے''۔

اور فرمایا:

((مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ مُضِيعٌ لِلصَّلَاةِ لَمْ يَعْبَأِ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنْ حَسَنَاتِهِ إِذَا كَانَ مُضِيعًا لِلصَّلَاةِ)).[3]

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اس نے نماز کو ضائع کیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں میں سے کسی کی پروا نہ کرے گا کیونکہ اس نے نماز کی کوئی پروا نہ کی اور اسے ضائع کر دیا''۔

اور فرمایا:

---

[1] اسے احمد نے معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند منقطع ہے البتہ طبرانی کی الاوسط میں جید سند سے موجود ہے۔

[2] اسے بیہقی اور حاکم نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ بھی منقطع روایت ہے۔

[3] اسے طبرانی نے الاوسط میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور "أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ" والی روایت اسی کے معنی میں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((إِذَا صَلَّى الْعَبْدُ الصَّلَاةَ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ صَعِدَتْ إِلَى السَّمَآءِ وَ لَهَا نُورٌ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْعَرْشِ فَتَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ تَقُولُ: حَفِظَكَ اللّٰهُ كَمَا حَفِظْتَنِي. وَإِذَا صَلَّى الْعَبْدُ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ وَقْتِهَا صَعِدَتْ إِلَى السَّمَآءِ وَ عَلَيْهَا ظُلْمَةٌ، فَإِذَا انْتَهَتْ إِلَى السَّمَآءِ تُلَفُّ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلَقُ وَ يُضْرَبُ بِهَا وَجْهُ صَاحِبِهَا وَ تَقُولُ ضَيَّعَكَ اللّٰهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِي))[1]

''جب بندہ اوّل وقت میں نماز ادا کرتا ہے تو وہ اس حالت میں آسمان کی طرف چڑھتی ہے کہ اس سے نور پھوٹ رہا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتی ہے پھر قیامت تک اس کے لیے استغفار کرنے میں مشغول ہو جاتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ جس طرح تو نے میری حفاظت کی' اللہ بھی اسی طرح تیری حفاظت کرے۔ اور جب بندہ اسے اپنے وقت کے علاوہ میں پڑھتا ہے تو وہ اسی حالت میں آسمان کی طرف چڑھتی ہے کہ اندھیرے میں ڈوبی ہوئی ہوتی ہے۔ جب آسمان کے پاس پہنچتی ہے تو وہ بوسیدہ کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس ضائع کرنے والے شخص کے منہ پر دے ماری جاتی ہے اور نماز اس کے لیے بد دعا کرتی ہے کہ جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا اللہ بھی تجھے ضائع کرے''۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَلَاتَهُمْ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَ هُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَ مَنِ اسْتَعْبَدَ مُحَرَّرًا وَ رَجُلٌ أَتَى الصَّلَاةَ دِبَارًا))[2]

---

[1] اسے طبرانی نے الاوسط میں انس رضی اللہ عنہ سے اور طیالسی و بیہقی نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اور دونوں ضعیف ہیں۔ [2] اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے اور اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد مختلف فیہ راوی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''تین شخصوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا: جو شخص کسی قوم کی امامت کے لیے آگے بڑھے اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں اور جس نے کسی آزاد کو غلام بنالیا اور جو نماز کو اس کے فوت ہونے کے بعد آئے''۔

اور فرمایا:

((مَنْ جَمَعَ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الْكَبَائِرِ))[1]

''جس نے بغیر عذر کے دو نمازوں کو جمع کیا وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک عظیم دروازے کو آیا''۔

ہم اللہ تعالیٰ سے توفیق اور مدد کے سوال گو ہیں۔ یقیناً وہ بہت سخی اور کریم ہے اور ارحم الراحمین ہے۔

اقوال سلف

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول:

جب عمر رضی اللہ عنہ کو خنجر مارا گیا تو ان سے کسی نے کہا کہ اے امیر المومنین! نماز (کا وقت آچکا ہے) تو انہوں نے جواب دیا: ٹھیک ہے' خبردار! جس شخص نے نماز کو ضائع کیا اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر انہوں نے اس حالت میں نماز ادا کی کہ ان کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

ایک عظیم تابعی عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر خیال نہیں کرتے تھے سوائے نماز کے۔

---

[1] اسے حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور یہ صحیح روایت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول:

علی رضی اللہ عنہ سے ایک دفعہ کسی نے ایک عورت کے بارے میں پوچھا جو بے نماز تھی تو انہوں نے جواب دیا کہ جس نے نماز نہ پڑھی وہ کافر ہے۔[1]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول:

آپ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے نماز نہ پڑھی اس کا کوئی دین مذہب نہیں ہے۔[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول:

آپؓ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے جان بوجھ کر ایک نماز بھی چھوڑ دی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔[3]

ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ شرک کے بعد ان دو گناہوں سے بڑا کوئی گناہ نہیں۔ نماز کو وقت سے مؤخر کر کے پڑھنا اور کسی مومن کو ناحق قتل کرنا۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

آپ کہا کرتے تھے کہ جس نے نماز کو ترک کیا وہ کافر ہو گیا۔

ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

آپ کا قول بھی ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول جیسا ہے۔

عون بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

آپ کہتے تھے کہ جب بندے کو قبر میں ڈالا جائے گا تو اس سے سب سے پہلے نماز کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ اگر تو وہ اس کے حق میں درست ثابت ہوئی تو

---

[1] اسے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

[2] اسے محمد بن نصر مروزی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کیا ہے۔

[3] اسے محمد بن نصر مروزی اور ابن عبدالبر نے فَقَدْ كَفَرَ کے لفظ سے بیان کیا ہے یعنی وہ شخص کافر ہو گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پھر دوسرے اعمال میں بھی دیکھا جائے گا اور اگر وہی درست نہ نکلی تو کسی اور عمل کی طرف دیکھا بھی نہ جائے گا۔

بچے کو نماز کا حکم

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مُرُوا الصَّبِیَّ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِیْنَ، فَإِذَا بَلَغَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَاضْرِبُوهُ عَلَیْهَا)).

''بچے کو نماز کا حکم دیا کرو' جب وہ سات سال کا ہو جائے پھر جب دس سال کی عمر کو پہنچے تو اسے نماز کی وجہ سے مارو''۔

اور فرمایا:

((مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَ هُمْ أَبْنَاءُ سَبْعٍ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَیْهَا وَ هُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَ فَرِّقُوا بَیْنَهُمْ فِی الْمَضَاجِعِ))

''اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں اور ان کو اس نماز کی وجہ سے مارو جب دس سال کے ہو جائیں اور ان کے بستر جدا جدا کر دو''۔

ابو سلیمان خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بہت واضح دلیل ہے کہ جب بچہ دس سال کی عمر کے بعد نماز کو چھوڑے تو اسے سخت سزا دینی چاہیے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے بعض اصحاب اس حدیث سے یہ دلیل پکڑتے تھے کہ بچے کو بلوغت کے بعد جان بوجھ کر نماز چھوڑنے پر قتل کرنا واجب ہے اور یوں دلیل لیتے کہ دس سال کی عمر میں بچہ بالغ نہیں ہوتا تو جب وہ نابالغ ہونے کی صورت میں مار کا مستحق ہے تو یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ وہ بلوغت کے بعد مار سے زیادہ سخت سزا کا مستحق ہے اور مارنے پیٹنے کے بعد قتل سے زیادہ سخت کوئی سزا نہیں۔

تارکِ صلاۃ کا حکم:

علماء رحمہم اللہ کا نماز کو جان بوجھ کر ترک کرنے والے کے متعلق اختلاف ہے۔ امام مالک' شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا موقف ہے کہ اس کی گردن پر تلوار مار کر اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قتل کرنا چاہیے۔ پھر علماء کا اس شخص کو کافر کہنے میں بھی اختلاف ہے جب کہ وہ بغیر عذر کے نماز لیٹ کرے حتی کہ نماز کا مکمل وقت نکل جائے۔

ابراہیم کوفی نخعی' ایوب سختیانی' عبداللہ بن مبارک' احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک ایسا شخص کافر ہو جاتا ہے اور ان کی دلیل یہ دو حدیثیں ہیں:

آپؐ نے فرمایا:

((اَلْعَهْدُ الَّذِی بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ))

''ہمارے اور ان کے درمیان عہد' نماز کا ہے تو جو اسے چھوڑے گا وہ کافر ہو جائے گا''۔

اور آپؐ نے فرمایا:

((بَيْنَ الرَّجُلِ وَ بَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ))

''آدمی اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے ہی کا فرق ہے''۔

نماز میں سستی کی سزا

ایک روایت[1] میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں منقول ہے:

جو شخص فرضی نمازوں پر پابندی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پانچ کرامات سے نوازتا ہے: ❶ اس سے معیشت کی تنگی اور ❷ عذاب قبر دور کر دیتا ہے' ❸ اسے اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں پکڑائے گا' ❹ پل صراط سے وہ انتہائی تیز بجلی کی طرح گزرے گا۔ ❺ اور وہ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا۔

اور جو نمازوں میں سستی و کاہلی کا مظاہرہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پندرہ قسم کی سزائیں دیتا ہے: پانچ دنیا میں تین موت کے وقت' تین قبر میں اور تین قبر سے نکلتے وقت۔ دنیا والی پانچ سزائیں یہ ہیں کہ سب سے پہلے عمر کی برکت ختم ہو جاتی ہے اور

---

[1] یہ روایت سند کے لحاظ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک ثابت نہیں ہو سکی۔ سیوطی نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دوسری سزا یہ کہ اس کے چہرے سے صالحین کی نشانی ختم ہو جاتی ہے' تیسری یہ کہ اس کے کسی بھی کیے ہوئے عمل پر اللہ اجر نہیں دیتا' چوتھی یہ کہ اس کی دعا آسمان کی طرف بلند نہیں کی جاتی اور پانچویں سزا یہ ہوتی ہے کہ اس کے لیے صالحین کی دعا میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

موت کے وقت پہنچنے والی تین سزائیں یہ ہیں: ❶ ذلیل ہو کر مرتا ہے۔ ❷ بھوکا مرتا ہے۔ ❸ ایسی پیاس کی حالت میں مرتا ہے کہ اگر اسے دنیا کے تمام سمندروں کا پانی بھی پلایا جائے پھر بھی وہ سیراب نہیں ہو سکے گا اور اس کی پیاس نہ بجھے گی۔

قبر میں اس پر یہ تین عذاب آئیں گے: ❶ قبر اتنی تنگ ہو گی کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں دھنس جائیں گی۔ ❷ اس کی قبر کو آگ سے بھڑکایا جائے گا اور وہ دن رات انگاروں پر لوٹ پوٹ ہوتا رہے گا۔ ❸ اس پر ایک ایسا اژدھا مسلط ہوگا جسے گنجا سانپ کہتے ہیں اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی اور اس کے ناخن لوہے کے ہوں گے' اس کے ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت کے برابر ہوگی اور وہ میت سے ہم کلام ہو کر کہے گا میں گنجا سانپ ہوں۔ اس کی آواز کڑک کی طرح ہوگی۔ کہے گا کہ مجھے میرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے صبح کی نماز ضائع کرنے پر سورج طلوع ہونے تک سزا دیتا رہوں اور ظہر کی نماز ضائع کرنے پر عصر تک سزا دوں' اور عصر کی نماز ضائع کرنے پر مغرب تک سزا دوں اور مغرب کی نماز ضائع کرنے پر عشاء تک سزا دوں اور عشاء کی نماز ضائع کرنے پر صبح تک سزا دوں۔ جب بھی وہ اسے ایک دفعہ مارے گا تو زمین میں ستر ہاتھ تک دھنس جائے گا یوں قیامت کے دن تک اسے سزا ملتی رہے گی۔

قبر سے نکلتے وقت میدان محشر میں یہ سزائیں ہوں گی: ❶ سخت حساب ہو گا۔ ❷ رب ناراض ہوگا۔ ❸ آگ میں داخل ہوگا۔

ایک روایت میں یوں ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وہ قیامت کے دن اسی حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کے چہرے پر تین سطریں لکھی ہوں گی۔ پہلی سطر میں یہ لکھا ہوگا کہ: اے اللہ کا حق ضائع کرنے والے! دوسری سطر میں یہ ہوگا: اے اللہ کے غضب کے ساتھ خاص کیے ہوئے! اور تیسری سطر میں یہ ہوگا: جس طرح تو نے دنیا میں اللہ کا حق ضائع کیا اسی طرح آج اللہ نے تجھے اپنی رحمت سے مایوس کر دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول:

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک آدمی کو لایا جائے گا پھر اسے اللہ کے سامنے کھڑا کر کے پھر آگ کی طرف لے جانے کا حکم ہو گا۔ وہ پوچھے گا کہ اے میرے رب! یہ کیوں؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کی وجہ یہ ہے کہ تو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیتا تھا اور میرے نام کے ساتھ جھوٹی قسمیں اٹھاتا تھا۔

حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ فِينَا شَقِيًّا وَ لَا مَحْرُوْمًا))

''اے اللہ! ہمارے درمیان کوئی بد بخت اور (رحمت سے) محروم شخص نہ چھوڑ''۔

پھر آپؐ نے پوچھا:

((أَتَدْرُوْنَ مَنِ الشَّقِيُّ الْمَحْرُوْمُ؟))

''یعنی کیا تم جانتے ہو کہ بد بخت محروم شخص کون ہے؟''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! آپ ہی بتایئے کہ وہ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا:

((تَارِكُ الصَّلَاةِ))

''وہ بدنصیب شخص تارک صلاۃ (نمازیں چھوڑنے والا) ہے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یہ بھی مروی ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نمازیں چھوڑنے والوں کے چہرے سیاہ کیے جائیں گے اور جہنم کی ایک وادی ہے جس کا نام ''ملحم'' ہے جس میں سانپ ہوں گے۔ ہر سانپ اونٹ کی گردن کے برابر موٹا ہوگا اور اس کی لمبائی ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہوگی اور وہ نماز چھوڑنے والے کو ڈسے گا' اس کا زہر اس کے جسم میں ستر سال تک جوش مارتا رہے گا پھر اس کا گوشت زرد ہو جائے گا اور یوں محسوس ہوگا کہ جیسے اسے خوب زدوکوب کیا گیا ہو۔

بنی اسرائیل کی عورت کا واقعہ:

مروی ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ اے اللہ کے پیغمبر! میں نے ایک عظیم گناہ کا ارتکاب کیا ہے اور اللہ کی طرف توبہ کر چکی ہوں۔ آپ اللہ سے دعا کر دیجیے کہ وہ میرا گناہ معاف فرمائے اور میری توبہ قبول فرما کر مجھ پر رجوع فرمالے۔ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: تیرا گناہ کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے اے اللہ کے نبی! زنا کیا اور بچہ جن کر قتل کر دیا ہے تو موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے: اے بدکار عورت! یہاں سے نکل جا' کہیں آسمان سے آگ نازل ہو کر تیری نحوست سے ہمیں بھی نہ جلا ڈالے۔ وہ غمگین دل کے ساتھ باہر نکلی۔ ادھر جبرئیل علیہ السلام تشریف لے آئے اور کہنے لگے: اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ آپ سے فرما رہے ہیں کہ آپ نے توبہ کرنے والی عورت کو کیوں واپس لوٹایا؟ کیا آپ کو اس سے برا کوئی نظر نہیں آیا؟ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: اے جبریلؑ! بھلا اس سے بدتر کون ہوگا؟ فرمایا: وہ شخص جو نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیتا ہے۔

نماز میں سستی اور تاخیر کی سزا:

بعض اسلاف سے مروی ہے کہ ان کی بہن فوت ہوگئی' وہ اپنی بہن کے پاس آئے جب دفن کر رہے تھے تو ان کی رقم سے بھری ہوئی تھیلی اس کی قبر میں گر گئی۔ انھوں نے لوگوں کو واپس چلے جانے کے بعد اسے اکھیڑا لیکن کیا دیکھتے ہیں کہ قبر شعلوں سے بھڑک رہی ہے۔ انھوں نے فوراً اس کے اوپر مٹی ڈال دی' اور اپنی والدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی طرف غمگین دل لے کر آنسو بہاتے ہوئے آئے اور کہا: اے امی جان! مجھے میری ہمشیرہ کے بارے میں بتائیے کہ وہ کیا عمل کرتی تھی؟ والدہ نے جواب دیا: تو یہ سوال کیوں کر رہا ہے؟ انھوں نے ماں کو ساری بات سنا دی۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ سارا قصہ سن کر میری والدہ کی آنکھیں بھی بہہ پڑیں اور وہ کہنے لگیں کہ بیٹا! تیری بہن نماز میں بہت سست تھی اور اسے وقت سے مؤخر کر کے پڑھتی تھی۔

اندازہ کیجیے یہ ان لوگوں کا حال ہے جو نماز پڑھتے ہیں لیکن وقت سے مؤخر کر کے قضا کرتے ہیں۔ تو ان لوگوں کا حشر کیا ہو گا جو نماز پڑھتے ہی نہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ہمیں نماز کو وقت پر پابندی کے ساتھ پڑھنے کی توفیق دے۔ یقیناً وہ سخی اور فیاض ہے۔

نماز میں چوری

جو شخص نماز میں ٹھونگیں مارتا ہے اور رکوع اور سجدے کو مکمل نہیں کرتا اس کے متعلق سخت سزا سنائی گئی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴾(الماعون : ١٠٧/٥-٦)

''ان نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں''۔

اس فرمان باری تعالیٰ کی تفسیر میں یہ کہا گیا ہے کہ غفلت سے مراد نماز کو ٹھونگیں مار کر پڑھنا اور رکوع و سجود کو مکمل نہ کرنا ہے۔

ارشاداتِ محمدیہ ﷺ:

۱۔ بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ رسول اکرم ﷺ مسجد ہی میں تشریف فرما تھے' اس نے نماز ادا کی اور آ کر نبی ﷺ پر سلام عرض کیا۔ آپ ؐ نے سلام کا جواب دیا اور اسے فرمایا:

((اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))

''جا لوٹ جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وہ لوٹ گیا اور نماز پڑھنے لگا جیسے کے پہلے پڑھ چکا تھا پھر آیا اور نبی کریم ﷺ پر سلام پیش کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دیا پھر کہا کہ:

((اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))

''لوٹ جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی''۔

وہ پھر گیا اور اسی طرح نماز پڑھنے لگا جیسے پہلے پڑھی تھی۔ اس کے بعد تیسری دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کہا۔ آپ نے جواب دیا اور فرمایا:

((اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))

''لوٹ جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی''۔

تین دفعہ آپؐ نے یہی فرمایا' جب اس آدمی نے تیسری دفعہ بھی اپنی نماز کو مسترد ہوتے دیکھا تو کہنے لگا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے اے اللہ کے رسولؐ! میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ آپ ہی مجھے سکھلا یئے۔ آپؐ نے فرمایا:

((اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ اجْلِسْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا))

''جب تو نماز کی طرف کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہہ پھر قرآن میں سے جو حصہ تجھے آسان معلوم ہو اسے پڑھ پھر رکوع کر حتیٰ کہ حالت رکوع میں تجھے اطمینان ہو جائے' پھر سر اٹھا حتیٰ کہ اطمینان سے کھڑا ہو جائے۔ پھر سجدہ کر حتیٰ کہ تو اطمینان سے سجدہ کر لے پھر تو بیٹھ حتیٰ کہ تو اطمینان سے بیٹھ جائے پھر تو سجدہ کر حتیٰ کہ تو سجدہ کرتے ہوئے اطمینان حاصل کر لے۔ اور اپنی ساری نماز میں یہی عمل دہرا''۔

۲۔ امام احمد رحمہ اللہ نے ایک بدری صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نے فرمایا:

((لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ))

''وہ نماز کفایت نہیں کرتی جس میں آدمی رکوع و سجود کے وقت اپنی پشت سیدھی نہ کرے''۔

اس حدیث کو ابوداؤد نے بھی اور ترمذی نے بھی بیان کیا ہے اور ترمذی نے اس کی سند کو دیکھ کر اسے حسن اور صحیح قرار دیا ہے۔

ایک روایت کے لفظ یہ ہیں:

((حَتَّى يُقِيمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ))

''یہاں تک کہ وہ رکوع و سجود میں اپنی پشت سیدھی کرے''۔

یہ حدیث رسول اکرم ﷺ کی صریح نص ہے کہ جو شخص نماز پڑھے اور رکوع اور سجدے کے بعد اپنی پشت کو اس طرح سیدھا نہ کرے جیسے کہ رکوع اور سجدے سے پہلے تھی تو اس کی نماز باطل ہے۔ اور یہ فرضی نماز میں آپ کا حکم ہے۔ اور اسی طرح نماز کے ہر رکن اور حالت میں طمانیت اور اطمینان و سکون اختیار نہ کرے۔ اور طمانیت کا مطلب یہ ہے کہ جسم کا ہر عضو اپنی اصلی حالت والی جگہ پر برقرار ہو جائے۔

۳۔ آپؐ سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

((أَشَدُّ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْتَرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ))

''لوگوں میں سے زیادہ سخت بالحاظ چوری کے وہ شخص ہے جو نماز میں سے چوری کرتا ہے''۔

آپؐ سے پوچھا گیا کہ نماز کی چوری سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا:

((لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَ لَا سُجُودَهَا وَ لَا الْقِرَاءَةَ فِيهَا))[1]

''نہ وہ آدمی اس نماز کا رکوع پورا کرے اور نہ سجدہ اور نہ اس میں قراءت

---

[1] اسے امام احمد اور حاکم نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اسے امام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صحیح کرے‘‘۔

۴۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى رَجُلٍ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ بَيْنَ رُكُوعِهِ وَ سُجُودِهِ))[1]

’’اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جو رکوع اور سجدے کے درمیان میں اپنی پشت کو سیدھا نہ کرے‘‘۔

۵۔ اور آپؐ نے فرمایا:

((تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا))[2]

’’یہ منافق کی نماز ہے جو بیٹھا رہتا ہے، سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب وہ سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان میں ہوتا ہے تو وہ منافق کھڑا ہو جاتا ہے اور چار ٹھونگیں مارتا ہے اور نماز میں بہت کم اللہ کا ذکر کرتا ہے‘‘۔

۶۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی پھر آپ بیٹھ گئے۔ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھنے لگا۔ اس نے رکوع کیا اور سجدے میں ٹھونگیں ماریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَرَوْنَ هٰذَا لَوْ مَاتَ مَاتَ عَلٰى غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْقُرُ صَلَاتَهُ كَمَا يَنْقُرُ الْغُرَابُ الدَّمَ)).

’’تم اس شخص کو دیکھ رہے ہو۔ اگر یہ اسی حالت میں مر گیا تو ملت محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ پر اس کی موت آئے گی۔ یہ اپنی نماز میں اس طرح ٹھونگیں مار رہا ہے جس طرح کوا خون میں ٹھونگیں مارتا ہے‘‘۔

اسے ابو بکر بن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

---

[1] اس کی سند صحیح ہے۔ [2] اسے بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۷۔عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُصَلٍّ إِلَّا وَ مَلَكٌ عَنْ يَمِينِهِ وَ مَلَكٌ عَنْ يَسَارِهِ، فَإِنْ أَتَمَّهَا عَرَجَا بِهَا إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَ إِنْ لَمْ يُتِمَّهَا ضَرَبَا بِهَا وَجْهَهُ)).[1]

''جو بھی شخص نماز پڑھتا ہے اس کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں ایک اس کے دائیں جانب اور دوسرا اس کے بائیں جانب، اگر وہ اسے پورا کرے تو وہ اس نماز کو اللہ کی طرف لے کر چڑھتے ہیں اور اگر اسے پورا نہ کرے تو اسے اس کے چہرے پر دے مارتے ہیں''۔

۸۔امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَتَمَّ رُكُوعَهَا وَ سُجُودَهَا ...... الخ)).[2]

''جس شخص نے وضو کیا اور بہت اچھا وضو کیا۔ پھر نماز کی طرف کھڑا ہوا اور اس کے رکوع، سجدے اور قراءت کو مکمل کیا تو نماز اسے دعا دیتی ہے کہ جس طرح تو نے میری حفاظت کی، اللہ بھی تیری حفاظت کرے۔ پھر اسے آسمان کی طرف بلند کیا جاتا ہے اور اس سے روشنی اور نور پھوٹ رہا ہوتا ہے۔ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیا جاتا ہے اور وہ اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کرتی ہے۔ اور جب وہ نماز کے رکوع و سجود اور قراءت کو مکمل نہ کرے تو نماز اسے بددعا دیتی ہوئی کہتی ہے کہ جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا ہے اسی طرح اللہ بھی تجھے ضائع کرے۔ پھر اسے آسمان کی طرف چڑھایا جاتا ہے اور اس پر

---

[1] اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔

[2] اسے طیالسی نے بھی روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں احوص بن حکیم ضعیف ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اندھیرا چھایا ہوا ہوتا ہے' تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پھر اسے بوسیدہ کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس کے پڑھنے والے کے چہرے پر دے مارا جاتا ہے''۔

۹۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز ایک ماپ کی حیثیت رکھتی ہے جس شخص نے اسے پورا پورا ادا کیا اسے اجر بھی پورا ملے گا اور جس نے کمی کی تو تم اللہ رب العزت کا کمی کرنے والوں کے بارے میں فرمان جانتے ہی ہو کہ:

﴿ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴾ (المطففين : ۱/۸۳)

''یعنی ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے''۔

مُطَفِّف ہر اس شخص کو کہتے ہیں جو ناپ میں یا تول میں یا ماپ میں یا نماز وغیرہ میں کمی کرے اللہ نے ایسے لوگوں کو ''وَیْل'' کی دھمکی سنائی ہے اور وہ جہنم کی ایک ایسی وادی کا نام ہے' جس کی حرارت و تپش سے باقی جہنم بھی پناہ مانگتی ہے۔ ہم اس سے اللہ کی پناہ پکڑتے ہیں[1]

۱۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ وَجْهَهٗ وَ أَنْفَهٗ وَ يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْضَاءَ : اَلْجُبْهَةِ وَ الْأَنْفِ وَ الْكَفَّيْنِ وَ صُدُوْرِ الْقَدَمَيْنِ وَ أَنْ لَّا أَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا' فَمَنْ صَلّٰى وَ لَمْ يُعْطِ كُلَّ عُضْوٍ مِنْهَا حَقَّهٗ لَعَنَهٗ ذٰلِكَ الْعُضْوُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهٖ))[2]

''جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اسے اپنا چہرہ' ناک اور دونوں ہاتھ

---

[1] یہ المسند کی روایت ہے جس کی سند میں سالم اور سلمان رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔

[2] اس روایت کے آخری حصے کے علاوہ بخاری و مسلم میں بھی اسی طرح کی روایت موجود ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

زمین پر رکھنے چاہئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی بھیجی ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں' ماتھا اور ناک پر' دونوں' ہتھیلیوں' دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے شروع والے حصے پر' اور یہ بھی وحی کی ہے کہ بالوں اور کپڑے کو نہ لپیٹوں۔ جو شخص نماز پڑھتا ہے اور اپنے ہر عضو کو نماز میں سے اس کا حق نہیں دیتا تو وہ عضو' نماز سے فارغ ہونے تک اس پر لعنت ڈالتا ہے''۔

۱۱۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا وہ نہ تو رکوع مکمل کر رہا تھا اور نہ سجدہ۔ تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے یہ جو نماز پڑھی ہے۔ اگر تو اسی طرح کی نماز پڑھتے پڑھتے فوت ہو جائے تو تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت کے علاوہ پر مرے گا۔

اور ابوداؤد کی روایت میں یہ لفظ بھی ہیں کہ انھوں نے پوچھا: تجھے اس طرح کی نماز پڑھتے کتنا عرصہ ہو چکا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ چالیس سال۔ تو حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ تو نے چالیس سال سے کوئی نماز بھی نہیں پڑھی۔ اور اگر تو اسی حالت میں مرے گا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت کے علاوہ پر مرے گا۔

۱۲۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ اے ابن آدم! تیرے اوپر تیرے دین کی کون سی چیز عزت والی ہو سکتی ہے . جب کہ نماز تیرے پاس ہلکی اور ذلیل ہو چکی ہو' اور تجھ سے قیامت کے دن سب سے پہلے سوال بھی یہی ہو گا۔ جیسے کہ پیچھے بھی یہ حدیث بیان ہو چکی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ...... الخ۔ یعنی قیامت کے دن بندے سے اس کے عمل میں سے پہلا سوال نماز کے محاسبے کا ہو گا' اگر وہ درست نکلی تو وہ کامیاب و کامران ہو جائے گا اور اگر وہ خراب ہوئی تو وہ خائب و خاسر شمار ہو گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ:

((فَإِنِ انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ شَيْءٌ، يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى : انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلَ بِهِ مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ يَكُونُ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سَائِرُ عَمَلِهٖ كَذٰلِكَ))[1]

''اگر آدمی کے فریضے میں سے کچھ کمی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہے گا کہ دیکھو' کیا میرے بندے کا کوئی نفل ہے۔ پس اس کے ساتھ فریضے کی کمی دور کر دی جائے گی' پھر اس کے تمام اعمال اسی کے مطابق ہوں گے''۔

اب بندے کو چاہیے کہ کثرت سے نفل ادا کرے تا کہ فرائض کی کمی پوری ہوتی رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔

نمازِ باجماعت سے پیچھے رہنا

جو شخص جان بوجھ کر قدرت ہونے کے باوجود جماعت سے پیچھے رہتا ہے اس کی کیا سزا ہے؟

ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ☆ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَ قَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ﴾

(القلم: ٦٨/٤٢-٤٣)

''جس دن پنڈلی کو کھولا جائے گا اور ان کو سجدے کی طرف بلایا جائے گا تو طاقت نہیں پا سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی' ان کو ذلت ڈھانپ رہی ہوگی اور ان کو صحیح سلامت ہونے کی حالت میں سجدے کی طرف بلایا جاتا تھا''۔

شرحِ آیت:

ان کی یہ حالت قیامت کے دن ہوگی' ذلت و رسوائی ان پر چھائی ہوگی اور

---

[1] اسے ترمذی وغیرہ نے بیان کیا ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سجدہ کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو چکے ہوں گے کیونکہ دنیا میں جب ان کو صحت وتندرستی کی حالت میں سجدے کی دعوت دی جاتی تھی تو اس پر کان بھی نہیں دھرتے تھے۔

ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سجدے کی طرف بلانے سے مراد اذان و اقامت کے ذریعے فرضی نماز کی طرف بلانا ہے۔

سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ وہ "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کی صدائیں سنتے تھے لیکن باوجود صحیح سالم ہونے کے ان کی طرف نہ آتے۔

کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! یہ آیت ان لوگوں کے متعلق ہے جو جماعت سے پیچھے رہتے ہیں۔ نماز کی طرف آنے کی قدرت رکھنے کے باوجود جو لوگ جماعت سے پیچھے رہتے ہیں ان کے لیے اس آیت سے بڑھ کر کون سی وعید ہوگی۔

احادیثِ نبویہ:

❶ بخاری ومسلم میں ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ انْطَلِقَ مَعِيَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ فِي الْجَمَاعَةِ فَأُحَرِّقَ بُيُوْتَهُمْ عَلَيْهِمْ بِالنَّارِ)).

"میں نے ارادہ کیا کہ میں نماز کا حکم دوں پس اس کی اقامت کہی جائے پھر میں کسی آدمی کو حکم دوں وہ لوگوں کی امامت کرائے پھر میں اپنے ہمراہ کچھ آدمیوں کو لے کر چلوں جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں، ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز کے لیے جماعت میں حاضر نہیں ہوتے پھر ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں"۔

گھروں کو جلانے کی دھمکی، واجب کام میں کوتاہی کے سوا نہیں ہوسکتی جب کہ گھروں میں بچے اور سامان بھی موجود ہو۔ تمام سمیت گھر کو جلا دینا ایک فریضے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کوتاہی پر ہی ہوسکتا ہے۔

❷ صحیح مسلم کی روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کرنے لگا کہ اے اللہ کے پیغمبرؐ! میرا کوئی رہنما نہیں ہے جو مسجد تک میرا ہاتھ پکڑ کر لا سکے۔ اور اس نے آپؐ سے سوال کیا کہ گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت عطا فرما دیجیے۔ آپؐ نے اسے رخصت دے دی۔ جب وہ مڑ کر جانے لگا تو آپ نے اسے بلا کر فرمایا:

((هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ؟))

''کیا تو نماز کے لیے اذان سنتا ہے؟''۔

اس نے کہا کی جی ہاں:

تو آپؐ نے فرمایا: فَاَجِبْ تو پھر اذان کی پکار قبول کر کے مسجد میں آ۔

❸ اس روایت کو ابوداؤد نے عمرو بن ام مکتومؓ سے بیان کیا ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ اے اللہ کے پیغمبرؐ! مدینے میں موذی جانوروں اور درندوں کی کثرت ہے اور میں نابینا شخص ہوں' گھر بھی مسجد سے بہت دور ہے' اور میرا ایک قائد اور رہنما تو ہے لیکن مناسب نہیں۔ تو کیا میرے لیے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت ہے؟ آپؐ نے فرمایا: هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ ؟ کیا تو اذان سنتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! تو آپؐ نے فرمایا: فَأَجِبْ فَإِنِّي لَا أَجِدُلَكَ رُخْصَةً. پھر مسجد میں آ۔ کیونکہ مجھے تیرے لیے کوئی رخصت نہیں ملی۔

اندازہ کیجیے یہ ایک نابینا شخص ہے۔ مسجد میں آنے کی کس قدر مشقت بیان کر رہا ہے اور مسجد میں پہنچانے والا کوئی ہے نہیں لیکن اس سبب کے باوجود اسے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت نبی ﷺ نے نہیں دی۔ تو وہ شخص جو صحیح سلامت ہو' آنکھیں درست ہوں اور کوئی عذر بھی نہ ہو تو اس کا کیا حال ہوگا؟

❹ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ بِالصَّلَاةِ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ قِيلَ : وَمَا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْعُذْرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ : خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلّٰى يَعْنِي فِي بَيْتِهِ))[1]

''جس شخص نے نماز کی طرف پکارنے والے کو سنا پھر اسے اس کی طرف آنے سے کسی عذر نے نہ روکا...... پوچھا گیا کہ عذر کیا ہو سکتا ہے اے اللہ کے پیغمبرؐ؟ تو آپؐ نے فرمایا: خوف یا بیماری...... تو اس کی گھر میں پڑھی ہوئی نماز کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا''۔

❺ امام حاکم نے اپنی مستدرک میں ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخصوں پر اللہ نے لعنت برسائی ہے: ① جو کسی قوم کی امامت کے لیے آگے ہو حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ ② وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ خاوند اس پر ناراض ہو۔ ③ جس شخص نے حی علی الصلاۃ ، حی علی الفلاح سنا اور مسجد میں نہ آیا۔

اقوالِ صحابہؓ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول:

آپؓ نے کہا تھا جب کہ آپؓ سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو سارا دن روزے سے رہتا ہے اور رات کو قیام میں رہتا ہے لیکن نہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اور نہ جمعہ ادا کرتا ہے؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر وہ اسی حالت میں مرے گا تو آگ میں جائے گا۔[2]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول:

آپؓ کہا کرتے تھے کہ ابن آدم کے کان پگھلے ہوئے سیسے سے بھر دیئے جائیں یہ اس کے لیے بہتر ہے اس سے کہ وہ اذان سن کر جماعت کے لیے نہ آئے۔[3]

---

[1] اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نیز ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

[2] اسے ترمذی نے موقوف روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

علی رضی اللہ عنہ کا قول:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد کے علاوہ نہیں ہوتی۔ کسی نے پوچھا کہ مسجد کے پڑوسی سے آپ کی کیا مراد ہے؟ تو انھوں نے کہا: ''جو اذان سنتا ہے''۔[1]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول:

امام بخاری[2] نے اپنی صحیح میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے تھے کہ جس شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ساتھ حالتِ اسلام میں ملاقات کرے تو اسے چاہیے کہ پانچوں نمازوں پر پابندی کرے جہاں بھی اسے آواز آئے ادا کر لے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبیؐ کے لیے ہدایت کے طریقے مشروع قرار دیئے ہیں اور یہ نمازیں بھی (آواز سن کر ادا کرنا) انھیں طریقوں میں سے ہیں۔ اور اگر تم اس گھر میں پیچھے رہنے والے شخص کی طرح گھروں میں نمازیں پڑھو گے تو تم اپنے نبیؐ کا طریقہ چھوڑ بیٹھو گے۔ اور اگر تم اپنے نبی کی سنت اور طریقہ چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور میں نے اپنے ساتھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں) دیکھا تو پتہ چلا کہ نماز سے وہی شخص پیچھے رہتا تھا جس کا نفاق معلوم ہوتا تھا یا بیمار ہوتا تھا' اور (کئی دفعہ ایسا ہوا کہ) آدمی کو دو شخصوں کے درمیان سہارا دے کر لایا جاتا اور صف میں کھڑا کر دیا جاتا یا اسے مسجد تک پہنچا دیا جاتا۔ تاکہ جماعت کے ساتھ مل کر نماز پڑھے۔

---

[1] اسے امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے جیسے کہ شیخ ابن القیم نے کتاب الصلوٰۃ میں ذکر کیا ہے۔

[2] الترغیب و الترہیب میں یہ روایت مسلم و ابوداوٗد کی طرف منسوب ہے اسی طرح امام ذہبی نے ''الصغری'' میں اور طیبی نے بھی ذکر کیا ہے۔ لیکن اس جگہ صحیح بخاری کا حوالہ غالباً سبقت قلم سے ہو گیا ہے یا پھر کسی ناسخ سے غلطی ہوئی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اقوالِ سلف

ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

فالج کے حملے سے آپ کے جسم کی ایک جانب مفلوج ہو چکی تھی تو آپ نماز کے لیے دو آدمیوں کا سہارا لیتے ہوئے نکلتے۔ آپ سے اگر کوئی شخص کہتا کہ اے ابو محمد! آپ کے لیے تو معذوری کی بنا پر گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت ہے؟ تو وہ کہتے کہ ہاں! واقعی تمہاری بات درست ہے لیکن میں مؤذن کو حي علی الصلاۃ، حي علی الفلاح کہتے ہوئے سنتا ہوں اور جو شخص اس کی آواز سن کر عمل کرتے ہوئے گھٹنوں کے بل یا سرین کے بل گھسٹ گھسٹ کر آ سکتا ہو' تو اسے بھی آنا چاہیے۔

حاتم الاصم رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں جماعت کی نماز سے پیچھے رہ گیا میری نماز فوت ہو گئی تو صرف ایک شخص ابو اسحاق بخاری رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس تعزیت کے لیے آئے اور اگر میرا کوئی بچہ مر جاتا تو دس ہزار سے بھی زائد انسان میرے پاس تعزیت کے لیے آتے کیونکہ لوگوں کے ہاں دین میں پہنچنے والی مصیبت' دنیا کی مصیبت سے ہلکی ہوتی ہے۔

ایک اور قول:

سلف صالحین میں سے کسی کا قول ہے کہ جس شخص کی بھی فرضی نماز جماعت سے فوت ہوتی ہے وہ اس کے کسی کیے ہوئے گناہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔

عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ عمر رضی اللہ عنہ اپنے کھجوروں کے باغ کی طرف چلے گئے جب واپس آئے تو لوگ عصر کی نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ وہ پریشان ہو کر کہنے لگے: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. مجھ سے عصر کی نماز رہ گئی۔ اے لوگو! میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا یہ باغ مسکینوں کے لیے صدقہ ہے۔ تاکہ یہ صدقہ عمر رضی اللہ عنہ کے اس گناہ کا کفارہ بن جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عشاءؑ وفجرؒ

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ:

آدمی کو عشاء کی نماز اور نماز فجر کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((اِنَّ هَاتَیْنِ الصَّلَاتَیْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِیْنَ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا مِنَ الْأَجْرِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا))[1]

''یقیناً تمام نمازوں سے زیادہ بوجھل منافقوں پر عشاء وفجر کی دو نمازیں ہیں اور اگر ان کو پتہ چل جائے کہ ان دونوں میں کتنا اجر ہے تو وہ ان کو ضرور حاضر ہوں اگرچہ ان کو گھسٹ کر آنا پڑے''۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول:

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی شخص عشاء اور صبح کی نماز میں جماعت میں شامل نہ ہوتا تو ہم اس کے بارے میں یہ برا گمان کر لیتے کہ وہ منافق ہو چکا ہے[2]

حکایت:

(امام بخاری و مسلم اور ابوداؤد کے استاد) عبید اللہ[3] بن عمر قواریری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میری عشاء کی نماز جماعت سے کبھی بھی فوت نہ ہوئی تھی ایک رات میرے پاس مہمان آیا جس کی وجہ سے میں مشغول ہو کر جماعت سے پیچھے رہ گیا۔

---

1 اسے بخاری و مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

2 اسے بیزار طبرانی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

3 صحیح البخاری و مسلم و ابی داؤد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جب مجھے یاد آیا تو میں بصرے کی مسجدوں میں کسی جگہ نماز کو پانے کے لیے نکلا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سب لوگ فارغ ہو چکے ہیں اور مسجدوں کو تالے لگ چکے ہیں۔ میں واپس آ گیا اور کہنے لگا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جماعت والی نماز' اکیلے شخص کی نماز سے ستائیس گنا افضل ہے تو میں نے عشاء کی نماز ستائیس دفعہ پڑھی پھر میں سو گیا۔ مجھے خواب میں یوں دکھائی دیا کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ گھوڑوں پر سوار ہوں اور ہم گھوڑ دوڑ میں مصروف ہیں۔ میں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن ان کے ساتھ نہ مل سکا' وہ مجھ سے بہت آگے جا چکے تھے۔ اچانک ایک سوار نے میری طرف جھانک کر کہا تجھے اپنے گھوڑے کو تھکانے کی ضرورت نہیں تو ہمیں مل سکتا ہی نہیں۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ تو اس نے کہا: اس لیے کہ ہم نے عشاء کو جماعت کے ساتھ ادا کیا ہے اور تو نے بغیر جماعت کے۔ جب میں بیدار ہوا تو نہایت غمگین تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں نیکی پر مدد اور توفیق سے نوازے۔ یقیناً وہ بہت سخی اور فیاض ہستی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۵:

زکوٰۃ روکنا

زکوٰۃ ادا نہ کرنا اور اس میں حیلے بہانے کرنا ایک کبیرہ گناہ ہے جس کی قرآن وسنت میں کافی مذمت کی گئی ہے۔

فرموداتِ الٰہیہ:

☆ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (آل عمران : ۳/۱۸۰)

''جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ عطا کر رکھا ہے وہ اس میں اپنی کنجوسی کو اپنے حق میں بہتر خیال نہ کریں بلکہ وہ تو ان کے لیے بہت ہی بدتر ثابت ہوگی۔ عنقریب قیامت کے دن وہ اپنی کنجوسی کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے''۔

☆ اور فرمایا:

﴿وَوَيْلٌ لِلْمُشْرِكِينَ ☆ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ﴾

(حٰم السجدہ (فُصِّلَت) : ۴۱/۶-۷)

''اور ان مشرکوں کے لیے بڑی ہی خرابی ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتے''۔

☆ اور فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ☆ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ﴾

(التوبة : ۹/۳۴-۳۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں دردناک عذابوں کی خبر پہنچا دیجیے۔ جس دن اس خزانے کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔ (ان سے کہا جائے گا) یہ ہے وہ چیز جسے تم نے اپنے لیے خزانہ بنا رکھا تھا۔ پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو''۔

ارشاداتِ نبویہ:

☆ رسول اکرم ﷺ سے ثابت[1] ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

((مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّ لَا فِضَّةٍ ...... الْحَدِيْثَ))

جو بھی سونے چاندی کا مالک اس میں سے اس کا حق ادا نہیں کرتا۔ اس کے لیے اس کے خزانے کو آگ کی پلیٹوں کی شکل میں بنا کر جہنم کی آگ میں خوب گرم کیا جائے گا۔ پھر ان کے ساتھ اس کی پیشانی' پہلو اور پشت پر داغا جائے گا۔ جب بھی وہ پلیٹیں ٹھنڈی پڑنے لگیں گی ان کو دوبارہ گرم کیا جائے گا' اور یہ اس طویل دن میں مسلسل پچاس ہزار سال تک ہوتا رہے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلے فرما لے گا پھر وہ اپنا راستہ دیکھ لے گا یا تو جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔

آپؐ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے پیغمبرؐ! اونٹوں کا کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جو بھی اونٹوں والا شخص ان میں سے ان کا حق ادا نہیں کرے گا اسے قیامت کے دن ایک چٹیل اور ہموار میدان میں لٹایا جائے گا اور اس کے اونٹ سب سے زیادہ تعداد میں موجود ہوں گے جو دنیا میں کبھی اس کے پاس ہوتے تھے۔ ان میں سے کسی بچے کو بھی گم نہ پائے گا۔ وہ اسے اپنے پاؤں سے روندیں گے اور اپنے مونہوں سے کاٹیں گے۔ جب بھی ان میں سے آخری اونٹ اس پر سے گزرے گا تو پہلا اونٹ لوٹ آئے گا۔ اور یہ اس دن میں ہوتا رہے گا جس کی تعداد پچاس ہزار سال ہے

---

[1] بخاری و مسلم کی یہ روایت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے فرما لے گا اور وہ بھی اپنا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا۔ پھر آپؐ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے پیغمبرؐ! گائے اور بکری کا کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جو بھی گائے اور بکریوں والا ان سے ان کا حق ادا نہیں کرے گا اسے ان کے لیے ایک چٹیل اور ہموار میدان میں لٹایا جائے گا ان میں سے کوئی مڑے ہوئے سینگوں والی نہ ہوگی' نہ بغیر سینگوں کے ہوگی اور نہ ٹوٹے ہوئے سینگوں والی ہوگی۔ وہ جانور اسے سینگ ماریں گے اور اپنے کھروں سے روندیں گے جب بھی پہلا گزرے گا تو پچھلا تیار ہوگا۔ جب آخری گزرے گا تو پہلا واپس لوٹ آئے گا۔ اور یہ اس دن میں مسلسل ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ فرما لے گا پھر وہ اپنا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا۔

☆ اور فرمایا:

((أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ: أَمِيرٌ مُسَلَّطٌ ' وَ ذُوثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ مَالِهِ ، وَ فَقِيرٌ فَخُورٌ))[1]

''پہلے وہ تین شخص جو آگ میں داخل ہوں گے وہ یہ ہیں: قابض امیر' کسی مال کی ثروت رکھنے والا جو اس میں سے اللہ کا حق ادا نہ کرتا ہو اور متکبر فقیر''۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول:

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے[2] کہ جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ بیت اللہ کا حج کر سکتا ہو لیکن وہ حج نہ کرے یا اس پر زکوۃ واجب ہوتی ہو لیکن وہ زکوۃ نہ

---

[1] اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

[2] ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں اسے ترمذی کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا کہ یہ ترمذی میں مرفوع روایت ہے لیکن وہ سنداً منقطع ہے کیونکہ ضحاک کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت منقطع ہوتی ہے البتہ اس کا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوف ہونا راجح ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دے تو وہ موت کے وقت سوال کرے گا کہ مجھے واپس زندگی میں لوٹایا جائے۔ ایک آدمی کہنے لگا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! اللہ سے ڈرو۔ دنیا میں واپسی کا سوال تو کافر کریں گے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں تمھیں اس کی دلیل میں قرآن پڑھ کر سناتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَّاْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِيْ اِلٰى أَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصَّالِحِيْنَ ﴾

(المنافقون : ٦٣/ ١٠)

''اور جو کچھ ہم نے تمھیں دے رکھا ہے اس میں سے ہماری راہ میں اس سے پہلے پہلے خرچ کرلو کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے گی تو کہے گا کہ اے میرے پروردگار! تو نے مجھے تھوڑی دیر کی مہلت کیوں نہ دی کہ میں صدقہ کرلوں اور نیکوکاروں میں سے ہو جاؤں''۔

صدقے سے مراد زکوٰۃ کی ادائیگی ہے اور نیکوکاروں میں سے ہونے سے مراد یہ ہے کہ حج کرلوں۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ کس چیز سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ جب مال دوسو درہم کے برابر ہو جائے اس میں زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ پھر ان سے پوچھا گیا کہ حج کس چیز سے واجب ہوتا ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ: زادراہ اور سواری ہو تو حج واجب ہے۔

زیور اور سامان میں زکوٰۃ:

جائز زیورات میں زکوٰۃ نہیں جب کہ وہ استعمال کے لیے ہوں اور اگر وہ کمائی یا اُجرت اور کرائے پر دینے کے لیے ہوں تو پھر ان میں زکوٰۃ ہے۔

سامان تجارت کی قیمت میں بھی زکوٰۃ ہے جیسے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوِّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ فَيَقُوْلُ أَنَا مَالُكَ، أَنَا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

كَنْزُكَ))

''یعنی جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی مال عطا کیا ہو اور وہ اس مال کی زکوۃ نہ دے گا تو اس کا وہ مال قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل میں بنایا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو نشان بھی ہوں گے۔ وہ اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا وہ اسی کی باچھوں کو چبائے گا اور کہے گا کہ میں تیرا ہی مال ہوں اور تیرا ہی خزانہ ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿ وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴾ (آل عمران : ۳ / ۱۸۰)

''جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ عطا کر رکھا ہے وہ اس میں اپنی کنجوسی کو اپنے حق میں بہتر خیال نہ کریں بلکہ وہ تو ان کے لیے بہت ہی بدتر ثابت ہوگی۔ عنقریب قیامت کے دن وہ اپنی کنجوسی کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے''۔ (اس مکمل روایت کو امام بخاریؒ نے بیان کیا ہے)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول:

ابن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں تفسیر کرتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے زکوۃ نہ دینے والوں کا ذکر کیا ہے کہ:

﴿ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوبُهُمْ وَ ظُهُورُهُمْ ﴾ (التوبة : ۹ / ۳۵)

''جس دن اس خزانے کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی''۔

اس آیت کی تفسیر میں ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ کوئی دینار کسی دینار کے اوپر نہیں رکھا جائے گا اور نہ ہی اس کا جسم چھوٹا ہونے کی وجہ سے کسی درہم کو کسی درہم پر رکھا جائے گا بلکہ اس کے چمڑے کو پھیلا دیا جائے گا اور ہر درہم و دینار کو علیحدہ علیحدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس کے چمڑے پر تکلیف دینے کے لیے رکھا جائے گا۔

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ پیشانی' پہلو اور پشت کو داغنے کے ساتھ خاص کیوں کیا گیا ہے تو ہم یہ جواب دیں گے کہ جب بخیل مالدار شخص کسی فقیر کو دیکھ لیتا ہے تو ماتھے پر تیوری چڑھا لیتا ہے آنکھوں کے درمیانی حصے کو سکیڑ لیتا ہے اور اپنے پہلو کے ساتھ اعراض کر لیتا ہے۔ جب وہ فقیر اس کے قریب پہنچ جاتا ہے تو وہ اپنی پشت کے ساتھ اعراض کر لیتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کے ان تینوں اعضاء کو داغنے کے ساتھ خاص کیا گیا ہے۔ تاکہ جیسا عمل' ویسی ہی سزا کا مصداق ہو سکے۔[1]

فرمان مصطفیٰ ﷺ:

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے[2] خَمْسٌ بِخَمْسٍ پانچ چیزیں' پانچ کے بدلے میں ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ اے اللہ کے پیغمبر! اس کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: جو قوم اپنا عہد توڑ دیتی ہے اللہ تعالیٰ ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دیتا ہے' جو لوگ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے بغیر فیصلے کرتے ہیں ان میں فقیری پھیل جاتی ہے۔ جس قوم میں فحاشی پھیل جاتی ہے ان میں موت عام ہو جاتی ہے (بعض نسخوں میں ہے کہ جنون عام ہو جاتا ہے) جو لوگ بھی ماپ تول میں کمی کرتے ہیں وہ پیداوار سے محروم کر دیئے جاتے ہیں اور ان میں قحط سالی اتار دی جاتی ہے اور جو لوگ زکوٰۃ روک لیتے ہیں ان سے بارش روک لی جاتی ہے۔

نصیحت:

(یہ عربی زبان میں بڑے جامع مانع انداز میں سجع کلامی سے ذکر کی گئی ہے)

تو ان لوگوں سے کہہ جو دھوکے کی وجہ سے دنیا میں مشغول ہیں۔ کل (قیامت کے دن)

---

[1] اسے طبرانی نے المعجم الکبیر میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

[2] اسے منذری نے بیان کر کے کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن کے قریب قریب ہے اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کے ہلاکت ہونے والی ہے' جو کچھ انھوں نے جمع کیا وہ کچھ نفع نہ دے گا جب عذاب آ جائے گا۔ جس دن کہ ان کا مال جہنم کی آگ میں گرم کر کے ان کی پیشانیوں' پہلو اور پیٹھوں کو اس سے داغا جائے گا۔ تو وہ آگ بھلا ان کے دلوں اور عقلوں سے کیسے دور اور غائب ہوگئی ہے۔ جس دن کہ ان کا مال' جہنم کی آگ میں گرم کر کے ان کی پیشانیوں' پہلو اور پیٹھوں کو اس سے داغا جائے گا۔ مال کو سزا والے گھر کی طرف پکڑ کر لے جایا جائے گا. پھر اسے بھٹی میں ڈال کر گرم کیا جائے گا تا کہ عذاب زیادہ ہو سکے۔ اس کو تختیوں اور پلیٹوں کی شکل دی جائے گی جو چوڑائی میں ہوتی ہیں تا کہ جسم کے مکمل چمڑے پر عذاب ہو سکے' پھر اس شخص کو لایا جائے گا جو ہدایت سے غائب رہا۔ وہ ایسی جگہ کی طرف بھاگے گا لیکن ان لوگوں کے ساتھ نہیں ہوگا جن کا نور آگے آگے بھاگتا ہوگا۔ پھر اس مال کو جہنم کی آگ میں خوب گرم کر کے ان کی پیشانیوں' پہلو اور پیٹھوں کو داغا جائے گا۔

جب ان کو کوئی فقیر ملتا ہے تو ان کو تکلیف ہوتی ہے' اگر وہ ان سے کچھ مانگ لے تو ان سے غضب کے شعلے یوں نکلتے ہیں جیسے کہ آگ کی چنگاریاں ہوں۔ اگر ذرا نرمی کریں بھی تو کہتے ہیں کہ میں نے فلاں کی مدد کر دی تھی اور فلاں کے فلاں سوال اور حاجت کو پورا کر دیا تھا۔ اب مزید طاقت نہیں رہی حالانکہ ان کو سوچنا چاہیے کہ اگر اللہ چاہتا تو محتاج کو غنی کر دیتا اور اس کو محتاج کر دیتا اور وہ خالق کے اس کو مال دار بنانے اور اسے محتاج بنانے کی حکمت کو بھول گئے۔ ہائے افسوس! ہائے عجیب! ان کو کس قدر غم کا سامنا کرنا پڑے گا جب ان کی قبریں ان کو دبالیں گی۔ پھر ان کا مال جہنم کی آگ میں خوب گرم کر کے ان کی پیشانیاں' پہلو اور پیٹھیں اس سے داغی جائیں گی۔

مرتے ہی اس مال کو عنقریب وارث پکڑ لیں گے۔ بغیر مشقت و تھکاوٹ کے پالیں گے' اور جو شخص مال کو جمع کرتا رہا مرنے کے بعد اس سے سوال کیا جائے گا کہ کہاں سے کمایا اور کیا کیا کمایا۔ تو اب کمانے والے کے لیے کانٹے اور تکلیف رہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جائے گی اور وارث کے لیے تروتازہ سامان ہوگا۔ کہاں گئی مال جمع کرنے والوں کی حرص؟ اور کہاں ہیں ان کی تھلیں۔ جس دن ان کا مال جہنم کی آگ میں گرم کر کے ان کی پیشانیاں' پہلو اور پیٹھیں اس سے داغی جائیں گی۔

اگر تو ان کو آگ کے طبقوں میں دیکھے تو وہ درہم و دینار کے انگاروں پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوں گے۔ دائیں بائیں ہر جانب آگ حرارت سے جوش مار رہی ہوگی' کیونکہ وہ باوجود سہولتوں اور آسانیوں کے بخل کرتے رہے' اگر تو ان کو جہنم میں دیکھے تو وہ گرم پانی پلائے جا رہے ہوں گے اور ان میں سے صابروں کی بھی چیخیں نکل رہی ہوں گی۔ جس دن کہ ان کا مال جہنم کی آگ میں گرم کر کے ان کو پیشانیاں' پہلو اور پیٹھیں اس سے داغی جائیں گی۔

کس قدر دنیا میں ان کو وعظ و نصیحت کی جاتی تھی لیکن ان میں سے کوئی بھی کان تک نہ دھرتا تھا' کس قدر ان کو اللہ کے عقاب سے ڈرایا جاتا لیکن ان میں کسی کو گھبراہٹ تک نہ لاحق ہوتی تھی' کس قدر ان کو زکوٰۃ روکنے سے خبردار کیا جاتا لیکن ان میں سے کوئی بھی اس کی ادائیگی کا سوچتا تک نہ تھا' تو گویا اب قیامت کے دن ان کے پاس ان کا مال موجود ہے اور وہ گنجا سانپ بن چکا ہے اور وہ سانپ نہ تو موسیٰ علیہ السلام کا ڈنڈا ہے اور نہ وہاں طور پہاڑ ہے۔ جس دن کہ ان کا مال جہنم کی آگ میں گرم کر کے ان کی پیشانیاں' پہلو اور پیٹھیں اس سے داغی جائیں گی۔

زکوٰۃ روکنے والے کے لیے مثال عبرت:

محمد بن یوسف فریابی[1] بیان کرتے ہیں کہ ایک[2] دفعہ میں اور میرے کچھ ساتھی

---

[1] آپ ثوری' احمد' اسحاق اور بخاری کے صاحب ہیں۔ ۱۲۰ھ میں آپ کی ولادت ہوئی اور ۲۱۲ھ میں فوت ہوئے۔

[2] یہ قصہ وہ خود بیان کر رہے ہیں جس میں وہ بذاتِ خود شامل تھے اور ابو سنان کی زیارت کے بعد پھر وہ ابوذر رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے بھی گئے جیسا کہ آگے آ رہا ہے اور اسی سے پتہ چلتا ہے کہ یہ روایت من گھڑت ہے کیونکہ ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات تو فریابی رحمہ اللہ کی ولادت سے اسی سال قبل ہو چکی تھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مل کر ابوسنان رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کے لیے گئے۔ جب ہم اس پر داخل ہوئے اور اس کے پاس بیٹھے تو اس نے کہا: آؤ! ذرا ہمارے پڑوسی سے ملاقات کرو کیونکہ اس کا بھائی فوت ہو چکا ہے، چلو اس کی تعزیت بھی کر لیں گے۔ ہم ابوسنانؒ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور اس آدمی کے پاس پہنچ گئے، ہم نے دیکھا کہ وہ سخت شدت سے رو رہا ہے اور اپنے بھائی پر بہت زیادہ جزع فزع کا اظہار کر رہا ہے۔ ہم اس کے پاس بیٹھ گئے اسے تسلی اور حوصلہ دینے لگے، ہم نے اس سے کہا کہ کیا تجھے علم نہیں کہ موت ایک ایسا راستہ ہے جو آج تک بند نہیں ہوا اور اس کے آگے کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جا سکی؟ اس نے کہا کہ مجھے اس کا اچھی طرح علم حاصل ہے لیکن مجھے رلانے والی چیز یہ ہے کہ میرا بھائی صبح و شام شدید عذاب میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔ ہم نے کہا کہ کیا تجھے اللہ تعالیٰ نے غیب کی اطلاع دے رکھی ہے؟

اس نے کہا کہ نہیں لیکن جب میں نے اسے دفن کیا اور اس پر مٹی برابر کر دی اور لوگ وہاں سے چلے گئے تو میں وہیں بیٹھا رہا۔ اچانک میں نے قبر سے ایک آواز سنی: آہ، مجھے بٹھا دو، اکیلے کو میں عذاب برداشت کرتا ہوں، میں نماز پڑھا کرتا تھا، میں روزے رکھا کرتا تھا۔ میں اس کی یہ گفتگو سن کر رونے لگا اور میں نے اس کا حال دیکھنے کے لیے قبر کھول دی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ شعلوں سے بھڑک رہی ہے اور میرے بھائی کی گردن میں آگ کا طوق ہے۔ میری اخوت کی شفقت نے جوش مارا اور میں نے ہاتھ آگے بڑھایا تاکہ طوق ہٹا سکوں لیکن میری انگلیاں اور ہاتھ جل گیا۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ کپڑے سے باہر نکال کر دکھایا جو کہ جلا ہوا اور سیاہ ہو چکا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ پھر میں نے اس پر دوبارہ مٹی ڈال دی اور واپس لوٹ آیا۔ اب کیسے اس پر آنسو نہ بہاؤں اور کیسے غم نہ کروں؟ ہم نے کہا کہ تیرا بھائی دنیا میں کیا برا عمل کیا کرتا تھا؟ اس نے بتایا کہ وہ زکوٰۃ نہیں دیا کرتا تھا۔ ہم نے کہا تو پھر ایسا ہی ہونا تھا کیونکہ اس کی تصدیق قرآن مجید میں بھی موجود ہے:

﴿ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم بَلْ هُوَ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ﴾ (آل عمران : ۳/ ۱۸۰)

''جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ عطا کر رکھا ہے وہ اپنی کنجوسی کو اپنے حق میں بہتر نہ خیال کریں بلکہ وہ تو ان کے لیے بہت ہی بدتر ہے۔ عنقریب وہ اپنی کنجوسی والی چیز کے طوق قیامت والے دن ڈالے جائیں گے''۔

لیکن تیرے بھائی کا عذاب قبر ہی میں آ چکا ہے جو قیامت کے دن تک جاری رہے گا۔

محمد بن یوسف فریابی کہتے ہیں کہ پھر ہم وہاں سے نکل کر ابو ذر رضی اللہ عنہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے اور ان کو یہ قصہ سنا دیا۔ اور ہم نے پوچھا کہ یہودی' عیسائی لوگ بھی مرتے ہیں لیکن ان کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا کیا مسلمانوں ہی کو یہ عذاب ملتے ہیں؟ تو وہ کہنے لگے کہ ان کے جہنمی ہونے میں تو کوئی شک ہی نہیں اور یہ جو کبھی کبھار اہل ایمان میں ایسے منظر دیکھتے ہو یہ عبرت کے لیے ہیں اللہ نے فرمایا:

﴿ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَ مَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ﴾ (الانعام : ٦/ ١٠٤)

''جو شخص دیکھ لے گا وہ اپنا فائدہ کرے گا اور جو اندھا رہے گا وہ اپنا نقصان کرے گا''۔

اور فرمایا:

﴿ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴾ (حم السجدة (فُصِّلَتْ) : ٤١/ ٤٦)

''اور تیرا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں''۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کبیرہ گناہ سے محفوظ فرمائے' ہماری غلطیوں سے درگزر فرمائے۔ وہ بہت سخی اور فیاض ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ٦:

بلا عذر رمضان المبارک کا ایک روزہ چھوڑنا

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبرؐ نے پورے رمضان کے روزے رکھنا فرض قرار دیا ہے۔ ایک دن کا روزہ بھی چھوڑنا جرم ہے سوائے عذر کے۔

کلام الٰہی:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ☆ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ﴾ (البقرة: ٢/١٨٣-١٨٤)

"اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم بھی پرہیزگار بنو۔ یہ گنتی کے چند دن ہیں۔ جو شخص ان دنوں میں بیمار ہو جائے یا سفر پر چلا جائے تو وہ اتنی گنتی بعد میں پوری کر لے"۔

فرامین مصطفیٰ ﷺ:

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَ حَجِّ الْبَيْتِ، وَ صَوْمِ رَمَضَانَ))[1]

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت

[1] اسے ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا''۔

یہ روایت بخاری و مسلم کی ہے' اسی طرح آپؐ کا یہ بھی فرمان ہے:

((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ بِلاَ عُذْرٍ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَ إِنْ صَامَهُ)).

''جس نے بغیر عذر کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا تو خواہ ساری عمر اس کی قضائی کے لیے روزے رکھتا رہے اس کے اجر کو اور قضا کو نہیں پہنچ سکتا''۔

ابن عباس کا فتویٰ:

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ اسلام کے کڑے اور دین کی بنیادیں تین ہیں: توحید الٰہی کی گواہی۔ نماز اور رمضان کے روزے۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑ دیا وہ کافر ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے پناہ دے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۷:

استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا

جو شخص طاقت رکھے اس پر حج کرنا فرض ہے اللہ نے اس کا حکم جاری فرمایا ہے تو اس میں کوتاہی کرنا بہت بڑا جرم ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ﴾ (ال عمران : ۳/۹۷)

''اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر اپنے گھر کا حج فرض قرار دیا ہے جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں''۔

حدیثِ نبوی:

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ:

((مَـنْ مَلَكَ زَادًا وَ رَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ حَجَّ بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ وَ لَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا))[1]

''جو شخص زادِ راہ اور ایسی سواری کا مالک ہو جو اسے بیت اللہ کے حج تک پہنچا سکتی ہو اور وہ حج نہ کرے تو اب اس پر کوئی حرج نہیں اس بات کا کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر''۔

اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ﴾ (ال عمران : ۳/۹۷)

''یعنی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض قرار دیا ہے جو اس کی

---

[1] اسے ترمذی اور بیہقی نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جس کی سند میں حارث اعور ہے اور وہ ضعیف ہے البتہ بیہقی میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے اس کا شاہد موجود ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

طرف راہ پا سکتے ہوں اور طاقت رکھتے ہوں''۔

عمر رضی اللہ عنہ کا قول:

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ میں کچھ لوگوں کو اسلامی علاقوں میں بھیجوں تاکہ وہ دیکھیں کے کس کس پر حج فرض ہے۔ وہ وسعت رکھتے ہیں لیکن حج کے لیے نہیں نکلتے تو ان پر جزیہ مقرر کریں کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔[1]

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول:

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جو شخص حج نہ کرے اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو جب اس کی موت آئے گی تو وہ مہلت کا سوال کرے گا۔ کسی نے پوچھا کہ یہ مہلت کا اور زندگی میں واپس آنے کا سوال تو کافر کریں گے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں تمھیں قرآن مجید سے اس کی دلیل دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَا اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ☆ وَ لَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴾ (المنافقون: ٦٣/١٠-١١)

''اور جو کچھ ہم نے تمھیں دے رکھا ہے' اس میں سے ہماری راہ میں اس سے پہلے پہلے خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کو جب موت آئے تو کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار! تو مجھے تھوڑی دیر کی مہلت کیوں نہیں دیتا کہ میں صدقہ کر لوں اور نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں اور جب کسی کی مدتِ عمر پوری ہو جائے پھر اسے اللہ تعالیٰ ہرگز مہلت نہیں دیتا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بخوبی باخبر ہے''۔

---

[1] اسے سعید بن منصور نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ سے حسن بصری رحمہ اللہ اسے بیان کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان آیات میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو مخاطب کر رہے ہیں۔ اس آیت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صدقے سے مراد زکوٰۃ لی ہے اور نیک لوگوں میں سے ہو جانے کا مطلب یہ بیان کیا کہ حج کر لوں۔ پھر ان سے پوچھا گیا کہ زکوٰۃ کس مال میں واجب ہوتی ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ جب مال دو سو درہم ہو جائے اور سونے میں سے بھی اس کی قیمت کے برابر ہو جائے۔ پھر کہا گیا کہ حج کس چیز سے واجب ہو گا؟ تو انھوں نے بتایا کہ جب آدمی زادِ راہ اور سواری کی استطاعت حاصل کر لے۔

سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرا ایک مالدار پڑوسی مر گیا جس نے حج نہیں کیا تھا، تو میں نے اس پر نماز جنازہ نہیں ادا کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۸:

والدین کی نافرمانی

اولاد کے اوپر والدین کے بہت سے حقوق لازم ہیں جو شخص ان حقوق کی ادائیگی نہیں کرتا بلکہ والدین کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ ایک بہت بڑے کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے جس کی قرآن وحدیث میں بہت مذمت بیان کی گئی ہے۔

فرموداتِ الٰہیہ:

☆ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ قَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّآ اِیَّاہُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَا اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْھَرْھُمَا وَ قُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا ☆ وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ﴾ (الاسراء: ١٧/ ٢٣-٢٤)

''اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اُف تک نہ کہنا' نہ انھیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام کے ساتھ بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا اور دُعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انھوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے''۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کے فوراً بعد حقوق العباد میں سے سب سے پہلا حق والدین کا بیان فرمایا اور حکم دیا کہ ان سے ہمیشہ شفقت ومہربانی والا سلوک کرنا کبھی بتقاضائے بشریت تیری بات وہ نہ مان سکیں تو تو نے سخت اور درشت کلمات سے ان کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مخاطب کرنا ہے خصوصاً جب وہ عمر رسیدہ ہو جائیں جس وقت قوتِ برداشت جواب دے چکی ہوتی ہے اس وقت تو نہایت احتیاط سے گفتگو کرنا لازم ہے۔اور تجھے چاہیے کہ ان کی خدمت میں مصروف رہے' جس طرح کہ وہ بچپن میں تیری خدمت کرتے رہے حالانکہ یہاں برابری نہیں ہو سکتی اور ان کو تجھ پر زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ وہ تیری تکالیف اس لیے برداشت کرتے رہے کہ ان کو تیری زندگی کی امید تھی اور تو ان کو تکلیف دے کر ان کی موت کی امید کر رہا ہے؟

☆ ﴿أَنِ اشْكُرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيْرُ﴾ (لقمان : ١٤/٣١)

''تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر۔ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے''۔

دیکھیے۔ اللہ آپ پر رحمت فرمائے۔ کہ خداوند تعالیٰ نے کس طرح اپنے شکریے کے ساتھ ان کے شکریے کا بھی ذکر کیا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول:

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے تین مقام ایسے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے تین کاموں کو تین دوسرے کاموں کے ساتھ ملا کر بیان کیا ہے۔اور ان میں سے ہر کام اس وقت تک شرفِ قبولیت حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ اس کے ساتھ ذکر کیے ہوئے دوسرے کام کو بھی نہ کیا جائے۔ وہ تینوں آیات درج ذیل ہیں:

☆ ﴿وَأَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ أَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ (المائدة : ٩٢/٥)

''اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اطاعت کرو''۔

☆ ﴿وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ (البقرة : ٤٣/٢)

''اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو''۔

☆ ﴿أَنِ اشْكُرْلِيْ وَلِوَالِدَيْكَ﴾ (لقمان : ١٤/٣١)

''میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر''۔

اب جو شخص اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہو لیکن ماں باپ کی شکر گزاری نہ کرے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ کا شکر یہ بھی اس سے قبول نہ ہوگا۔

ارشاداتِ مصطفیٰ ﷺ:

☆ اسی لیے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((رِضَی اللّٰهِ فِیْ رِضَی الْوَالِدَیْنِ وَ سَخَطُ اللّٰهِ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدَیْنِ))[1]

''اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور خوشنودی والدین کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے''۔

☆ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا، وہ آپ کے ہمراہ جہاد میں شمولیت کی اجازت چاہتا تھا۔ آپ ؐ نے پوچھا: أَحَیٌّ وَالِدَاكَ؟ کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ جی ہاں! آپ ؐ نے فرمایا: فَفِیْهِمَا فَجَاهِدْ تو ان دونوں میں جہاد کر۔ یہ روایت بخاری و مسلم کی ہے[2] اندازہ کیجیے کہ رسول اللہ ﷺ نے کس طرح جہاد پر خدمت والدین کو فضیلت بخشی۔

☆ بخاری و مسلم ہی میں مروی[3] ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ: اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ))

''کیا میں تم کو سب سے بڑے کبیرہ گناہوں کی خبر نہ دوں۔ اللہ کے ساتھ شریک مقرر کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا''۔

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے والدین کے ساتھ بدسلوکی اور نافرمانی کو شرک کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے۔

---

[1] اسے ترمذی نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور اس کا موقوف ہونا راجح قرار دیا ہے۔ اور طبرانی میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کا شاہد موجود ہے۔

[2] نیز یہ روایت ابوداؤد، ترمذی اور نسائی میں بھی موجود ہے اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے۔

[3] اور ترمذی میں بھی یہ روایت ہے تمام نے اسے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ یہ روایت پیچھے بھی گزر چکی ہے جس میں جھوٹی گواہی کا بھی ذکر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

☆ اور صحیحین ہی میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَ لَا مَنَّانٌ وَ لَا مُدْمِنُ خَمْرٍ)).

''والدین کا نافرمان' احسان جتلانے والا اور شراب پر ہمیشگی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔

☆ اور آپؐ نے فرمایا:

((لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ شَيْئًا أَدْنٰى مِنَ الْأُفِّ لَنَهٰى عَنْهُ فَلْيَعْمَلِ الْعَاقُّ مَاشَاءَ أَنْ يَّعْمَلَ فَلَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ وَلْيَعْمَلِ الْبَارُّ مَا شَاءَ اَنْ يَّعْمَلَ فَلَنْ يَدْخُلَ النَّارَ)).[1]

''اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں کلمہ ''اُف'' سے بھی کوئی ادنیٰ چیز ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس سے بھی منع فرما دیتا' اب والدین کے نافرمان کو چاہیے کہ جو دل کرتا ہے کرتا رہے وہ جنت میں ہرگز داخل نہ ہوگا اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کو بھی چاہیے کہ جو دل کرتا ہے کرتا رہے وہ آگ میں ہرگز داخل نہ ہوگا''۔

☆ اور فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْعَاقَّ لِوَالِدَيْهِ)).

''اللہ تعالیٰ نے والدین کی نافرمانی کرنے والے پر لعنت برسائی ہے''۔

☆ اور فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَّ أَبَاهُ ' لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَّ أُمَّهُ)).[2]

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت بھیجی ہے جو اپنے باپ کو گالی دے اور اس پر بھی اللہ کی لعنت ہے جو اپنی ماں کو گالی دے''۔

---

[1] اسے دیلمی نے حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں احرم بن حوشب کذاب راوی ہے۔ [2] اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

☆ اور فرمایا:

((كُلُّ الذَّنْبِ يُؤَخِّرُ اللّٰهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ إِلَّا عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّهُ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهٖ))۔[1]

''اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو قیامت تک مؤخر کر سکتا ہے جس کو بھی چاہے سوائے والدین کی نافرمانی کے۔ اس کے کرنے والے کی سزا اللہ (دنیا ہی میں) جلدی بھیج دیتا ہے''۔

☆ صحیحین میں مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اکرم ﷺ کے پاس آ کر پوچھنے لگا: اے اللہ کے پیغمبرؐ! لوگوں میں سے کون سا شخص میرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے؟ آپؐ نے فرمایا: أمك. تیری ماں۔ اس نے پوچھا کہ پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا: ''تیری ماں'' اس نے پوچھا کہ پھر کون؟ آپؐ نے پھر فرمایا کہ ''تیری ماں'' اس نے پوچھا کہ پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا: ''تیرا باپ۔ پھر جو اس کے بعد زیادہ قرابت والا ہو اور پھر جو اس کے بعد زیادہ قریبی ہو''۔

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے ماں کے ساتھ حسن سلوک پر تین دفعہ اُبھارا ہے اور باپ کے ساتھ حسن سلوک پر صرف ایک دفعہ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ماں کی مشقت و تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور اس کی بچے کے ساتھ شفقت باپ سے کہیں زیادہ عظیم ہوتی ہے پھر اس کے ساتھ ساتھ حمل کا بوجھ اٹھانا' دردزہ' ولادت کی درد اور وقت ولادت پھر دودھ پلانا اور راتوں کو جاگنا۔ یہ تمام تکالیف صرف ماں برداشت کرتی ہے اسی لیے باپ کی نسبت اولاد پر ماں کے حقوق زیادہ ہیں۔

☆ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَرْبَعَةٌ نَفَرٍ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَّا يُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ وَلَا يُذِيقَهُمْ نَعِيمَهَا: مُدْمِنُ خَمْرٍ وَ اٰكِلُ الرِّبَا' وَ اٰكِلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْمًا، وَالْعَاقُّ

---

[1] اسے حاکم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے کہا کہ یہ صحیح سند والی حدیث ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لِوَالِدَيْهِ إِلَّا أَنْ يَتُوبُوا)).[1]

''چار شخص ایسے ہیں کہ اللہ پر حق ہے کہ ان کو جنت میں داخل نہ کرے اور ان کو جنت کی نعمتیں بھی نہ چکھائے شراب پر ہمیشگی کرنے والا' سود کھانے والا' یتیم کا مال ظلم سے کھانے والا اور والدین کا نافرمان الا یہ کہ وہ توبہ کرلیں''۔

☆ اور آپؐ نے فرمایا:

((اَلْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ)).[2]

''جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے''۔

☆ ایک آدمی ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابودرداءؓ! میں نے ایک عورت سے شادی کرلی ہے اور میری ماں مجھے حکم دیتی ہے کہ اسے طلاق دے دے۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

((اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ)).[3]

''باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے۔ اب تیری مرضی ہے چاہے تو اس دروازے کو ضائع کردے یا اس کی حفاظت کرے''۔

(اور ماں کا حق تو باپ سے کہیں زیادہ ہے۔)

☆ اور آپؐ نے فرمایا:

((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَاشَكَّ فِيهِنَّ : دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَ

---

[1] اسے حاکم نے روایت کیا ہے' امام منذری کہتے ہیں کہ اس کی سند میں ابراہیم بن خثیم بن عراک متروک راوی ہے۔

[2] اسی طرح کی روایت ابن ماجہ' نسائی اور حاکم نے جاہمہ کی حدیث سے بیان کی ہے۔

[3] اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے اور یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی صحیح سند کے ساتھ ابوداؤد' ترمذی' نسائی اور ابن حبان نے بیان کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَ دَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ))[1]

''تین دعائیں قبول ہوتی ہیں' ان میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا اور باپ کی اپنی اولاد کے حق میں دعا''۔

☆ اور آپؐ نے فرمایا:

((اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ)). (اسے ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے۔)

''خالہ ماں کے قائم مقام ہے یعنی نیکی' عزت و تکریم' صلہ رحمی اور حسن سلوک میں وہ ماں جیسا حق رکھتی ہے''۔

☆ عمرو بن جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے پیغمبرؐ! مجھے بتایئے کہ جب میں پانچ نمازیں پڑھوں' رمضان کے روزے رکھوں' زکوٰۃ ادا کروں' بیت اللہ کا حج کروں تو اب مجھے کیا ثواب ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا:

((مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِيْنَ إِلَّا أَنْ يَّعُقَّ وَالِدَيْهِ)).[2]

''یعنی جس نے ایسا کیا وہ نبیوں' صدیقین' شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا الا یہ کہ وہ والدین کا نافرمان ہو''۔

اور فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْعَاقَّ لِوَالِدَيْهِ)).[3]

''اللہ تعالیٰ نے والدین کے نافرمان پر لعنت برسائی ہے''۔

---

[1] منذری نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ترمذی کی طرف منسوب کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے اور یہ ابوداؤد میں بھی کچھ تقدیم و تاخیر سے موجود ہے اور طبرانی میں صحیح سند کے ساتھ عقبہ بن عامر سے اس کا شاہد موجود ہے۔ [2] اسے احمد اور طبرانی نے دو سندوں سے روایت کیا ہے جن میں سے ایک صحیح ہے۔

[3] اسے مصنفؒ نے اپنی تصنیف ''الصغریٰ'' میں حسن قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

☆ اور آپؐ سے یہ بھی مروی ہے کہ اس رات' جب کہ مجھے اسراء و معراج کرائی گئی میں نے دیکھا کہ آگ میں کچھ لوگ آگ کے تنوں میں (سولی پر) لٹکائے گئے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ اے جبریلؑ! یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ یہ لوگ دنیا میں اپنے ماں باپ کو گالی دیا کرتے تھے۔

اور یہ بھی مروی ہے کہ جس شخص نے والدین کو گالی دی اس پر اس کی قبر میں آگ میں سے اتنی تعداد میں انگارے اتریں گے جس تعداد میں آسمان سے زمین کی طرف بارش کے قطرات نازل ہوتے ہیں۔

اور یہ بھی مروی ہے کہ جب والدین کے نافرمان کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس کو نچوڑتی اور جھنجوڑتی ہے اس قدر دباتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں دھنس جاتی ہیں اور لوگوں میں سے سخت عذاب پانے والے تین شخص ہیں: مشرک' زانی اور والدین کا نافرمان۔

اقوال سلفؒ

کعب الاحبارؒ کا قول:

کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ جب بندہ والدین کا نافرمان ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جلدی ہلاک کر دیتا ہے تا کہ اسے عذاب بھی جلدی پہنچے اور یقیناً اللہ تعالیٰ بندے کی عمر میں اضافہ کرتا ہے جب کہ وہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ اسے حسن سلوک اور بھلائی کی اور توفیق دے اور ان کے ساتھ نیکی کی ایک صورت یہ ہے کہ جب وہ دونوں ضرورتمند ہوں تو ان پر اپنی کمائی خرچ کرے۔ جیسے کہ ایک آدمی[1] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسولؐ! میرا باپ میرا مال تباہ کرنا چاہتا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا:

---

[1] اسے ابن ماجہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اور بھی کئی سندوں سے یہ حدیث ثابت ہے۔ اس کی سند حسن ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((أَنْتَ وَ مَالُكَ لِأَبِيْكَ))

''یعنی تو بھی اور تیرا مال بھی سب تیرے باپ ہی کا ہے''۔

اور کعب احبارؒ سے سوال کیا گیا کہ والدین کی نافرمانی سے کیا مراد ہے؟ تو انھوں نے یہ جواب دیا کہ جب اس کے والدین میں سے کوئی اس پر قسم ڈال دے تو وہ اسے پورا نہ کرے' جب ان کو کسی کام کا حکم دیں تو وہ اطاعت نہ کرے اور جب اس سے کچھ مانگیں تو وہ ان کو نہ دے اسی طرح جب وہ اسے امانت دار سمجھیں تو وہ ان سے خیانت کرے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول[1]:

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اعراف والوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ کون ہیں اور اعراف کیا چیز ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ اعراف جنت و جہنم کے درمیان کے ایک پہاڑ کا نام ہے اور اس کو اعراف اس لیے کہتے ہیں کہ یہ جنت و جہنم دونوں پر چھا نک رہا ہوگا اور (اعراف کھجور کے ایک قسم کے درخت کو بھی کہتے ہیں) اس پہاڑ پر درخت' پھل' نہریں اور چشمے ہوں گے' اور جو لوگ اس پر ہوں گے یہ وہ ہیں جو جہاد کے لیے جاتے ہیں لیکن والدین کی اجازت کے بغیر اور جہاد میں شہید ہو جاتے ہیں' تو راہ خدا میں شہادت ان کو جہنم میں نہ جانے دے گی اور والدین کی نافرمانی ان کو جنت سے روک لے گی۔ تو وہ اسی پہاڑ پر رہیں گے حتیٰ کہ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما دے گا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول:

ایک دفعہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنی ماں کو کندھوں پر بٹھائے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے۔ وہ پوچھنے لگا کہ اے ابن عمر رضی اللہ عنہما! کیا میں نے آپ کے خیال میں ماں کا حق ادا کر دیا؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ قطعاً نہیں بلکہ تیری پیدائش کے وقت جو اسے دردیں شروع ہوئی تھیں ان میں سے ایک درد کا بدلہ بھی تو ادا

---

[1] سعید بن منصور' ابن مردویہ' ابن جریر اور ابن ابی حاتم سب نے اسے عبدالرحمٰن مدنی سے مرفوع بیان کیا ہے اور ابن ماجہ میں بھی یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے اسے مرفوع کہنے میں توقف اختیار کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کا کم از کم درجہ یہ ہے کہ اسے موقوف سمجھا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نہیں کر سکتا۔ ہاں! کام تو نے اچھا کیا ہے لیکن یہ بھی بہت تھوڑا ہے اور میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ اس تھوڑے سے کام پر بھی تجھے اجر عظیم سے نوازے گا۔

وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

آپ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! اپنے والدین کی عزت و توقیر اور احترام کر۔ کیونکہ جو اپنے والدین کی عزت کرے گا' میں اس کی عمر میں اضافہ کروں گا اور اسے ایسی اولاد دوں گا جو اس کی عزت کرے گی اور جو اپنے والدین کی نافرمانی کرے گا' میں اس کی عمر میں کمی کر دوں گا اور اسے ایسی اولاد دوں گا جو اس کی نافرمانی کرے گی۔

ابوبکر بن ابی مریم رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

آپ نے کہا کہ میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ جو شخص اپنے باپ کو مارے اسے قتل کر دیا جائے۔

وہب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اور قول:

وہب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے بھی تورات میں پڑھا کہ جو شخص اپنے والد کو تھپڑ مارے اسے پتھر مار مار کر رجم کر دیا جائے۔

بشر رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

بشرؒ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اپنی ماں کے اتنا قریب رہے کہ اس کا کلام سنتا رہے تو وہ اس شخص سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے جو اپنی تلوار کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ اور ماں کی طرف دیکھنا ہر چیز سے افضل کام ہے۔ ایک دفعہ ایک مرد اور ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ وہ اپنے بچے کے متعلق جھگڑ رہے تھے۔ آدمی کہنے لگا: اے اللہ کے رسولؐ! یہ میرا بچہ ہے جو میری پشت سے نکلا۔ اور عورت نے کہا: اے اللہ کے پیغمبرؐ! اس نے جب نطفہ پیٹ میں اٹھایا تو اس کا وزن نہایت ہلکا تھا اور جب باہر نکالا تو شہوت سے نکالا اور میں نے اسے اٹھایا بھی نہایت تکلیف سے' نکالا بھی بہت تکلیف سے اور پھر مسلسل دو سال مکمل دودھ پلاتی رہی۔ یہ سن کر رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ ﷺ نے ماں کے حق میں فیصلہ سنا دیا۔[1]

نصیحت:

اے وہ شخص جو نہایت تاکید والے حقوق کو ضائع کرنے والا ہے: والدین سے حسن سلوک کے عوض ان کی نافرمانی مول لینے والا ہے' اپنی ذمے داری کو بھول جانے والا ہے' اپنے مستقبل سے غافل ہونے والا ہے' والدین سے نیکی تجھ پر قرض ہے' تو اس کے بدلے عیب کو اپنانے والا ہے' تو اپنے خیال میں جنت حاصل کر رہا ہے' حالانکہ جنت تیری ماں کے قدموں تلے ہے۔ اس نے تجھے اپنے پیٹ میں نو ماہ تک اٹھائے رکھا جو نو سالوں کے عرصے کی طرح تھے' اور تجھے جنم دیتے وقت ایسی تکلیف برداشت کی کہ جس سے خون اور چربی پگھل گئی' تجھے اس نے اپنے پستانوں سے دودھ پلایا' اور تیرے لیے اپنی نیند حتیٰ کہ اونگھ کو بھی اڑایا' اپنے دائیں ہاتھ سے تیری گندگی کو تجھ سے ہٹایا اور تجھے غذا دینے میں اپنے آپ پر ترجیح والا بنایا۔ اپنی گود کو تیرے لیے بچھونا بنایا' اور تجھ پر انعام کر کے احسان کمایا' اگر تجھے کوئی مرض یا بیماری آئی تو وہ اظہار افسوس اور غم کی حد لے آئی۔ اپنے غم اور گریہ زاری کو طوالت دی اور ڈاکٹر کے لیے اپنا مال خرچ کرنے کے لیے لے آئی۔ اگر اسے اختیار دیا جاتا کہ تو زندہ رہے یا وہ مر جائے تو اپنی بلند آواز سے تیری زندگی طلب کرے۔ یہ کس قدر عظیم معاملہ ہے لیکن تو نے کتنی ہی دفعہ اپنی ماں کے ساتھ بدسلوکی اور نافرمانی کی لیکن اس نے تیرے لیے توفیق الٰہی سے ظاہری طور پر اور چھپ چھپ کر دعا کی۔ جب وہ بڑھاپے کے وقت تیری محتاج ہوئی تو تو نے اسے اپنے اوپر نہایت حقیر سمجھ لیا۔ وہ بھوکی رہ کر تجھے سیر کرتی تھی' قناعت و صبر کر کے تجھے سیراب کرتی تھی' اپنے گھر والوں اور بچوں کے مقابلے میں تجھے احسان کے لیے مقدم رکھتی تھی۔ اور تو نے اس کے احسانات بھلا دیئے۔ اس کے معاملے کو مشکل اور گراں سمجھ لیا۔ تیرے پاس اس کی عمر لمبی ہوتی گئی

---

[1] امام احمد اور ابوداؤد نے اسی طرح کی ایک روایت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لیکن تو اسے مختصر سمجھتا رہا' تو نے اسے چھوڑ دیا حالانکہ تیرے سوا اس کا کوئی یار و مددگار بھی نہیں۔ یہ تو تیرا کردار ہے۔ ادھر تیرے پروردگار نے تجھے اُف تک کہنے سے بھی منع کر رکھا ہے' تجھے اس کے متعلق ایسا عتاب اور دھمکی لگا رکھی ہے جو بہت باریک بنی والی ہے کہ عنقریب دنیا ہی میں تیرے بیٹے بھی تجھ سے بدسلوکی اور نافرمانی کریں گے اور آخرت میں تجھے رب العالمین سے دور کیا جائے گا وہ تجھے زجر و توبیخ' ڈانٹ ڈپٹ اور دھمکی کے انداز میں سنائے گا کہ:

﴿ ذٰلِکَ بِمَا قَدَّمَتْ یَدَاکَ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴾(الحج : ۲۲/ ۱۰)

''یہ وہی ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں کرتا''۔

اشعار:

لِأُمِّكَ حَقٌّ لَوْ عَلِمْتَ كَثِيْرٌ كَثِيْرُكَ يَا هٰذَا لَدَيْهِ يَسِيْرٌ

''اگر تو سمجھ لے تو تیری ماں کے تجھ پر بہت زیادہ حقوق ہیں۔ اے خدمتگار! تیری اس کی بہت زیادہ خدمت بھی ان حقوق کے پاس نہایت تھوڑی ہے۔

فَكَمْ لَيْلَةٍ بَاتَتْ بِثِقْلِكَ تَشْتَكِىْ لَهَا مِنْ جَوَاهَا أَنَّةٌ وَ زَفِيْرٌ

کتنی ہی راتیں اس نے تیرے بوجھ کی تکلیف کے ساتھ گزاریں۔ وہ اس تکلیف کو محسوس کر کے کراہتی اور چلاتی رہی۔

وَفِى الْوَضْعِ لَوْتَدْرِىْ عَلَيْهَا مَشَقَّةٌ فَمَنْ غُصَصٍ مِنْهَا الْفُؤَادُ يَطِيْرُ

اگر تو جان سکے کہ تجھے جنم دیتے ہوئے اس پر کیا مشقت تھی۔ تو اس کی آہیں سن کر دل اڑنے لگتا ہے۔

وَكَمْ غَسَلَتْ عَنْكَ الْأَذٰى بِيَمِيْنِهَا وَمَا حِجْرُهَا إِلَّا لَدَيْكَ سَرِيْرٌ

کتنی ہی دفعہ اس نے تجھ سے گندگی کو اپنے دائیں ہاتھ سے صاف کیا اور دھویا اور اس کی گود تیرے لیے چارپائی اور مسہری تھی۔

وَتَفْدِيْكَ مِمَّا تَشْتَكِيْهِ بِنَفْسِهَا وَ مِنْ ثَدْيِهَا شِرْبٌ لَدَيْكَ نَمِيْرٌ

اپنی تکالیف بھی تجھ پر قربان کر دیتی تھی۔ اور اس کے پستان سے تیرے لیے صاف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ستھرا مشروب ملتا تھا۔

وَ کَمْ مَرَّةً جَاعَتْ وَأَعْطَتْكَ قُوْتَهَا حَنَانًا وَّ إِشْفَاقًا وَ أَنْتَ صَغِيْرٌ

اور کتنی ہی دفعہ اس نے بھوکے رہ کر تجھے اپنی خوراک کھلائی شفقت ومہربانی اور تجھ پر ڈرتے ہوئے اس نے یہ قربانی دی جب کہ تو ابھی چھوٹا سا تھا۔

فَآهًا لِذِیْ عَقْلٍ وَ یَتَّبِعُ الْهَوٰی وَآهًا لِأَعْمَى الْقَلْبِ وَهُوَ بَصِيْرٌ

پس' ہائے افسوس عقل والے کے لیے جو خواہش کے پیچھے چلتا ہے' اور ہائے افسوس دل کے اندھے پر جو آنکھوں سے دیکھتا ہے۔

فَدُوْنَكَ فَارْغَبْ فِیْ عَمِيْمِ دُعَائِهَا فَأَنْتَ لِمَا تَدْعُوْ إِلَيْهِ فَقِيْرٌ

پس اب توجہ کر اور اس کی عام دعاؤں کی طرف شوق کر کیونکہ تو اس کی دعاؤں کا بہت ہی زیادہ محتاج ہے''۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ[1] :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک نوجوان تھا جس کا نام علقمہ رضی اللہ عنہ مشہور تھا۔ وہ اطاعتِ الٰہی' نماز' روزہ اور صدقہ و خیرات میں بہت محنت کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ وہ بیمار ہو گیا اور نہایت سخت بیمار ہوا' اس کی بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغام بھیجا کہ میرا خاوند علقمہ رضی اللہ عنہ موت و حیات کی کشمکش میں ہے' تو میں نے چاہا کہ آپ کو اس کی حالت سے مطلع کر دوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار' صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کی طرف پیغام بھیجا کہ جاؤ اور اس کے پاس پہنچ کر اسے کلمہ شہادت کی تلقین کرو۔ وہ گئے اور اس پر داخل ہوئے تو اسے موت و حیات کی کشمکش میں پایا وہ اسے لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنے لگے لیکن اس کی زبان پر یہ کلمہ نہیں چڑھ رہا تھا۔ تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغام بھیج دیا کہ اس کی زبان پر کلمہ توحید جاری نہیں ہو رہا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کے والدین میں

---

[1] اس کی سند میں فائد بن عبدالرحمن متروک راوی ہے اور یہ ''ترغیب وترہیب'' کی روایت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے کوئی زندہ ہے؟ آپ کو بتایا گیا کہ اے اللہ کے پیغمبرؐ! اس کی عمر رسیدہ ماں زندہ ہے۔ آپؐ نے اس کی طرف پیغام بھیج دیا اور پیغام رساں سے فرمایا کہ اسے جا کر کہنا' کہ اگر تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی طاقت رکھتی ہے تو ٹھیک ورنہ اپنے گھر میں ٹھہری رہ حتی کہ خود رسول اللہ ﷺ تیرے پاس آئیں گے۔ چنانچہ وہ پیغام لے جانے والا وہاں پہنچا اور اس نے اس کی ماں کو رسول اللہ ﷺ کا پیغام سنا دیا۔ وہ کہنے لگی کہ میری جان آپؐ پر قربان ہو۔ میں آپؐ کے پاس پہنچنے کا زیادہ حق رکھتی ہوں۔ چنانچہ وہ اٹھی اور لاٹھی کا سہارا لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئی۔ آ کر اس نے سلام عرض کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دیا اور اس سے فرمایا: اے علقمہؓ کی ماں! مجھے سچ سچ بتا اور اگر تو نے مجھ سے جھوٹ بولا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر وحی آ جائے گی۔ تو بتا کہ تیرا بیٹا علقمہ کیسا ہے؟ اس نے جواب دیا: اے اللہ کے پیغمبرؐ! وہ کثرت سے نمازیں پڑھنے والا' کثرت سے روزے رکھنے والا اور کثرت سے صدقہ و خیرات کرنے والا ہے۔ آپؐ نے پھر پوچھا کہ اس کا حال کیا ہے اور وہ کیسا ہے؟ تو پھر اس نے جواب دیا کہ میں اس پر ناراض ہوں۔ آپؐ نے پوچھا: کیوں؟ وہ کہنے لگی کہ وہ مجھ پر اپنی بیوی کو ترجیح دیتا تھا اور میری نافرمانی کرتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: یقیناً علقمہؓ کی والدہ کی ناراضگی نے علقمہؓ کی زبان کو کلمہ توحید کی سعادت سے روک رکھا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے بلال! جا اور میرے لیے لکڑیوں کا ایک گٹھا جمع کر۔ وہ ماں بول اٹھی کہ اے اللہ کے پیغمبرؐ! آپؐ اسے لے کر کیا کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا: میں اسے تیری آنکھوں کے سامنے آگ میں جلاؤں گا۔ وہ کہنے لگی: اے اللہ کے پیغمبرؐ! وہ ہے تو میرا بیٹا' میرا دل یہ برداشت نہیں کر سکے گا کہ اسے اپنی آنکھوں کے سامنے آگ میں جلتا دیکھوں۔

آپؐ نے فرمایا: اے علقمہؓ کی ماں! اللہ کا عذاب تو اس سے بھی کہیں سخت اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے' اگر تجھے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اللہ اس کے لیے مغفرت فرمائے تو پھر تو اس پر راضی ہو جا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے علقمہؓ کو اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی نماز' روزہ اور صدقہ سے کچھ فائدہ نہیں پہنچے گا جب تک تو اس پر ناراض رہے گی۔

وہ کہنے لگی: اے اللہ کے پیغمبرؐ! میں اللہ تعالیٰ کو' تمام فرشتوں اور یہاں موجود تمام حاضرین کو گواہ بناتی ہوں کہ میں اپنے بیٹے علقمہؓ پر راضی ہوگئی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلالؓ! اب ذرا اس کے پاس جاؤ اور دیکھو کہ کیا وہ اب بھی لا الہ الا اللہ کی استطاعت رکھتا ہے یا نہیں؟ ہوسکتا ہے کہ علقمہ کی ماں نے مجھ سے حیاء کرتے ہوئے زبان سے یہ بات کہہ دی ہو اور دل میں اس پر اب بھی ناراض ہو۔ بلال رضی اللہ عنہ جب اس کے گھر میں پہنچے تو اندر سے علقمہ رضی اللہ عنہ کی آواز سنی کہ وہ کلمہ توحید پڑھ رہا تھا۔ بلال رضی اللہ عنہ واپس آ کر کہنے لگا! اے اللہ کے پیغمبرؐ! یقیناً علقمہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کی ناراضگی نے اس کی زبان کو کلمہ توحید سے روکے رکھا اور اب اس کی رضامندی نے اس کی زبان کو کھول دیا ہے۔

پھر اس دن علقمہؓ جان کنی کی حالت سے نکل کر' حالت نزع سے آزاد ہو کر دار فانی سے رخصت کر گیا رسول اللہ ﷺ اس کی میت کے پاس حاضر ہوئے' اس کے غسل اور کفن کا حکم صادر کیا پھر اس پر نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے دفن کے وقت پاس موجود رہے۔ پھر آپؐ اس کی قبر کے گڑھے کے پاس کھڑے ہو کر کہنے لگے: اے مہاجرین وانصار کی جماعت! جس شخص نے اپنی ماں پر اپنی بیوی کو ترجیح اور فضیلت دی تو اس پر اللہ' فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فرضی اور نفلی عبادت قبول نہیں کرتا۔ الاّ یہ کہ وہ اللہ عزوجل کی طرف توبہ کرے اور ماں کی طرف حسن سلوک اور احسان کرنے میں کوئی کسر نہ باقی چھوڑے اور ماں کی خوشنودی کا طالب رہے' پس اللہ کی رضامندی' ماں کی خوشنودی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی ماں کی ناراضگی میں ہے۔

ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں اپنی رضامندی کے حصول کی توفیق دے' ہمیں اپنی ناراضگی سے بچائے' یقیناً وہ بہت فیاض اور سخی ہے۔ بہت شفقت و مہربانی فرمانے والا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۹:

قطع رحمی

رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنا' ان سے میل جول ختم کرنا قطع رحمی کہلاتا ہے اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔

فرموداتِ الٰہیہ:

☆ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامِ ﴾ (النساء : ٤/ ١)

''اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو اور یعنی رشتہ داروں سے تعلقات اور روابط ختم نہ کرو''۔

☆ اور فرمایا:

﴿ فَهَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْا اَرْحَامَکُمْ ☆ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓی اَبْصَارَهُمْ ﴾ (محمدؐ : ٤٧/ ٢٢۔٢٣)

''اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو۔ اور رشتے ناطے توڑ ڈالو۔ یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی پھٹکار ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی گئی ہے''۔

☆ اور فرمایا:

﴿ اَلَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ لَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ☆ وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ یَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴾

(الرعد : ١٣/ ٢٠۔٢١)

''جو اللہ کے عہد و پیمان کو پورا کرتے ہیں' اور قول و قرار کو نہیں توڑتے۔ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ اسے جوڑتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا ڈر رکھتے ہیں"۔

☆ اور فرمایا:

﴿ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّ يَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْرًا وَّمَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفَاسِقِيْنَ ☆ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَ يَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ ﴾ (البقرۃ : ۲/۲۶۔۲۷)

"اللہ اس قرآن کے ساتھ اکثر کو گمراہ کرتا ہے اور اکثر کو اس کے ساتھ راہِ راست پر لاتا ہے۔ اور گمراہ تو صرف فاسقوں کو کرتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے مضبوط عہد کو توڑ دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے انھیں کاٹ دیتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔ یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں"۔

سب سے بڑا فساد یہی ہے کہ بندے اور اللہ کے مابین جو عہد ہے اس کو توڑا جائے۔

ارشاداتِ محمدیہ ﷺ:

☆ صحیحین میں مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ)).

"جنت میں قطع رحمی کرنے والا داخل نہیں ہوگا"۔

جو شخص اپنے کمزور رشتے داروں سے قطع تعلقی کرے۔ ان کو چھوڑ دے' ان پر بڑائی ظاہر کرے' تکبر سے پیش آئے' ان کے حقوق ادا نہ کرے اور حسن سلوک کا مظاہرہ نہ کرے اگر وہ خود مالدار ہے اور وہ فقیر ہیں تو پھر ایسا شخص جنت سے محرومی والی وعید میں داخل ہوگا۔ ہاں! اگر وہ توبہ کرلے اور ان سے حسن سلوک شروع کر دے تو وہ اس وعید سے محفوظ ہو جائے گا۔

☆ رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ لَهُ أَقَارِبُ ضُعَفَاءُ وَلَمْ يُحْسِنْ إِلَيْهِمْ وَ يَصْرِفُ صَدَقَتَهُ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

إِلَى غَيْرِهِمْ، لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَدَقَتَهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ))۔[1]

"جس شخص کے غریب رشتہ دار ہوں اور وہ ان سے حسن سلوک سے پیش نہ آئے اور اپنا صدقہ ان کو نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کا صدقہ قبول نہیں کرے گا اور ان کی طرف قیامت کے دن نہیں دیکھے گا"۔

اگر کوئی شخص خود فقیر ہو تو وہ اپنے رشتہ داروں کی ملاقات و زیارت اور ان کے احوال و خیریت دریافت کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

☆ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صِلُوْا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالسَّلَامِ))۔

"یعنی صلہ رحمی کیا کرو خواہ سلام کے ساتھ ہی کرو"۔

☆ اور آپؐ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ))۔[2]

"جو شخص اللہ اور آخرت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے"۔

☆ اور فرمایا:

((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي مَنْ إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا))۔

"حقیقت میں صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص نہیں جو بدلہ دے رہا ہو بلکہ صلہ رحمی کرنے والا شخص تو وہ ہے کہ جب اس کی رشتہ داری کو کاٹا جائے یعنی اس سے قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے اور رشتہ داری کو ملائے"۔

☆ اور آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

---

1. اسے طبرانی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

2. اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((أَنَا الرَّحْمٰنُ وَ هِيَ الرَّحِمُ فَمَنْ وَصَلَهَا وَ صَلْتُهٗ وَ مَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهٗ)).[1]

''میرا نام رحمٰن ہے اور رشتہ داری کا نام ''رحیم'' ہے۔ جو شخص اسے ملائے گا' میں بھی اسے ملاؤں گا اور جو شخص اسے توڑے گا میں بھی اسے توڑوں گا''۔

اقوالِ سلفؒ

علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لخت جگر علی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ اپنے بیٹے کو مخاطب کر کے کہا: اے میرے بیٹے! کبھی بھی قطع رحمی کرنے والے نہ ہونا کیونکہ میں نے قرآن مجید کے تین مقامات میں دیکھا کہ اس پر لعنت برسائی جا رہی ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ وہ لوگوں کو احادیث نبویہؐ سنا رہے تھے کہ اچانک کہنے لگے: میں ہر قطع رحمی کرنے والے پر ناجائز قرار دیتا ہوں کہ یہاں بیٹھے' وہ اٹھ کر چلا جائے۔ کوئی شخص بھی کھڑا نہ ہوا سوائے ایک نوجوان کے جو کہ مجلس کے آخر میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سیدھا اپنی پھوپھی کے پاس چلا گیا کیونکہ وہ اس سے لڑا ہوا تھا۔ کئی سال سے اس سے قطع تعلقی کر رکھی تھی۔ اس نے جاتے ہی اس سے صلح کر لی۔ اس کی پھوپھی نے پوچھا: اے بھتیجے! تو میرے پاس خلافِ توقع کیسے آیا؟ اس نے جواب دیا: پھوپھی جان! میں صحابی رسولؐ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک انہوں نے کہا کہ ہر قطع رحمی کرنے والا میرے پاس سے اٹھ کر چلا جائے۔ پھوپھی کہنے لگی کہ بھتیجا! ذرا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ تو پوچھ کر آؤ کہ انھوں نے ایسا کیوں کیا؟ وہ واپس چلا آیا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنے اس پھوپھی والے معاملے کی اطلاع دی اور پوچھا کہ آپ کی مجلس میں کوئی رشتہ داری توڑنے والا شخص کیوں نہیں بیٹھ سکتا؟

---

[1] اسے ابوداؤد اور ترمذی نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں انقطاع ہے کیونکہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا اپنے باپ سے سماع ثابت نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جواب دینے لگے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ:

((اِنَّ الرَّحْمَةَ لَا تَنْزِلُ عَلٰی قَوْمٍ فِیْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ))[1]

''یعنی رحمت خداوندی اس قوم پر نازل نہیں ہوتی جن میں کوئی قطع رحمی کرنے والا بیٹھا ہوا ہو''۔

قطع رحمی کی سزا:

ایک مال دار آدمی نے بیت اللہ کا حج کیا' جب وہ مکے پہنچا تو اس نے اپنے مال میں سے ایک ہزار دینار ایک ایسے آدمی کے پاس امانت کے طور پر رکھا جو امانت داری اور نیکی میں مشہور و معروف تھا' وہ مناسک حج ادا کرتا رہا یہاں تک کہ وہ عرفات میں وقوف کے لیے گیا جب وہ وقوف عرفات سے فارغ ہو کر مکے واپس لوٹا تو اسے پتہ چلا کہ وہ آدمی فوت ہو چکا ہے' اس نے اس کے گھر والوں سے دریافت کیا تو پتہ چلا کہ ان کو اس کے مال کا کچھ علم نہیں ہے۔ وہ علمائے مکہ کے پاس آیا اور ان کو اپنے متعلق خبر دے کر مال کی بات بتائی۔ وہ اس سے کہنے لگے کہ جب آدھی رات ہو تو زمزم کے کنویں کے پاس پہنچ جانا اور اس میں غور سے دیکھنا اور آواز لگانا کہ اے فلاں شخص! (اس کا نام بھی لینا) اگر تو وہ اہل جنت میں سے ہوگا تو پہلی دفعہ ہی تجھے جواب دے گا۔ وہ آدمی گیا اور آدھی رات کے وقت زمزم کے کنویں میں آواز لگائی تو کسی نے اسے جواب نہ دیا۔ اس نے واپس آ کر علمائے کرام رحمہم اللہ کو یہ خبر بھی بتا دی تو انھوں نے کہا: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ. ہمیں خطرہ ہے کہ وہ شخص آگ والوں میں سے ہوگا۔ پھر تو یمن کے علاقے میں چلا جا وہاں ایک کنواں ہے جسے ''برھوت'' کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ جہنم کے منہ پر ہے' پس تو رات کے وقت اس میں جا کر دیکھنا اور اسے آواز دینا۔ اگر تو وہ اہل جہنم میں سے ہوا تو تجھے تیری پکار کا جواب دے دے

---

[1] اسے منذری نے ترغیب و ترہیب میں اصبہانی کی طرف اور سیوطی نے الجامع الصغیر میں بخاری کی الادب المفرد کی طرف منسوب کیا ہے دونوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گا۔ وہ یمن میں پہنچ گیا اور اس کنویں کے متعلق لوگوں سے دریافت کرتا ہوا اس تک پہنچ گیا اور رات کے وقت اس کے پاس آ کر اس میں نگاہ دوڑائی اور اس کا نام لے کر پکارا۔ تو اس نے جواب دے دیا۔ اس نے پوچھا کہ میرا سونا کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اسے میں نے اپنے گھر کے فلاں حصے میں دفن کر رکھا ہے اور مجھے اپنی اولاد کے متعلق خطرہ ہے کہ کہیں نکال نہ لیں۔ تو وہاں چلا جا اور وہاں زمین کھود کر اسے حاصل کر لو۔ پھر اس مالدار شخص نے اس امانت والے فوت شدہ کی روح سے پوچھا کہ تو یہاں کیسے پہنچ گیا حالانکہ ہمیں تو تیرے متعلق اچھا گمان تھا؟ اس نے جواب دیا کہ میری بہن فقیر اور بہت پسماندہ حالت میں تھی، میں نے اسے چھوڑ رکھا تھا۔ اور میں اس پر شفقت نہیں کیا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سزا دی ہے۔ اور مجھے اسی جگہ ٹھکانہ دیا ہے۔

اس کی تصدیق صحیح حدیث میں موجود ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَـاطِعٌ. یعنی رشتہ داری کو توڑنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ خواہ وہ رشتہ دار، بہن ہو یا بھائی، خالہ ہو یا پھوپھی، بھانجی ہو یا کوئی اور رشتہ دار اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔[1]

[1] امام ابن قیمؒ نے اپنی کتاب ''الروح'' میں لکھا ہے کہ مومنوں کی روحوں کے کسی کنویں میں جمع ہونے کے متعلق کوئی روایت صحیح نہیں سب باطل قصے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۱۰:

زنا

زنا ایک بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے اور اس کی بعض قسمیں دوسری قسموں سے زیادہ گناہ والی ہیں۔

کلام الٰہی:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَّ سَآءَ سَبِيلًا ﴾ (الإسراء : ۱۷/ ۳۲)

''اور زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیونکہ یہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے''۔

اور فرمایا:

﴿ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَ لَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا يَزْنُونَ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ☆ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ☆ إِلَّا مَنْ تَابَ ﴾ (الفرقان : ۲۵/ ۶۸۔ ۷۰)

''اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود بنا کر نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو بغیر حق کے قتل نہیں کرتے جسے قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے' اور نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ اپنے اوپر سخت وبال پائے گا۔ اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ اسی میں ہمیشہ رہے گا سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں''۔

اور فرمایا:

﴿ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّ لَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (النور: ٢٤/٢)

''زنا کار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ ان پر اللہ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے ہرگز ترس نہ کھانا چاہیے بشرطیکہ تمھیں اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان ہو۔ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیے''۔

زنا کرنے والوں کی سزا:

علمائے کرام بیان کرتے ہیں کہ یہ دنیا میں زانی مرد وعورت کی کنوارے ہونے کی صورت میں سزا ہے اور اگر وہ دونوں شادی شدہ ہوں یا عمر میں کسی موقع پر شادی کر چکے تھے تو پھر ان کو پتھروں سے مار مار کر رجم اور سنگسار کرنا چاہیے' حتیٰ کہ پتھر کھا کر وہ مر جائیں۔ اسی طرح ہی سنت نبویہؐ میں یہ ثابت ہے۔ اگر ان دونوں سے دنیا میں زنا کا بدلہ سزا کی صورت میں نہ لیا گیا اور وہ بغیر توبہ کے مر گئے تو ان کو آگ میں آگ کے کوڑوں کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔

یہ بھی وارد ہے کہ آسمانی کتاب زبور میں یہ لکھا جا چکا ہے کہ زانیوں کو ان کی شرمگاہوں کے ساتھ آگ میں لٹکا دیا جائے گا اور لوہے کے کوڑوں کے ساتھ ان کی مرمت کی جائے گی۔ وہ جب اس مار سے بچنے کے لیے فریاد کرے گا تو جہنم کے داروغے اسے کہیں گے۔ اب اس پکار کا کیا فائدہ جب کہ تو ہنستا' کھیلتا' خوش ہوتا اور اتراتا تھا اور نہ اللہ تعالیٰ کا خوف محسوس کرتا تھا اور نہ ہی اللہ سے حیا کرتا تھا۔

احادیث نبویہؐ:

☆ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ' وَ لَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ' وَ لَا یَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ اَبْصَارَهُمْ حِیْنَ یَنْتَهِبُهَا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَ هُوَ مُؤْمِنٌ)).[1]

''زنا کرنے والا حالت زنا میں مومن نہیں ہوتا اور چور چوری کی حالت میں مومن نہیں ہوتا' شراب خور شراب پینے کی حالت میں مومن نہیں ہوتا اور کوئی ڈاکہ ڈالنے والا ایسے ڈاکے کے وقت مومن نہیں ہوتا جب کہ وہ اعلیٰ چیز کو لوٹ رہا ہوتا ہے جس کی طرف لوگ اپنی نظریں بھی بلند کرتے ہیں''۔

☆ اور فرمایا:

((إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ كَالظُّلَّةِ عَلٰى رَأْسِهٖ ثُمَّ إِذَا أَقْلَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ)).[2]

''جب بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر اس کے سر پر چھتری کی طرح چلا جاتا ہے پھر جب وہ اپنے اس کام سے نکلتا ہے تو ایمان اس کی طرف واپس لوٹ آتا ہے''۔

☆ اور فرمایا:

((مَنْ زَنٰى أَوْشَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ الْإِيمَانَ كَمَا يَخْلَعُ الْإِنْسَانُ الْقَمِيصَ مِنْ رَأْسِهٖ)).[3]

''جو شخص زنا یا شراب خواری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے یوں ایمان کھینچ لیتا ہے جس طرح آدمی قمیص کو اپنے سر سے نکال لیتا ہے''۔

☆ اور فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَ لَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : شَيْخٌ زَانٍ' وَ مَلِكٌ كَذَّابٌ' وَ عَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ)).[4]

---

[1] اسے بخاری' مسلم' ابوداؤد اور نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

[2] اسے ابوداؤد' ترمذی اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

[3] اسے حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت کیا ہے۔

[4] اسے مسلم اور نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ کلام کرے گا' نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے:
بوڑھا زانی' بہت جھوٹ بولنے والا بادشاہ اور تکبر کرنے والا فقیر''۔

☆ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ[1] بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے پیغمبرؐ! اللہ تعالیٰ کے ہاں کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّ هُوَ خَلَقَكَ. یعنی کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں نے کہا: واقعی یہ بہت عظیم گناہ ہے۔ اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ. یعنی کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گی۔ میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ آپؐ نے فرمایا: أَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ. یعنی کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل فرمادی:

﴿ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا يَزْنُوْنَ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ☆ يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ☆ اِلَّا مَنْ تَابَ ﴾ (الفرقان : ٢٥/٦٨ـ٧٠)

''اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود بنا کر نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو بغیر حق کے قتل نہیں کرتے جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ اور نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا' وہ اپنے اوپر سخت وبال پالے گا' اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ اس میں ہمیشہ رہے گا' سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں''۔

اللہ آپ پر رحمت فرمائے' دیکھئے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے پڑوسی کی بیوی

---

[1] بخاری' مسلم' ترمذی' نسائی نے اسے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے ساتھ بدکاری کے جرم کو اپنی ذات کے ساتھ شرک کرنے اور بغیر حق کے حرمت والی جان کو قتل کرنے کے دو جرائم کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے۔

(اور یہ حدیث بخاری و مسلم کی صحیحین میں موجود ہے)

زانیوں کا عبرت ناک انجام:

صحیح بخاری میں سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خواب بیان کیا ہے جس میں یہ بھی ہے کہ آپؐ کے پاس جبریل و میکائیل آئے آپؐ نے فرمایا کہ ہم چل پڑے اور چلتے چلتے ایک تنور کے پاس پہنچے جس کا اوپر والا حصہ یعنی منہ بہت تنگ تھا اور نچلا حصہ یعنی پیٹ اور پیندا بہت وسیع و عریض تھا اور اس میں سے شور و غل کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہم نے اس کے اندر جھانکا تو اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں جلتی ہوئی نظر آئیں۔ ان کے نیچے سے شعلے ان کو اپنی لپیٹ میں لے رہے تھے۔ جیسے ہی ان کو شعلے پکڑتے تو وہ اس کی سخت تپش سے چیخنے لگتے میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو اس نے بتایا کہ یہ زنا کرنے والے مرد و عورت ہیں اور قیامت تک اسی عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے۔

اللہ رب العزت کے فرمان:

﴿ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ﴾ (الحجر: ١٤/٤٤)

''یعنی اس جہنم کے سات دروازے ہیں''۔

اس قول باری تعالیٰ کی تفسیر میں عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان تمام دروازوں میں سے سب سے زیادہ سخت غم کا باعث سخت حرارت والا' زیادہ پریشان کن' سخت بدبودار دروازہ زانیوں کا ہوگا جنھوں نے اس کے متعلق جانتے بوجھتے ہوئے بھی اس کا ارتکاب کیا۔

مکحول دمشقی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ آگ والوں کو نہایت سخت بدبو محسوس ہوگی تو وہ کہیں گے کہ اس سے بڑھ کر بری بو کبھی نہیں محسوس کی گئی' تو ان کو بتایا جائے گا کہ یہ بدکاری و زنا کرنے والوں کی شرمگاہوں کی بو ہے۔ عبدالرحمن بن زید بن اسلمؒ جو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کہ ائمہ تفسیر میں سے شمار ہوتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں کہ زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو جہنم والوں کو مزید اذیت و تکلیف میں مبتلا کرے گی۔ اور ان دس آیات میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کو لکھ کر دیں' ان میں یہ بھی تھا کہ نہ تو چوری کر اور نہ زنا کر' ورنہ میں تجھ سے اپنے چہرے کو پردے میں رکھوں گا۔ اندازہ کیجیے کہ جب ایک پیغمبر کو اس بات کا خطاب کیا جا رہا ہو تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا؟

زنا کرنے والے پر شیطان کا خوش ہونا:

رسول اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے ابلیس اپنے لشکروں کو زمین میں پھیلاتا ہے اور ان سے کہتا ہے کہ تم میں سے جو شخص کسی مسلمان کو گمراہ کرے گا میں اس کے سر پر ایک تاج پہناؤں گا۔ ان میں سے جو شخص زیادہ فتنہ بھڑکاتا ہے وہ اس شیطان کا اتنا ہی قریبی درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ ان میں سے ایک شیطان آ کر ابلیس سے کہتا ہے کہ میں فلاں آدمی کو مسلسل گمراہ کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی شیطان اس سے کہتا ہے کہ یہ کیا کام ہوا۔ یہ تو کچھ بھی نہیں کیونکہ وہ آدمی کسی اور عورت سے شادی کرے گا پھر ایک اور شیطان آ کر کہتا ہے کہ میں فلاں شخص کے پیچھے پڑا رہا حتی کہ میں نے اس کے درمیان اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ڈال دی۔ ابلیس کہتا ہے کہ یہ تو کوئی کام نہ ہوا وہ عنقریب اس سے صلح کر سکتا ہے۔ پھر ایک اور شیطان آتا ہے اور ابلیس کو اطلاع دیتا ہے کہ میں اس کو ابھارتا ہی رہا یہاں تک کہ اس نے زنا کر لیا۔ یہ سن کر ابلیس خوش ہو جاتا ہے اور کہتا ہے: تو نے یہ بہت اچھا کام کیا۔ پھر اسے اپنے قریب کر کے اس کے سر پر تاج رکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے شر سے اور اس کے چیلے چانٹوں سے محفوظ فرمائے۔

☆ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْإِيْمَانَ سِرْبَالٌ يُسَرْبِلُهُ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاءُ فَإِذَا زَنَى الْعَبْدُ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ سِرْبَالَ الْإِيْمَانِ فَإِنْ تَابَ رَدَّهُ عَلَيْهِ))[1]

---

[1] اسے بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ابو داؤد، ترمذی اور حاکم نے بھی اسی طرح کی روایت ذکر کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''یقیناً ایمان ایک قمیص ہے' یہ قمیص اللہ جس شخص کو چاہے اسے پہنا دیتا ہے' جب بندہ زنا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کا یہ کرتا اتار دیتا ہے۔ اگر وہ توبہ کرے تو اللہ اسے اس پر لوٹا دیتا ہے''۔

زنا کی خرابیاں:

رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! زنا سے بچو کیونکہ اس میں چھ خرابیاں ہیں۔ تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔ دنیا والی خصلتیں تو یہ ہیں کہ چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے' عمر میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور فقیری ہمیشہ لازم رہتی ہے۔ اور آخرت والی سزائیں یہ ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے' برے حساب و کتاب کا سامنا کرنا پڑے گا اور آگ کا عذاب ہوگا۔

☆ اور یہ بھی مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

((مَنْ مَّاتَ مُصِرًّا عَلٰی شُرْبِ الْخَمْرِ سَقَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ نَهْرِ الْغُوطَةِ وَهُوَ نَهْرٌ يَجْرِیْ فِی النَّارِ مِنْ فُرُوْجِ الْمُومِسَاتِ))[1]

''جو شخص شراب نوشی پر اصرار کی حالت میں فوت ہوا' اللہ تعالیٰ اسے نہر غوطہ سے پلائے گا اور یہ وہ نہر ہے جو جہنم کی آگ میں بہتی ہوگی اور زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں سے بہتی ہوگی''۔

ان کی شرمگاہوں سے پیپ' کچلہو نکل نکل کر نہر کی صورت میں بہہ رہا ہوگا پھر شراب نوش کرنے والوں کو پلایا جائے گا۔

☆ اور فرمایا:

((مَا مِنْ ذَنْبٍ بَعْدَ الشِّرْكِ بِاللّٰهِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ نُطْفَةٍ وَضَعَهَا

---

[1] اسے ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے۔ اس کی سند میں مسلمہ بن علی متروک ہے اور ابو عبدالرحمٰن کوفی مجہول ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رَجُلٌ فِیْ فَرْجٍ لَا یَحِلُّ لَهٗ))۔[1]

''اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے بعد کوئی گناہ اس نطفے سے بڑا نہیں جسے آدمی اس شرمگاہ میں ڈالے جو اس کے لیے حلال نہیں''۔

جہنم کی وادی میں بچھو کا ڈسنا:

اور آپؐ سے یہ بھی منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جہنم کی ایک وادی میں اونٹوں کی گردنوں جیسے موٹے موٹے سانپ ہیں جو نماز چھوڑنے والوں کو ڈستے رہیں گے اور اس کا زہر جسم میں ستر سال تک جوش مارتا رہے گا پھر اس کا گوشت جھڑنا شروع ہو جائے گا اور جہنم کی ایک وادی کا نام جُبُّ الْحُزْنِ ہے جس میں سانپ اور بچھو ہیں۔ ہر بچھو خچر کی طرح بڑا ہے جس کے ستر ڈنک ہیں' ہر ڈنک میں ایک مشک کے برابر زہر بھرا ہوا ہے۔ پھر وہ بچھو اس کا استعمال زانی پر کرے گا اور اسے ڈستا رہے گا۔ جب اپنا زہر اس کے جسم میں ڈالے گا تو وہ اس کی تکلیف کی کرواہٹ ایک ہزار سال تک محسوس کرتا رہے گا پھر اس کا جسم جھڑنے لگے گا اور اس کی شرمگاہ سے پیپ اور کچلہو نکل کر بہے گا۔[2]

شادی شدہ عورت سے زنا:

یہ بھی وارد ہے کہ جس نے کسی شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کیا تو اس زانی مرد اور عورت دونوں پر اس امت کا آدھا عذاب مسلط کیا جائے گا۔ پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے خاوند کو حکم دے گا کہ اس زانی مرد کی اس جرم کے بدلے نیکیاں حاصل کرلے بشرطیکہ یہ زنا خاوند کی لاعلمی میں ہوا ہو اور اگر خاوند کو

---

[1] اسے احمد' ابویعلی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور حاکم نے اسے بیان کر کے صحیح قرار دیا ہے۔

[2] اسے احمد اور طبرانی نے عبداللہ بن حارث سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ابن لہیعہ ضعیف راوی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس کا پتہ چل گیا اور وہ خاموش رہا' کوئی پروانہ کی تو اللہ تعالیٰ اس پر بھی جنت کو حرام کر دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازے پر لکھ دیا ہے کہ اَنْتَ حَرَامٌ عَلَى الدَّيُّوْثِ تو ''دیوث'' پر حرام ہے اور دیوث وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی کی فحاشی و زنا جان کر بھی خاموش رہے اور غیرت میں نہ آئے۔

محرم عورت سے زنا:

یہ بھی منقول ہے کہ جس نے ایسی عورت پر شہوت کے ساتھ ہاتھ رکھا جو اس کے لیے حلال اور جائز نہ تھی تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھا ہوا ہوگا۔ اگر وہ اس عورت کو بوسہ بھی دے گا تو اس کے دونوں ہونٹ آگ میں کاٹ دیئے جائیں گے۔ اگر اس کے ساتھ زنا بھر کر لے تو اس کی ران بولے گی اور قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گی اور کہے گی کہ میں حرام چیز کے اوپر سوار ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو غیظ و غضب کی نگاہ سے دیکھے گا اور اس کے چہرے کا گوشت گر پڑے گا۔ پھر وہ تکبر و بڑائی میں آ کر کہے گا کہ میں نے ایسا نہیں کیا تو اس پر اس کی زبان گواہی دے گی اور کہے گی کہ میں اس چیز کے ساتھ گفتگو کرتی رہی جو حلال نہ تھی اور اس کے ہاتھ کہیں گے: میں نے حرام کو پکڑا' اس کی آنکھیں کہیں گی کہ میں نے حرام کو دیکھا' اس کے پاؤں کہیں گے کہ حرام کی طرف چل کر گیا اور اس کی شرمگاہ کہے گی کہ واقعی میں نے یہ کام کیا ہے۔ پھر اس پر محافظ فرشتہ بول اٹھے گا کہ میں نے سنا تھا' دوسرا کہے گا: میں نے لکھا بھی تھا اور آخرکار اللہ تعالیٰ بھی کہے گا کہ مجھے اس پر اطلاع حاصل تھی لیکن میں نے اس پر پردہ ڈالے رکھا۔

بعد ازاں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے فرشتو! اس کو پکڑ لو اور اسے میرے عذاب کا مزہ چکھاؤ۔ کیونکہ میرا غضب اس آدمی پر نہایت سخت ہوتا ہے' جسے مجھ سے بہت تھوڑی حیا آتی ہے۔

اس کی تصدیق قرآن مجید میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ أَيْدِيهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ ﴾

(النور : ٢٤/٢٤)

''جس دن ان پر ان کی زبانیں' ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے''۔

سب سے بڑا زنا وہ ہے جو ماں' بہن' باپ کی بیوی (سوتیلی ماں) اور محرمات کے ساتھ مثلاً خالہ' پھوپھی' دادی' نانی وغیرہ کے ساتھ کیا جائے۔ایک روایت میں یوں وارد ہوا ہے:

((مَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ))

''جو شخص اپنی محرمات (جن کے ساتھ شادی حرام ہے) کے ساتھ زنا کرے اسے قتل کردو''۔امام حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ماموں کو اس آدمی کی طرف بھیجا جس نے اپنے باپ کی بیوی (سوتیلی ماں) سے زنا کا ارتکاب کیا تھا' آپؐ نے اسے حکم دیا کہ اس کو قتل کردے اور اس کا مال قبض کرلے۔ اور اس کا پانچواں حصہ بطور خمس کے نکال لے۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۱۱:

لواطت

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر لوط علیہ السلام کو جس قوم کی طرف مبعوث کیا وہ نہایت گھناؤنا جرم کیا کرتی تھی اور وہ یہ کہ وہ اپنی شہوت لڑکوں سے پوری کرتے تھے اور عورتوں کی بجائے مذکروں کے ساتھ بدفعلی کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کا قرآن مجید کے مختلف مقامات پر ذکر کیا ہے۔

ایک جگہ یوں فرمایا:

﴿فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ﴾ (ھود: ۱۱/۸۱۔۸۲)

''پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اس بستی کے اوپر والے حصے کو نیچے کر دیا اور ان پر کھنگر نما پتھر تہہ بہ تہہ برسائے' جو تیرے رب کی طرف سے تھے اور نشان زدہ تھے۔ اور یہ سزا ظلم کرنے والوں سے دور نہیں ہے''۔

یہ پتھر آگ سے پکی ہوئی مٹی کے تھے جو اینٹوں کی طرح ہو جاتے ہیں' اور وہ پے در پے ان کے اوپر برس رہے تھے اور ان پر ایسی علامات موجود تھیں جو یہ نشاندہی کر رہی تھیں کہ وہ پتھر دنیا کے نہیں ہیں۔ اور وہ پروردگار عالم کے ان خزانوں میں سے تھے جن میں بغیر اس کی اجازت کے ذرہ برابر بھی تصرف نہیں ہو سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اگر امت محمد یہ والے بھی اس مرض اور جرم میں مبتلا ہو جائیں گے تو کچھ بعید نہیں کہ ان پر بھی یہی سزا واقع ہو جائے۔

اسی لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد[1] ہے:

---

[1] اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ)).

''یعنی مجھے تم پر سب سے زیادہ خطرہ قوم لوط کے عمل کا ہے''۔

اور اس پر تین دفعہ لعنت فرمائی:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ))

''قوم لوط کا عمل کرنے والے پر اللہ کی لعنت' قوم لوط والا عمل کرنے والے پر خدا کی لعنت' قوم لوط والا عمل کرنے والے پر اللہ کی لعنت''۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا: [1]

((مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ))

''جس شخص کو تم قوم لوط والا عمل کرتے دیکھو تو وہ کام کرنے والے اور کرانے والے دونوں کو قتل کر ڈالو''۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول:

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ لواطت کرنے والے کو سزا دینے کے لیے بستی کی سب سے بلند عمارت پر چڑھایا جائے پھر وہاں سے اسے نیچے پھینک کر اوپر سے اس پر پتھر برسائے جائیں جیسے کہ قوم لوط کا حشر کیا گیا تھا۔

حرمتِ لواطت:

تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ لواطت کبیرہ گناہ ہے جس کی حرمت یوں بیان کی گئی ہے:

﴿ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِينَ ☆ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴾ (الشعراء: ١٦٥ ـ ١٦٦)

---

[1] اسے ابوداؤد' ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں عمرو بن ابی عمرو ثقہ راوی ہے لیکن ابن معین نے اس کی وہ روایتیں منکر قرار دی ہیں جن میں عکرمہ' ابن عباس سے بیان کرتا ہے اور یہ روایت بھی انہی میں سے ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''کیا تم جہان والوں میں سے مذکروں کو آتے ہو (اور ان سے خواہش پوری کرتے ہو) اور تمہارے رب نے جو تمہارے لیے بیویاں پیدا کی ہیں ان کو چھوڑ دیتے ہو۔ بلکہ تم تو حد سے بڑھنے والی قوم ہو یعنی حلال سے تجاوز کر کے حرام کی طرف جانا تمہارا شیوہ اور عادت ہے''۔

ایک اور آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا:

﴿وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبَائِثَ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ﴾ (الانبیاء : ۷٤)

''اور ہم نے اسے (لوط علیہ السلام کو) اس بستی سے نجات دی جو نہایت برے عمل کرتی تھی یقیناً وہ بہت بری اور فاسق قوم تھی''۔

ان کی بستی کا نام سدوم تھا' اس کے رہنے والے لوگ نہایت قبیح اور انسانیت کی حد سے گرے ہوئے جرائم کا ارتکاب کرتے تھے جن کا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں ذکر کیا ہے کہ وہ پورے جہان والوں میں سے ایک انوکھا کام کرتے تھے کہ مذکروں اور لڑکوں سے اپنی خواہش پوری کرتے' ان سے بدفعلی کرتے' مجلس کے دوران بلند آواز سے ہوا خارج کرتے وغیرہ وغیرہ۔

دس خصلتیں:

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دس خصلتیں قوم لوط کے اعمال میں سے ہیں: بالوں کو ترتیب دینا' بٹنوں کو کھولے رکھنا' بندوق چلانا' کنکریاں پھینکنا' کبوتر بازی کرنا' ہاتھوں سے سیٹی بجانا' ایڑیاں چٹخنا (یا کوز مارنا) ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا' قبا (شیروانی' کپڑوں پر پہنا جانے والا لباس) کے بٹن کھلے رکھنا' ہمیشہ شراب نوشی کرنا' اور لڑکوں سے بدفعلی کرنا اور اس امت میں ایک اور خرابی یہ ہوگی کہ عورتیں آپس میں ایک دوسری کی شرمگاہ میں پستان داخل کریں گی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے کہ عورتوں کا باہم پستانوں کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شہوت پوری کرنا زنا ہے۔[1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار قسم کے لوگ صبح کرتے ہیں تو اللہ کے غضب کے ساتھ اور شام کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں۔ پوچھا گیا کہ اے اللہ کے پیغمبرؐ! وہ کون کون سے بدنصیب ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: عورتوں کی مشابہت کرنے والے مرد' مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتیں' جانور سے بدفعلی کرنے والا اور لواطت کرنے والا۔[2]

یہ بھی مروی ہے کہ جب کوئی مذکر' کسی مذکر پر چڑھتا ہے یعنی دونوں لواطت کرتے ہیں تو رحمان کا عرش' غضب الٰہی کے خوف سے ہلنا شروع کر دیتا ہے اور قریب ہوتا ہے کہ آسمان' زمین پر گر پڑیں تو فرشتے اسے کناروں سے تھام لیتے ہیں اور "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" مکمل سورت کی تلاوت کرتے ہیں یہاں تک کہ غضب الٰہی ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔[3]

دس لعنتی شخص:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی منقول ہے کہ سات شخصوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ اور ان سے کہے گا کہ جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی داخل ہو جاؤ۔ (ان میں سے کچھ یہ ہیں) لواطت کرنے والا اور جس سے لواطت کی گئی ہو' جانور سے بدفعلی کرنے والا' ماں سے اور ماں کی بیٹی (سوتیلی یا حقیقی بہن) سے زنا کرنے والا اور اپنے ہاتھ

---

1. اسے طبرانی نے الجامع الکبیر میں واثلہؓ سے روایت کیا ہے لیکن اس کی سند کمزور ہے۔

2. اسے طبرانی اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں محمد بن سلام خزاعی مجہول راوی ہے۔

3. اس کی سند ہی معلوم نہیں اور اس جیسی ایک روایت کا سیوطی نے ذکر کیا اور اس کی سند بھی بیان کی جسے نہایت ضعیف اور من گھڑت کہا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے نکاح (مشت زنی) کرنے والا۔ ہاں اگر توبہ کرلیں تو پھر بخشے جائیں گے۔

یہ بھی مروی ہے کہ کچھ لوگ قیامت کے دن اس حالت میں اکٹھے کیے جائیں گے کہ ان کے ہاتھ زنا کی وجہ سے حاملہ ہوں گے کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں کے ساتھ (اپنی شہوت پوری کیا کرتے تھے اور) دنیا میں اپنی شرمگاہوں سے کھیلا کرتے تھے اور مشت زنی کیا کرتے تھے۔

یہ بھی مروی ہے کہ قوم لوط کے عملوں میں سے کچھ یہ ہیں: نرد (شطرنج کی ایک قسم) کے ساتھ کھیلنا' کبوتر اڑا کر شرطیں لگانا' کتوں کولڑانا' مینڈھوں کولڑانا' مرغ لڑانا' غسل خانے میں بغیر ازار کے داخل ہونا اور ناپ تول میں کمی کرنا۔ ایسے کام کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

ایک روایت یوں بھی آئی ہے کہ جس نے کبوتر بازی کی وہ فقیری کا ذائقہ چکھنے سے پہلے نہیں مرے گا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ لواطت کرنے والا اگر بغیر توبہ کے مر جائے تو اسے قبر میں خنزیر کی شکل میں بدل دیا جاتا ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:[2]

((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ أَتٰى ذَكَرًا أَوِ امْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا))

''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا عورت سے اس کی پیٹھ میں برا کام کرے''۔

ابو سعید صعلوکیؒ بیان کرتے ہیں کہ اس امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جن کو ''لوطی'' کہا جائے گا اور وہ تین طرح کے ہوں گے۔ کچھ تو صرف دیکھنے پر اکتفا کریں گے' کچھ ملاقات و مصافحہ بھی کریں گے اور کچھ اس خبیث عمل میں داخل بھی

---

1. اسے ابن جوزی نے ''موضوعات'' میں مرفوع روایت کیا ہے جس کی سند میں مروان بن محمد اور اسماعیل بن ام درہم ضعیف راوی ہیں۔

2. اسے ترمذی' نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہوں گے۔

کسی عورت کی طرف شہوت کی نگاہ سے دیکھنا بھی زنا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:[1]

((زِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ، وَ زِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ ، وَ زِنَا الْيَدِ الْبَطْشُ ، وَ زِنَا الرِّجْلِ الْخُطٰی ، وَ زِنَا الْأُذُنِ الْاِسْتِمَاعُ ، وَالنَّفْسُ تَمَنّٰی وَ تَشْتَهِی وَ الْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَ يُكَذِّبُهُ))۔

''آنکھ کا زنا دیکھنے سے ہے' زبان کا زنا بولنے سے ہے' ہاتھ کا زنا پکڑنے سے ہے' پاؤں کا زنا چلنے سے ہے' کان کا زنا سننے سے ہے' دل تمنا اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے''۔

بے ریش نوجوان فتنے کا سبب:

اسی لیے تو صالحین اور نیک لوگ ان لڑکوں سے بچا کرتے تھے جن کے چہروں پر داڑھی نہ ہوتی تھی' ان کو دیکھنے' ان کے ساتھ خلط ملط ہونے اور ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے اعراض کیا کرتے تھے۔

حسن بن ذکوان بصری رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ مالدار لوگوں کے بچوں کے ساتھ نہ بیٹھا کرو کیونکہ ان کی شکلیں کنواریں لڑکیوں کی مانند ہوتی ہیں اور وہ عورتوں سے بڑھ کر فتنے میں مبتلا کرتے ہیں۔

تابعینؒ میں سے بعض کا قول ہے کہ مجھے ایک عبادت گزار نوجوان پر کسی چیر پھاڑ کرنے والے درندے کا خطرہ نہیں جتنا کہ اس پر بے ریش (داڑھی سے خالی) لڑکے کا خطرہ ہے جو اس کے پاس اٹھتا بیٹھتا ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ بے ریش اور داڑھی سے خالی نابالغ لڑکے کے ساتھ کوئی شخص ایک جگہ میں رات نہ گزارے۔

---

[1] اسے بخاری' مسلم' ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بعض علمائے کرامؒ نے بے ریش لڑکے ساتھ کسی گھر میں یا دکان میں یا کسی غسل خانے میں خلوت اور تنہائی اختیار کرنا حرام قرار دیا ہے اور اس فتوے کو رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث پر قیاس کیا ہے:

((مَا خَلَا رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ الشَّيْطَانُ ثَالِثَهُمَا)).[1]

''جو شخص بھی کسی عورت کے ساتھ تنہا اور علیحدہ ہو تو ان کے ساتھ تیسرا شخص شیطان ہوتا ہے''۔

اور بے ریش لڑکوں میں بے شمار ایسے ہوتے ہیں جو عورتوں کے حسن سے بہت زیادہ فوقیت رکھتے ہیں۔ لہٰذا ایسے لڑکوں کا فتنہ عورتوں کے فتنے سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ اور اس کے بارے میں ممکنہ شر اور برائی کا عورتوں کے شر سے کہیں بڑھ کر امکان ہوتا ہے اور اس کے معاملے کو آسان خیال کیا جاتا ہے اور اس کے بارے میں شک اور شر میں تساہل اور نرمی کا پہلو اختیار کیا جاتا ہے جو کہ عورتوں کے متعلق نہیں ہوتا۔ لہٰذا ایسے لڑکوں کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا زیادہ حرام اور ممنوع ہے۔

سلف صالحین کے ایسے لڑکوں سے نفرت دلانے میں اور ان کی طرف دیکھنے سے ڈرانے میں بے شمار اقوال ہیں۔ اور وہ ان کا نام ''بدبودار'' رکھتے ہیں کیونکہ ان سے شرعی لحاظ سے کراہت محسوس کی جاتی ہے۔ اور ہمارے اس مذکورہ بیان کا تعلق تمام لوگوں سے ہے خواہ وہ نیک سمجھے جاتے ہوں یا نہ' کسی کو بھی ایسے لڑکوں کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ حمام میں نہانے کے لیے داخل ہوئے تو ان کے بعد ایک خوبصورت چہرے والا بچہ بھی وہاں داخل ہوا۔ وہ فوراً پکار اٹھے کہ اسے باہر نکال دو' اسے مجھ سے دور کر دو کیونکہ مجھے ہر عورت کے ساتھ ایک شیطان نظر آتا ہے اور خوبصورت بچے کے ساتھ دس سے بھی زیادہ شیطان نظر آتے ہیں۔

---

[1] اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسی طرح کی حدیث ابوامامہؓ سے طبرانی نے روایت کیا ہے جس کے ضعیف ہونے کی طرف امام منذری نے اشارہ کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایک دفعہ ایک شخص امام احمدؒ کے پاس آیا اور اس کے ساتھ خوبصورت بچہ بھی تھا۔ امام صاحب نے دریافت کیا کہ تیرا اس سے کیا رشتہ ہے؟ وہ کہنے لگا کہ یہ میرا بھانجا ہے۔ تو امام صاحب نے فرمایا کہ آئندہ کبھی اسے لے کر ہمارے پاس نہ آنا اور اسے لے کر کسی راستے میں نہ چلنا کیونکہ جو شخص تجھے اور اسے نہیں پہچانتا وہ کہیں تیرے متعلق برا گمان نہ کر بیٹھے۔

مروی ہے کہ جب عبدالقیس قبیلے کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تھا تو ان میں ایک خوبصورت بے ریش لڑکا بھی تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے پیچھے بٹھایا اور فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کا فتنہ دیکھنے ہی سے پیدا ہوا تھا۔[1]

اشعار:

كُلُّ الْحَوَادِثِ مَبْدَاهَا مِنَ النَّظَرِ وَمُعْظَمُ النَّارِ مِنْ مُسْتَصْغَرِ الشَّرَرِ

"ہر پیش آنے والے نقصان اور حادثے کی ابتدا نظر اور دیکھنے سے ہوتی ہے اور آگ میں جانے کا زیادہ باعث وہ برائیاں ہیں جن کو چھوٹا اور حقیر سمجھا جاتا ہے۔

وَالْمَرْءُ مَادَامَ ذَاعَيْنٍ يُقَلِّبُهَا فِي أَعْيُنِ الْغَيْرِ مَوْقُوفٌ عَلَى الْخَطَرِ

اور آدمی جب تک اپنی نظر کو غیروں پر ڈالتا رہے وہ خطرے پر کھڑا رہتا ہے۔

كَمْ نَظْرَةٍ فَعَلَتْ فِي قَلْبِ صَاحِبِهَا فِعْلَ السِّهَامِ بِلَا قَوْسٍ وَلَا وَتَرِ

کتنی ہی نظروں نے دیکھنے والوں کے دلوں میں تیروں جیسا اثر کیا حالانکہ نہ کوئی کمان موجود تھی اور نہ کوئی تندی۔

يَسُرُّ نَاظِرَهُ مَا ضَرَّ خَاطِرَهُ لَا مَرْحَبًا بِسُرُوْرٍ عَادَ بِالضَّرَرِ

خطرے اور نقصان والی چیزیں اپنے دیکھنے والوں کو خوش کر دیتی ہیں ایسی خوشی کا کیا کرنا جو نقصان کا باعث بنے"۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ نظر زنا کی ڈاک ہے۔

---

[1] یہ روایت موضوع اور من گھڑت ہے۔ ابن صلاح کہتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل ہی نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایک حدیث میں بھی آیا ہے کہ نظر' ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے۔

جو شخص اسے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے چھوڑے گا' اس کے دل میں اللہ تعالیٰ عبادت کی ایسی مٹھاس اور لذت پیدا کرے گا جسے وہ قیامت تک محسوس کرتا رہے گا۔

لواطت کی سزا

جو شخص اپنی مرضی سے لواطت کا ارتکاب کرے' اس پر کسی کا دباؤ بھی نہ ہو تو اس کی سزا کیا ہونی چاہیے۔

خالد بن[1] ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف خط بھیجا اور اس میں لکھا کہ میں نے ایک علاقے میں ایک شخص کو دیکھا جو لواطت کرا رہا تھا۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس بارے میں مشورہ طلب کیا۔ علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یہ ایسا گناہ ہے جسے سوائے قوم لوط کے کسی نے نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ان کی سزا بیان کر دی ہے کہ ان کو عذاب میں مبتلا کر دیا گیا۔ لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ اسے آگ سے جلا دیا جائے۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خط کے جواب میں لکھا کہ اسے آگ سے جلا دیا جائے۔ تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسے جلا دیا۔

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص راضی خوشی کسی کو ایسا موقع دے اور لواطت کرائے تو اللہ تعالیٰ اس پر عورتوں کی شہوت مسلط کر دیتا ہے اور اسے قبر میں قیامت تک شیطان مردود بنا دیتا ہے۔

امت کا اس پر اجماع ہے کہ جس شخص نے اپنے غلام سے یہ کام کیا' وہ بھی لوطی اور مجرم ہے۔

---

[1] اسے ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے جید سند سے روایت کیا ہے۔ (منذری)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ:

مروی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ دورانِ سفر ایک آگ کے پاس سے گزرے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں ایک شخص جل رہا ہے۔ انھوں نے فوراً پانی کے ساتھ اسے بجھانا شروع کر دیا۔ عیسیٰ علیہ السلام نے ایک عجیب منظر دیکھا کہ وہ آگ ایک بچے کی شکل اختیار کر گئی اور وہ آدمی آگ بن گیا۔ عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ اے اللہ! ان دونوں کو اپنی اصلی حالت میں لے آ تا کہ میں ان سے ان کی حقیقت پوچھوں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو زندگی عطا کر دی۔ ان میں سے ایک بچہ بن گیا اور دوسرا شخص آدمی بن گیا۔ عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تم دونوں کی کیا صورت حال ہے؟ وہ آدمی کہنے لگا: اے روح اللہ! مجھے اس بچے سے بہت محبت تھی۔ پھر میری شہوت نے مجھے اس کے ساتھ برائی پر آمادہ کیا اور میں اس میں مشغول ہو گیا۔ پھر جب مجھے اور اس بچے کو موت آئی تو کبھی اسے آگ بنا کر مجھے عذاب دیا جاتا ہے اور کبھی مجھے آگ بنا کر اسے عذاب دیا جاتا ہے اور قیامت تک ایسا ہوتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس گھناؤنے اور فحش جرم سے عافیت عطا فرمائے۔ آمین

عورت کے ساتھ لواطت

جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ یہی معاملہ کرتا ہے اور اس کی پیٹھ میں اپنی خواہش پوری کرتا ہے تو وہ بھی لوطی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اور اسے حرام قرار دیا۔

﴿ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ (البقرۃ : ۲۲۳)

''تمھاری بیویاں تمھاری کھیتیاں ہیں لہٰذا تم جیسے چاہو اپنی کھیتی میں آ سکتے ہو''۔

یعنی تم نے اپنی کھیتی کو استعمال کرنا ہے اور وہ کھیتی صرف اس کی اگلی شرمگاہ ہے جہاں سے پیداوار ہوتی ہے یعنی پیدائش ہوتی ہے۔ خواہ تم سامنے کی جانب سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اپنی کھیتی میں آ ؤ یا پچھلی جانب سے الٹا لٹا کر ایسا کرو۔ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ یہودی دور نبوی میں یہ کہا کرتے تھے کہ جو شخص عورت کے پیچھے آ کر اس کی اگلی شرمگاہ میں آتا ہے اس کی اولاد بھینگی اور ٹیڑھی آنکھوں والی ہوتی ہے تو صحابہ کرامؓ نے اس کے متعلق سوال کیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو جھٹلانے کے لیے یہ آیت نازل فرمادی کہ تم جیسے چاہو اپنی کھیتی کو استعمال کر سکتے ہو خواہ اسے سیدھا لٹاؤ یا الٹا لٹاؤ۔ وہ مانے یا نہ مانے۔ اور تم نے آنا ایک ہی سوراخ میں ہے۔

(یہ مسلم شریف کی روایت ہے)

ایک روایت میں ہے کہ عورت کی پیٹھ میں اور ایام حیض میں جماع کرنے سے بچو اللہ تعالیٰ نے کھیتی کا لفظ استعمال کیا ہے اور کھیتی کی جگہ عورت کی اگلی شرمگاہ ہوتی ہے کیونکہ اسی میں بچے کے بیج بویا جاتا ہے اور بچے کی پیدائش ہوتی ہے۔ جب کہ پچھلی شرمگاہ یعنی پیٹھ تو فضلے اور گندگی کی جگہ ہے' جہاں ہر چیز ضائع ہوگی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:[1]

((مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتٰی حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا))

''وہ شخص ملعون ہے جو حالت حیض میں یا عورت کی پیٹھ میں جماع کے لیے آئے''۔

امام ترمذی[2] نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جو شخص حالت حیض میں آئے یا عورت کی پیٹھ میں آئے یا کسی کاہن کے پاس آئے تو اس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کردہ شریعت کا انکار کیا۔

---

[1] اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

[2] اسے احمد' ترمذی' نسائی' ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اس میں حکیم اثرم مجہول ہے اور یہ منقطع بھی ہے۔ کیونکہ ابوتمیمہ کا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لہٰذا جو شخص ایسے کام کرے گا وہ ملعون بھی ہوگا اور اس سخت وعید میں بھی داخل ہوگا۔ کاہن اس شخص کو کہتے ہیں جو چرائی ہوئی چیزوں کی معرفت کا دعویٰ کرے اور غیبی امور کے متعلق بات چیت کرے اور اس کے حکم میں نجومی بھی شامل ہے۔ تو جو شخص ایسے کاہنوں کے پاس آ کر ان سے سوالات کرتا ہے اور ان کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کرتا ہے وہ بھی ملعون ہے اور اس سخت وعید میں شامل ہے۔

بہت سے جاہل ان امور کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور یہ ان کی کم علمی اور علم کی طرف سے توجہ ہٹا لینے کا نتیجہ ہے۔

اسی لیے ابودرداء رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: عالم بن جا' یا علم سیکھنے والا بن جا' یا علم پوچھنے والا بن جا' یا علم سے محبت کرنے والا بن جا اور ان چاروں قسموں کے علاوہ پانچواں نہ بن۔ ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔ اور پانچواں شخص وہ ہوگا جو علم نہ رکھتا ہو اور نہ علم سیکھتا ہو اور نہ علم کو سنتا ہو اور نہ ایسا کرنے والوں سے محبت رکھتا ہو۔

مذکورہ تفصیل کو سامنے رکھتے ہوئے یہ واجب ہو جاتا ہے کہ ہر بندہ اپنے تمام گناہوں اور غلطیوں سے توبہ کرے' اللہ کی طرف رجوع کرے' لاعلمی اور جہالت سے ہونے والے گناہوں کی معافی کا سوال کرے اور آئندہ عمر میں ان غلطیوں سے محفوظ رہنے کا دعا گو ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو لواطت جیسے قبیح جرم سے محفوظ فرمائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۱۲:

سود

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ (ال عمران: ۱۳۰)

''اے ایمان والو! دگنا چوگنا سود نہ کھاؤ اور خدا سے ڈرو تاکہ کامیاب ٹھہرو''۔

اور فرمایا:

﴿ اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ﴾

(البقرة: ۲۷۵)

''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قبروں سے اس طرح حواس باختہ اٹھیں گے جیسے کسی کو جن نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو۔ یہ اس لیے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ خرید و فروخت بھی تو سود ہی کی طرح ہے''۔

یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ سود کو حلال سمجھتے ہیں، جب قیامت کے دن لوگ قبروں سے اٹھیں گے تو بڑی تیزی سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے سوائے سود خوروں کے کہ وہ دیوانے اور پاگل شخص کی طرح کبھی کھڑیں ہوں گے کبھی گر رہے ہوں گے۔ جب بھی کھڑے ہوں گے، پچھاڑ دیے جائیں گے اور گر پڑیں گے کیونکہ جس سود کو اور بڑھوتڑی کو دنیا میں کھاتے رہے آج اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اور بڑھا دے گا اور وہ بہت بوجھل ہو جائیں گے جب بھی کھڑے ہونا چاہیں گے ان کا بوجھ رکاوٹ بن جائے گا اور وہ زمین پر آ رہیں گے اور لوگوں کے ساتھ بھاگنا چاہیں گے ان کا بوجھ رکاوٹ بن جائے گا اور وہ زمین پر آ رہیں گے اور لوگوں کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بھاگنا چاہیں گے لیکن ایسا نہ کر سکیں گے۔

مفسر قرآن قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سود خور قیامت کے دن دیوانہ اور پاگل ہو کر اٹھے گا یہ سود خوروں کی علامت ہو گی جس کے ساتھ تمام لوگ ان کو پہچان لیں گے۔

واقعہ معراج سے سود خوروں کی سزا کا بیان:

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت[1] ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے پیٹ ان کے سامنے پڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے ہر شخص کا پیٹ ایک بڑے گھر کی طرح تھا۔ ان کے پیٹوں نے ان کو جھکا رکھا تھا۔ اور ان پیٹوں کو اس راستے پر رکھا گیا تھا جہاں سے آل فرعون کو آگ کی طرف لے جانے کے لیے چلایا جاتا ہے۔ صبح و شام ان کو آگ پر پیش کیا جاتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: وہ بلبلاتے ہوئے اونٹوں کی طرح آوازیں نکالتے ہوئے آتے ہیں جب یہ بڑے بڑے پیٹوں والے ان کو محسوس کرتے ہیں تو یہ کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن ان کے پیٹ ان کو سامنے گرا دیتے ہیں پھر یہ اٹھنے کی طاقت نہیں پاتے اور ادھر وہ آل فرعون پہنچ جاتی ہے اور وہ ان کو آتے ہوئے اور پھر جاتے ہوئے روندتے ہوئے گزرتے ہیں۔ عالم برزخ میں دنیا و آخرت کے درمیان اُن کو مسلسل یہ عذاب ہوتا رہے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ یہ سود خور ہیں یہ کھڑے نہیں ہو سکتے۔ ہاں اس شخص کی طرح کھڑے ہو سکتے ہیں جس کو شیطان اور جن چمٹا ہوا ہو۔

---

[1] اسے ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تفسیر میں بیہقی کی دلائل النبوۃ ابن جریر اور ابن ابی حاتم کی طرف منسوب کیا ہے لیکن تمام کی سند میں ابو ہارون عمارہ بن جوین راوی ہے جسے ائمہ کرام نے ضعیف قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایک روایت[1] میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے اپنے اوپر کڑک اور گرج کی آواز سنی۔ میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ ہیں جن کے سامنے ان کے پیٹ پڑے ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے گھروں کی طرح وہ پیٹ تھے۔ ان میں سانپ اور بچھو دوڑ رہے تھے اور باہر سے نظر آ رہے تھے۔ میں نے کہا: اے جبریلؑ! یہ کون ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ سود خور ہیں۔

عبدالرحمٰن بن[2] عبداللہ بن مسعودؓ اپنے باپ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول بیان کرتے ہیں کہ جب کسی بستی میں سود اور زنا عام ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہلاکت کا حکم دے دیتا ہے۔

عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے[3] مرفوع بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ دینار و درہم کے ساتھ بخیلی کریں گے، بیع عینہ کرنے لگیں گے، گائیوں کی دموں کے پیچھے ہو جائیں گے اور اللہ کی راہ میں جہاد ترک کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایسی مصیبت نازل کرے گا جو ان سے نہیں ہٹے گی یہاں تک کہ وہ اپنے دین کی طرف لوٹ آئیں۔

اور آپؐ کا فرمان[4] ہے: جس قوم میں بھی سود ظاہر ہو جاتا ہے اس میں دیوانگی اور پاگل پن عام ہو جاتا ہے۔ اور جس قوم میں بھی زنا ظاہر ہو جاتا ہے اس میں موت عام ہو جاتی ہے۔ اور جو قوم بھی ناپ تول میں کمی کا ارتکاب کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان

---

1. اسے احمد نے مفصل اور ابن ماجہ نے مختصر بیان کیا ہے لیکن عام کی سند میں علی بن زید بن جدعان ضعیف راوی ہے۔

2. اسے ابو یعلی نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

3. اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں اسحاق بن اسید مختلف فیہ راوی ہے اور یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ہے۔

4. اسے ابن ماجہ، بزار اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے اسے مسلم کی شرط پر قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے بارش روک لیتا ہے۔

موت سے لے کر قیامت تک سود خور کی سزا:

ایک طویل[1] حدیث میں مروی ہے کہ سود خور کو موت سے لے کر قیامت کے دن تک ایک سرخ نہر میں عذاب دیا جاتا ہے۔ اس خون کی طرح کی نہر میں وہ تیرتا رہے گا اور پتھروں کو لقمہ بناتا رہے گا۔ اور یہ اس کا وہ مال ہوگا جسے وہ دنیا میں جمع کرتا رہا۔ آج اسی میں اسے مشقت و تکلیف میں مبتلا کیا جاتا رہے گا۔ اور یہ آگ کے پتھر منہ میں ڈالے گا جس طرح کہ دنیا میں حرام مال کو جمع کر کے نگلتا رہتا تھا۔ اور یہ عذاب قیامت سے پہلے پہلے ہوگا اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ کی لعنت بھی اس پر برستی رہے گی۔ جیسے کہ رسول اللہ ﷺ سے صحیح ثابت ہو چکا ہے کہ۔ چار آدمی ایسے بدنصیب ہیں کہ اللہ کا حق ہے کہ ان کو نہ جنت میں داخل کرے اور نہ ان کو جنت کی نعمتیں چکھائے: ہمیشہ شراب پینے والا' سود خور' یتیم کا ناحق مال کھانے والا اور والدین کا نافرمان۔ الا یہ کہ وہ توبہ کرلیں تو پھر جنت میں جا سکتے ہیں۔

یہ بھی وارد ہوا ہے کہ سود خوروں کو سود کھانے کے لیے طرح طرح کی حیلہ سازی کرنے کے باعث کتوں اور خنزیروں کی شکل میں قیامت کے دن اکٹھا کیا جائے گا جس طرح کہ ہفتے کے دن جن یہودیوں نے مچھلیاں کھانے کے لیے حیلہ سازی کی جن سے اللہ منع فرما چکا تھا کہ ہفتے کے دن ان کا شکار نہ کرنا لیکن انھوں نے دریاؤں کے کناروں پر گڑھے کھود لیے' ہفتے کے دن مچھلیاں ان میں گر پڑتیں تو وہ اتوار کے دن ان کو نکال کر کھا جاتے۔ جب انھوں نے یہ حیلہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بندر اور خنزیر بنا دیا۔ اسی طرح جو لوگ سود کو کھانے کے لیے طرح طرح کے حیلے کرتے ہیں' ان کے یہ حیلے بہانے اللہ تعالیٰ پر مخفی نہیں ہیں۔

ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو یوں دھوکہ دینا

---

[1] اسے بخاری نے سمرۃؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چاہتے ہیں اس طرح بچے کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اگر یہ ظاہری طور پر ایسا کریں تو ان کے لیے یہ کام زیادہ رسوا کن ہو اور زیادہ ہلکا ہو۔

سود کے شعبے:

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: سود[1] کے ستر شعبے ہیں ان میں سے سب سے ہلکا یوں ہے جیسے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے نکاح کر لے۔ اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی عزت میں دست درازی کرے۔ اس حدیث سے پتہ چلا کہ مسلمان بھائی کی توہین کرنا سود کے سب سے بڑے دروازوں میں سے ایک ہے۔

انس رضی اللہ عنہ سے مروی[2] ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور سود کا ذکر کیا اور اس کے عظیم خطرے کو یوں بیان کیا: وہ درہم جسے آدمی سود سے حاصل کرتا ہے وہ اسلام میں چھتیس دفعہ زنا کرنے سے بھی بدتر ہے۔

رسول اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ سود ستر گناہوں کا مجموعہ ہے۔ ان میں سے سب سے ہلکا' آدمی کے اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنے کی طرح ہے۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مال پر زیادہ دینے والا یا زیادہ لینے والا دونوں آگ میں ہوں گے یعنی سود لینے والا اور سود دینے والا سب برابر ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے۔

قرض کے طور پر تحفہ سود ہے:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تیرا کسی شخص پر قرضہ ہو اور وہ

---

[1] اسے طبرانی نے براء بن عازبؓ سے روایت کیا ہے اور یہ صحیح روایت ہے اور ابوہریرہؓ سے بھی ابن ماجہ اور بیہقی میں ثابت ہے۔

[2] اسے ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور منذری نے اس کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تجھے تحفے میں کوئی چیز بھیجے تو اسے قبول نہ کر کیونکہ یہ سود ہے۔

حسن بصریؒ بیان کرتے ہیں کہ جب تو کسی شخص کو قرضہ دے تو اس کے گ
سے تو جو کچھ بھی کھائے گا وہ سود اور حرام ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے بھی فرمایا:

((كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ نَفْعًا فَهُوَ رِبًا)).

''یعنی ہر وہ قرض جو نفع کا باعث بنے سود ہے''۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو شخص کسی کی سفارش کرے اور وہ اسے تح
بھیجے تو یہ حرام ہے اور اس کی تصدیق رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے:

((مَنْ شَفَعَ لِرَجُلٍ شَفَاعَةً فَأَهْدٰى لَهُ عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتٰى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا)).

''یعنی جو شخص کسی کے لیے سفارش کرے اور وہ اس سفارش پر اسے تحفہ بھیجے اور یہ قبول کر لے تو اس نے سود کے شعبوں میں سے ایک عظیم شعبے کا ارتکاب کیا''۔ (یہ ابوداؤد کی روایت ہے)

اللہ تعالیٰ ہمیں دین و دنیا اور آخرت میں ہر طرح کے گناہ اور تکلیف
عافیت عطا فرمائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۱۳:

یتیم کا مال کھانا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَّ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا﴾ (النساء : ۱۰)

''جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور دوزخ میں ڈالے جائیں گے''۔

اور فرمایا:

﴿وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰى یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ﴾(الانعام : ۱۵۳)

''اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جانا مگر ایسے طریقے سے جو بہت ہی پسندیدہ ہو۔ یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے''۔

واقعہ معراج سے ثبوت:

ابو سعید[1] خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے موقع پر فرمایا: میں نے اچانک کچھ آدمی دیکھے جن پر کچھ دوسرے لوگوں کو مقرر کیا گیا تھا اور وہ ان کے جبڑے چیر رہے تھے۔ اور کچھ دوسرے لوگ ان کے پاس آگ کے بڑے بڑے پتھر لا کر ان کے مونہوں میں ڈال رہے تھے اور وہ ان کی پیٹھوں سے باہر نکل رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں تو اس نے جواب دیا کہ: جو لوگ یتیموں کا مال ظلماً کھا لیتے ہیں وہ قیامت کے دن اپنے پیٹوں میں آگ داخل

---

[1] اسے ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں ابن ابی حاتم کی طرف منسوب کیا ہے اور اس کی سند میں ابو ہارون عبدی ضعیف ہے تو مصنف کا اسے امام مسلم کی طرف منسوب کرنا شاید سبقت قلم کی بنا پر ہے یا کسی ناسخ سے ایسا ہوا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کریں گے۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو قبروں سے اس حالت میں اٹھائے گا کہ ان کے پیٹوں سے آگ نکل رہی ہو گی اور ان کے منہ آگ سے بھڑک رہے ہوں گے۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے پیغمبرؐ! یہ کون بدنصیب ہوں گے؟ تو آپؐ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں دیکھا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا﴾ (النساء: ۱۰)

''جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں''۔

یتیم کا مال کھانے کی سزا:

سدیؒ (اسماعیل بن عبدالرحمٰن) کہتے ہیں کہ یتیم کا ناجائز طور پر مال کھانے والے کو قیامت کے دن اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے اور اس کے کانوں سے' ناک سے اور آنکھوں سے بھی آگ نکل رہی ہوگی' ہر دیکھنے والا اسے پہچان لے گا کہ یہ شخص یتیم کا مال کھانے والا ہے۔

علمائے کرام رحمہم اللہ کا بیان ہے کہ اگر یتیم کی کفالت کرنے والا فقیر ہو اور وہ یتیم کے مال میں سے اپنی محنت و کفالت کے بقدر کچھ مال دستور کے مطابق کھا لے اور اس کے مال کی تجارت کے عوض کچھ استعمال کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر اس معروف طریقے سے زائد کھائے گا تو حرام ہوگا کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

---

[1] اسے ابن کثیر نے ابن مردویہ' ابن ابی حاتم اور ابن حبان کی طرف منسوب کیا ہے لیکن اس حدیث کا راوی ابو برزہ اسلمی کو قرار دیا ہے تو مصنف کا اسے ابو ہریرہؓ کی طرف منسوب کرنا یا تو وہم ہے یا کسی ناسخ کی تحریف ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ﴾(النساء : ٦)

''اور جو شخص آسودہ حال ہو اس کو ایسے مال سے قطعی طور پر پرہیز کرنا چاہیے اور جو فقیر ہو وہ مناسب طور پر یعنی بقدر خدمت کچھ لے لے''۔

مناسب طور پر کچھ لے لینے سے کیا مراد ہے۔ اس بارے میں چار اقوال ہیں: ❶ قرض کے طور پر لیتا رہے۔ ❷ بقدر ضرورت کھالے لیکن فضول خرچی نہ کرے۔ ❸ اگر وہ یتیم کے لیے کچھ عمل کرتا ہے تو اس کے بقدر مزدوری لے لے۔ ❹ ضرورت کے وقت کچھ لے لے پھر اگر آسانی اور مال ملے تو اسے ادا کر دے اور اگر آسانی نہ آئے تو پھر کوئی حرج نہیں۔ ان چاروں اقوال کو حافظ ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی یعنی ابن الجوزی نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔

بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أَنَا وَ كَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا. یعنی میں اور یتیم کی کفالت و پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔ یہ کہہ کر آپؐ نے اپنی دو انگلیوں۔ شہادت والی اور درمیان والی کو ملایا اور ان کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ، أَنَا وَ هُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ))

''یعنی اپنے رشتہ دار یتیم یا کسی دوسرے کے یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں جنت میں ان دونوں انگلیوں کی طرح ہوں گے''۔ پھر آپؐ نے شہادت والی انگلی اور درمیان والی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

یتیم کی کفالت سے مراد یہ ہے کہ اس کے معاملات کی نگرانی کی جائے۔ اس کی مصلحتوں مثلاً کھانے پینے' پہننے کا خیال رکھا جائے۔ اگر اس کا مال ہو تو اس کو بڑھایا جائے' اور اگر مال نہیں تو رضائے الٰہی کے لیے اس پر خرچ کیا جائے اور اسے کپڑے پہنائے جائیں۔

اور آپؐ کا یہ فرمان کہ خواہ یتیم اس کا اپنا ہو یا غیر کا۔ تو اس سے مراد یہ ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کہ وہ یتیم رشتے دار ہو یا اجنبی۔ رشتہ دار کی مثال تو یہ ہے کہ مثلاً یتیم کا کفیل اس کا دادا ہو یا بھائی یا ماں یا چچا یا ماں کا خاوند (سوتیلا باپ) یا ماموں یا کوئی دوسرا رشتہ دار ہو۔ اور اجنبی یتیم وہ ہوگا جس کے ساتھ کفالت کرنے والے کی رشتہ داری نہ ہو۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان یتیم کو اپنے کھانے اور پینے کے ساتھ ملائے رکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے مالدار کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کو واجب قرار دے دیتا ہے الا یہ کہ وہ کوئی دوسرا ایسا گناہ کر بیٹھے جو قابل بخشش نہ ہو۔[1]

اور آپ ؐ نے فرمایا: جس شخص نے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اور مقصد صرف اللہ کی رضا ہو تو جس جس بال پر اس کا ہاتھ لگے گا اس کے بدلے میں اسے ایک ایک نیکی ملے گی اور جو شخص کسی یتیم لڑکے یا یتیم لڑکی کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا جو اس کے زیر کفالت ہو تو میں اور وہ شخص جنت میں اس طرح (دو انگلیوں کے ملنے کے مانند) ہوں گے۔[2]

ایک شخص[3] نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے کوئی وصیت کیجیے تو انھوں نے کہا: یتیم پر رحم کر' اسے اپنے قریب کر اور اسے اپنے کھانے میں سے کھلا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا جب کہ آپ ؐ کے پاس ایک آدمی آیا ہوا تھا اور اپنے دل کے سخت ہونے کا شکوہ کر رہا تھا۔ آپ ؐ نے فرمایا: اگر تو اپنے دل کو نرم کرنا چاہتا ہے تو یتیم کو اپنے قریب کر' اس کے سر پر ہاتھ پھیر اور اسے اپنے کھانے میں سے کھلا۔ اس کے

---

[1] اسے ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

[2] اسے احمد وغیرہ نے عبید اللہ بن زحر سے' اس نے علی بن زید سے' اس نے قاسم سے اور انھوں نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

[3] اسے طبری نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں بقیہ بھی ہے اور ایک مجہول راوی بھی ہے البتہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کا شاہد موجود ہے جسے احمد نے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ساتھ یقیناً تیرا دل نرم پڑ جائے گا اور تو اپنی حاجت پر قدرت پالے گا۔ (یعنی مقصد حاصل کرے گا)

یتیم سے اچھا برتاؤ کرنے والے کا انجام:

اسلاف میں سے کسی سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ کہتے ہیں:

میں شروع شروع میں بہت گناہ کیا کرتا تھا اور شراب نوشی کا عادی تھا۔ ایک دن مجھے ایک بچہ ملا جو یتیم تھا اور فقیر بھی تھا۔ میں نے اسے پکڑ لیا' اس کے ساتھ جس قدر ہو سکا اچھا سلوک کیا' اسے کھانا کھلایا' کپڑے پہنائے اور اسے حمام میں داخل کر کے نہلایا اور اس سے میل کچیل دور کی اور میں نے اس کی اتنی عزت و تکریم کی جتنی ایک باپ اپنی اولاد کی کرتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر میں نے کوشش کی۔ ایک رات میں سو رہا تھا' کیا دیکھتا ہوں کہ قیامت قائم ہو چکی ہے اور مجھے حساب و کتاب کے لیے بلا لیا گیا اور میرے گناہوں کی پاداش میں مجھے جہنم میں ڈالے جانے کا حکم جاری کر دیا گیا۔ جہنم کے داروغوں نے مجھے گھسیٹنا شروع کیا تا کہ مجھے آگے تک لے جائیں۔ میں ان کے سامنے حقیر اور ذلیل تھا اور لاچار و بے کس تھا۔ وہ مجھے گھسیٹ گھسیٹ کر آگ کی طرف سے جا رہے تھے کہ اچانک وہ یتیم بچہ مجھے راستے میں مل گیا۔ وہ کہنے لگا: اے میرے رب کے فرشتو! اسے چھوڑ دو تا کہ میں اپنے رب کے پاس اس کی سفارش کر سکوں۔ کیونکہ اس نے میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا اور میری تکریم کی۔ فرشتے کہنے لگے: ہمیں تو اس کا حکم نہیں ہوا۔

ادھر ایک آواز آئی جو اللہ کی طرف سے تھی۔ اللہ فرما رہا تھا: اسے چھوڑ کر پیچھے ہٹ جاؤ۔ میں نے اس کی لغزشوں کو اس یتیم کی شفاعت کی بنا پر اور اس کے اس یتیم کے ساتھ حسن سلوک کی بنا پر بخش دیا ہے۔

اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی' میں نے بیدار ہوتے ہی اللہ عزوجل کے حضور توبہ کی اور جس قدر ہو سکا یتیموں کے ساتھ مہربانی اور شفقت سے پیش آتا رہا۔

اسی لیے انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں وہ فرمایا کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تھے: سب سے بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہے اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اور بدترین گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ برا سلوک کیا جا رہا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے اللہ تعالیٰ کو وہ بندے سب سے زیادہ محبوب ہیں جو کسی یتیم بچے یا بیوہ عورت کے لیے کوئی چیز تیار کرتے ہیں اور ان کو دیتے ہیں۔

یہ بھی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے داوٗد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے داوٗد! یتیموں کے لیے رحم دل باپ کے مانند ہو جا اور بیوہ عورتوں کے لیے شفقت کرنے والے خاوند کے مانند ہو جا اور جان رکھ کہ جیسا کچھ بوؤ گے ویسا ہی کاٹو گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ کیونکہ یقیناً جب تو بھی دنیا سے رخصت ہو گا تو کوئی نہ کوئی یتیم بچہ اور بیوہ عورت چھوڑ کر جائے گا۔ داوٗد علیہ السلام نے اپنی سرگوشیوں میں اللہ تعالیٰ سے پوچھا: اے اللہ! اے میرے معبود! اس شخص کی جزا کیا ہے جو کسی یتیم بچے یا بیوہ عورت کا سہارا بنتا ہے اور وہ تیری رضا کا خواہشمند ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کا بدلہ اور جزا یہ ہے کہ میں اسے اس دن اپنا سایہ عطا فرماؤں گا جب کہ میرے سائے کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہو گا۔ (یعنی قیامت کے دن میرے عرش کا سایہ نصیب ہو گا)

علوی خاندان کی عورت کا واقعہ:

بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کے ساتھ احسان کرنے کے متعلق علوی خاندان کا ایک قصہ منقول ہے۔ ایک علوی آدمی عجمی علاقے بلخ میں رہائش پذیر تھا' اس کی بیوی بھی علوی خاندان سے تھی اور اس آدمی کی اس بیوی سے کچھ بیٹیاں بھی تھیں' وہ ہنسی خوشی زندگی گزار رہے تھے کہ خاوند اللہ کو پیارا ہو گیا اور اس کے بعد وہ عورت اور بچیاں فقیری اور مسکینی کا شکار ہو گئیں' وہ عورت ان کو لے کر ایک دوسرے شہر میں چلی گئی تاکہ میرے دشمن میری حالت دیکھ کر خوش نہ ہوں۔ شدید سردی کے دن تھے۔ جب وہ اس شہر میں داخل ہوئی تو اس نے اپنی بیٹیوں کو ایک مسجد میں داخل کیا جو بے آباد تھی اور خود ان کی خوراک کا بندوبست کرنے کے لیے نکل کھڑی ہوئی۔ وہ دو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جماعتوں کے پاس سے گزری۔ ایک جماعت ایک مسلمان آدمی پر جمع تھی اور وہ اس شہر کا ایک بزرگ تھا اور دوسرا شخص مجوسی تھا اور وہ اس شہر کا کفیل اور گورنر تھا۔

وہ عورت اس مسلمان کے پاس گئی اور اس سے اپنا حال کہہ سنایا اور کہا کہ میں علوی خاندان کی عورت ہوں۔ میرے پاس کچھ یتیم بچیاں بھی ہیں جن کو میں نے ایک خالی مسجد میں بٹھا رکھا ہے' مجھے آج کی رات ان کی خوراک کی ضرورت ہے۔ وہ کہنے لگا کہ مجھے کوئی دلیل دکھا کہ واقعی تو علوی خاندان کی شریف عورت ہے۔ وہ کہنے لگی کہ میں ایک اجنبی عورت ہوں' کوئی شخص مجھے پہچانتا نہیں ہے۔ یہ سن کر اس مسلمان نے اس سے اعراض کر لیا۔ وہ بے چاری تنگی دل کے ساتھ اس کے پاس سے لوٹی' اس کا دل شکستہ ہو چکا تھا۔ اور چار و ناچار وہ اس مجوسی کے پاس آئی اور اسے اپنے متعلق تفصیل سے بتایا اور اسے خبر دی کہ اس کے ساتھ کچھ یتیم بچیاں بھی ہیں اور میں ایک اجنبی لیکن معزز عورت ہوں۔ اور اس نے مسلمان بزرگ والی بات بھی سنا دی۔ اس مجوسی نے اپنی کسی عورت کو بھیجا۔ وہ اسے اور ان بچیوں کو لے آئی۔ اس نے ان کے بہترین کھانے کا بندوبست کیا۔ نہایت عمدہ لباس مہیا کیا اور وہ غریب مہمان اس کے پاس عزت و نعمت کے ساتھ سو گئے۔

جب آدھی رات کا وقت ہوا تو اس مسلمان شیخ نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے سر کے پاس جھنڈا بھی موجود ہے۔ اچانک اس کی نگاہ ایک سبز رنگ کے زمرد سے تیار شدہ محل کی طرف اٹھ گئی' جس کے بالا خانے موتیوں اور یاقوت کے تھے اور اس میں موتی اور مونگے کے خیمے تھے۔ یہ مسلمان شیخ پوچھنے لگا: اے اللہ کے پیغمبرؐ! یہ محل کس کا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ایک مسلمان کا ہے جو توحید پرست ہے اس نے کہا: اے اللہ کے پیغمبرؐ! میں بھی تو توحید پرست مسلمان ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: مجھے کوئی دلیل دکھا کہ واقعی تو مسلمان موحد آدمی ہے؟ وہ آدمی تو حیرت زدہ رہ گیا اور حیرت سے تکنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا: جب اس علوی عورت نے تیرا قصد کیا تو تو نے اس سے علوی ہونے کی دلیل مانگی اسی طرح اب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تو بھی اپنے مسلمان ہونے کی دلیل دکھا: جب وہ شخص بیدار ہوا تو اس عورت کو نا کام لوٹا دینے پر بہت غمگین تھا۔ وہ شہر میں گھوم پھر کر اسے تلاش کرنے لگا۔ آخر اسے بتایا گیا کہ وہ تو اس مجوسی کے پاس ہے۔ اس نے مجوسی کی طرف پیغام بھجوایا۔ وہ آ گیا تو اس مسلمان نے کہا کہ میں آپ سے وہ شریف علوی عورت لینے کے لیے آیا ہوں اور اس کی بیٹیاں بھی۔ اس نے جواب دیا کہ اب ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ ہم ان مہمانوں کی برکات کا مشاہدہ کر چکے ہیں۔ وہ مسلمان کہنے لگا کہ مجھ سے ایک ہزار دینار وصول کر لے اور وہ عورت اور بچیاں میرے سپرد کر دے۔

اس نے کہا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ وہ مسلمان کہنے لگا کہ میں تو ان کو لے کر ہی جاؤں گا۔ اس مجوسی نے جواب دیا کہ جس چیز کا تو طلب گار ہے میں اس کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔ جس محل کو تو نے اپنے خواب میں دیکھا وہ میرے لیے تعمیر کیا گیا ہے۔ کیا تو مجھ پر اسلام کی بات کرے گا کہ میں مسلمان نہیں ہوں؟ اللہ کی قسم! پچھلی رات کو سونے سے پہلے پہلے میں اور میرے اہل خانہ اس علوی عورت کے ہاتھ پر مسلمان ہو گئے تھے۔ اور میں نے بھی تیری طرح ایک خواب دیکھا جس میں مجھے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وہ علوی عورت اور اس کی بیٹیاں تیرے پاس ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اے اللہ کے پیغمبرؐ! آپؐ نے فرمایا: یہ محل تیرے لیے اور تیرے اہل خانہ کے لیے ہے اور تو اور تیرے گھر والے سب جنتی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے ازل میں مومن ہی پیدا کیا تھا۔

یہ سن کر وہ مسلمان غمگین دل لے کر لوٹ آیا اور اس کو جو پریشانی اور افسوس لاحق تھا اس کا اندازہ اللہ ہی کر سکتا ہے۔

دیکھئے کس طرح ایک بیوہ عورت اور یتیم لڑکیوں کے ساتھ حسن سلوک کے بدلے میں برکات نازل ہوئیں۔ کہ دنیا میں بھی ایسا کرنے والے کو عزت و تکریم حاصل ہوگئی۔

صحیحین (بخاری و مسلم) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نے فرمایا:

((اَلسَّاعِیُ عَلَی الْأَرْمِلَةِ وَالْمَسَاکِیْنِ کَالْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ))

"یعنی بیوہ عورتوں اور مسکینوں پر محنت کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہو"۔

راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں میرے استاد نے یہ الفاظ بھی بیان کیے:

((وَ کَالْقَائِمِ لَا یَفْتُرُ وَ کَالصَّائِمِ لَا یُفْطِرُ))

"اور وہ رات کا قیام کرنے والے اس شخص کی طرح ہے جو تھکتا نہ ہو اور اس روزے دار کی طرح ہے جو کبھی روزہ نہ چھوڑتا ہو"۔

ان پر محنت کرنے والے شخص سے مراد وہ ہے جو ان کے معاملات اور مصلحتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پورا کرے اور ان کا خیال رکھے۔

اللہ تعالیٰ ہر شخص کو ایسے نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب۱۴:

اللہ و رسول ﷺ پر جھوٹ باندھنا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ﴾(الزمر : ٦٠)

''اور جن لوگوں نے خدا پر جھوٹ بولا' تم قیامت کے دن دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہو رہے ہوں گے''۔

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اگر ہم خود چاہیں تو کوئی کام کرتے ہیں اور اگر ہم نہ چاہیں تو نہیں کرتے۔

ابن الجوزیؒ اپنی تفسیر میں کہتے ہیں کہ علماء کے ایک گروہ کا موقف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے پیغمبرؐ پر جھوٹ باندھنا کفر ہے اور ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے۔ اور اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول ﷺ پر باندھے جانے والے جھوٹ میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہا گیا ہو تو یہ خالص کفر ہے۔ اور اس کے علاوہ دوسرے جھوٹوں کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض کے ہاں وہ بھی کفر ہے اور بعض کے ہاں صرف کبیرہ گناہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِيْ جَهَنَّمَ))[1]

''یعنی جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا اس کے لیے جہنم میں ایک گھر بنا دیا جائے گا''۔

---

[1] اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے اور یہ روایت متواتر کی حد کو پہنچی ہوئی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور فرمایا:

((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))۔

''جس نے جان بوجھ کر میرے اوپر جھوٹ گھڑا' وہ آگ میں اپنی جگہ بنا لے''۔

اور فرمایا:

((مَنْ رَوَى عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ))[1]

''جس شخص نے مجھ سے ایسی بات روایت کی جس کے متعلق اسے علم ہے کہ وہ جھوٹ (سے بنائی گئی) ہے تو وہ بھی جھوٹ بولنے والوں میں سے ایک ہے''۔

اور فرمایا:

((إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى غَيْرِي. مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))۔[2]

''میرے اوپر جھوٹ باندھنا' میرے علاوہ کسی دوسرے پر جھوٹ باندھنے کی طرح نہیں ہے۔ جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتا ہے وہ اپنا ٹھکانہ آگ سے پکڑ لے''۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْهُ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))۔

''جو شخص میری طرف سے بیان کر کے ایسی بات کہے جو میں نے نہ کہی ہو تو

---

[1] اسے مسلم وغیرہ نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے ان لفظوں سے روایت کیا ہے: ''من حدث عني بحديث ...... الخ''۔

[2] اسے مسلم وغیرہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وہ اپنا ٹھکانہ آگ سے پکڑ لے“۔

اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

((یُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ إِلَّا الْخِیَانَةَ وَالْکَذِبَ)).[1]

”مومن کی طبیعت میں ہر چیز داخل ہو سکتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے“۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس عظیم جرم سے محفوظ فرمائے۔

---

[1] اسے بزار اور ابو یعلی نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں البتہ دار قطنی نے اس کے موقوف ہونے کو راجح قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۱۵:

میدانِ جنگ سے فرار

جب دشمن مسلمانوں سے دگنی تعداد میں نہ ہو بلکہ کم ہو تو میدان جنگ سے بھاگ جانا بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے۔ ہاں البتہ جنگی چال کے طور پر اور دشمن کو دھوکے میں ڈال کر پیچھے بھاگنا اور اچانک مڑ کر حملہ کرنا جائز ہے یا اگر مجاہدین کی بڑی جماعت پیچھے ہو اور ایک مجاہد دشمن کی صفوں میں کافی آگے نکل جائے تو وہ پیچھے بھاگ کران کے ساتھ مل سکتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ یُّوَلِّهِمْ یَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴾ (الانفال : ١٦)

''اور جو شخص جنگ کے روز' ان دو صورتوں کے علاوہ کہ لڑائی کے لیے کنارے کنارے چلے (یعنی حکمت عملی سے دشمن کو مارے) یا اپنی فوج میں جا ملنا چاہے۔ تو ان دونوں صورتوں کے علاوہ اگر ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے گا تو یقیناً وہ خدا کے غضب میں گرفتار ہو گیا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے''۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ. سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ اے اللہ کے پیغمبرؐ! وہ کون کون سی چیزیں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' جادو کرنا' اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ جان کو ناجائز طور پر قتل کرنا' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' جنگ کے دن میدان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا اور فحاشی سے بے خبر پاکدامن مومن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔ (اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ إِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ﴾ (الانفال : ٦٥)

''اگر تم میں سے بیس ثابت قدم رہنے والے شخص ہوں تو وہ دوسو کافروں پر غالب رہیں گے''۔

تو اس آیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے فرض کر دیا کہ دوسو کافروں کے مقابلے میں بیس مومن شخص ہوں تو بھاگنا ناجائز ہے یعنی ایک شخص کا دس کافروں سے مقابلہ ہو تو بھاگنا منع ہے اور گناہ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:

﴿ اَلْـئٰـنَ خَـفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ عَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّـغْلِبُوْا مِـائَتَيْـنِ وَ اِنْ يَّكُـنْ مِّـنْـكُـمْ اَلْفٌ يَّـغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰـهِ وَ اللّٰـهُ مَعَ الصَّابِرِيْنَ﴾ (الانفال : ٦٦)

''اب خدا نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا کہ تم میں کچھ کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں سے ایک سو ثابت قدم رہنے والے شخص ہوں گے تو وہ دوسو پر غالب رہیں گے اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو وہ دو ہزار پر خدا کے حکم سے غالب رہیں گے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں اور ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہے''۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اس آیت سے یہ فرض ہو گیا کہ دوسو کافروں کے مقابلے میں ایک سو مومنوں کا بھاگنا منع ہے۔ (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)

اگر مومن اس سے کم ہوں تو بھاگ سکتے ہیں۔ یعنی ایک مومن دو کافروں سے نہ بھاگے البتہ کافروں کی تعداد دگنی سے زائد ہو تو پھر جائز ہے۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۱۶:

رعایا اور ماتحت پر ظلم اور ان سے دھوکا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ (الشوریٰ : ۴۲)

''جرم اور الزام تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں' یہی لوگ ہیں جن کو تکلیف دینے والا عذاب ہوگا''۔

اور فرمایا:

﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ☆ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَ أَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ﴾ (ابراھیم : ۴۲-۴۳)

''اور مومنو! مت خیال کرنا کہ یہ ظالم جو عمل کر رہے ہیں خدا ان سے بے خبر ہے۔ وہ تو ان کو اس دن تک مہلت دے رہا جس میں دہشت کی وجہ سے آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی اور لوگ سر اٹھائے میدان قیامت کی طرف دوڑ رہے ہوں گے' ان کی نگاہیں ان کی طرف نہ لوٹ سکیں گی اور ان کے دل خوف کی وجہ سے ہوا ہو رہے ہوں گے''۔

اور فرمایا:

﴿ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ﴾ (الشعراء : ۲۲۷)

''اور ظالم عنقریب جان لیں گے کہ کون سی جگہ لوٹ کر جا رہے ہیں''۔

اور فرمایا:

﴿ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ، لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴾ (المائدہ : ۷۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

’’اور وہ جو برے کام کرتے تھے ان سے ایک دوسرے کو روکتے نہ تھے۔ بلاشبہ وہ برا کرتے تھے‘‘۔

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا)).[1]

’’یعنی جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے‘‘۔

اور فرمایا:

((اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).[2]

’’یعنی ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث ہوگا‘‘۔

اور فرمایا:

((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ)).[3]

’’تم میں سے ہر شخص (کسی نہ کسی چیز کا) نگہبان اور رکھوالا ہے اور تم میں سے ہر شخص سے اس کی رعایا اور ماتحت افراد کے متعلق سوال کیا جائے گا‘‘۔

اور آپؐ نے فرمایا:

((أَيُّمَا رَاعٍ غَشَّ رَعِيَّتَهُ فَهُوَ فِي النَّارِ)).[4]

’’جس رکھوالے اور حاکم نے اپنی رعایا سے دھوکہ و بددیانتی کی وہ آگ میں داخل ہوگا‘‘۔

---

1 اسے مسلم نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

2 اسے بخاری، مسلم اور ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

3 اسے بھی بخاری و مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

4 اسے طبرانی نے الاوسط اور الصغیر میں انسؓ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں عبداللہ بن میسرہ کے علاوہ تمام راوی ثقہ ہیں۔ البتہ صحیحین میں اور دوسری کتب میں معقل بن یسار اور ابن عباس وغیرہ رضی اللہ عنہم سے صحیح سند کے ساتھ اس کے شواہد موجود ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور فرمایا:

((مَنِ اسْتَرْعَاهُ اللّٰهُ رَعِيَّةً ثُمَّ لَمْ يَحِطْهَا بِنُصْحِهِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ))

''جس شخص پر اللہ تعالیٰ کسی رعایا کی ذمے داری عائد کرے پھر وہ اس کی خیر خواہی کا خیال نہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے''۔

(اسے بخاری نے روایت کیا ہے)

اور بخاری ہی کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں کہ جب وہ مرتا ہے تو اس وقت اگر وہ اپنی رعایا کے ساتھ ظلم اور دھوکے سے پیش آنے والا ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ جنت کو حرام قرار دے دیتا ہے۔

اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کے درمیان فیصلے اور حکومت کرنے والے شخص کو قیامت کے دن پکڑ لیا جائے گا اور ایک فرشتہ اسے گدی سے پکڑ لے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ اسے حکم دے کہ اسے پھینک دے تو وہ اسے پھینک دے گا اور وہ جہنم میں چالیس سال تک گرتا ہی چلا جائے گا۔ (اسے امام احمد نے روایت کیا ہے)

امیر کے لیے ہلاکت:

اور فرمایا: امیر بننے والوں کے لیے ہلاکت ہے' قوم کے معاملات کی دیکھ بھال کرنے والوں کے لیے بھی ہلاکت ہے اور جن کے پاس امانت رکھی جائے ان کے لیے بھی ہلاکت ہے۔ کچھ لوگ قیامت کے دن یہ خواہش کریں گے کہ کاش ان کے پیشانی کے بالوں کو ثریا ستارے کے ساتھ لٹکا دیا جاتا اور عذاب میں مبتلا رہتے لیکن یہ امارت اور امانت وغیرہ کے کاموں کو اختیار نہ کرتے۔[1]

آپؐ نے فرمایا: قیامت کے دن انصاف پرست قاضی پر بھی ایک ایسی مشکل گھڑی آئے گی کہ وہ بھی تمنا کرنے لگے گا کہ کاش اس نے دو شخصوں کے

---

[1] اسے احمد نے کئی سندوں کے ساتھ ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے اور بعض کے راوی ثقہ ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

درمیان ایک کھجور کا بھی کبھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔[1]

اور آپؐ نے فرمایا: دس شخصوں پر متعین ہونے والے ہر امیر کو قیامت کے دن اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن کی طرف کر کے جکڑے ہوئے ہوں گے پھر یا تو اس کا عدل اسے آزاد کر دے گا یا اس کا ظلم اسے ہلاک کر دے گا۔[2]

رسول اکرم ﷺ نے ایک دفعہ یہ دعا مانگی:

((اَللّٰھُمَّ مَنْ وَلِیَ مِنْ أَمْرِ ھٰذِہِ الْأُمَّۃِ شَیْئًا فَرَفَقَ بِھِمْ فَارْفُقْ بِہٖ وَ مَنْ شَفِقَ عَلَیْھِمْ فَاشْفُقْ عَلَیْہِ)).[3]

''اے اللہ! جو شخص اس امت کے کسی معاملے کا والی اور نگران بنے پھر وہ ان کے ساتھ نرمی سے پیش آئے تو تو بھی اس کے ساتھ نرمی سے پیش آ اور جو ان پر شفقت و مہربانی کرے تو بھی اس پر مہربانی و شفقت فرما''۔

اور یہ بددعا بھی فرمائی:

((مَنْ وَلَّاہُ اللّٰہُ شَیْئًا مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِھِمْ وَ خَلَّتِھِمْ وَ فَقْرِھِمْ احْتَجَبَ اللّٰہُ دُوْنَ حَاجَتِہٖ وَ خَلَّتِہٖ وَ فَقْرِہٖ)).[4]

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے کسی معاملے کا نگران بنائے اور وہ ان کی حاجت و مفلسی اور فقیری کے آگے پردہ اور رکاوٹ قائم کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاجت، مفلسی اور فقیری کے آگے پردہ ڈال دے''۔

---

1 اسے بزار نے صحیح سند کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

2 اسے احمد اور ابن حبان نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

3 اسے مسلم اور نسائی نے عائشہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

4 اسے ابوداؤد اور ترمذی نے عمرو بن مرہ جہنی سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فاسق اور ظالم امیر سے رسول مکرم ﷺ کی لاتعلقی:

اور آپؐ نے فرمایا: عنقریب کچھ فاسق و ظالم لوگ امیر بنیں گے، جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم پر تعاون کرے گا تو وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں (یعنی میرا اس سے کوئی تعلق نہیں) اور وہ میرے پاس حوض کوثر پر حاضر نہیں ہو سکے گا۔[1]

اور فرمایا: میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہوں گے جن کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی: ایسا بادشاہ جو ظالم اور دھوکے باز ہو اور دین میں غلو کرنے والا، حد سے بڑھنے والا۔ بلکہ ان کے خلاف گواہی دی جائے گی اور ان سے براءت کا اظہار کیا جائے گا۔[2]

اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے سخت عذاب پانے والا وہ امام اور حکمران ہوگا جو ظالم ہو۔[3]

اور آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! نیکی کا حکم دیا کرو اور برائی سے منع کیا کرو پہلے اس سے کہ ایسا وقت آئے کہ تم اللہ سے دعائیں کرو گے لیکن وہ قبول نہیں کرے گا اور پہلے اس سے کہ تم اللہ سے مغفرت طلب کرو گے لیکن وہ تمھیں معاف نہیں کرے گا۔ یہود کے علماء اور نصاریٰ کے درویشوں نے جب نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا

---

[1] اسے احمد اور ترمذی نے بیان کیا ہے اور نسائی اور بزار نے صحیح قرار دیا ہے اور یہ کعب بن عجرہؓ سے مروی ہے۔

[2] اسے طبرانی نے الکبیر میں ابو امامہؓ سے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

[3] اسے طبرانی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں سوائے لیث بن سلیم کے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کی زبانوں پر ان کے اوپر لعنت برسائی پھر تمام کو یعنی علماء اور عوام کو آزمائش میں مبتلا کر دیا۔[1]

اور آپؐ نے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)).[2]

''جس شخص نے ہمارے اس دین کے معاملے میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں نہ تھی تو وہ مردود ہے''۔

اور فرمایا:

((وَ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوىٰ مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)).[3]

''جس شخص نے کوئی نیا کام ایجاد کیا یا کسی ایجاد کرنے والے بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ' فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے نہ کوئی فرضی عبادت قبول کرے گا اور نہ نفلی''۔

اور فرمایا:

((مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ ، لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ)).[4]

''جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہ کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت نہیں کرتا جو لوگوں پر رحمدل نہ ہو''۔

---

[1] اسے اصبہانی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور منذری نے اس کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

[2] اسے بخاری و مسلم اور ابوداؤد نے عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔

[3] اسے بخاری و مسلم اور ترمذی نے جریر بن عبداللہؓ سے روایت کیا ہے۔

[4] اسے بخاری و مسلم نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔ اس حدیث میں سات قسم کے لوگوں کو یہ سایہ ملنے کا تذکرہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور آپؐ نے فرمایا: عدل کرنے والے امام و حکمران کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایہ عطا کرے گا جب اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔[1]

اور فرمایا: انصاف کرنے والے نور کے منبروں پر براجمان ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلے میں' اپنے گھروں میں اور اپنے ماتحت افراد اور ذمے میں آنے والے معاملات میں عدل و انصاف کو لازم پکڑتے ہیں۔[2]

جب رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو اسے یہ وصیت فرمائی کہ لوگوں کے عمدہ مالوں سے بچتے رہنا اور مظلوم کی بد دعا سے بھی بچنا کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔ (یہ بخاری کی روایت ہے)

اور آپؐ نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور ان میں سے ایک جھوٹا بادشاہ ہے۔

اور فرمایا: تم امارت و حکمرانی پر حرص کرتے ہو لیکن عنقریب قیامت کے دن یہ پشیمانی و ندامت کا باعث ہوگی (یہ بخاری کی روایت ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ) آپؐ نے فرمایا: ہم اللہ کی قسم! یقیناً اس حکمرانی و امارت کے کام کا والی و نگران اس شخص کو نہیں بناتے جو اس کا سوال کرے یا اس پر حرص کرے۔

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے کعب بن عجرہ! اللہ تعالیٰ تجھے بیوقوف لوگوں کی امارت و حکمرانی سے پناہ عطا فرمائے۔ میرے بعد کچھ ایسے امیر و حکمران آئیں گے جو نہ میری سیرت اپنائیں گے اور نہ میری سنت پر عمل کریں گے۔[3]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: جس شخص نے مسلمانوں کا قاضی بننا چاہا پھر وہ اس مقصد میں کامیاب ہوگیا اور اس کا عدل

---

[1] اسے مسلم اور نسائی نے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت کیا ہے۔

[2] اسے مسلم وغیرہ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

[3] اسے احمد اور بزار نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس کے ظلم پر غالب رہا تو اس کے لیے جنت ہے اور جس کا ظلم اس کے عدل پر غالب رہا اس کے لیے آگ ہے۔[1]

اور آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم امارت و حکمرانی پر حرص کرو گے لیکن وہ عنقریب قیامت کے دن باعث ندامت ہوگی۔[2]

حکمران اور پل صراط:

اور عمر رضی اللہ عنہ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی کوئی حدیث سنائیے تو وہ کہنے لگے میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: حکمران کو قیامت کے دن لایا جائے گا' پھر اسے جہنم کے پل صراط پر پھینکا جائے گا۔ وہ پل اسے ہلائے گا اور اس کا ہر جوڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا پھر اگر تو وہ اللہ تعالیٰ کی اپنے عمل میں اطاعت کرتا رہا ہوگا تو اسے وہاں سے گزار دیا جائے گا اور اگر اپنے کام میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا رہا ہوگا تو وہ پل اسے چیر پھاڑ کر رکھ دے گا اور اسے جہنم میں پچاس سال کے بقدر گرا دیا جائے گا۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اے ابوذرؓ! پھر اس کو طلب کون کرے گا؟ ابوذرؓ نے جواب دیا کہ وہ شخص جو اللہ کے لیے اپنا ناک کاٹ دے اور اپنے رخسار کو مٹی کے ساتھ ملا دے۔[3]

عمرو بن مہاجرؒ کہتے ہیں کہ مجھے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تو مجھے حق سے ہٹتا ہوا دیکھے تو اپنا ہاتھ میرے گریبان پر رکھ کر کہنا: اے عمر! کیا کر رہا ہے؟

اے ظالم کے نام سے خوش ہونے والے! تو نے کس قدر ظلم کیے۔ ایک قید خانے کا نام جہنم ہے اور حاکم (اللہ) برحق ہے۔ تیرے جھگڑے میں تیری کوئی دلیل نہ ہوگی' قبر ایک ہولناک جگہ ہے۔ تو اپنی قید کو یاد کر لے' حساب بہت لمبا ہوگا' اپنے آپ

---

1. اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔
2. اسے بخاری اور نسائی نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔
3. اس طرح کی روایت ابن ابی الدنیا نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے جسے منذری نے ضعیف کہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کو چھڑا لے۔ ساری عمر ایک دن کی طرح ہے لہٰذا جلدی کر لے۔

تو اپنے مال سے خوش ہوتا ہے حالانکہ کمائی خبیث ہے' تو اپنی امیدوں سے خوش ہوتا ہے حالانکہ زندگی تیزی سے گزر رہی ہے۔ ظلم میں سے ایک پورے کے برابر بھی نہیں چھوڑا جائے گا (سب کا حساب ہوگا) جب تو کسی ظالم کو غالب ہوتا دیکھے تو پرسکون رہ کیونکہ بسا اوقات جب وہ کسی رات کو سوئے گا تو اس کے جسم میں پھوڑے نکل آئیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۱۷:

تکبر

تکبر کرنا' خود کو بڑا سمجھنا' فخر و غرور کرنا اور خود پسند بننا کبیرہ گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ قَالَ مُوسٰى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴾ (غافر : ۲۷)

''اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ میں ہر متکبر سے جو حساب کے دن یعنی قیامت پر ایمان نہیں لاتا' اپنے اور تمھارے پروردگار کی پناہ لے چکا ہوں''۔

اور فرمایا:

﴿ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴾ (النحل : ۲۳)

''یقیناً وہ اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص اپنی چال میں تکبر و فخر پیدا کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا۔ وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔

اور آپؐ نے فرمایا: زبردست بننے والوں اور تکبر کرنے والوں کو قیامت کے دن چیونٹیوں کی طرح بنا کر اکٹھا کیا جائے گا' لوگ ان کو روندیں گے اور ہر جانب سے ان پر ذلت آ پڑے گی۔[1]

سلف میں سے کسی کا قول ہے کہ سب سے پہلے جس گناہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اس کائنات میں نافرمانی کی گئی وہ تکبر تھا۔

---

[1] اسے بخاری اور نسائی وغیرہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جیسے کہ اللہ نے فرمایا:

﴿ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ ﴾ (البقرة : ٣٤)

''اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا تمام سجدہ ریز ہو گئے۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کرنے لگا اور وہ کافروں میں سے تھا''۔

جو شخص حق کے مقابلے میں تکبر کا اظہار کرتا ہے تو اس کا ایمان کچھ نفع بخش ثابت نہ ہوگا جیسے کہ ابلیس کا حال ہوا۔

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا۔[1] (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴾ (لقمان : ١٨)

''یقیناً اللہ تعالیٰ ہر تکبر و فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا''۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: عظمت میرا ازار ہے اور تکبر میری چادر ہے جو شخص ان دونوں میں سے کسی چیز کو مجھ سے کھینچنا چاہے گا میں اسے آگ میں پھینک دوں گا۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

جنت اور جہنم کی آپس میں بحث:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دفعہ جنت اور جہنم کی آپس میں بحث ہونے لگی جنت نے کہا: مجھے کیا ہے کہ میرے اندر صرف کمزور اور نچلے درجے کے لوگ داخل ہوں گے؟ اور جہنم کہنے لگی کہ میں زبردست سرکشی اور متکبر لوگوں کے ساتھ ترجیح دی گئی

---

1 اسے نسائی اور ترمذی نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہوں۔[1] (یہ لمبی حدیث ہے)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ﴾ (لقمان : ۱۸)

''اور غرور کے طور پر لوگوں سے اپنا گال نہ پھلانا اور زمین میں اکڑ کر نہ چلنا کیونکہ خدا کسی تکبر و فخر کرنے والے خود پسند کو پسند نہیں کرتا''۔

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا۔ آپ نے فرمایا: دائیں ہاتھ سے کھا۔ وہ کہنے لگا کہ مجھے اس کی طاقت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: تو کبھی بھی اس کی قدرت نہ رکھے۔ اس نے یہ بات صرف اور صرف تکبر کی وجہ سے کہی تھی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس کے بعد کبھی بھی وہ اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے منہ تک نہ لے جا سکا۔ (یہ مسلم کی روایت ہے)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں آگ والوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر وہ شخص جہنمی ہے جو سخت مزاج، مال جمع کرنے والا بخیل (پیٹو، اکڑ کر چلنے والا) اور متکبر ہو۔[2]

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اکڑ کر چلتا ہے اور خود کو بڑا سمجھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا

---

[1] اسے مسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور باقی ماندہ حدیث یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے دونوں کے درمیان یہ فیصلہ کیا اور فرمایا کہ تو میری جنت ہے اور رحمت ہے میں تیرے ساتھ جس پر چاہوں رحم فرماؤں گا اور آگ سے فرمایا کہ تو میرا عذاب ہے میں تیرے ساتھ جس کو چاہوں عذاب دوں گا اور تم دونوں کا بھرنا میرے ذمے ہے۔

[2] اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔[1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث ہے کہ سب سے پہلے جہنم میں داخل ہونے والے تین شخص یہ ہوں گے: ظالم حکمران، زکوٰۃ نہ دینے والا مالدار اور متکبر فقیر۔[2]

صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخصوں کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے نہ دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا: ٹخنوں سے نیچے کپڑا (ازار، سلوار) لٹکانے والا، احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم سے سامان فروخت کرنے والا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹخنوں سے نیچے جس قدر ازار اور تہہ بند ہوگا وہ حصہ آگ میں جلے گا۔[3]

سب سے بڑا متکبر:

سب سے بڑا متکبر وہ شخص ہے جو بندوں پر خود کو علم کی وجہ سے بڑا سمجھے اور خود کو اپنے آپ میں اپنی فضیلت کی وجہ سے اونچا سمجھے۔ ایسے شخص کو اس کا علم نفع نہیں دے گا۔ کیونکہ جو شخص علم کو آخرت کے لیے حاصل کرتا ہے اس کا علم اسے منکسر المزاج، عجز و انکسار کرنے والا بنا دیتا ہے، اس کے دل میں خشوع اور ڈر پیدا کرتا ہے اور وہ اپنے نفس کو مسکین و حقیر سمجھتا ہے۔ وہ اپنے نفس پر ہر وقت گھات لگائے رہتا ہے، اس سے کوتاہی کا شکار نہیں ہوتا بلکہ اس کا ہر وقت محاسبہ کرتا ہے اور اس کی اصلاح کے لیے جستجو کرتا ہے۔ اور اگر وہ اس سے غفلت اختیار کرے تو نفس اسے سیدھے راستے سے اکھیڑ کر ہلاکت کے گڑھے میں پھینک دے۔

اس کے برعکس جو شخص فخر اور سرداری کے لیے حاصل کرے خود کو مسلمانوں پر بڑا سمجھے، ان کو حقیر سمجھے، ان کو احمق سمجھے اور کسی خاطر میں نہ لائے تو یہ سب سے بڑا تکبر کرنے والا شخص ہے۔ اور جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت و عظمت سے ہمیں اس برائی سے پناہ عطا فرمائے۔ آمین

---

1. اسے طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔
2. اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔
3. اسے بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۱۸:

جھوٹی گواہی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ﴾ (الفرقان : ۷۲)

''اور وہ (رحمٰن کے بندے) جھوٹ کو حاضر نہیں ہوتے یا جھوٹی گواہی نہیں دیتے''۔

ایک روایت[1] میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جھوٹی گواہی کو شرک کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ دو دفعہ آپؐ نے یہ فرمایا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴾ (الحج : ۳۰)

''یعنی بتوں کی پلیدگی سے بھی بچو اور جھوٹی بات سے بھی پرہیز کرو''۔

ایک[2] حدیث میں ہے کہ جھوٹے گواہ کے قدم قیامت کے دن کھڑے ہونے کی جگہ سے نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ اس کے لیے آگ لازم قرار دے دی جائے گی۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جھوٹا گواہ بہت سے گناہوں کا مرتکب ہے:

❶ جھوٹ اور افتراء:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴾ (غافر : ۲۸)

''یقیناً اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والے اور جھوٹے کو راہ نہیں دیتا''۔

---

[1] اس حدیث کو ابوداوٗد' ترمذی و ابن ماجہ نے خریم بن فاتک سے مرفوع بیان کیا ہے اور طبرانی نے الکبیر میں ابن مسعود سے حسن سند کے ساتھ موقوف روایت کیا ہے۔

[2] اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حدیث میں[1] ہے کہ مومن کی طبیعت میں ہر چیز آ سکتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔

2 جھوٹا شخص اس آدمی پر ظلم کر رہا ہوتا ہے جس پر اپنی طرف سے گھڑی ہوئی گواہی دیتا ہے اور اس کی گواہی کی وجہ سے اس بے چارے کا مال' عزت اور روح مجروح ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات اسے جان سے بھی ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔

3 جھوٹا شخص اس آدمی پر بھی ظلم کر رہا ہوتا ہے جس کے حق میں وہ گواہی دیتا ہے کیونکہ وہ اس کو حرام مال میں مبتلا کر رہا ہوتا ہے وہ اس کی گواہی کی وجہ سے حرام مال کھا کر جہنم کا ایندھن بن جاتا ہے۔

آپؐ نے فرمایا: میں جس شخص کے حق میں (اس کی چتر زبانی کی وجہ سے) اس کے بھائی کے مال کا فیصلہ کر دوں حالانکہ اس پر اس کا حق نہیں ہے تو وہ اس کو نہ پکڑے کیونکہ میں اسے آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوتا ہوں۔[2]

4 جھوٹا گواہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز کو جائز قرار دے رہا ہوتا ہے اور جس مال' خون اور عزت کو اللہ تعالیٰ نے حرمت اور تحفظ دے رکھا ہوتا ہے یہ شخص اس حرمت کو پامال کر دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ کی خبر نہ دوں؟ اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا۔ خبردار اور جھوٹی بات خبردار اور جھوٹی گواہی ...... آپ اس آخری کلمے کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم کہنے لگے کہ کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

(اسے بخاری و مسلم نے ابوبکرؓ سے روایت کیا ہے)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کبیرہ گناہ سے اپنی پناہ اور حفاظت میں رکھے۔

---

[1] اسے بزار اور ابو یعلی نے سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں البتہ دار قطنی نے اس کے موقوف ہونے کو راجح قرار دیا ہے۔

[2] اسے بخاری و مسلم نے ام سلمہؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۱۹:

شراب نوشی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ یـٰأَیُّھَا الَّـذِیْـنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَـمَـلِ الشَّیْـطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆ اِنَّـمَـا یُرِیْدُ الشَّیْطَانُ أَنْ یُّوْقِعَ بَیْـنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴾ (المائدة : ۹۰ ـ ۹۱)

''اے ایمان والو! شراب' جوا' بت اور پانسے یہ سب ناپاک کام شیطانی اعمال میں سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تاکہ کامیاب ہوسکو۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمھارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمھیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے۔ تو تم کو ان کاموں سے باز رہنا چاہیے''۔

ان آیات مبارکہ میں اللہ عزوجل نے شراب سے منع فرمایا اور ڈرایا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا فرمان[1] ہے: اِجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ. یعنی شراب سے بچو کیونکہ یہ تمام خبیث کاموں اور گناہوں کی جڑ ہے۔ تو جو شخص شراب سے نہیں بچے گا وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کا مرتکب ہوکر عذاب کا مستحق ٹھہرے گا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ مَـنْ یَّعْصِ الـلّٰـهَ وَ رَسُوْلَـهٗ وَ یَتَـعَـدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴾ (النساء : ۱٤)

''اور جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر ﷺ کی نافرمانی کرے اور اس کی حدود

---

[1] [illegible] صحیح قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے تجاوز کرے' وہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن عذاب ہے''۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف گئے اور ان سے کہا کہ شراب حرام کردی گئی ہے اور شرک کے ساتھ اسے برابر قرار دیا گیا ہے۔[1]

عبداللہ[2] بن عمرو رضی اللہ عنہما کا موقف تھا کہ شراب سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے۔ اور یہ بلا شبہ تمام گناہوں کی بنیاد ہے اور اس کے پینے والے پر بہت سی احادیث میں لعنت ڈالی گئی ہے۔[3]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے اور جس نے دنیا میں شراب پی لی اور اس سے توبہ کیے بغیر مر گیا اور وہ اس پر ہمیشگی کرتا رہتا تھا تو وہ آخرت میں جنت کی شراب سے محروم رہے گا۔

(اسے مسلم' بخاری وغیرہ نے روایت کیا ہے)

امام مسلم نے جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب نوش کے لیے اپنے اوپر یہ ذمہ ٹھہرایا ہے کہ اسے ''طینۃ الخبال'' میں سے پلائے گا۔ کسی نے پوچھا: اے اللہ کے پیغمبرؐ! یہ کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا: یہ آگ والوں کا پسینہ ہے یا آگ والوں کا نچوڑ ہے۔

صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا میں شراب پی لی وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

---

1. اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔
2. اسے طبرانی اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔
3. مثلاً ابوداؤد اور ابن ماجہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث' ابن ماجہ اور ترمذی میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اور ابوداؤد' احمد' ابن حبان اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یاد رکھیے کہ شراب پر ہمیشگی کرنے والا بتوں کے پجاری کی طرح ہے۔ امام احمدؒ نے اپنی مسند میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہمیشہ شراب پینے والا بت کے پجاری کی طرح ہے۔

شراب نوشی پر قائم رہنے والا جنتی نہیں ہوگا:

یاد رکھیے ہمیشہ شراب پینے والا بغیر توبہ کیے مر جائے تو جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں نہ تو والدین کا نافرمان داخل ہوگا اور نہ ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام قرار دی ہے: ہمیشہ شراب پینے والا' والدین کا نافرمان اور دیوث یعنی وہ شخص جو اپنی بیوی کی برائی پر خاموش رہتا ہے یعنی بے غیرت۔

یاد رکھیے نشے میں دھت آدمی کی کوئی نیکی قبول نہیں ہوتی۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین اشخاص کی نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی دوسری نیکی آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے: بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ وہ اپنے مالکوں کی طرف واپس آ جائے اور ان کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ رکھ دے' وہ عورت جس پر اس کا خاوند ناراض ہو یہاں تک کہ وہ اس سے راضی ہو جائے' نشے میں مدہوش' یہاں تک کہ اس کا نشہ اتر جائے۔[1]

عربی زبان میں شراب کو ''خمر'' کہتے ہیں جس کا معنی ہے ڈھانپنا۔ تو ہر وہ چیز جو عقل کو ڈھانپ لے اسے ''خمر'' کہا جائے گا خواہ وہ تر ہو یا خشک۔ کوئی مشروب ہو یا کھائی جانے والی چیز۔

شراب نوش کی نماز:

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شراب نوشی کرنے والے کی کوئی نماز اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک اس کے جسم میں اس کا کوئی حصہ باقی رہتا ہے۔[1]

ایک روایت میں ہے جو شخص شراب نوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے کوئی چیز قبول نہیں کرتا اور جو اس کی وجہ سے نشے میں مدہوش ہو جائے اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی۔ اگر وہ توبہ کر کے پھر یہ کام شروع کر دے تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے جہنم کا پگھلا ہوا تانبا یا تلچھٹ پلائے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جو شخص شراب پی لے اور اسے نشہ نہ چڑھے تو اللہ تعالیٰ چالیس رات تک اس سے اعراض کر لیتا ہے۔ اور جو شخص شراب پی کر نشے میں مدہوش ہو جائے اللہ تعالیٰ اس سے چالیس رات تک نہ فرضی عبادت قبول کرتا ہے اور نہ نفلی۔ اگر وہ اسی حالت میں مر جائے تو بتوں کے پجاری کی موت مرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر حق ہو جاتا ہے کہ اسے ''طینۃ الخبال'' میں سے پلائے۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے پیغمبر! یہ طینۃ الخبال کیا چیز ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا یہ آگ والوں کا نچوڑ ہے یعنی پیپ، کچلہو اور خون۔[2]

عبداللہ بن ابی اوفی نے فرمایا: جو شخص شراب پر ہمیشگی کرتا کرتا مر گیا وہ لات وعزیٰ کے پجاری کی موت مرے گا۔ کسی نے پوچھا کہ کیا شراب پر ہمیشگی کرنے والا وہ شخص ہے جو کبھی بھی اس سے افاقہ حاصل نہ کر سکے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو جب شراب دیکھتا ہے پی لیتا ہے خواہ کئی سال کا عرصہ درمیان میں آ جائے۔

---

[1] اسے موضوع روایات میں ذکر کیا گیا ہے اور یہ اللآلئ المصنوعہ میں عبد بن حمید کے حوالے سے موجود ہے۔

[2] یہ روایت مختلف الفاظ سے موجود ہے مثلاً ابن حبان اور حاکم نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یاد رکھیے شراب پینے والا جب شراب پی رہا ہوتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا۔
جیسے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: چور چوری کی حالت میں مومن نہیں ہوتا' زانی زنا کی حالت میں مومن نہیں ہوتا' شراب نوشی کرنے والا شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا۔ اور اس کے بعد توبہ پیش کی جائے گی [1]

حدیث میں ہے کہ جو شخص زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کو اس طرح اتار دیتا ہے جس طرح کوئی شخص قمیص کو اپنے سر سے اتار لیتا ہے۔
اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ جس نے شام کے وقت شراب پی وہ صبح مشرک ہو جائے گا اور جس نے صبح کے وقت شراب پی وہ شام کو مشرک ہو جائے گا۔[2]

اور اسی میں یہ بھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کی خوشبو پانچ سو سال کے فاصلے سے سونگھی جا سکتی ہے لیکن والدین کا نافرمان' احسان جتلانے والا' ہمیشہ شراب پینے والا اور بت کی پوجا کرنے والا اس کو پا بھی نہیں سکے گا۔[3]

امام احمد ابو یعلیٰ اور ابن حبان وغیرہ نے صحیح سند سے روایت کیا ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: شراب پر ہمیشگی کرنے والا' جادو پر ایمان رکھنے والا اور قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اور جو شخص شراب پیتے پیتے مرگیا تو اللہ تعالیٰ اسے نہر ''غوطہ'' میں سے پلائے گا اور یہ وہ پانی ہے جو زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں سے نکل نکل کر بہہ رہا ہوگا۔ تمام جہنمیوں کو زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں سے اٹھنے والی بو تکلیف دے رہی ہوگی۔ (خود اس کا کیا حال ہوگا)۔

---

[1] اسے بخاری ومسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے اور آخری الفاظ مسلم کے ہیں۔

[2] اسے حاکم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

[3] اسے طبرانی نے الصغیر میں ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے اور منذری نے اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں پر رحمت کرنے کے لیے اوران کو ہدایت دینے کے لیے مجھے بھیجا ہے۔ مجھے اس نے گانے بجانے کے آلات' بانسریاں اور جاہلیت کے معاملات مٹانے کے لیے بھیجا ہے۔[1]

اور میرے رب نے اپنی عزت کی قسم اٹھائی ہے کہ میرا جو بندہ بھی شراب کا ایک گھونٹ پیے گا میں اسے اس کے بقدر جہنم کا گرم کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا۔ اور جو شخص میرا بندہ میرے ڈر سے اسے چھوڑ دے گا میں اسے جنتوں میں بہترین ہم نشینوں کے ساتھ جنتی شراب طہور پلاؤں گا۔

شراب باعث لعنت:

شراب کی وجہ سے بہت سے لوگوں پر لعنت برسائی جاتی ہے۔ ابوداؤد نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خود شراب پر' اس کے پینے والے پر' اس کے پلانے والے پر' اس کے بیچنے والے پر' اس کے خریدنے والے پر' اسے کشید کرنے والے پر اور کشید کروانے والے پر' اسے اٹھانے والے پر اور جس کی طرف اٹھائی جا رہی ہے اس پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر' ان سب پر لعنت ڈالی گئی ہے۔[2]

امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میرے پاس جبرئیلؑ آئے۔ اور کہا کہ اے محمدؐ! بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب پر' اسے کشید کرنے والے پر' اسے کشید کروانے والے پر' بیچنے والے پر' خریدنے والے پر' پینے والے پر' اس کی قیمت کھانے والے پر' اسے اٹھانے والے پر' جس کی طرف اسے لے جایا جا رہا ہو اس پر' اسے پلانے والے پر اور پینے کے لیے مانگنے والے پر لعنت کی ہے۔

---

[1] اسے احمد نے ابوامامہؓ سے روایت کیا ہے اس کی سند میں علی بن یزید الھانی کو اکثر نے ضعیف قرار دیا ہے۔

[2] اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور ترمذی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شرابی کی تیمارداری:

شراب نوشی کرنے والا اگر بیمار ہو تو اس کی تیمارداری کرنا منع ہے اور اسے سلام بھی نہیں کہنا چاہیے۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب شراب نوشی کرنے والے بیماری میں مبتلا ہوں تو ان کی تیمارداری نہ کیا کرو۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: شراب پینے والوں کو سلام نہ کہا کرو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شراب پینے والوں کے ساتھ نہ بیٹھا کرو، وہ بیمار ہوں تو ان کی تیمارداری نہ کیا کرو، ان کے جنازوں میں شامل نہ ہوا کرو۔ شراب نوش کو قیامت کے دن اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہوگا، زبان کو سینے پر لٹکائے ہوئے ہوگا، منہ سے تھوک بہہ رہا ہوگا، ہر دیکھنے والا اس سے نفرت کرے گا اور اسے پہچان لے گا کہ وہ شراب نوش ہے۔[1]

بعض علماء کا بیان ہے کہ ان کی تیمارداری سے اور ان کو سلام کہنے سے اس لیے روکا گیا ہے کہ شراب پینے والا شخص فاسق اور ملعون ہے۔ اس پر اللہ اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت ہے۔ اگر کوئی شخص اسے خریدتا اور نچوڑتا ہے تو اس پر دو دفعہ لعنت ہے۔ اگر دوسروں کو پلاتا بھی ہے تو تین دفعہ لعنت کا شکار ہوتا ہے۔ اسی لعنت کی وجہ سے نہ تو اس کی بیمار پرسی کرنی چاہیے اور نہ اسے سلام کہنا چاہیے۔ الا یہ کہ توبہ کرے۔ کیونکہ جو شخص توبہ کر لیتا ہے اللہ بھی اس پر رجوع فرما لیتا ہے۔

شراب سے علاج:

ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میری بیٹی بیمار ہو گئی میں نے اس کے لیے ایک پیالے میں نبیذ بنایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو وہ نبیذ جوش مار رہا تھا۔ آپؐ نے پوچھا: اے ام سلمہؓ! یہ کیا ہے؟ میں نے بتایا کہ میں اس کے ساتھ اپنی بیٹی کا علاج کرنا

---

[1] اسے ابن الجوزی نے موضوعات میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چاہتی ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کی شفا اس چیز میں نہیں رکھی جسے اس نے امت پر حرام قرار دیا ہے۔[1]

شراب کے متعلق متفرق روایات:

ابو نعیم نے ''الحلیۃ'' میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک مٹکے میں نبیذ لایا گیا جس سے جوش مارنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ آپ ؐ نے فرمایا: اسے دیوار پر دے مارو کیونکہ یہ اس شخص کا مشروب ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔

آپ ؐ نے فرمایا: جس شخص کے سینے میں کتاب اللہ یعنی قرآن مجید کی ایک بھی آیت ہو اور اس پر شراب کو اندر داخل کرے تو اس آیت کا ہر حرف قیامت کے دن آگے گا اور اسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور کھڑا کرے گا اور اس سے جھگڑے گا اور جس سے قرآن جھگڑے گا وہ مغلوب ہو جائے گا۔ اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جس کے ساتھ قرآن جھگڑا کرے گا۔

آپ ؐ سے یہ بھی منقول ہے کہ جو قوم بھی دنیا میں نشہ آور چیز پر جمع ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان کو آگ میں جمع کر دے گا۔ پھر وہ ایک دوسرے متوجہ ہو کر ملامت کریں گے' ان میں سے ایک شخص دوسرے کو کہے گا: اللہ تعالیٰ تجھے میری طرف سے اچھا بدلہ نہ دے تو نے ہی مجھے اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔ اور وہ شخص اس سے یہی الفاظ کہے گا۔

شرابی کی سزا:

یہ بھی مروی ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا: جو شخص دنیا میں شراب نوشی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے سیاہ ناگ یعنی انتہائی سانپوں کے زہر کا ایک گھونٹ منہ میں داخل کرے

---

[1] اسے بیہقی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور یہ روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے احمد و حاکم نے روایت کی ہے اور اسے بخاری نے بھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے صیغہ جزم کے ساتھ معلق طور پر بیان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گا جس سے اس کے چہرے کا گوشت برتن میں گر پڑے گا قبل اس کے کہ وہ اسے نگلے۔ جب وہ اسے نگل لے گا تو اس کا سارا گوشت اور چمڑا گر جائے گا جس سے تمام آگ والوں کو بھی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ خبردار شراب پینے والا' اسے کشید کرنے والا' کشید کروانے والا' اسے اٹھانے والا' جس کی طرف اٹھائی جائے اور اس کی قیمت کھانے والا تمام کے تمام گناہ میں برابر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے نہ کوئی نماز قبول کرتا ہے اور نہ روزہ اور نہ حج۔ یہاں تک کہ وہ توبہ کر لیں۔ اگر وہ توبہ سے پہلے پہلے مر جائیں تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان کو دنیا میں پیے ہوئے ہر گھونٹ کے بدلے میں جہنم کا پیپ کچلہو پلائے۔ خبردار ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔

آپ ؐ کے قول کے ہر نشہ آور چیز شراب ہے۔ اس میں حشیشہ بھی شامل ہے جیسے کہ آگے ان شاء اللہ اس پر بحث آئے گی۔

یہ بھی مروی ہے کہ جب شراب پینے والوں کو پل صراط پر لایا جائے گا تو جہنم کے داروغے ان کو اُچک کر لے جائیں گے اور ان کو نہر خبال کے پاس لے آئیں گے۔ اور انھوں نے شراب کے جس قدر گلاس پی رکھے تھے ہر ایک کے بدلے میں ان کو وہاں سے ایک گھونٹ پلائیں گے۔ اگر اس کا ایک گھونٹ آسمانوں سے انڈیلا جائے تو تمام آسمان اس کی حرارت سے جل جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پناہ عطا فرمائے۔

اقوال سلف:

ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ جب شراب پینے والا مر جائے تو اسے دفن کر دو پھر اسے کسی لکڑی پر سولی چڑھا دو۔ پھر اس کی قبر اکھیڑ دو۔ پھر اگر اس کا چہرہ قبلے سے پھیرا نہ گیا ہو تو پھیر دو ورنہ اسے سولی پر ہی چھوڑ دو۔

فضیل بن عیاضؒ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ وہ اپنے ایک شاگرد کے پاس گئے جس کو موت آ رہی تھی وہ اسے کلمہ توحید کی تلقین کرنے لگے لیکن اس کی زبان بول نہیں رہی تھی۔ اس نے بار بار دہرایا تو وہ کہنے لگا میں یہ کلمہ نہیں پڑھ سکتا اور میں اس کلمے سے بری ہوں۔ فضیل اس کے پاس سے باہر نکل آئے اور وہ رو رہے تھے۔ پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

انھوں نے کچھ عرصے کے بعد اس شاگرد کو خواب میں دیکھا' اسے آگ کی طرف گھسیٹا جا رہا تھا۔ فضیلؒ نے اس سے پوچھا کہ تیری معرفت کدھر گئی؟ اس نے کہا: اے استاد محترم! مجھے ایک بیماری تھی۔ میں ایک ڈاکٹر کے پاس آیا تو اس نے یہ علاج بتایا کہ ہر سال میں شراب کا صرف ایک پیالہ پیا کرو۔ اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تیری بیماری تیرے ساتھ باقی رہے گی۔ میں ہر سال اسے پیتا رہا تا کہ علاج ہوتا رہے۔

یہ حال ہے اس شخص کا جو علاج کے لیے شراب پیتا تھا تو جو شخص بغیر کسی ضرورت کے ایسا کرتا رہتا ہے اس کا کیا حال ہو گا؟ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر آزمائش سے محفوظ فرمائے۔

ہم نے ایک دفعہ ایک توبہ کرنے والے سے پوچھا کہ تو نے توبہ کیوں کی؟ اس نے کہا کہ میں قبروں کو اکھیڑ کر دیکھا کرتا تھا۔ میں ان میں بعض مردوں کو دیکھتا کہ قبلے سے ان کا منہ پھیرا ہوتا تھا۔ میں ان کے گھر والوں سے ان کے متعلق پوچھتا وہ کہتے کہ وہ دنیا میں شراب پیا کرتے تھے اور بغیر توبہ کے مر گئے تھے۔

صالحین میں سے کسی کا قول ہے کہ میرا ایک چھوٹا بچہ فوت ہو گیا۔ جب میں نے اسے دفن کر دیا تو اس کی موت کے بعد میں نے اسے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ اس کا سر سفید ہو چکا ہے۔ میں نے کہا: بیٹا میں نے تو تجھے بچپن کی حالت میں دفن کیا تھا تجھے کس چیز نے بوڑھا کر دیا؟ وہ کہنے لگا: ابو جان! میرے ایک جانب میں ایک ایسا آدمی دفن کیا گیا جو دنیا میں شراب نوشی کیا کرتا تھا۔ اس کی آمد کی وجہ سے جہنم کے بھڑکنے کی آواز آنے لگی اور وہ ایسا بھڑکی کہ کوئی بچہ ایسا نہ رہا جس کا سر سفید نہ ہو گیا ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے پناہ دے اور عذاب کے اسباب سے محفوظ فرمائے۔

لہٰذا آدمی پر واجب ہے کہ موت کے آنے سے پہلے پہلے توبہ کر لے کہیں ایسا نہ ہو کہ موت کے وقت برے حال میں ہو۔ اور کہیں آگ میں نے جانا پڑے۔ اللہ پناہ دے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حشیشہ شراب کی طرح حرام ہے:

حشیشہ یہ بھنگ کے پتوں سے بنائی جانے والی ایک چیز ہے اور یہ شراب کی طرح حرام ہے اور اسے شرابی کی حد ہی لگے گی اور یہ شراب سے بھی بدتر ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے کہ یہ عقل اور مزاج کو خراب کر دیتی ہے حتی کہ آدمی کو بے غیرت بنا دیتی ہے' اس کے علاوہ بھی کئی طرح کی خرابیوں کا موجب بنتی ہے۔ اسے چرس' افیون وغیرہ کے نام دیئے جاتے ہیں۔ اور شراب اس لحاظ سے زیادہ خبیث ہے کہ یہ باہمی جھگڑے لڑائی کا موجب بنتی ہے۔ بہر حال یہ دونوں چیزیں ذکر الٰہی اور نماز سے روکتی ہیں۔

بعض علمائے متاخرین اس کی حد بیان کرنے میں توقف کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک اس کے عادی لوگوں کو تعزیری سزا دی جائے گی۔ اور وہ یہ اس لیے کہتے ہیں کہ ان کے گمان کے مطابق صرف عقل میں خرابی پیدا کرتی ہے' آدمی جھومتا نہیں اور یہ بھنگ ہی کی طرح ہے۔ اس کے متعلق متقدمین علماء کرام کے اقوال نہیں ملتے۔ لیکن یہ بات درست نہیں اس کے کھانے والے جوش میں آ جاتے ہیں۔ اور پھر اسے شراب کے پینے کی طرح چاہتے رہتے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اس کے بغیر وہ صبر نہیں کر سکتے اور جب اس کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں تو ذکر الٰہی اور نماز سے رک جاتے ہیں۔ پھر بے غیرتی اور بے حیائی' مزاج وعقل میں خرابی بھی ساتھ ساتھ ہے۔

اس میں اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ یہ افیون یا افیم کوئی مشروب نہیں ہے بلکہ کھائی جانے والی چیز ہے اور یہ مائع نہیں بلکہ جامد ہے۔ امام احمد وغیرہ کے مذہب کے مطابق یہ نجس ہے اور شراب کے مشروب کی طرح ہے۔ یہی مذہب اعتبار کے قابل ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ نجس نہیں اور شراب کے مانند نہیں کیونکہ یہ جامد چیز ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ اگر یہ جامد ہو تو شراب کی طرح نہیں اور اگر جامد نہ ہو بلکہ مائع ہو تو پھر شراب کی طرح ہے۔

بہر حال یہ افیون یہ اس خمر (شراب) میں لفظی ومعنوی ہر لحاظ سے داخل ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جس سے اللہ اور اس کے پیغمبر ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: اے اللہ کے پیغمبرﷺ! ہمیں دو شرابوں کے متعلق فتویٰ دیجیے جن کو ہم یمن میں تیار کرتے ہیں۔ ❶ ''بتع'' یہ شہد سے تیار ہوتی ہے۔ اسے نبیذ بنایا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ جوش مارتے ہیں۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نہایت جامع کلمات عطا کر رکھے تھے۔ آپ آخری بات بتا دیتے تھے۔ آپﷺ نے فرمایا: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. ہر نشہ اور چیز حرام ہے۔ (یہ مسلم کی روایت ہے)

اور آپﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جس چیز کا زیادہ استعمال نشے میں ڈال دیتا ہے، اس کو تھوڑا سا استعمال کرنا بھی حرام ہے۔

آپﷺ نے ان ارشادات میں کھائی جانے والی قسم اور پی جانے والی قسم کا فرق نہیں کیا بلکہ عام حکم جاری فرما دیا ہے۔ جس طرح کہ بسا اوقات شراب کے ساتھ آٹا گوندھ کر اسے روٹی کی صورت میں کھایا بھی جاتا ہے اور عموماً اسے پیا جاتا ہے۔ اسی طرح اس افیون کو بسا اوقات پانی میں حل کر کے پیا بھی جاتا اور عموماً اسے کھایا جاتا ہے۔ شراب اور افیون دونوں کھائی بھی جاتی ہیں اور ان کو پیا بھی جاتا ہے۔

لیکن متقدمین علماء نے ان کا ذکر اس لیے نہیں کیا کہ گزشتہ دور میں افیون ابھی ایجاد نہ ہوئی تھی بلکہ اس کی ابتداء اس وقت ہوئی جب تاتاریوں نے اسلامی ممالک میں قدم رکھا۔ اس کے متعلق کسی نے یہ شعر بھی کہے ہیں:

فَآكِلُهَا وَزَارِعُهَا حَلَالًا فَتِلْكَ عَلَى الشَّقِيِّ مُصِيبَتَانِ

''اسے حلال سمجھ کر کھانے والا اور کاشت کرنے والے بدبخت کے لیے یہ دو مصیبتیں بن گئیں''۔

اللہ کی قسم! ابلیس کسی چیز کے ساتھ اتنا خوش نہ ہوا ہوگا جس قدر وہ اس افیون اور چرس سے خوش ہے کیونکہ اس نے گھٹیا سوچ والوں کے لیے اسے مزین کر کے دکھایا اور انھوں نے اسے حلال سمجھ کر استعمال کیا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قُلْ لِمَنْ يَأْكُلُ الْحَشِيْشَةَ جَهْلًا   عِشْتَ فِيْ أُكْلِهَا بِأَقْبَحِ عَيْشَه

''افیون لاعلمی کی بنا پر کھانے والے سے کہہ کہ تو نے اسے کھا کر نہایت بری اور قبیح زندگی گزاری۔

قِيْمَةُ الْمَرْءِ جَوْهَرٌ فَلِمَاذَا   يَا أَخَا الْجَهْلِ بِعْتَهُ بِحَشِيْشَه

آدمی کی قیمت تو جواہرات ہیں۔تو نے اے جاہل شخص اسے کس لیے افیون کے بدلے فروخت کر دیا''۔

ایک نوجوان کا واقعہ:

عبدالملک بن مروان سے منقول ہے کہ ایک نوجوان اس کے پاس غمزدہ حالت میں روتا ہوا آیا اور کہنے لگا: اے امیرالمومنین! میں نے ایک بہت بڑا گناہ کر لیا ہے کیا میرے لیے کوئی توبہ ہے؟ عبدالملک نے پوچھا: کیا گناہ کر بیٹھا ہے؟ اس نے کہا: میرا گناہ بہت بڑا ہے۔ انھوں نے کہا کہ آخر وہ کیا ہے۔ جو بھی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کر کیونکہ وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور برائیوں سے درگزر کرتا ہے۔

اس نے کہا: اے امیرالمومنین! میں قبریں اکھیڑا کرتا تھا۔اور ان میں عجیب و غریب معاملات دیکھا کرتا تھا۔ انہوں نے پوچھا: مثلاً کیا دیکھتے تھے؟ اس نے کہا: اے امیرالمومنین! ایک دفعہ میں نے رات کو ایک قبر اکھیڑ دی۔کیا دیکھتا ہوں کہ اس کا منہ قبلے کی جانب سے پھیر دیا گیا ہے۔ میں اس سے ڈر گیا۔ میں نے باہر نکلنا چاہا تو اچانک قبر میں سے کسی کہنے والے کی آواز سنی۔تو اس میت سے پوچھتا کیوں نہیں کہ تیرا منہ قبلے کی جانب سے کیوں موڑ دیا گیا؟ میں نے پوچھا کہ ہاں بتاؤ کہ کیوں پھیرا گیا؟ تو اس نے کہا کہ یہ نماز میں سستی کرتا تھا اور اسے بہت ہلکا خیال کرتا تھا تو اب یہ اسی طرح کی سزا ہے۔

پھر میں نے ایک دفعہ ایک قبر اکھیڑی تو دیکھا کہ میت کو خنزیر بنا دیا گیا ہے اور اسے زنجیروں اور طوقوں کے ساتھ جکڑ دیا گیا ہے۔ میں ڈر گیا۔ اچانک کسی کہنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

والے نے کہا کہ اس کے عمل کے متعلق تو پوچھو کہ اسے یہ عذاب کیوں ہو رہا ہے؟ میں نے پوچھ لیا کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ وہ دنیا میں شراب پیا کرتا تھا اور بغیر توبہ کے مر گیا۔

پھر ایک تیسری قبر کو اکھیڑا تو دیکھا کہ میت کو آگ کی میخوں کے ساتھ زمین میں مضبوطی سے گاڑ دیا گیا ہے اور اس کی زبان گدی سے باہر نکالی گئی ہے۔ میں خوفزدہ ہو کر واپس ہوا تو آواز آئی کہ اس سے پوچھو کہ وہ اس مصیبت میں کیوں مبتلا ہے؟ تو میں نے پوچھ لیا کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ وہ پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ اور لوگوں کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچایا کرتا تھا۔ تو اب اسی طرح کی سزا میں جکڑا ہوا ہے۔

چوتھی قبر کو اکھیڑا تو اس کی میت کو آگ میں جھلتے دیکھا ... ڈر کر نکلنے لگا۔ آواز آئی کہ اس سے اس کی حالت کیوں نہیں پوچھتے؟ میں نے پوچھا کہ ... کیا حالت کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ یہ نماز کو چھوڑ دیا کرتا تھا۔

پانچویں قبر کو اکھیڑا تو عجیب منظر دیکھا کہ اس کی قبر کو حد نگاہ تک وسیع کر دیا گیا ہے اور اس میں نور پھیلا ہوا ہے' میت اپنی چار پائی پر نیند میں ہے۔ اس کا نور چمک رہا ہے' اس پر خوبصورت لباس ہے۔ میں ہیبت اور خوف میں آ گیا۔ میں نکلنے ہی والا تھا کہ آواز آئی کہ تم اس سے کیوں نہیں پوچھتے کہ کس وجہ سے اسے اتنی عزت و تکریم حاصل ہوئی؟ میں نے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ یہ ایک نوجوان تھا بہت اطاعت گزار تھا۔ اس نے عبادت و اطاعت الٰہی میں اپنی جوانی کو پروان چڑھایا۔

یہ تمام سن کر عبدالملک بن مروان کہنے لگے کہ اس سارے قصے میں نافرمانی کرنے والوں کے لیے عبرت ہے اور اطاعت کرنے والوں کے لیے خوشخبری ہے۔

لہٰذا ان عیوب کے ساتھ متصف آدمی کو چاہیے کہ فوراً پہلی فرصت میں توبہ کرے اور اطاعت الٰہی میں مصروف ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا فرماں بردار بنائے اور برے کاموں سے بچائے۔ آمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۲۰:

جوا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ یَـٰٓأَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴾ (المائدۃ : ۹۰۔۹۱)

"اے ایمان والو! شراب، جوا، بت اور پانسے یہ سب ناپاک کام شیطانی اعمال میں سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تاکہ کامیاب ہوسکو۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمھارے درمیان دشمنی و بغض ڈال دے اور تمھیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو تم کو ان کاموں سے باز رہنا چاہیے"۔

المسیر جوئے کو کہتے ہیں خواہ اس کی کوئی بھی قسم ہو۔ نرد ہو یا شطرنج، مہروں کا مال باطل طریقے سے کھایا جاتا ہے جسے اللہ نے ممنوع قرار دیتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَلَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ ﴾ (البقرۃ : ۱۸۸)

"اور اپنے مال باہم باطل طریقے سے نہ کھاؤ"۔

اور یہ جوا رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان میں بھی داخل ہے: کچھ لوگ اللہ کے مال میں ناحق داخل ہوتے ہیں تو قیامت کے دن ان کے لیے آگ ہوگی۔[1]

صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ کرنا چاہیے۔ دیکھئے کہ جب محض بات کرنے سے

---

[1] اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کفارہ لازم ہے تو اسے کرنے کے متعلق کیا حال ہوگا؟

نرد اور شطرنج کا کھیل:

علماء کے مابین اختلاف ہے کہ جب نرد اور شطرنج کھیلنے کے لیے درمیان میں کوئی شرط اور رقم نہ رکھی گئی ہو تو کیا جائز ہے یا نہیں۔

نرد کے متعلق تو اتفاق ہے کہ اس کے ساتھ کھیلنا ہر صورت میں حرام ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے صحیح ثابت ہو چکا ہے کہ جس شخص نے "نردشیر" کھیلا تو اس نے خنزیر کے گوشت اور خون میں اپنے ہاتھوں کو رنگا۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

اور آپ ؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص نرد کھیلتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ نرد کے ساتھ کھیلنا جوا ہے اور خنزیر کی چربی کا تیل استعمال کرنے کے مانند ہے۔[1]

شطرنج کے بارے میں علماء کی رائے کچھ مختلف ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک اس کے ساتھ کھیلنا حرام ہے خواہ کچھ رقم اور شرط درمیان میں ہو یا نہ ہو۔ اس بارے میں تو سب متفق ہیں کہ اگر درمیان میں کچھ رقم وغیرہ رکھی جائے تو حرام ہے البتہ اگر وہ محض کھیل کے طور پر ہو اور درمیان میں ہار جیت کا انعام وغیرہ نہ ہو تو اس کے متعلق اختلافِ رائے ہے۔ اکثر علماء کے ہاں یہ بھی جوا ہے اور حرام ہے۔

امام شافعیؒ کے بارے میں ایک روایت منقول ہے کہ وہ اس دوسری صورت کو جائز کہتے تھے بشرطیکہ تنہائی میں ہو، کسی واجب اور فریضے میں رکاوٹ نہ بنے ا نماز کو وقت سے مؤخر کرنے کا سبب نہ بنے۔

امام نوویؒ کا شطرنج پر فتویٰ

امام نوویؒ سے شطرنج کے ساتھ کھیلنے کے متعلق فتویٰ پوچھا گیا کہ کیا یہ حرام

---

1. اسے مالک، ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا کہ اس کی سند بخاری و مسلم کی شرط پر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے یا جائز؟ تو انھوں نے یوں جواب دیا کہ یہ اکثر علماء کے ہاں حرام ہے اور ایک دفعہ ان سے یوں سوال کیا گیا کہ کیا شطرنج کا کھیل جائز ہے یا نہیں؟ اور کیا اس کو کھیلنے والا گناہ گار ہوگا یا نہیں؟ تو انھوں نے کہا: اگر اس کے ساتھ نماز کو وقت سے مؤخر کرنا پڑے، یا کسی عوض اور رقم پر اسے کھیلا جائے تو حرام ہے اور اگر یہ صورت نہ ہو تو امام شافعیؒ کے ہاں مکروہ ہے اور باقی علماء کے ہاں پھر بھی حرام ہی ہے۔ یہ امام نوویؒ کے فتاویٰ جات ہیں۔

اکثر علماء کے قول کے مطابق حرمت کی دلیل یہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ...... وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ﴾ (المائدة : ۳)

''تم پر مردار، خون اور خنزیر کا گوشت حرام کیا گیا ہے......اور یہ بھی کہ تم تیروں کے ساتھ قسمت آزمائی کرو''۔

اس آیت کی تفسیر میں سفیانؒ اور وکیعؒ بن الجراح کہا کرتے تھے کہ اس سے مراد شطرنج ہے۔

علی بن ابی طالب کا فتویٰ:

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ شطرنج عجمیوں کا جوا ہے۔ ایک دفعہ وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو شطرنج کھیلنے میں مصروف تھے تو کہنے لگے:

﴿ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ؟ ﴾ (الانبياء : ٥٢)

''یعنی یہ کیا مورتیاں ہیں جن کی پرستش پر تم اعتکاف کیے ہوئے ہو؟''۔

یقیناً ان کو چھونے سے بہتر یہ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص ایک انگارہ پکڑ لے رکھے یہاں تک کہ وہ بجھ جائے۔ پھر کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! تم اس کے علاوہ کے لیے پیدا کیے گئے ہو۔

علی رضی اللہ عنہ سے یہ بھی منقول ہے کہ شطرنج کھیلنے والا تمام لوگوں سے زیادہ جھوٹا ہے کیونکہ وہ کھیلتے ہوئے آپس میں کہتے ہیں کہ میں نے قتل کر دیا حالانکہ ایسا نہیں ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہوتا اور کہتے ہیں کہ وہ مر گیا حالانکہ وہ مرا نہیں ہوتا۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ شطرنج کا کھیل گناہ گار اور خطا کار کے علاوہ کوئی نہیں کھیلتا۔

اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ کی رائے کے مطابق شطرنج کے کھیل میں کوئی حرج ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ سارے کا سارا حرج اس میں ہے۔ ان سے کہا گیا کہ سرحدوں پر بیٹھنے والے فوجی شطرنج کھیلتے ہیں تاکہ جنگ میں معاون ہو؟ وہ فرمانے لگے کہ یہ بھی برائی اور بدی ہے۔

محمد بن کعب قرظی سے اس کے متعلق سوال کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا: اس کا کم از کم وبال یہ ہے کہ شطرنج کھیلنے والے کو قیامت کے دن اہل باطل کے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے شطرنج کے متعلق سوال کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ یہ نرد سے بھی زیادہ شر والی چیز ہے۔

امام مالک بن انس رحمہ اللہ کا شطرنج پر فتویٰ:

امام مالک بن انس رحمہ اللہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ شطرنج بھی نرد کی ایک قسم ہے۔ ہمیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ ایک یتیم کے مال کے والی بنے تو انھوں نے یتیم کے والد کے ترکے میں شطرنج دیکھی اور اسے جلا دیا۔ اگر اس کے ساتھ کھیلنا جائز اور حلال ہوتا تو ان کے لیے اسے جلانا جائز نہ ہوتا کیونکہ وہ تو ایک یتیم کا مال تھا۔ لیکن چونکہ اس کے ساتھ کھیلنا حرام تھا اس لیے انھوں نے اسے جلا دیا۔ لہٰذا یہ شراب کی جنس میں سے ہے کہ جب وہ یتیم کے مال میں پائی جائے تو اسے بہا دینا واجب ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ شراب کی جنس میں سے ہے کہ جب وہ یتیم کے مال میں پائی جائے تو اسے بہا دینا واجب ہوتا ہے' اسی طرح شطرنج ہے۔ یہ حَبرُ اُمَّتَ (امت کے علامہ) کا مذہب ہے۔

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے کسی نے کہا کہ آپ شطرنج کے ساتھ کھیلنے کے متعلق کیا کہتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہیں؟ تو انھوں نے کہا کہ یہ ملعون ہے۔

امام احمدؒ کے صاحب ابوبکر اثرم نے اپنی ''جامع'' میں واثلہ بن اسقع سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر دن میں تین سو ساٹھ خصوصی نظریں اپنی مخلوق پر ڈالتا ہے۔ ان نظروں میں ''شاہ'' والے کے لیے کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ ''شاہ'' والے سے مراد شطرنج کا کھلاڑی ہے کیونکہ وہ کھیلتے کھیلتے کئی دفعہ کہتا ہے کہ شاہ مر گیا۔

ابوبکر آجری نے اپنی سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم تیروں کے ساتھ یعنی نرد اور شطرنج کے ساتھ کھیلنے والوں کے پاس سے گزرو بلکہ جو بھی بے فائدہ کھیل تماشہ ہو تو ان کو سلام نہ کہو۔ کیونکہ جب وہ اس پر جمع ہو کر اس میں مگن ہو جاتے ہیں تو شیطان ان کے پاس اپنے لشکروں کے ساتھ پہنچ جاتا ہے۔ وہ ان کو چاروں جانب سے گھیر لیتے ہیں۔ جب بھی ان میں سے کوئی شخص اپنی نگاہ کو اس سے پھیرنا چاہتا ہے تو شیطان اور اس کے لشکر اسے گھونسے اور مکے مارتے ہیں۔ تو وہ پھر مشغول ہو جاتا ہے اور وہ کھیل میں مصروف رہتے ہیں، پھر بکھر جاتے ہیں اور ان کی مثال ان کتوں کی طرح ہے جو کسی بدبودار لاش پر اکٹھے ہوتے ہیں اور اس میں سے کھاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب اپنے پیٹ بھر لیتے ہیں تو بکھر جاتے ہیں۔ اور یہ لوگ اس کام میں بہت جھوٹ بولتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شاہ مر گیا حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔

رسول اللہ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ قیامت کے دن سب سے سخت عذاب شاہ والے کو یعنی شطرنج والے کو ہوگا تم دیکھتے نہیں کہ وہ کہتا ہے کہ ''میں نے شاہ کو قتل کر دیا، اللہ کی قسم! وہ مر گیا'' وغیرہ وغیرہ۔ قسم اللہ کی! یہ شخص جھوٹا اور افتراء

---

[1] منذری نے الترغیب میں کہا ہے کہ شطرنج کے متعلق بہت سی روایات ہیں مجھے نہ تو کسی کی سند صحیح معلوم ہوئی اور نہ حسن۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باندھنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے۔

مجاہد کہتے ہیں کہ جو میت بھی فوت ہوتی ہے تو اس کے ساتھ بیٹھنے والوں کا نقشہ اسے پیش کیا جاتا ہے اسی طرح ایک شطرنج کھیلنے والے کی جب موت قریب آئی تو اس سے کہا گیا کہ لا الہ الا اللہ پڑھ لے تو وہ کہنے لگا: ''تیرا شاہ'' ادھر وہ مر گیا۔ یوں اس کی زبان پر وہی لفظ غالب آ گیا جس کا وہ اپنی زندگی میں آدمی بن چکا تھا۔ اسی طرح ایک آدمی شرابی تھا جب اس کی موت کا وقت آیا تو اسے کسی نے کلمہ توحید کی تلقین کی تو وہ کہنے لگا: تو بھی شراب پی اور مجھے بھی پلا۔ پھر وہ مر گیا۔

لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

اسی طرح کی ایک حدیث مروی ہے کہ ہر انسان اسی حالت پر مرتا ہے جس پر وہ زندگی گزارا کرتا تھا اور اسے مرتے وقت کی حالت پر اٹھایا جائے گا۔[1]

اللہ تعالیٰ ہمیں خالص اسلام پر موت عطا فرمائے ہمارے دلوں میں تحریف و ضلالت اور ٹیڑھا پن پیدا نہ ہونے دے۔ آمین!

---

[1] یہ آخری الفاظ امام مسلمؒ نے بھی روایت کیے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۲۱:

پاک دامن پر تہمت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ☆ یَوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴾ (النور : ۲۳ـ۲٤)

''جو لوگ ان عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگاتے ہیں جو پاکدامن' برائی و بے حیائی سے بے خبر اور ایمان والی ہیں تو ایسے لوگوں پر دنیا اور آخرت دونوں میں لعنت ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔ یعنی قیامت کے دن جب کہ ان کی زبانیں' ہاتھ اور پاؤں سب ان کے کاموں کی گواہی دیں گے''۔

اور فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِیْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ ﴾ (النور : ٤)

''اور جو لوگ پرہیزگار عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لاسکیں تو ان کو اسی کوڑے مارو اور کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو اور یہی بدکار ہیں''۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بیان فرمایا ہے کہ جو شخص کسی پاک دامن' آزاد' زنا و فحاشی سے پاک صاف عورت پر تہمت وعیب لگائے گا وہ دنیا و آخرت میں ملعون شخص ہے اور اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کیا گیا ہے۔ اور اس پر دنیا میں اسی کوڑے بطور حد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے نافذ ہوں گے اور خواہ وہ کتنا ہی عادل اور سچا شخص ہو' اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

صحیحین میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ. سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو۔ اور ان میں سے آپ نے ایک گناہ یہ بیان کیا کہ پاک دامن اور مومن عورتوں پر تہمت لگائی جائے حالانکہ وہ برائی سے بالکل بے خبر ہوں۔

تہمت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی عورت سے جو اجنبی ہے' آزاد ہے' پاکدامن ہے اور مسلمان ہے' یہ کہے کہ اے زانیہ! اے فاحشہ! اے بدکار! یا اس کے خاوند سے کہے: اے بدکار عورت کے شوہر! یا اس کے بیٹے سے کہے: اے زانیہ کے بچے! اے بدکار عورت کے بچے! یا اس کی بیٹی سے کہے: اے زانیہ کی بیٹی! اے بدکار عورت کی بیٹی!

جب کوئی مرد یا عورت کسی مرد یا عورت سے اس طرح کے الفاظ کہے مثلاً کسی مرد سے کہے: اے زانی! اے بدکار! یا کسی آزاد بچے' بچی سے کوئی شخص کہے: اے شادی شدہ! اے حاملہ! وغیرہ وغیرہ۔

ان سب صورتوں میں ایسا کہنے والے پر تہمت کی حد اسی کوڑے لازم آئیں گے' الا یہ کہ وہ اپنی بات پر دلیل پیش کرے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ چار گواہ اس کے اس تہمت لگانے کی بات کے سچا ہونے کی گواہی دیں۔ جس مرد و عورت پر تہمت لگائی گئی ہو اگر وہ اس کی دلیل طلب کرے اور وہ پیش نہ کر سکے تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

اسی طرح جب کوئی شخص کسی کے غلام پر تہمت لگاتے ہوئے اسے کہے: اے زانی! یا کسی کی لونڈی پر تہمت لگائے اور کہے: اے زانیہ! اے فاحشہ! اے بدکار عورت! تو ایسی صورت میں بھی وہ مجرم ہو گا۔ کیونکہ صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائی تو اس پر قیامت کے دن حد لگائی جائے گی الا یہ کہ وہ اپنی بات میں واقعی سچا ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بہت سے جاہل لوگ اس طرح کی باتیں کرتے رہتے ہیں جن کے باعث وہ دنیا و آخرت میں سزا کے مستحق قرار پاتے ہیں۔ جیسے کہ صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بسا اوقات کوئی شخص بغیر سوچے سمجھے کوئی بات کہہ دیتا ہے جس کے باعث وہ جہنم میں مشرق و مغرب کے دوری سے بھی زیادہ گہرائی میں واقع ہو جاتا ہے۔ تو معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے پیغمبرؐ! کیا ہمارا اپنی باتوں کی وجہ سے مؤاخذہ ہوگا؟ تو آپؐ نے فرمایا: تجھے تیری ماں گم پائے اے معاذ! جہنم میں لوگوں کو ان کے منہ کے بل ان کی زبانوں کی کاٹیں (غلط باتیں) ہی گرائیں گی۔

حدیث میں ہے کہ جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا چپ ہو رہے۔ (اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے)

اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں فرمایا:

﴿ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴾ (ق: ١٨)

''کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر اس کے پاس ایک نگہبان تیار بیٹھا ہوتا ہے''۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے پیغمبر ﷺ! پھر نجات کیسے ملے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے اوپر اپنی زبان کو روکے رکھ اور تجھے اپنے گھر ہی میں رہنا چاہیے۔ اپنی غلطی پر رویا کر کیونکہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور وہ دل ہوتا ہے جو سخت ہو۔[1]

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے: اللہ تعالیٰ کی طرف سب سے زیادہ قابل نفرت وہ شخص ہے جو فحش کلامی کرنے والا، بیہودہ بکنے والا ہو، فحش اور گھٹیا کلام کرنے والا ہو۔[2]

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہماری زبانوں کے شر سے محفوظ فرمائے اور دوسروں کی عزت و عصمت پر طعن زنی اور عیب جوئی کرنے سے بچائے۔ آمین!

---

[1] اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔ ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ اور اس کی سند میں عبیداللہ بن زحر، علی بن یزید سے اور وہ قاسم سے اور وہ ابو امامہؓ سے بیان کرتے ہیں۔

[2] اس کے مفہوم کی روایت نسائی میں عبداللہ بن عمرو سے اور ابن مسعودؓ کی روایت ترمذی میں صحیح ثابت ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب۲۲:

غنیمت میں خیانت

مال غنیمت سے، بیت المال سے اور زکوۃ کے مال سے خیانت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ نے فرمایا:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ ﴾ (الانفال : ٥٨)

''یقیناً اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔

اور فرمایا:

﴿ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ وَ مَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ﴾ (آل عمران : ١٦١)

''کسی نبی کے لیے لائق نہیں کہ وہ خیانت کرے اور جو شخص خیانت کرے گا وہ اس خیانت والی چیز کو قیامت کے دن لے آئے گا''۔

صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے، آپ نے خیانت کا تذکرہ کیا، اسے بہت بڑا گناہ قرار دیا اور اس کے معاملے کو بہت عظیم بتلایا۔ پھر آپؐ نے فرمایا:

صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کو رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحتیں:

میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حالت میں نہ دیکھوں کہ وہ اپنی گردن پر اونٹ کو اٹھائے ہوئے ہے، وہ بلبلا رہا ہے اور یہ شخص مجھ سے کہے کہ اے اللہ کے پیغمبر! میری مدد کیجیے تو میں کہوں کہ میں تیرے لیے عذاب الٰہی سے بچانے کا کچھ اختیار نہیں رکھتا، میں تجھے نصیحت پہنچا چکا ہوں۔

نہ میں تم میں سے کسی شخص کو اس حالت میں پاؤں کہ وہ قیامت کے دن گھوڑے کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے ہے، وہ گھوڑا ہنہنا رہا ہے اور یہ شخص مجھ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کہے کہ اے اللہ کے رسولؐ! میری مدد کیجیے' تو میں آگے سے جواب دوں کہ میں تیرے لیے اللہ تعالیٰ سے بچانے کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ میں تجھے نصیحت پہنچا چکا ہوں۔

اور نہ کسی کو اپنی گردن پر ممناتی ہوئی بکری اٹھائے دیکھوں اور وہ مجھے مدد کے لیے پکارے اور میں اسے کہوں کہ تیرے لیے میرے پاس اللہ سے چھٹکارے کا کوئی اختیار نہیں۔ میں تجھے نصیحت پہنچا چکا ہوں۔

اور نہ کسی کو اپنی گردن پر حرکت کرتے ہوئے کپڑوں کا بوجھ اٹھائے دیکھوں پھر وہ مجھے مدد کے لیے پکارے اور میں اسے کہوں کہ تیرے لیے میرے پاس اللہ سے نجات کا کوئی اختیار نہیں۔ میں تجھے نصیحت پہنچا چکا ہوں۔

اور نہ کسی کو اپنی گردن پر سونے چاندی کا بوجھ اٹھائے دیکھوں پھر وہ مجھے مدد کے لیے پکارے تو میں اسے جواب دوں کہ تیرے لیے میرے پاس عذابِ الٰہی سے چھٹکارے کا کوئی اختیار نہیں' میں تجھے نصیحت پہنچا چکا ہوں۔ (یہ حدیث امام مسلم نے تفصیل سے روایت کی ہے)

جو شخص مال غنیمت سے ان چیزوں کو قبل از تقسیم چرا لے گا اور خیانت کر کے چھپا لے گا یا بیت المال سے ایسی کوئی چیز بغیر اجازت کے لے جائے گا یا فقیروں کے لیے جمع شدہ زکوٰۃ میں سے اس طرح کی کوئی چیز چھپا لے گا تو قیامت کے دن اس چیز کا بوجھ اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرما دیا ہے:

﴿ وَ مَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ﴾ (آل عمران : ١٦١)

''جو شخص خیانت کرے گا وہ اس خیانت کو قیامت کے دن لے کر آئے گا''۔

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ سوئی اور دھاگہ بھی غنیمت میں حاصل ہو تو اسے لے آؤ اور خیانت سے بچو کیونکہ یہ قیامت کے دن خیانت کرنے والوں کے لیے باعث عار ہوگی۔

ابن لتبیہؓ کا واقعہ:

جب رسول اللہ ﷺ نے ابن لتبیہ کو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا تو وہ واپس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آ کر کہنے لگا کہ یہ فلاں فلاں مال' زکوٰۃ کا ہے اور یہ فلاں فلاں چیز مجھے بطور تحفے کے دی گئی ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: اللہ کی قسم! تم میں سے جو شخص بھی کسی چیز کو ناحق لے لیتا ہے وہ اس کا بوجھ قیامت کے دن اٹھائے ہوئے آئے گا۔ لہٰذا میں تم میں سے کسی شخص کو نہ دیکھوں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں مل رہا ہے کہ اس کی گردن پر بلبلاتا ہوا اونٹ ہو یا آواز نکالتی ہوئے گائے ہو یا منمناتی ہوئی بکری ہو۔ پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے (پیغام الٰہی) پہنچا دیا۔[1]

مال غنیمت سے چوری کی سزا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ[2] بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف گئے۔ (ہمیں فتح نصیب ہوئی) ہمیں غنیمت میں نہ سونا ملا اور نہ چاندی بلکہ کھانا' سامان اور کپڑے وغیرہ ملے پھر ہم وادی قریٰ کی طرف گئے' رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غلام تھا جسے بنو جذام کے ایک شخص رفاعہ بن یزید نے آپ کو بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔ جب آپ نے وہاں پہنچ کر پڑاؤ ڈالا تو وہ غلام آپ کے پالان کو اتارنے کے لیے کھڑا ہوا۔ اچانک کسی جانب سے ایک تیر آ کر اسے لگا اور وہ فوت ہو گیا۔ ہم کہنے لگے کہ کس قدر خوش نصیب ہے اور اے اللہ کے پیغمبر! اس کی شہادت مبارک ہو۔ آپؐ نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں' قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بلاشبہ وہ چادر اس پر آگ بن کر بھڑک رہی ہے جسے اس نے مال غنیمت کی تقسیم سے قبل رکھ لیا تھا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ گھبرا گئے۔ آپ کے پاس ایک آدمی ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر آیا اور کہنے لگا کہ میں نے ان کو خیبر کے دن حاصل کیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: یہ آگ کے تسمے ہیں۔ (اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے)

---

[1] اسے بخاری و مسلم نے ابوحمید ساعدیؓ سے روایت کیا ہے۔

[2] اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر ایک آدمی مقرر تھا جس کو ''کرکرہ'' نام سے جانا جاتا تھا۔ وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آگ میں ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے متعلق تحقیق کرنے لگے تو پتہ چلا کہ اس نے مال غنیمت سے ایک چادر چرا رکھی تھی۔ (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے غزوہ خیبر کے دن مال غنیمت میں خیانت کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہ کی اور فرمایا: تمھارے اس ساتھی نے اللہ کی راہ میں خیانت سے کام لیا۔ زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کے سامان کو ٹٹولا تو پتہ چلا کہ اس نے یہود کے نگینوں اور موتیوں سے ایک نگینہ چرا لیا تھا جس کی قیمت صرف دو درہم تھی۔

امام احمد کہتے ہیں کہ ہمیں علم نہیں کہ آپ نے کسی شخص کی نماز جنازہ سے پرہیز کیا ہو سوائے مال غنیمت سے چرانے والے کے اور خودکشی کرنے والے کے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: زکوٰۃ اکٹھی کرنے والوں کے تحفے بھی خیانت ہے۔ اس بارے میں اور بھی متعدد احادیث موجود ہیں جن میں سے کچھ کا تذکرہ ''ظلم'' کے موضوع میں آئے گا ظلم تین طرح کا ہوتا ہے: ❶ کسی مال کو باطل طریقے سے کھانا۔ ❷ بندوں کو قتل کرنا' مارنا' عضو توڑنا اور زخمی کرنا۔ ❸ بندوں کو گالی دینا' طعن زنی کرنا اور تہمت لگانا۔ (اسے احمد اور ابن ماجہ نے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ منیٰ میں فرمایا تھا: خبردار! بے شک تمھارے خون' مال اور عزتیں تم پر اس طرح حرام ہیں جس طرح اس دن کی حرمت' اس شہر میں اور اس مہینے میں ہے۔ (بخاری و مسلم)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نماز کو بغیر طہارت کے قبول نہیں کرتا اور خیانت والے صدقے کو بھی قبول نہیں کرتا۔

(اسے مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔)

اللہ تعالیٰ اچھے اعمال کی توفیق دے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۲۳:

چوری

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴾ (المائدة : ۳۸)

''اور چوری کرنے والے مرد اور عورت کا ہاتھ کاٹ دو' یہ ان کے کیے کی سزا ہے' اللہ کی طرف سے عبرت ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے''۔

ابن شہاب اس کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے مالوں میں چوری سے بچانے کے لیے ہاتھ کاٹنے کی عبرت ناک سزا رکھی ہے اور دوسروں کو عبرت دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ چور سے انتقام لینے پر غالب ہے اور ہاتھ کاٹنے کی سزا واجب قرار دے کر حکمت عملی اختیار کی ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: زانی زنا کرتے ہوئے مومن نہیں ہوتا' چور چوری کی حالت میں مومن نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے بعد توبہ پیش کی جائے گی۔[1]

چور پر کب ہاتھ کاٹنے کا حکم لاگو ہوتا ہے؟

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس ڈھال کی وجہ سے ہاتھ کاٹ دیا جس کی قیمت تین درہم تھی۔[2]

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چور کا ہاتھ اس وقت کاٹتے تھے جب چوری شدہ چیز کی قیمت چوتھائی دینار کے برابر یا اس سے زیادہ ہوتی۔[3]

---

[1] اسے بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

[2] یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

[3] یہ بھی بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ڈھال کی قیمت سے کم چوری میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کی ڈھال کی قیمت کیا ہے تو انھوں نے بتایا: دینار کا چوتھا حصہ۔[1]

ایک روایت میں ہے کہ دینار کے چوتھائی حصے میں ہاتھ کاٹو اور اس سے کم میں نہیں۔[2]

ان دنوں ایک دینار بارہ درہم کا ہوا کرتا تھا تو دینار کا چوتھا حصہ تین درہم بنتا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی چور پر لعنت ہو کہ وہ انڈہ چوری کرتا ہے (اور عادت پڑتے پڑتے) آخر اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے اور وہ رسی چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔[3]

اعمش بیان کرتے ہیں کہ علماء نے انڈے سے مراد مرغی وغیرہ کا انڈہ نہیں لیا۔ بلکہ اس سے ''خود'' مراد لی ہے جو لوہے کی ہوتی ہے اور جنگ میں سر پر پہنی جاتی ہے۔ اور بعض رسیاں اس قدر قیمتی ہوتی ہیں۔ کہ ان کی قیمت تین درہموں کے برابر ہوتی ہے۔

بنومخزوم کی عورت:

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بنومخزوم کی ایک عورت لوگوں سے عاریتاً کوئی چیز اور سامان لے لیتی اور بعد میں انکار کر دیتی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم جاری کر دیا۔ اس کے گھر والے اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور انھوں نے اسامہؓ سے اس عورت کے متعلق گفتگو کی' وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس اس کی

---

[1] یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔

[2] یہ احمد کی روایت ہے۔

[3] اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سفارش لے کر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسامہ! میں تجھے اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد میں سفارش کرتا نہ دیکھوں۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے ہلاکت میں ڈالا کہ جب ان میں کوئی معزز یا مالدار شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور اور غریب چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کر لیتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ پھر اس عورت کا ہاتھ کٹوا ڈالا[1]

عبدالرحمٰن بن جریر کہتے ہیں کہ ہم نے فضالہ بن عبیدؓ سے پوچھا کہ کیا چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے میں لٹکانا سنت ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا۔ آپؐ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔ پھر حکم دیا اور اس کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔[2]

علماء کہتے ہیں کہ چور کی توبہ اس کے لیے کوئی فائدہ نہ دے گی یہاں تک کہ وہ چوری کی ہوئی چیز کو بھی واپس کرے۔ اگر وہ چور بعد میں مفلس اور فقیر ہو جائے تو وہ اس شخص سے معافی کروائے جس کا مال چرایا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو چوری جیسی لعنت سے بچائے۔

1. اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔
2. اسے ترمذی، ابوداوٗد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۲۴:

راہزنی کرنا

اس سے مراد ہے مسافروں کو راستے میں تنگ کرنا' خوف دلانا اور ان کا مال لوٹ لینا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَ أَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴾

(المائدة : ۳۳)

''جو لوگ خدا! اور اس کے رسول سے لڑائی کریں اور زمین میں فساد کرنے کو دوڑتے پھریں ان کی یہی سزا ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور ایک ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں (ایک ہاتھ اور ایک پاؤں مخالف سمت سے کاٹے جائیں) یا ان کو جلا وطن کر دیا جائے۔ یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا بھاری عذاب تیار ہے''۔

ابو الحسن علی بن احمد الواحدی جنہوں نے کئی تفاسیر لکھی ہیں) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جنگ سے مراد ان دونوں کی نافرمانی کرنا ہے کہ وہ اللہ و رسولؐ کی اطاعت نہیں کرتے۔ جو شخص بھی کسی کا نافرمان ہو گویا وہ اس سے جنگ کرتا ہے۔ اور زمین میں فساد پھیلانے سے مراد یہ ہے کہ وہ قتل و غارت' چوری و ڈاکہ زنی کرتے ہیں اور لوگوں کے مال لوٹ لیتے ہیں۔ جو شخص بھی مومنوں پر کسی طریقے سے ہتھیار اٹھائے وہ گویا اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ جنگ کرتا ہے۔ امام مالک' شافعی اور اوزاعی رحمۃ اللہ علیہم کا یہی قول ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رہزن کی سزا:

علی بن ابی طلحہ والبی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی سزائیں بیان کرتے ہوئے ہر سزا کے ساتھ "أَوْ" کا لفظ استعمال کیا ہے جس کا اردو ترجمہ ہے "یا" تو یہ اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے اور امام کے لیے مباح اور جائز قرار دیا ہے کہ چاہے تو ایسے مجرم کو قتل کر دے' چاہے تو اسے سولی چڑھا دے اور چاہے تو اسے جلا وطن کر دے۔ حسن بصری' سعید بن مسیب اور مجاہد کا یہی قول ہے۔ عطیہ عوفی کی روایت کے مطابق ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول یہ ہے کہ یہ "او" اباحت اور تخییر کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ جرم کے تھوڑے اور زیادہ ہونے کے لحاظ سے ترتیب بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ جو شخص قتل کر کے مال لوٹ لے اسے قتل کیا جائے گا اور سولی پر لٹکایا جائے گا اور جس نے صرف مال لوٹا لیکن قتل نہ کیا تو اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں مخالف سمت سے کاٹا جائے گا۔ جس نے قتل تو کیا لیکن مال نہ لوٹا تو اسے صرف قتل کیا جائے گا۔ جس نے صرف راستے میں مسافروں کو ڈرانے کا جرم کیا اسے جلا وطن کیا جائے گا۔ یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

امام شافعیؒ کا قول:

امام شافعیؒ یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہر شخص کو اس کے جرم کے مطابق حد لگائی جائے گی۔ جس پر قتل اور سولی واجب ہو اسے سولی چڑھانے سے پہلے قتل کر دیا جائے گا تاکہ اسے زیادہ تکلیف نہ ہو اور اسے تین دن تک سولی پر لٹکانے کے بعد اتارا جائے گا۔ اور جس شخص پر صرف قتل واجب ہو' سولی کا مستحق نہ ہو تو اسے قتل کر کے اس کے ورثاء کو سونپ دیا جائے گا تاکہ وہ اسے دفن کر دیں۔ جس پر صرف ہاتھ پاؤں کاٹنے کی سزا عائد ہوئی ہے' قتل کی نہیں تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹ کر اسے داغ لگایا جائے گا تاکہ زخم زیادہ نہ پھیلے۔ پھر اگر دوبارہ چوری کرے تو اس کا بایاں پاؤں کاٹ دیا جائے گا۔ اگر پھر چوری کا مرتکب ہو تو اس کا بایاں ہاتھ بھی کاٹ دیا جائے گا۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اگر وہ چوری کرے تو اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہاتھ کاٹ دو' پھر اگر چوری کرے تو اس کا پاؤں کاٹ ڈالو' پھر اگر چوری کرے تو اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دو' پھر اگر چوری کرے تو اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹ دو۔[1]

یہ کام ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے نے بھی کیا تھا اور کسی صحابیؓ نے ان کی مخالفت نہ کی اور دوبارہ جو بایاں ہاتھ کاٹا جائے گا' اس کی وجہ یہ ہے کہ جن لوگوں کے ہاں ہاتھ کے بعد پاؤں کو کاٹنا چاہیے وہ اس پاؤں کے بایاں ہونے پر متفق ہیں اور اللہ تعالیٰ نے بھی یہی فرمایا کہ ہاتھ پاؤں مخالف سمت میں ہوں۔ تو ظاہر ہے جب پہلا پاؤں بایاں ہوگا تو اس سے پہلے جو ہاتھ کاٹا جا چکا ہوگا وہ دایاں ہی ہوگا اور اب جو دوسرا ہاتھ کاٹا جائے گا وہ بایاں ہی ہوگا۔

زمین سے نکال دینا:

زمین سے نکال دینے کے مفہوم کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ امام اور حاکم اس کا خون رائیگاں قرار دے دے اور کہہ دے کہ جسے وہ ملے وہ اسے قتل کر دے۔ یہ اس وقت ہے جب کہ اس کو پانا مشکل ہو چکا ہو لیکن جو شخص پکڑا جا چکا ہو تو اسے زمین سے نکال باہر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے قید کر کے جیل میں رکھا جائے۔ کیونکہ جب اسے زمین میں چلنے پھرنے سے روک دیا جائے گا تو گویا اسے زمین سے جلاوطن ہی کر دیا گیا ہے۔

ابن قتیبہ نے بعض قیدیوں کے متعلق یہ شعر کہے ہیں:

خَرَجْنَا مِنَ الدُّنْيَا وَنَحْنُ مِنْ اَهْلِهَا فَلَسْنَا مِنَ الْاَحْيَاءِ فِيْهَا وَلَا الْمَوْتٰى

''ہم دنیا سے نکل گئے حالانکہ ہم دنیا والے ہیں۔ اب ہم نہ دنیا کے زندہ افراد سے ہیں اور نہ مردوں میں سے ہیں۔

اِذَا جَاءَ نَا السَّجَّانُ يَوْمًا لِحَاجَةٍ عَجِبْنَا وَ قُلْنَا جَاءَ هٰذَا مِنَ الدُّنْيَا

---

[1] اسے ابوداؤد اور نسائی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور نسائی نے اسے منکر قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''جب ہمارے پاس جیلر اور جیل کا داروغہ ایک دن کسی کام کے لیے آیا تو ہم نے بڑا تعجب کیا اور کہا کہ یہ شخص تو دنیا سے آیا ہے''۔

اندازہ کیجیے! جب ایک شخص محض راستے کو خوفزدہ کرنے کا باعث بنے تو کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جو مال بھی لوٹے' لوگوں کو زخمی یا قتل بھی کرے؟ تو ایسے شخص بہت سارے کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں اور مزید یہ کہ وہ نمازیں نہیں پڑھتے اور جو کچھ لوٹتے ہیں اسے بھی شراب' زنا اور لواطت وغیرہ جیسے شیطانی کاموں میں صرف کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر بلاء و مصیبت سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۲۵:

جھوٹی قسم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَ اَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَاخَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴾ (آل عمران : ٧٧)

''جو لوگ اللہ کے عہد کو اور اپنی قسموں کو تھوڑی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں، ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے، ان سے اللہ تعالیٰ نہ کلام کرے گا اور نہ قیامت کے دن ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے''۔

واحدی کہتے ہیں کہ یہ آیت مبارکہ ان دو شخصوں کے متعلق نازل ہوئی جو ایک زمین کے بارے میں جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جس شخص پر دعویٰ کیا گیا تھا یعنی مدعا علیہ نے جھوٹی قسم اٹھانے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی۔ اور وہ اپنی قسم سے رک گیا اور مدعی یعنی دعویٰ کرنے والے کے حق میں اس نے اقرار کرلیا۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کوئی قسم اٹھاتا ہے اور اس میں وہ جھوٹا اور گناہ گار ہوتا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ اس قسم کے ساتھ کسی مسلمان کا مال حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر سخت ناراض ہوگا۔[1]

تو اشعث رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی۔

---

[1] اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک مشترکہ زمین تھی اس نے میرا انکار کر دیا۔ میں اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپؐ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تیرے پاس کوئی دلیل ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ تو آپؐ نے یہودی سے کہا کہ تو قسم اٹھا۔ میں بول اٹھا کہ حضور یہ تو جھوٹی قسم اٹھا کر میرا مال لے جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی جس میں یہ دھمکی دی کہ جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا کا عارضی سامان حاصل کرنے والوں کو آخرت میں کچھ نہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ ان سے خوشی و مسرت والا کلام بھی نہیں کرے گا اور نہ نظر رحمت سے ان کو دیکھے گا اور ان کو نہ خیر و بھلائی میں اضافہ دے گا اور نہ ان کی تعریف کرے گا۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی مسلمان کے مال پر ناحق قسم کھاتا ہے تو وہ اللہ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔

عبداللہ کہتے ہیں کہ آپؐ نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد قرآن مجید سے بطور تصدیق کے یہی آیت تلاوت کی: اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ...... الخ.

(یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے)

ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص اپنی قسم کے ساتھ کسی مسلمان کا حق دباتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے آگ کو واجب قرار دے دیتا ہے اور جنت کو اس پر حرام کر دیتا ہے۔ ایک آدمی پوچھنے لگا کہ اے اللہ کے رسولؐ! خواہ وہ حق تھوڑا سا ہی ہو؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! اگرچہ پیلو کے درخت کی ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔ (اسے مسلم' نسائی' ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کیا ہے)

حفص بن میسرہ کہا کرتے تھے کہ یہ حدیث کس قدر سختی و شدت والی ہے۔ تو ابو امامہؓ کہنے لگے کہ کیا قرآن میں (اس سے بھی سخت) نہیں اور یہ کہہ کر انھوں نے یہی آیت تلاوت کی: اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ...... الخ.

ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخصوں سے اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ آپؐ نے تین دفعہ یہ الفاظ دہرائے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! وہ سب ناکام و نامراد ہوں۔ وہ ہیں کون؟ تو آپؐ نے جواب دیا: ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا مرد' احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم سے اپنا سامان فروخت کرنے والا۔[1]

اور آپؐ نے فرمایا: کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ کی ساتھ شرک کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' حرمت والی جان کو قتل کرنا اور یمین غموس' یعنی وہ قسم اٹھانا جس میں جان بوجھ کر جھوٹ بولا گیا ہو۔ (یہ بخاری کی روایت ہے اور عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے)

اسے ''غموس'' اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا معنی ہے ڈبونے والی اور یہ بھی جھوٹی قسم اٹھانے والے کو گناہ میں ڈبو دیتی ہے یا اسے آگ میں ڈبو دے گی۔

غیر اللہ کے نام کی قسم:

وہ جھوٹی قسم جو غیر اللہ کے نام کی ہو وہ تو اور بھی سخت گناہ والی ہو جاتی ہے مثلاً نبی علیہ السلام' کعبے' فرشتوں' آسمان' پانی' زندگی' امانت' روح' جبریل' سر کی قسم' بادشاہ کی زندگی' بادشاہ کی نعمت اور کسی کی مٹی وغیرہ کی قسم۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں منع کرتا ہے کہ تم اپنے باپوں کی قسمیں کھاؤ۔ جو شخص قسم کھانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا پھر چپ رہے۔[2]

اور بخاری کی ایک روایت کے لفظ یہ ہیں کہ جو شخص قسم کھانا چاہے وہ اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے یا پھر خاموش ہی رہے۔

عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ تم بتوں کی قسم کھاؤ اور نہ باپوں کی (یہ مسلم کی روایت ہے) حدیث میں طواغی کا لفظ استعمال

---

[1] اسے مسلم' ابوداؤد' ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

[2] اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہوا ہے جو طاغیہ کی جمع ہے اور وہ بت کو کہتے ہیں۔ جیسے کہ ایک حدیث میں آیا: یہ دوس قبیلے کا طاغیہ ہے یعنی ان کا بت اور معبود ہے۔

بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امانت کی قسم کھائے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (اسے ابوداؤد وغیرہ نے بیان کیا ہے) اور بریدہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے کہے کہ اگر ایسا نہ ہو تو میں اسلام سے بری ہوں۔ تو اگر وہ جھوٹا ہوا تو واقعی اسلام سے نکل جائے گا اور اگر سچا ہوا تو اسلام کی طرف صحیح سالم واپس نہیں آئے گا۔[1]

عبداللہ بن عمرؓ نے ایک آدمی کو کعبے کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو کہنے لگے کہ اللہ کے علاوہ کسی چیز کی قسم نہ کھایا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کے علاوہ کسی کی قسم کھاتا ہے وہ کفر اور شرک کا مرتکب ہو جاتا ہے[2] بعض علماء اس حدیث کے الفاظ (کفر و شرک) کو سختی اور ڈانٹ پر محمول کرتے ہیں جس طرح کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ریاکاری بھی شرک ہے۔

آپؐ نے فرمایا: ''جو شخص لات اور عزیٰ کی قسم کھائے تو اسے لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بعض نے ابھی نیا نیا اسلام قبول کیا تھا اور وہ ایسی قسمیں کھاتے رہتے تھے تو اسلام کے بعد بھی سبقت لسانی سے ایسی قسمیں کھا لیتے تو نبی علیہ السلام ان کو حکم دیتے کہ فوراً لا الہ الا اللہ پڑھ لو تاکہ اس جرم کا کفارہ ہو سکے۔[3] اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے۔

---

1 اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔

2 اسے ترمذی ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے اسے حسن کہا ہے اور حاکم نے بخاری و مسلم کی شرط پر قرار دیا ہے۔

3 یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۲۶:

ظلم

لوگوں کا مال ظلماً کھا لینا اور دبا لینا اسی طرح لوگوں کو مارنا' گالی گلوچ اور زیادتی کرنا اور کمزور لوگوں پر ظلم و تعدی کرنا بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْأَبْصَارُ ☆ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُؤُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَ أَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ ☆ وَ أَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلٰى أَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَ نَتَّبِعِ الرُّسُلَ أَوَلَمْ تَكُوْنُوْا أَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَالَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ☆ وَ سَكَنْتُمْ فِيْ مَسَاكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ وَ تَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَ ضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴾ (ابراھیم : ۴۲۔۴۵)

''اور مومنو! مت خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ ان ظالموں کے کرتوتوں سے بے خبر ہے۔ وہ تو ان کو اس دن تک مہلت دے رہا ہے جس میں دہشت کی وجہ سے آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ اور لوگ سر اٹھائے ہوئے میدانِ قیامت کی طرف دوڑ رہے ہوں گے' ان کی نگاہیں ان کی طرف نہ لوٹ سکیں گی اور ان کے دل مارے خوف کے ہوا ہو رہے ہوں گے۔ اور لوگوں کو اس دن سے آگاہ کر دو جس میں ان پر عذاب آئے گا' اس وقت ظالم لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں تھوڑی سی دیر مہلت عطا کر تا کہ ہم تیری دعوتِ توحید کو قبول کریں اور تیرے پیغمبروں کے پیچھے چلیں۔ تو جواب ملے گا کہ کیا تم اس سے پہلے یہ قسمیں نہیں کھایا کرتے تھے کہ تمہیں تمہاری حالت سے زوال نہیں آئے گا۔ اور تم ان لوگوں کے مکانوں میں رہتے تھے جو اپنے اوپر ظلم کیا کرتے تھے اور تم پر ظاہر ہو چکا تھا کہ ہم نے ان لوگوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے ساتھ کس طرح کا معاملہ کیا تھا۔ اور تمہارے سمجھانے کے لیے ہم نے مثالیں بیان کر دی تھیں''۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ ﴾ (الشوریٰ : ٤٢)

''الزام اور گناہ تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں''۔

اور فرمایا:

﴿ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَىَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ﴾ (الشعراء : ٢٢٧)

''اور ظالم عنقریب جان لیں گے کہ کون سی جگہ لوٹ کر جا رہے ہیں''۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اسے پکڑتا ہے تو وہ اس سے چھوٹ نہیں سکتا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔[1]

﴿ وَ كَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ اَخْذَهٗ أَلِيمٌ شَدِيدٌ ﴾ (ھود : ١٠٢)

''اور تیرا پروردگار جب نافرمان بستیوں کو پکڑا کرتا ہے تو اس کی پکڑ اسی طرح کی ہوتی ہے بے شک اس کی پکڑ دکھ دینے والی اور سخت ہے''۔

اور آپؐ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے کسی بھائی کی عزت یا کسی اور طرح کا ظلم کیا ہو اسے چاہیے کہ وہ دن آنے سے پہلے پہلے اس سے معافی کرا لے جس میں نہ کوئی دینار ہوگا اور نہ درہم' اگر اس کے نیک اعمال ہوں گے تو اس ظلم کے بقدر اس کی نیکیاں مظلوم کو دے دی جائیں گی اور اگر اس ظالم کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس مظلوم کی برائیاں اس کے سر پر ڈال دی جائیں گی۔[2]

---

[1] اسے بخاری و مسلم نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کیا ہے۔

[2] اسے بخاری نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام قرار دے رکھا ہے لہٰذا تم بھی ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔[1]

اسلام میں مفلس کی تعریف:

ایک دفعہ آپؐ نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کسے کہتے ہیں؟ صحابہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! ہم آپس میں اس شخص کو مفلس کہتے ہیں جس کے پاس نہ کوئی درہم ہو اور نہ کوئی سامان ہو۔ آپؐ نے فرمایا: میری امت کا مفلس شخص وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، زکاۃ، روزہ اور حج یعنی طرح طرح کی نیکیاں لے کر آئے گا۔ اور ادھر سے کسی شخص کو اس نے گالی دی ہوگی، کسی کا مال پکڑا ہوگا، کسی کی عزت پامال کی ہوگی، کسی کو مارا ہوگا اور کسی کا خون بہایا ہوگا۔ تو ان مظلوموں کے لیے اس کی نیکیاں وصول کر کے ان کو دے دی جائیں گی۔ اگر ان مظلوموں کے بدلوں سے پہلے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گے تو ان کی غلطیاں اور گناہ اس کے اوپر ڈال کر اسے آگ میں پھینک دیا جائے گا[2] (یہ تمام احادیث صحیح سندوں سے ثابت ہیں)

پیچھے ہم یہ حدیث[3] بیان کر چکے ہیں کہ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے مال میں ناحق داخل ہوتے ہیں تو ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہوگی اور آپؐ کی معاذ بن جبلؓ سے اسے یمن کی طرف بھیجتے وقت کی ہوئی وصیت بھی پیچھے بیان ہو چکی ہے کہ مظلوم کی بد دعا سے بچو کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

صحیح بخاری میں ہے کہ جس شخص نے ظلم کرتے ہوئے ایک بالشت برابر زمین دبائی تو وہ ٹکڑا سات زمینوں سے لے کر اس کے گلے میں قیامت کے دن طوق

---

1 اسے مسلم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

2 اسے بھی مسلم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

3 اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

4 اسے بخاری و مسلم نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پہنایا جائے گا۔[1]

بعض کتابوں میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا غضب اس شخص پر بہت سخت ہوتا ہے جو اس مظلوم پر ظلم کرے جس کا کوئی مددگار نہیں۔ کسی شخص نے کیا خوب شعر کہے ہیں:

لَا تَظْلِمَنَّ اِذَا مَا كُنْتَ مُقْتَدِرًا فَالظُّلْمُ يَرْجِعُ عُقْبَاهُ اِلَى النَّدَمِ

''جب تو قدرت والا ہو تو کسی پر ظلم نہ کر۔ کیونکہ ظلم کا انجام شرمندگی ہی ہے۔

تَنَامُ عَيْنَاكَ وَالْمَظْلُوْمُ مُنْتَبِهٌ يَدْعُوْ عَلَيْكَ وَ عَيْنُ اللّٰهِ لَمْ تَنَمِ

تیری آنکھیں تو سو جاتی ہیں لیکن مظلوم جاگتا رہتا ہے۔ تیرے خلاف بددعا کرتا ہے اور اللہ کی آنکھ بھی نہیں سوتی''۔

بعض اسلاف کہتے ہیں کہ کمزوروں پر ظلم نہ کرورنہ تو بدترین طاقتوروں میں سے شمار ہوگا۔

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ پرندے اپنے گھونسلوں میں لاغر وکمزور ہو کر مر جاتے ہیں اور اس کا باعث ظالموں کا ظلم ہوتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ تورات میں یوں لکھا گیا: پل صراط کے پیچھے سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اے جابر وسرکش لوگوں کی جماعت! اے عیش پرست بدبختوں کے گروہ! بے شک اللہ تعالیٰ اپنی عزت وجلالت کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ کوئی ظالم آج اس پل کو پار نہیں کر سکے گا۔[2]

ایک بڑھیا کا قصہ:

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے مہاجرین فتح مکہ والے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس لوٹ آئے تو آپ نے پوچھا کہ کیا تم مجھے وہ عجیب ترین چیز نہیں بتاؤ گے جو تم نے حبشہ میں دیکھی۔ مہاجرین میں سے ایک نوجوان لڑکی کہنے لگی: کیوں نہیں اے اللہ کے پیغمبر! ایک دن ہم بیٹھی ہوئی تھیں کہ

---

1. اسے بخاری ومسلم نے عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔
2. اسے ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کی ایک بوڑھی عورت ہمارے پاس سے گزری' اس نے اپنے سر پر پانی کا مٹکا اٹھا رکھا تھا۔ وہ چلتے چلتے ایک حبشی نوجوان کے پاس سے گزری تو اس ظالم نے اپنا ایک ہاتھ اس کے کندھوں کے درمیان رکھ کر اسے دھکا دے دیا۔ وہ بڑھیا اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑی اور وہ مٹکا ٹوٹ گیا۔ جب وہ اٹھی تو اس نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا پھر کہا: اے کمینے! عنقریب تجھے پتہ چل جائے گا جب اللہ تعالیٰ اپنی کرسی رکھے گا اور تمام اگلوں پچھلوں کو جمع کرے گا' جب ہاتھ اور پاؤں گفتگو کریں گے' اپنے کرتوت بتائیں گے' عنقریب کل تو میرا اور اپنا معاملہ اچھی طرح جان لے گا۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے: اس نے سچ کہا۔ وہ قوم کیسے کامیاب ہوسکتی ہے جس میں طاقتور لوگوں سے کمزور لوگوں کا بدلہ نہ لیا جاتا ہو؟

اِذَا مَا الظَّلُوْمُ اسْتَوْطَأَ الظُّلْمَ مُرْكَبًا وَ لَجَّ عُتُوًّا فِیْ قَبِیْحِ اكْتِسَابِهٖ

''جب کوئی ظالم ظلم کو سواری بنا کر اوپر بیٹھ جاتا ہے۔ تو وہ سرکشی کرتے ہوئے برے کاموں میں داخل ہو جاتا ہے۔''

فَكُلُّهٗ إِلٰى صَرْفِ الزَّمَانِ وَ عَدْلِهٖ سَيَبْدُوْ لَهٗ مَا لَمْ يَكُنْ فِیْ حِسَابِهٖ

تو اس کا یہ سارا کام زمانے کے حوادثات اور انصاف کے سپرد ہے۔ عنقریب اس کے لیے وہ کچھ ظاہر ہوگا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچ قسم کے لوگوں پر اللہ بہت غضبناک ہوتا ہے۔ اگر چاہے تو اپنا غضب ان پر دنیا ہی میں جاری کر دیتا ہے ورنہ آخرت میں ان کو آگ کی طرف لے جانے کا حکم دے گا:

قوم کا امیر:

1. جو اپنی رعایا سے تو اپنا حق لے لیتا ہے لیکن ان کو اپنی طرف سے انصاف نہیں دیتا۔ اور نہ ان سے کسی ظلم کو دور کرتا ہے۔
2. قوم کا وہ سردار جس کی وہ سب اطاعت کرتے ہیں لیکن وہ ان میں سے طاقتور اور کمزور کے درمیان برابری نہیں کرتا اور اپنی خواہش کے ساتھ گفتگو کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

3. وہ آدمی جو اپنی بیوی اور اولاد کو اطاعت الٰہی کا نہ حکم دیتا ہے اور نہ ان کو ان کے دینی معاملات خود سکھلاتا ہے۔

4. وہ آدمی جو کسی مزدور کو اجرت پر رکھتا ہے پھر اس سے کام پورا کرواتا ہے لیکن اس کی مزدوری پوری نہیں دیتا۔

5. وہ آدمی جو بیوی کا حق مہر ظلماً دبا لیتا ہے۔

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کر لیا اور وہ اپنے پاؤں پر سیدھے کھڑے ہو گئے تو انھوں نے اپنے سر آسمان کی طرف اٹھائے۔ اور کہنے لگے: اے پروردگار! تو کس کے ساتھ ہوتا ہے؟ اللہ نے فرمایا: میں مظلوم کے ساتھ رہتا ہوں یہاں تک کہ اس کا حق ادا کر دیا جائے۔

ظالم بادشاہ کا محل اور بڑھیا کی جھونپڑی:

وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ ایک جابر و سرکش بادشاہ نے ایک محل بنایا اور اسے خوب مضبوط کیا۔ ایک بوڑھی عورت بھی وہاں آئی وہ فقیر تھی۔ اس نے محل کی ایک جانب میں ایک جھونپڑی بنالی' وہ اس میں رات گزارا کرتی تھی۔ ایک دن سرکش آدمی اپنی سواری پر سوار ہو کر محل کے اردگرد کا جائزہ لینے لگا۔ جھونپڑی دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ کس کی ہے؟ اسے بتایا گیا کہ یہ ایک فقیر عورت کی جھونپڑی ہے وہ رات آ کر اس میں رہتی ہے۔ اس نے حکم دیا اور اسے گرا دیا گیا۔ وہ بوڑھی عورت جب واپس آئی تو جھونپڑی کو منہدم دیکھ کر پوچھنے لگی کہ اسے کس نے گرا دیا؟ اسے بتایا گیا کہ بادشاہ نے اسے دیکھا اور گرانے کا حکم دیا۔ اس عورت نے اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیا اور کہنے لگی اے پروردگار! جب میں موجود نہ تھی تو تو کہاں تھا؟ تو اللہ تعالیٰ نے جبریل ؑ کو حکم دیا کہ اس محل کو ان لوگوں پر الٹ دے جو اس میں موجود ہیں۔ اس نے ایسا ہی کیا۔

کہا جاتا ہے کہ جب خالد بن برمک اور اس کے بچے کو قید کیا گیا تو بیٹا کہنے لگا: اے ابو جان! ہم عزت کے بعد قید میں آ چکے ہیں۔ تو اس نے کہا: اے بیٹا! کسی مظلوم کی بددعا جو رات کے وقت خفیہ طور پر اثر کر گئی جس سے ہم غافل رہے' لیکن اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تو غافل نہ تھا۔

یزید بن حکیم کہا کرتے تھے: میں کبھی کسی شخص سے اتنا خوفزدہ اور مرعوب نہ ہوا جتنا اس شخص سے ہوا جس پر میں ظلم کر بیٹھا تھا۔ مجھے علم ہے کہ اس کا مددگار اللہ کے سوا اور کوئی نہیں اور وہ مجھ سے کہہ رہا تھا: مجھے اللہ کافی ہے۔ اللہ میرے اور تیرے درمیان ہے۔

جب خلیفہ رشید نے ابوالعتاہیہ کو قید کیا تو اس نے جیل سے یہ شعر لکھ کر بھیجے:

أَمَا وَاللّٰهِ إِنَّ الظُّلْمَ شُوْمٌ وَمَا زَالَ الْمُسِيْءُ هُوَ الظَّلُوْمُ

"خبردار! اللہ کی قسم! یقیناً ظلم نحوست ہے۔ اور برا شخص ہمیشہ ظلم کرتا رہتا ہے۔"

سَتَعْلَمُ يَا ظَلُوْمُ إِذَا الْتَقَيْنَا غَدًا عِنْدَ الْمَلِيْكِ مَنِ الْمَلُوْمُ

عنقریب اے ظالم! جب ہم کل (اللہ) بادشاہ کے پاس ملیں گے تو تجھے علم ہو جائے گا کہ کون قابل ملامت ہے"۔

قیامت کے دن ظالم اور مظلوم کی ملاقات:

ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن ظالم آئے گا حتیٰ کہ جب وہ جہنم کے پل پر ہوگا تو مظلوم وہاں اس سے ملاقات کر کے اسے اس کے ظلم یاد کروائے گا پھر مظلوم ان ظالموں کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے حتیٰ کہ ان کی تمام نیکیاں لے لیں گے۔ اگر ان کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو وہ اپنی برائیاں ان پر لاد دیں گے لیکن اسی کے بقدر جو ان پر ظلم ہوا۔ حتیٰ کہ ان کو آگ کے سب سے نچلے گھڑھے کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے۔[1]

عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرما رہے تھے: قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بے ختنہ سیاہ رنگت میں جمع کیے جائیں گے ان کو ایک پکارنے والا ایسی آواز سے پکارے گا کہ جسے

---

[1] اسے طبرانی نے الأوسط میں ابوامامہؓ سے مرفوع روایت کیا ہے اور اس کے راویوں کے ثقہ ہونے میں اختلاف ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دور والا بھی قریب والے ہی کی طرح سن سکے گا آواز یہ ہو گی: میں ہی ہوں بہت انصاف پرست بادشاہ' کوئی جنتی جنت میں اور کوئی جہنمی جہنم میں داخل نہیں ہو سکتا' جس نے کوئی ظلم کر رکھا ہے حتیٰ کہ میں اس کا بدلہ لوں گا۔ یہاں تک کہ تھپڑ وغیرہ کا بھی۔ اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیسے حالانکہ ہمیں تو ننگے پاؤں اور ننگے بدن اکٹھا کیا گیا ہے؟ فرمایا: نیکیوں اور برائیوں کا بدلہ ہو گا اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔[1]

رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جس نے کسی کو ظلم کرتے ہوئے ایک کوڑا دے مارا تو قیامت کے دن اس کا بھی بدلہ لیا جائے گا۔[2]

ذکر کیا جاتا ہے کہ کسریٰ نے اپنے بیٹے کو ادب اور تعلیم سکھانے کے لیے ایک شخص رکھا حتیٰ کہ جب اس کا بیٹا فضل و ادب کے ایک مقام پر پہنچ گیا تو ایک دن اس کے استاد نے آ کر اسے خوب مارا' بغیر کسی جرم اور سبب کے اس نے ایسا کیا۔ بچے نے استاد کے متعلق اپنے دل میں کینہ اور بغض چھپائے رکھا' جب وہ بڑا ہو گیا اور ادھر اس کا باپ مر گیا تو بادشاہت کا والی یہ لڑکا بن گیا۔ اس نے اس معلم کو بلوایا اور کہا کہ اب مجھے بتاؤ کہ تم نے فلاں دن مجھے بغیر کسی سبب اور جرم کے اتنا تکلیف دہ انداز میں کیوں مارا؟ تو وہ استاد کہنے لگا: اے بادشاہ سلامت! غور سے سنو جب تو علم و فضل کے ایک درجے کو پہنچ گیا تو میرے علم میں تھا کہ تو اپنے باپ کے بعد بادشاہ بنے گا۔ میں نے چاہا کہ تجھے مار کا اور ظلم کا بھی مزہ چکھا دوں تا کہ تو کسی پر ظلم نہ کرے۔ وہ بیٹا اس کا شکریہ ادا کرنے لگا اور اسے انعام و اکرام کے ساتھ واپس بھیج دیا۔

مظلوم کی بددعا:

ظلم کی ایک صورت یہ ہے کہ یتیم کا مال دبا لیا جائے۔ اور پیچھے معاذ بن جبل

---

[1] اسے امام احمد نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

[2] اسے بزار اور طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر ہو چکی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مظلوم کی بد دعا سے بچو کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔[1]

ایک روایت میں ہے کہ مظلوم کی بد دعا بادلوں کے اوپر بلند کی جاتی ہے اور رب تعالیٰ فرماتا ہے: میری عزت وجلالت کی قسم میں تیری مدد ضرور کروں گا خواہ کچھ عرصے بعد ہی مدد آئے۔[2] اس کے متعلق کچھ اشعار ملاحظہ کیجیے:

تَـوَقَّ دُعَـا الْمَظْلُوْمِ إِنَّ دُعَاءَهُ ۔۔۔۔ لَيُـرْفَـعُ فَوْقَ السُّحْبِ ثُمَّ يُجَابُ

''مظلوم کی بد دعا سے بچ کیونکہ اس کی دعا بادلوں کے اوپر اٹھائی جاتی ہے پھر قبول کی جاتی ہے۔

تَـوَقَّ دُعَا مَنْ لَيْسَ بَيْنَ دُعَائِهِ ۔۔۔۔ وَ بَيْـنَ الٰـهِ الْعَـالَمِيْنَ حِجَـابٌ

اس شخص کی بد دعا سے بچ جس کی دعا کے درمیان اور جہانوں کے معبود کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

وَ لَا تَـحْسَبَـنَّ اللّٰهَ مُطَّرِحًا لَهُ ۔۔۔۔ وَ لَا أَنَّـهُ يَـخْـفـىٰ عَـلَيْهِ خِطَابٌ

اور تو اللہ کو یہ خیال نہ کر کہ وہ اسے دور پھینک دے گا اور نہ ہی اس پر کوئی بات مخفی ہے۔

فَـقَدْ صَحَّ أَنَّ اللّٰهَ قَالَ وَ عِزَّتِيْ ۔۔۔۔ لَأَنْـصُـرُ الْـمَـظْـلُوْمَ وَهُوَ مُثَابٌ

پھر تحقیق یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میری عزت کی قسم! میں مظلوم کی مدد ضرور کروں گا اور اسے بدلہ دیا جائے گا۔

فَمَنْ لَّمْ يُصَدِّقْ ذَا الْحَدِيْثِ فَإِنَّهُ ۔۔۔۔ جَهُـوْلٌ وَ إِلَّا عَـقْـلُـهُ فَمُصَابٌ

تو جو شخص اس حدیث کی تصدیق نہ کرے گا وہ یقیناً جاہل ہے اور اگر ایسا نہیں تو اس کی عقل درستگی کو پہنچی ہوئی ہے''۔

---

[1] اسے بخاری و مسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

[2] اسے احمد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قدرت رکھنے کے باوجود کسی کا حق ادا نہ کرنا:

ایک بہت بڑا ظلم یہ ہے کہ جس شخص پر کسی کا حق ہو اور وہ اسے ادا کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہے لیکن وہ اس کی ادائیگی میں ٹال مٹول سے کام لے۔ کیونکہ صحیحین میں ثابت ہو چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غنی اور مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ اور ایک روایت میں ہے: جس کے پاس چیز موجود ہو اور وہ پھر بھی ٹال مٹول کرے تو یہ ظلم ہے جو اس کی عزت و سزا کو جائز قرار دیتا ہے یعنی اس کی شکایت لگائی جا سکتی ہے اور اسے قید کیا جا سکتا ہے۔

خاوند کا حق مہر اور نان و نفقہ دبانا:

ایک ظلم یہ بھی ہے کہ خاوند اپنی بیوی کا حق مہر۔ اس کا خرچہ' نان و نفقہ اور اسے کپڑے دینے میں کوتاہی کرے اور یہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان میں داخل ہے کہ چیز کو پانے والے کا ٹال مٹول کرنا اس کی عزت اور سزا کو جائز قرار دیتا ہے۔

ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن کسی بندے یا عورت کا ہاتھ پکڑ کر تمام مخلوق کے سامنے اعلان کر دیا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں ہے جس جس کا اس پر کوئی حق ہے اپنے حق کے لیے آ جائے۔ تو اس وقت عورت خوش ہو گی کہ اس کا اپنے باپ' بھائی اور خاوند پر حق ہوتا ہے۔ پھر ابن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی:

﴿ فَلَآ أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَآءَلُونَ ﴾ (المؤمنون : ۱۰۱)

''اس دن ان کے درمیان کوئی نسب اور رشتہ داری نہ ہو گی اور نہ وہ ایک دوسرے سے کچھ مانگیں گے''۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول:

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ اپنے جس قدر حقوق اپنی مرضی سے چاہے' معاف فرما دے گا لیکن لوگوں کے حقوق میں سے کچھ بھی معاف نہیں کرے گا۔ پھر اس بندے کو لوگوں کے لیے کھڑا کر دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ حق والوں سے کہے گا کہ آؤ اپنے حقوق حاصل کرو۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اپنے فرشتوں سے فرمائے گا کہ اسکے نیک اعمال تلاش کر کے ہر حق والے کو اس کے مطالبے کے مطابق اس کا حق ادا کر دو۔ اگر وہ شخص اللہ تعالیٰ کا ولی اور دوست ہوا اور ایک ذرے کے برابر بھی نیک عمل بچ گیا تو اللہ تعالیٰ اسے اس قدر بڑھائے گا کہ اسے اس کی وجہ سے جنت میں داخل کر دے گا۔ اور اگر وہ شخص بد بخت ہوا اور اس کے لیے کچھ بھی نہ بچا تو اللہ تعالیٰ سے فرشتے کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! اس کی نیکیاں ختم ہوگئی ہیں لیکن حق طلب کرنے والے ابھی باقی ہیں۔ تو اللہ فرمائے گا: ان مستحقین کی برائیاں پکڑ کر اس کی برائیوں کے ساتھ ملا دو' پھر اسے آگ کی طرف دھکیل دیا جائے گا۔

ابن مسعودؓ کے اس قول کی تائید مسلم شریف کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی وہ روایت کر رہی ہے جو پیچھے بیان ہو چکی ہے کہ آپؐ نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ پھر آپؐ نے فرمایا کہ میری امت کا مفلس شخص وہ ہے جو قیامت کے دن نماز' روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ لے کر آئے گا لیکن کسی کو اس نے گالی دی ہوگی' کسی کو مارا ہوگا اور کسی کا مال لوٹا ہوگا۔ تو اس کی نیکیاں ان مظلوموں اور حق داروں میں تقسیم کر دی جائیں گی' اور اگر ان کے حقوق کی ادائیگی سے پہلے ہی اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان کی غلطیاں اس پر ڈال کر اسے آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

مزدور کی پوری مزدوری ادا نہ کرنا:

ایک ظلم یہ بھی ہے کہ کسی مزدور کو یا کسی بھی انسان کو اجرت پر رکھ کر اس کی اجرت پوری نہ دی جائے کیونکہ صحیح بخاری میں ثابت ہو چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں تین شخصوں سے جھگڑا کروں گا اور جس سے میں جھگڑا کروں اس پر غالب بھی رہتا ہوں:

❶ وہ شخص جو میرے نام کے ساتھ کوئی وعدہ وعہد دیتا ہے پھر اس کو توڑ کر عہد شکنی کا مرتکب ہوتا ہے۔

❷ اور وہ شخص جو کسی آزاد کو بیچ کر اس کی قیمت کھا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

❸ اور وہ شخص جس نے اجرت پر کوئی مزدور رکھا' اس سے کام تو پورا لیا لیکن اس کی اجرت نہ دی۔

اسی طرح جو شخص کسی یہودی یا عیسائی پر ظلم کرے یا اس کے حق میں کمی کرے یا اسے اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف دے اور کام کرائے یا اس کی رضامندی کے بغیر اس کی چیز لے لے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں داخل رہے گا کہ ''میں اس سے قیامت کے دن جھگڑا کروں گا''۔

اسی میں وہ شخص بھی داخل ہے جس پر کوئی قرض واجب تھا لیکن وہ اس بچنے کے لیے جھوٹی قسم اٹھا لے۔ کیونکہ صحیحین میں ثابت ہو چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان مرد کے حق کو دبایا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے آگ واجب قرار دے گا اور جنت کو اس پر حرام کر دے گا۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے پیغمبرؐ! خواہ وہ تھوڑی سی چیز ہی ہو؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! خواہ وہ پیلو (ون) کے درخت کی ایک ٹہنی ہی ہو۔

فَخَفَّ الْقِصَاصُ غَدًا إِذَا وُفِّيْتَ مَا كَسَبَتْ يَدَاكَ الْيَوْمَ بِالْقِسْطَاسِ

''کل قصاص اور بدلہ لینا بہت آسان ہے جب تجھے آج کے دن کی ہوئی تیرے ہاتھوں کی کمائی کا بدلہ ترازو کے ساتھ دیا جائے گا''۔

فِيْ مَوْقِفٍ مَافِيْهِ إِلَّا شَاخِصٌ أَوْ مُهْطِعٌ أَوْ مُقْنِعٌ لِلرَّاسِ

اس کھڑے ہونے کی جگہ میں جہاں صرف جھگڑنے والا ہوگا یا دوڑنے والا ہوگا یا سر کو اوپر اٹھانے والا ہوگا۔

أَعْضَاؤُهُمْ فِيْهِ الشُّهُوْدُ وَ سِجْنُهُمْ نَارٌ وَ حَاكِمُهُمْ شَدِيْدُ الْبَاسِ

ان کے جسم کے حصے وہاں گواہ ہوں گے' ان کی جیل اور قید خانہ آگ ہوگی اور ان کا حاکم سخت عذاب والا ہے۔

إِنْ تَمْطُلِ الْيَوْمَ الْحُقُوْقَ مَعَ الْغِنٰى فَغَدًا تُؤَدِّيْهَا مَعَ الْإِفْلَاسِ

اگر تو آج مالدار ہونے کے باوجود حقوق کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرے گا تو کل مفلس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی حالت میں تجھے ادا کرنے پڑیں گے‘‘۔

یہ بھی مروی ہے کہ قیامت کے دن بندے پر سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز یہ ہوگی کہ وہ اپنے کسی جان پہچان والے کو دیکھے اس ڈر سے کہ کہیں وہ اس سے کسی ایسے ظلم کا مطالبہ نہ کرلے جو اس نے دنیا میں اس پر کیا تھا جیسے کہ رسول اللہ نے فرمایا: البتہ تم ضرور حق والوں کو ان کے حقوق ادا کرو گے حتی کہ سینگوں والی بکری سے اس بکری کا قصاص لیا جائے گا جس کے سینگ نہ تھے۔[1]

اور آپ[2] نے فرمایا: جس شخص نے اپنے کسی بھائی پر اس کی عزت یا کسی اور معاملے میں ظلم کیا ہو' وہ اس وقت کے آنے سے پہلے پہلے آج ہی معاف کروالے جب کہ نہ کوئی دینار ہوگا اور نہ کوئی درہم بلکہ اگر اس کے نیک اعمال ہوئے تو ان میں سے دنیا میں کیے ہوئے ظلم کے بقدر حصہ لے لیا جائے گا اور اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوموں کی اپنے اپنے حصے کے مطابق برائیاں لے کر اس کے سر پر ڈال دی جائیں گی پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

قیامت کے دن خاوند بیوی کا جھگڑا:

عبداللہ بن ابی الدنیا نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے خاوند اور بیوی آپس میں جھگڑا کریں گے۔ اللہ کی قسم! اس عورت کی زبان کلام نہیں کرے گی بلکہ اس کے ہاتھ اور پاؤں اس کے خلاف گواہی دیں گے کہ یہ دنیا میں اپنے خاوند پر کیا کیا سرکشی اور نافرمانی کیا کرتی تھی۔ اور آدمی پر بھی اس کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے کہ عورت کے ساتھ کیا کیا اچھا یا برا سلوک کرتا رہا۔ پھر اس کے بعد اسی طرح آقا اور اس کے خادموں کو بلایا جائے گا۔ اور اس وقت ان سے سکے اور قیراط نہیں لیے جائیں گے بلکہ

---

[1] اسے مسلم نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

[2] اسے بخاری نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ظالم کی نیکیاں لے کر مظلوم کے سپرد کر دی جائیں گی اور مظلوم کی برائیاں ظالم کے سر پر ڈال دی جائیں گی۔ پھر سرکش اور زبردست بننے والوں کو لوہے کے ہتھوڑوں کی مار میں لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ان کو آگ کی طرف لے جاؤ۔

شریح قاضی کہا کرتے تھے: عنقریب ظالم لوگ ان مظلوموں کے حقوق کو جان لیں گے جن کو انھوں نے کم کیا اور دبا لیا۔ اس وقت ظالم سزا کا انتظار کر رہا ہوگا اور مظلوم مدد اور ثواب کا انتظار کر رہا ہوگا۔

یہ بھی مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس پر کسی ظالم کو مسلط کر دیتا۔

ایک دفعہ طاوسؒ یمانی، ہشام بن عبدالملک کے پاس گئے اور اسے کہا: اذان والے دن کا اللہ سے خوف رکھ، ہشام نے پوچھا کہ یہ اذان والا دن کون سا ہے؟ طاوسؒ کہنے لگے:

﴿ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّٰلِمِينَ ﴾ (الاعراف : ٤٤)

جس دن مؤذن (اعلان کرنے والا) یہ اعلان کرے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ یہ سن کر ہشام بے ہوش ہو گئے۔ طاوسؒ نے کہا: یہ تو ابھی سننے پر منحصر ہے۔ جب آنکھوں سے معائنہ ہوگا تو کیا حشر ہوگا؟

اے ظالم کے نام سے راضی ہونے والے! تو نے کس قدر ظلم ڈھائے ہیں۔
جیل خانہ جہنم ہوگا اور حاکم برحق ہے۔

فصل: ظالموں کی مدد کرنے سے اجتناب کرنا:

ظالموں کے پاس آنے جانے، ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور ان کا تعاون کرنے سے بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا تَرْكَنُوٓا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴾ (هود : ١١٣)

''اور جو لوگ ظالم ہیں ان کی طرف مائل نہ ہونا ورنہ تمھیں دوزخ کی آگ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پکڑ لے گی اور خدا کے سوا تمہارے اور دوست نہیں ہیں۔ (اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہو گئے تو) پھر تم کو کہیں سے مدد نہ مل سکے گی''۔

اس آیت میں ''الرّکُوْنَ'' سے لَا تَرْکَنُوْا کا لفظ آیا ہے۔ اس کا مطلب ہوتا ہے کسی چیز کی طرف سکون اختیار کرنا اور محبت کے ساتھ اس کی طرف مائل ہونا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کی تفسیر میں کہتے ہیں تم ان کی طرف مکمل میلان نہ کرو کہ ان سے محبت و مودت' دلی دوستی اور نرم کلامی سے پیش آؤ۔ سدی اور ابن زید کہتے ہیں کہ ظالموں سے نرم رویہ اختیار نہ کرو۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد ان کی اطاعت اور ان سے دوستی اختیار کرنا ہے۔ ابو العالیہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تم ان کے کاموں پر رضامند نہ ہوا کرو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اس دن تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا عذاب الٰہی سے بچانے والا کوئی شخص نہ ہوگا۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَ اَزْوَاجَهُمْ ﴾ (الصافات : ٢٢)

''ظالموں کو اور ان جیسوں کو (ان کے پیروکاروں کو) اکٹھا کرو''۔

ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب کچھ حکمران ہوں گے جن کے پاس حاشیہ بردار اور آنے جانے والے لوگ آئیں گے۔ وہ حکمران ظلم بھی کریں گے اور جھوٹ بھی بولیں گے۔ تو جو شخص ان کے پاس جا کر ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے تو وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں (یعنی میرا اور اس کا کوئی تعلق نہیں) اور جو ان کے پاس جائے اور نہ ان کی مدد کرے تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔[1] (یعنی میرا اس سے خصوصی تعلق ہے)

ابن مسعودؓ ہی سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی آنکھوں کو ظالموں

---

[1] اسے احمد' ابو یعلی اور ابن حبان نے ابو سعید خدریؓ سے اسے روایت کیا ہے نہ کہ ابن مسعودؓ سے شاید یہاں کسی ناسخ سے غلطی ہوئی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے مددگاروں سے نہ بھرو یعنی ان کو نہ دیکھو مگر دلوں سے ان کا انکار کرتے ہوئے دیکھو تاکہ تمہارے نیک اعمال بھی ضائع نہ ہو جائیں۔[1]

مکحول دمشقی کہتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: کہاں ہیں ظالم اور ان کے مددگار؟ تو کوئی ایسا شخص باقی نہ رہے گا جس نے ان کی طرف سیاہی بڑھائی یا سیاہی والی دوات تیار کی یا ان کے لیے کسی قلم کو تراشا غرضیکہ تھوڑی سی تھوڑی مدد کرنے والا بھی ان ظالموں کے ہمراہ آ جائے گا۔ ان سب کو آگ کے ایک صندوق میں بند کر کے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

ایک درزی، سفیان ثوریؒ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں بادشاہ کے کپڑے ستیا ہوں کیا میں بھی ظالموں کے مددگاروں میں سے شمار ہوں گا؟ سفیان نے کہا: تو مددگار ہی نہیں بلکہ تو خود ظالموں میں سے ہے۔ ظالموں کے مددگار تو وہ ہیں جو تجھے سوئی اور دھاگے بیچ کر جاتے ہیں۔

آپؐ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے آگ میں داخل ہونے والے وہ جلاد ہوں گے جن کے پاس کوڑے ہوتے تھے اور وہ ظالموں کے سامنے لوگوں کو کوڑے مارا کرتے تھے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ ظالموں کے مددگار سپاہی اور باڈی گارڈ قیامت کے دن آگ کے کتے ہوں گے۔

مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل کو حکم دیجیے کہ وہ میرا ذکر تلاوت نہ کیا کریں جو میرا ذکر کرے گا میں بھی اس کا ذکر کروں گا لیکن میرا ان کو ذکر کرنا یہ ہو گا کہ ان پر لعنت ڈالوں گا۔ ایک روایت میں ہے کہ ان میں سے جس نے میرا ذکر کیا میں بھی اسے لعنت کے ساتھ

---

[1] اسے سیوطی نے الجامع الصغیر میں ابن عساکر سے کے حوالے سے ذکر کر کے اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ذکر کروں گا۔[1]

نبی علیہ السلام سے یہ بھی مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اس جگہ کھڑے نہ ہوا کرو جہاں کسی مظلوم کو مارا گیا ہو کیونکہ لعنت ان لوگوں پر پر برستی رہتی ہے جو اس جگہ پر حاضر ہوتے ہیں جب کہ وہ اس کا دفاع نہ کریں۔[2]

آپؐ سے[3] یہ بھی مروی ہے کہ فرمایا: ایک آدمی کے پاس قبر میں عذاب کے فرشتے آئے اور اسے کہا گیا کہ ہم تجھے سو دفعہ ماریں گے۔ وہ ان سے سفارش کرتا رہا یہاں تک کہ وہ صرف ایک دفعہ مارنے پر راضی ہو گئے۔ جب انھوں نے اسے مارا تو قبر آگ سے بھڑک اٹھی۔ اس نے پوچھا کہ تم نے مجھے کیوں مارا؟ انھوں نے جواب دیا کہ تو نے ایک نماز بغیر طہارت کے پڑھی اور مظلوم کے پاس سے تیرا گزر ہوا لیکن تو نے اس کی مدد نہ کی۔

اندازہ کیجیے کہ مظلوم کی مدد پر قدرت رکھنے والا جب اس کی مدد نہ کرے تو یہ حال ہے تو ظلم کرنے والے کا کیا حال ہوگا؟ صحیحین میں ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہے یا مظلوم۔ آپ سے ایک صحابیؓ نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسولؐ! جب وہ مظلوم ہو پھر تو مدد کرنا معلوم' جب وہ ظالم ہو تو پھر اس کی مدد کیسے کروں؟ فرمایا: تو اسے ظلم سے روک دے۔ یہی اس کی مدد ہے۔

ظالم کی سزا:

معرفت رکھنے والوں میں سے کسی نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں ایک شخص دیکھا جو ظالموں اور ناجائز ٹیکس وصول کرنے والوں کے خادموں میں سے تھا۔

---

[1] اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ لفظ بھی ہیں کہ ان میں ایک آدمی کو ظلماً قتل کر دیا گیا تھا۔

[2] اسے طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں یحییٰ بن عبداللہ بابلی ضعیف راوی ہے۔

[3] اسے بخاری نے انسؓ سے اور مسلم نے جابرؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یہ خواب اس کے مرنے کے بعد دیکھا تھا۔ میں نے اس کو بہت بری حالت میں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: بہت ہی برا حال ہے۔ میں نے پوچھا: تو کس طرف منتقل ہوا؟ اس نے کہا: عذابِ الٰہی کی طرف۔ میں نے پوچھا: اس کے پاس ظالموں کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: بہت ہی برا حال ہے۔ تم نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا:

﴿ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوٓا اَىَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴾ (الشعراء: ۲۲۷)

''اور ظالم عنقریب جان لیں گے کہ کون سی جگہ لوٹ کر جا رہے ہیں''۔

ایک اور معرفت رکھنے والے سے منقول ہے کہ اس نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا ہاتھ کندھے ہی سے کاٹ دیا گیا ہے۔ اور وہ یہ پکار لگا رہا تھا کہ لوگو! جو شخص مجھے دیکھ لے وہ کبھی کسی پر ہرگز ظلم نہ کرے۔ میں اس کی طرف بڑھا اور اس سے کہا: اے میرے بھائی! تیرا قصہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ اے میرے بھائی! بڑا عجیب قصہ ہے اور وہ یہ ہے کہ میں ظالموں کے مددگاروں میں سے تھا۔ ایک دن میں نے ایک شکاری کو دیکھا جس نے ایک بہت بڑی مچھلی شکار کر رکھی تھی۔ وہ مجھے بہت اچھی لگی۔ میں اس کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ مجھے یہ مچھلی دے دو۔ اس نے کہا: میں یہ تجھے نہیں دوں گا کیونکہ میں اس کی قیمت کے ساتھ اپنے گھر والوں کے لیے خوراک کا انتظام کروں گا۔ میں نے اسے مارا اور زبردستی مچھلی چھین لی اور اسے لے کر آ گیا۔

اس نے کہا کہ میں مچھلی کو اٹھائے چلا آ رہا تھا کہ اچانک اس مچھلی نے بڑے زور سے میرے انگوٹھے پر کاٹ لیا جب میں اسے گھر لے کر پہنچا اور اسے نیچے پھینکا تو مجھے انگوٹھے میں سخت تکلیف محسوس ہوئی اور شدتِ تکلیف کی وجہ سے میں ساری رات نہ سو سکا۔ میرا ہاتھ سوج گیا۔ صبح کے وقت میں ڈاکٹر کے پاس آیا اور اسے تکلیف کا بتایا' اس نے کہا۔ یہ عضو کو کھانے والی بیماری کی ابتداء ہے تو انگوٹھے کو کٹوا دے ورنہ بعد میں تیرے ہاتھ کو کاٹنے پڑے گا۔ میں نے انگوٹھا کٹوا دیا۔ لیکن پھر پورا ہاتھ درد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے پھٹنے لگا اور میں اس رات بھی نہ سو سکا۔ اور ایک پل بھی مجھے قرار نہ مل سکا۔ تو مجھے یہ مشورہ دیا گیا کہ اپنی ہتھیلی کٹوا دے۔ میں نے اس پر بھی عمل کیا لیکن درد کلائی تک پھیل چکا تھا' اس نے مجھے سخت تکلیف میں ڈال دیا اور میں درد سے نجات پانے کی فریاد کرنے لگا تو مجھے کسی نے کہا کہ اپنی کہنی تک کٹوا دو میں نے ایسا کر لیا لیکن وہ درد کندھے اور کہنی کے درمیانی گوشت تک پھیل چکا تھا اور پہلے سے زیادہ شدت اختیار کر چکا تھا تو مجھے یہ مشورہ دیا گیا کہ کندھے تک اپنا بازو کٹوا دو ورنہ تیرے جسم میں یہ بیماری سرایت کر جائے گی۔ میں نے اسے بھی کٹوا دیا۔ مجھ سے کسی نے کہا کہ تیری اس بیماری کا اصل سبب کیا ہے؟ میں نے وہ مچھلی والا قصہ کہہ سنایا تو اس شخص نے مجھ سے کہا کہ جب تجھے یہ بیماری شروع ہوئی تو اگر تو اسی وقت مچھلی والے سے معافی مانگ لیتا تو تیرا کوئی عضو نہ کاٹا جاتا۔ اب بھی اس کے پاس جا کے اسے راضی کر لے ورنہ یہ بیماری تیرے بدن کو نہیں چھوڑے گی۔

اس نے کہا کہ میں اس کی تلاش میں نکلا' سارے شہر میں اسے تلاش کرتا رہا حتیٰ کہ اسے میں نے ڈھونڈ ہی لیا' میں اس کے پاؤں پر گر پڑا' ان کو بوسہ دینے لگا اور روتا رہا اور اس سے کہا کہ اے سردار! اللہ کے لیے مجھے معاف کر دے۔ اس نے کہا کہ تو کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے ہی تجھ سے تیری مچھلی چھینی تھی۔ میں نے اسے سارا واقعہ سنایا اور اسے اپنا بازو دکھایا۔ وہ دیکھ کر رو اٹھا اور کہنے لگا تیری یہ مصیبت دیکھ کر تجھے معاف کرتا ہوں۔ میں نے پوچھا: اے میرے سردار! جب میں نے مچھلی پکڑی تھی تو آپ نے میرے اوپر بددعا کی تھی؟ اس نے کہا: ہاں! میں نے یہ بددعا کی تھی کہ اے اللہ! اس شخص نے اپنی طاقت استعمال کر کے مجھ سے تیرا دیا ہوا رزق میری کمزوری کے باعث چھین لیا۔ اب تو مجھے اس میں اپنی قدرت کا نظارہ دکھلا۔ یہ سن کر میں نے کہا: اے میرے سردار! اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت میرے اندر تجھے دکھلا دی ہے' میں اب اللہ کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ اور ظالموں کی خدمت سے اپنا ہاتھ کھینچتا ہوں۔ اب کبھی بھی ان کے دروازوں پر کھڑا نہ ہوں گا۔ اور جب تک زندہ رہوں گا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کا مددگار نہ بنوں گا۔ ان شاء اللہ۔ اللہ توفیق دے گا۔

نصیحت:

اے میرے بھائیو! موت نے کس قدر جانوں کو ان کے گھروں سے نکال دیا' ان کے ساتھ دوستی نہ کی' کس قدر جسموں کو اپنے پڑوس میں اتارا' ان کو گھروں میں نہ رہنے دیا۔ کس قدر آنکھوں کو ایک دفعہ سکون پانے کے بعد دوبارہ چشموں کی طرح بہا دیا:

یَا مُعْرِضًا بِوِصَالِ عَیْشٍ نَاعِمٍ   سَتُصَدُّ عَنْهُ طَائِعًا أَوْ کَارِهَا

''اے وہ شخص جو نعمتوں والی زندگی کی ملاقات سے اعراض کر رہا ہے۔ عنقریب تجھے اس اعراض سے خوشی کے ساتھ یا ناخوشی کے ساتھ روک دیا جائے گا۔''

إِنَّ الْحَوَادِثَ تُزْعِجُ الْأَحْرَارَ عَنْ   أَوْطَانِهَا وَالطَّیْرَ عَنْ أَوْکَارِهَا

یقیناً حوادثات زمانہ آزاد لوگوں کو بھی ان کے وطنوں سے اور پرندوں کو ان کے گھونسلوں سے ہٹاتے چلے آئے ہیں''۔

کہاں ہے وہ شخص جس نے مشرق و مغرب پر بادشاہت کی' علاقے آباد کیے اور باغیچے اُگائے۔ خواہشات کو حاصل کیا اور ستاروں پر سواری کی؟ اسے اس کے گھر سے ایک بلند آواز سے کائیں کرنے والے کوئے نے چیخ کر پکارا' وہ اپنے کھیل تماشے میں مشغول تھا کہ اس کا کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا' کڑک اور بجلیاں اسے ڈانٹنے لگیں۔ ایسی مصیبتیں آئیں کہ اس کے بال سفید ہو گئے' اس سے کبھی جدا نہ ہونے والے ساتھی بیزار ہو گئے' اس کے پکے اور سچے ساتھی اسے چھوڑ گئے' اور وہ مخلوق کے گھر سے خالق کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

اللہ کی قسم! اسے موت آ گئی اور اسے گھر میں نہ رہنے دیا' اسے اس کے زبردست غلبے کے بعد زبردستی مطیع کر لیا' اس کے نرم بچھونے کے بدلے میں سخت کھردری مٹی تک پہنچا دیا' اس کے کپڑوں کے پھاڑنے کی طرح قبر میں اسے کیڑوں نے چیر پھاڑ کر رکھ دیا۔ اپنی معیشت کی سخت تنگی میں گھیرا گیا' گہرا دوست دور چلا گیا جیسے کبھی وہ اس کے ساتھ چلا بھی نہ تھا' اللہ کی قسم! اس موت سے دور بھاگنا اسے کچھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نفع نہ دے سکا' نہ وہ دفن ہونے سے بچ سکا بلکہ اپنے ضروری زادراہ سے بھی محروم ہو گیا' اور اللہ کی قسم ہر گزرنے والے کے لیے نشان عبرت بن گیا' لمبے لمبے راستے طے کر گیا اور اب قبر میں قید ہے' پتہ نہیں ہلاک ہو گا یا کامیاب۔

چند دن بعد تیری بھی یہی حالت ہوگی' جس حالت سے گزر رہا ہے یہ تو محض خواب و خیال کے مانند ہے' تیری دنیا تو سنور سکتی ہی نہیں اور جو کچھ تو نے سنا ہے عنقریب اسے کل اپنے انجام کے موقع پر دیکھ لے گا' میری بھی یہ حالت ہوگی اور تیری بھی' تیری بربادی! کیا یہ باتیں تیرے اندر کچھ اثر پیدا نہیں کر پائیں؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۲۷:

ٹیکس لینا

ناجائز ٹیکس وصول کرنا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ضمن میں داخل ہے:

﴿ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ (الشوریٰ : ٤٢)

''الزام اور گناہ تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ناحق زمین میں سرکشی کرتے ہیں ان کے لیے ہی دردناک عذاب ہے''۔

ٹیکس وصول کرنے والے لوگ ظالموں کے بہت بڑے مددگار ہیں۔ بلکہ یہ تو خود ہی ظالم ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ وہ کچھ وصول کرتے ہیں جس کا حق نہیں ہوتا اور اس شخص کو دیتے ہیں جو اس کا مستحق نہیں ہے۔ ناحق لے کر غیر مستحق کو دے دیتے ہیں۔ اسی لیے تو رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ٹیکس وصول کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا اور فرمایا: ٹیکس اور محصول لینے والا جنت کے داخلے سے محروم ہوگا۔

(یہ ابوداؤد کی روایت ہے)

ٹیکس لینے والا مفلس کی طرح ہوتا ہے:

اور یہ صرف اسی لیے فرمایا گیا ہے کہ ٹیکس سے بندوں پر ظلم ہوتا ہے اور ٹیکس لینے والا ظلم کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس ٹیکس لینے والے کے پاس بھلا قیامت کے دن کس قدر کچھ ہاتھ میں ہوگا کہ تمام لوگوں کا حق ادا کر سکے؟ اور لوگوں نے اس وقت نیکیاں وصول کرنی ہیں اگر اس کے پاس ہوئیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: اے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم! کیا تم مفلس کو جانتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ ہمارے ہاں وہ شخص مفلس کہلاتا ہے جس کے پاس نہ درہم ہوں اور نہ سامان۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا مفلس شخص وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، زکاۃ، روزہ اور حج وغیرہ لے کر آئے گا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کسی کو اس نے گالی دے رکھی ہو گی کسی کو مارا ہو گا' کسی کا مال دبایا ہو گا۔ تو گالی والے کو بھی اس کی نیکیاں دی جائیں گی اور جس کو مارا تھا اسے بھی اس کی نیکیاں ملیں گی اور اگر اس کے اوپر عائد حقوق کی ادائیگی سے پہلے ہی اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو حق داروں کے حصوں کے بقدر ان کی برائیاں اور گناہ لے کر اس ظالم پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے گا۔[1]

ٹیکس لینے والے کی گناہ گار عورت سے مشابہت:

اور اس ٹیکس لینے والے کی برائی اس حدیث سے بھی سمجھ آتی ہے جس میں ہے کہ ایک عورت نے خود کو سنگسار اور رجم کروا کے اپنے نفس کو پاک کیا تو آپ ؐ نے فرمایا: اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایسی توبہ ٹیکس لینے والا شخص بھی کرتا تو قبول ہو جاتی یا اسے معاف کر دیا جاتا۔

ٹیکس لینے والے کی چور سے مشابہت:

ٹیکس لینے والے میں ان لوگوں کی مشابہت ہے جو راستے کو منقطع کرنے کا باعث اور لوگوں کو ڈرانے کا سبب بنتے ہیں اور یہ چوروں میں سے شمار کیے جا سکتے ہیں۔ ٹیکس جمع کرنے والا' اسے لکھنے والا' اس پر گواہ بننے والا اس کو پکڑنے والا' خواہ وہ فوجی ہو یا شیخ ہو یا آگے رپورٹ دینے والا ہو تمام کے تمام گناہ میں برابر کے شریک ہیں اور حرام کو کھانے والے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ بھی فرما چکے ہیں کہ وہ گوشت جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جو حرام سے پرورش پائے' آگ اس کا زیادہ حق رکھتی ہے۔ حدیث میں ''سحت'' لفظ آیا ہے اور یہ ہر اس حرام چیز کو کہتے ہیں جس کا ذکر قبیح سمجھا جاتا ہو اور اس سے عار لازم آتی ہو۔

واحدیؒ نے قرآن مجید کی اس آیت کی تفسیر میں ٹیکس ہی مراد لیا ہے:[2]

---

[1] اسے مسلم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

[2] انھوں نے اسے اپنی تفسیر ''الوسیط'' میں بغیر سند کے ذکر کیا ہے اور سیوطی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ ﴾ (المائدة : ١٠٠)

''کہہ دیجیے کہ خبیث ناپاک چیز اور پاکیزہ چیز برابر نہیں ہو سکتیں''۔

اللہ کے ہاں پاکیزہ مال قبول ہوتا ہے:

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! شراب کا میں کاروبار کرتا تھا' اس کی خرید و فروخت سے میں نے بہت سے سارا مال جمع کیا تو بتائیے کہ اگر میں اس مال کو اللہ کی اطاعت میں خرچ کروں تو کیا مجھے اس سے کچھ نفع حاصل ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: اگر تو اس مال کو حج' جہاد اور صدقہ خیرات میں بھی خرچ کر دے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی حیثیت مچھر کے ایک پر کے برابر بھی نہیں ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف طیب اور پاکیزہ مال کو قبول فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی تصدیق یوں نازل فرمادی:

﴿ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ ﴾

(المائدة : ١٠٠)

''کہہ دیجیے کہ ناپاک اور پاک چیزیں برابر نہیں ہو سکتیں اگرچہ ناپاک چیز کی کثرت تجھے بہت اچھی لگتی ہو''۔

عطاءؒ اور حسن بصریؒ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے حلال اور حرام مراد ہیں۔

نصیحت:

کہاں ہے وہ شخص جس نے مضبوط قلعے تعمیر کر کے ان پر چوکیدار بھی مقرر کیے' بڑے مبالغے اور زور و شور سے باغات بنوا کر ان میں ہر طرح کے درخت اگا دیئے' اپنے لیے فخریہ تخت بنا کر ان پر تشریف آوری کر لی' اپنے مقصد و خواہش کی تکمیل و انتہاء کر لی' خود کو ہمیشہ باقی رہنے کا گمان کر لیا' لیکن اس گمان نے دل کو دھوکے میں گرفتار کر لیا' اللہ کی قسم! اسے لذتوں کی دشمن موت نے یہاں سے باہر نکال لیا' اسے زبردستی اس کے گھوڑے سے اتار لیا' اسے آزمائشوں کے گھر کی طرف لے جا کر اس کا نام بھی مٹا دیا' اسے میل کچیل اور جہالت کی تاریکی اور اندھیروں میں بے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یار و مددگار چھوڑ دیا' لہٰذا عقلمند صرف وہ ہے جو خود ہی اپنے دنوں کو ہلاک کر دے ورنہ انجام تو ان کو چھین ہی لیتا ہے۔ دیکھئے:

تَبْنِی وَ تَجْمَعُ وَ الْآثَارُ تَنْدَرِسُ وَتَأْمُلُ اللَّبْثَ وَالْأَعْمَارُ تُخْتَلَسُ

''تو عمارتیں بنا رہا ہے اور مال جمع کر رہا ہے حالانکہ لوگوں کے ایسے آثار مٹ جاتے ہیں اور تو ہمیشگی کی امید رکھتا ہے حالانکہ عمریں چھین لی جاتی ہے۔

ذَا اللُّبِّ فَكِّرْ فَمَا فِی الْعَيْشِ مِنْ طَمَعٍ لَابُدَّ مَا يَنْتَهِی أَمْرٌ وَ يَنْعَكِسُ

اے عقل والے! ذرا سوچ تو پتہ چلے گا کہ زندگی کی کوئی طمع نہیں کیونکہ یقینی طور پر اس نے ختم ہونا ہے اور اُلٹ جانا ہے۔

أَيْنَ الْمُلُوكُ وَ أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ وَ مَنْ كَانُوا إِذَا النَّاسُ قَامُوا هَيْبَةً جَلَسُوا

کہاں ہیں بادشاہ اور شہزادے اور وہ جو اگر سامنے آ جاتے تو ہیبت کے مارے لوگ کھڑے ہوتے تو وہ بیٹھ جاتے۔

وَ مَنْ سُيُوفُهُمْ فِی كُلِّ مُعْتَرَكٍ تُخْشَى وَدُونَهُمُ الْحِجَابُ وَالْحَرَسُ

اور وہ کہ جن کی تلواروں سے ہر معرکے میں ڈرا جاتا تھا اور ان کے آگے رکاوٹیں اور پہرے دار ہوتے تھے۔

أَضْحَوْا بِمَهْلَكَةٍ فِی وَسْطِ مَعْرَكَةٍ صَرْعَى وَصَارُوْابِبَطْنِ الْأَرْضِ وَانْطَمَسُوْا

وہ معرکے کے درمیان میں ہلاکت ہو کر پچھاڑ دیئے گئے اور زمین کے پیٹ میں چلے گئے اور ان کا نام ونشان بھی مٹ گیا۔

وَ عَمَّهُمْ حَدَثٌ وَ ضَمَّهُمْ جَدَثٌ بَاتُوْا فَهُمْ جُثَثٌ فِی الرَّمْسِ قَدْحُبِسُوْا

یہ حادثہ سب پر واقع ہوا اور ایک ہی قبر نے سب کو گھیر لیا اور انھوں نے قبروں میں قید مردہ جسموں کے ساتھ رات گزاری۔

كَأَنَّهُمْ قَطُّ مَا كَانُوْا وَمَا خُلِقُوْا وَ مَاتَ ذِكْرُهُمْ بَيْنَ الْوَرٰى وَ نُسُوْا

یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے وہ کبھی تھے ہی نہیں اور پیدا بھی نہ ہوئے تھے اور کائنات میں ان کا ذکر فوت ہو گیا اور وہ بھلا دیئے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَاللّٰهِ لَوْعَايَنَتْ عَيْنَاكَ مَا صَنَعَتْ أَيْدِي الْبِلَا بِهِمْ وَالدُّوْدُ يَفْتَرِسُ

اللہ کی قسم! اگر تیری آنکھیں اس منظر کو دیکھ لیں جو بوسیدگی کے ہاتھوں نے ان کا کر دیا ہے اور جو کیڑے ان کو چیر پھاڑ رہے ہیں۔

لَعَايَنْتَ مَنْظَرًا تَشْجَى الْقُلُوْبُ لَهٗ وَ أَبْصَرْتَ مُنْكَرًا مِنْ دُوْنِهِ الْبَلَسُ

تو تو ایسا منظر دیکھتا جس سے دل غم سے نڈھال ہو جاتے ہیں اور تو ایسا عجیب منظر دیکھے کہ شکستہ دل ہو جائے۔

مِنْ أَوْجُهٍ نَاضِرَاتٍ حَارَ نَاظِرُهَا فِيْ رَوْنَقِ الْحُسْنِ مِنْهَا كَيْفَ يَنْطَمِسُ

ایسے تروتازہ اور شاداب چہرے کہ جن کے حسن کی چمک دمک سے ان کو دیکھنے والا ششدر رہ جائے وہ کس طرح مٹ کر رہ گئے۔

وَ أَعْظُمٌ بَالِيَاتٌ مَا بِهَا رَمَقٌ وَ لَيْسَ تَبْقٰى لِهٰذَا وَ هِيَ تُنْتَهَسُ

اور بوسیدہ ہڈیوں میں زندگی کی رمق بھی نظر نہیں آ رہی اور یہ کچھ بھی انسان کے لیے نہیں بچ سکیں گی اور ان کو نوچا جاتا ہے اور ڈسا جاتا ہے۔

وَ أَلْسُنٌ نَاطِقَاتٌ زَانَهَا أَدَبٌ مَا شَأْنُهَا شَانَهَا بِالْآفَةِ الْخَرَسُ

اور بولنے والی زبانیں جن کو ان کے ادب و فصاحت نے زینت دے رکھی تھی' ان کو کیا ہو گیا کہ آج گونگے پن نے ان کو آفت زدہ اور عیب زدہ کر دیا ہے۔

حَتَّامَ يَا ذَا النُّهٰى لَاتَرْعَوِيْ سَفَهًا وَ دَمْعُ عَيْنَيْكَ لَا يَهْمِيْ وَ يَنْبَجِسُ

اے عقلوں کے مالک! تو کب تک اپنی جہالت کی وجہ سے باز رہے گا اور تیری آنکھوں کے آنسو نہ بہیں گے اور نہ پھوٹیں گے۔

فکر آخرت سے بے خبر:

اے وہ شخص جو دن میں سفر کا ایک مرحلہ طے کر لیتا ہے اور جس کی کتاب میں رائی تک جیسی چیزیں لکھی ہوئی ہیں' لیکن ڈرانے والے سے وہ کوئی فائدہ حاصل نہیں کر رہا حالانکہ ڈرانے والے اور واعظین پے در پے اس کے پاس آتے رہتے ہیں' وہ کسی خیر خواہ پر کان نہیں دھرتا حالانکہ وہ اسے ملامت بھی کرتے ہیں۔ اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

زرہیں پھٹ چکی ہیں اور تیر بے کار پڑے ہیں۔ ہدایت کی روشنی ظاہر ہو چکی ہے لیکن وہ اس کی طرف دیکھتا بھی نہیں اور نہ ہی اس کی طرف اس کا دھیان ہے بلکہ اس کا دھیان تو اس طرف ہے کہ سدا باقی رہے۔ اس کی نگاہ اس شخص کی طرح دیکھ رہی ہے جس کی امیدیں بوڑھا ہونے کے بعد بھی سوزش عشق اور مستی پہ لگی ہوئی ہیں۔

تو جیسا بھی چاہتا ہے ہو جا۔ تیرے آگے حساب و کتاب کی اور زلزلے کی منزل آنے والی ہے اور ہاں! تیری نرم و نازک جلد بھی کپڑے کھا جائیں گے۔ تعجب ہے اس مومن کی کم عقلی پر جو بدلے اور سوال و جواب کی منزل کا یقین بھی رکھتا ہے لیکن دھوکے اور فریب میں پڑا ہوا ہے۔

ہائے افسوس تیرے لیے! کس نے تجھے اس سوچ کی دعوت دی اور تجھے ہلاکت کے کنارے پر پہنچا دیا' کاش کہ اس دشمن کے ٹھکانے کا تجھے علم ہو جائے۔ لہٰذا تو اپنی مستقبل کی باقی ماندہ زندگی میں نیکیاں کما کر اپنے ماضی کا تدارک کر لے کیونکہ مومن کی جو باقی ماندہ زندگی ہے وہ اس کا انتہائی قیمتی جوہر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۲۸:

حرام مال کا حصول

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ﴾ (البقرة : ۱۸۸)

''مومنو! آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقے سے نہ کھاؤ''۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ جھوٹی قسموں کے ذریعے اپنے بھائی کا مال ناجائز طور پر نہ دباؤ۔ اور باطل طریقے سے مال کا کھانا دو طرح پر ہے: ایک یہ کہ ظلماً مال کو حاصل کیا جائے مثلاً چھین لینا' خیانت کر لینا اور چوری کرنا وغیرہ۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ کھیل تماشے اور ازراہ مذاق ایسا کیا جائے مثلاً جوا اور دین میں رکاوٹ بننے والے تماشے وغیرہ۔

صحیح بخاری میں خولہ انصاریہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے مال میں ناجائز طور پر داخل ہوتے ہیں تو ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہوگی۔

حرام مال کمانے والے کی دعا:

اور صحیح مسلم میں ہے کہ آپؐ نے ایک آدمی کا ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی لمبا سفر کر رہا ہے' بال بکھرے ہوئے ہیں' جسم گرد سے اٹا ہوا اور غبار آلود ہے' اپنے ہاتھوں کو آسمان کی جانب پھیلا رہا ہے اور اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! کی صدائیں بلند کر رہا ہے۔ لیکن اس کا کھانا حرام کا ہے' پینا حرام کا ہے' لباس حرام کا ہے اور اس کی پرورش ہی حرام سے ہوئی ہے تو کیسے اس کی دعا قبول ہو؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھے ''مستجاب الدعوہ'' بنائے۔ (یعنی میری ہر دعا قبول ہو) آپؐ نے فرمایا: اے انس! اپنی کمائی کو پاکیزہ بنا' تیری دعا قبول ہو جائے گی۔ کیونکہ جو شخص حرام کا ایک لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھاتا ہے' چالیس دن تک اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔[1]

دینؔ اور دنیا میں فرق:

بیہقی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق و عادات اس طرح تقسیم کر دیئے ہیں جس طرح اس نے تمہارے مابین تمہاری روزیاں تقسیم کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا ہر شخص کو دیتا ہے خواہ اسے پسند کرتا ہو یا نہ لیکن دین صرف اس کو دیتا ہے جس سے محبت کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جس کو دین دے اس سے اللہ کی محبت ہوتی ہے اور جو بندہ حرام مال کما کر اس میں سے خرچ کرتا ہے اس میں برکت نہیں ہوتی اور اس سے کیا ہوا صدقہ قبول نہیں ہوتا اور جو مال پیچھے چھوڑ کر جاتا ہے وہ اس کے لیے جہنم کی طرف زادراہ کا کام دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی برائی کو برائی کے ساتھ نہیں مٹاتا بلکہ برائی کو نیکی کے ساتھ ختم کرتا ہے۔[2]

حرام اور حلال کمائی کا اثر:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میٹھی اور سرسبز و شاداب چیز ہے۔ جس نے اس میں سے حلال مال کمایا اور اسے اس کے حقداروں میں خرچ کیا تو اللہ تعالیٰ بدلہ وثواب بھی عطا کرے گا اور اپنی جنت کا وارث بھی بنائے گا اور جس نے حرام طریقے سے مال کمایا اور حقداروں کے علاوہ میں خرچ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے رسوائی کے گھر میں داخل کرے گا۔ اور اپنی خواہش کے مطابق

---

[1] اسے طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور یہ دعا منگوانے والے کا نام سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ذکر کیا ہے۔

[2] اسے منذری نے امام احمد کی طرف ابن مسعودؓ کی روایت سے منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کو بعض نے حسن قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حرام مال میں بہت سے داخل ہونے والوں کے لیے قیامت کے دن آگ ہوگی۔[1]

رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص یہ پروا نہیں کرتا کہ وہ مال کہاں سے کما رہا ہے تو اللہ بھی پروا نہیں کرے گا کہ اسے جہنم کے کس دروازے سے داخل کرے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ البتہ تم میں سے کوئی شخص اپنے منہ میں مٹی داخل کر لے یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ اپنے منہ میں حرام مال داخل کرے۔[2]

یوسف بن اسباطؒ سے مروی ہے کہ جب کوئی نوجوان عبادت کرنے لگتا ہے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ دیکھو اس کا کھانا کیسا ہے اگر تو وہ حرام کا مال ہو تو وہ کہتا ہے کہ چھوڑ و اسے گمراہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ تھکتا رہے اور محنت کرتا رہے خود ہی تمہاری طرف سے کفایت کر لے گا کیونکہ حرام مال کے ہوتے ہوئے اس کی تمام محنت رائیگاں ہے۔

جیسا کہ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اس شخص کے متعلق جس کا کھانا' پینا اور لباس وغذا سب کچھ حرام سے تھا' فرمایا کہ اس کی دعا کیسے قبول ہوگی۔

حدیث میں یہ بھی وارد ہے کہ بیت المقدس پر ایک فرشتہ روزانہ یہ منادی کرتا ہے' دن کے وقت بھی اور رات کو بھی اعلان کرتا ہے کہ جس شخص نے حرام مال کھایا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نفلی وفرضی عبادت قبول نہیں کرے گا۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ ایک شبہے اور شک والے درہم کو واپس کرنا مجھے ایک اور ایک سو درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص حرام مال کے ساتھ

---

[1] اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

[2] اسے احمد نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حج کرتے ہوئے لبیک کہتا ہے تو فرشتہ جواب دیتا ہے تیرا کوئی لبیک اور سعدیک (یعنی حاضری کا اعلان کہ اے اللہ میں حاضر ہو گیا۔ یہ کچھ بھی) قبول نہیں اور تیرا حج تیرے اوپر رد کر دیا گیا ہے۔[1]

امام احمد نے اپنی مسند میں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دس درہم کے عوض کپڑا خریدتا ہے اور ان میں ایک درہم حرام کا ہوتا ہے تو جب تک اس پر وہ کپڑا رہے گا اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہوگی۔[2]

وہب بن وردؒ سے مروی ہے کہ اگر تو ساری رات بھی حالت قیام میں عبادت کرتا رہے تو تیرے لیے کچھ فائدہ مند ثابت نہ ہوگی حتیٰ کہ تو دیکھ لے کہ تیرے پیٹ میں جانے والا مال حلال ہے یا حرام۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کے پیٹ میں حرام مال ہو حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کر لے۔

سفیان ثوری کہا کرتے تھے کہ جس شخص نے حرام مال کو کسی نیکی والے کام میں خرچ کیا تو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو اپنے کپڑے کو پیشاب کے ساتھ پاک کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ کپڑا صرف پانی سے پاک ہوگا اور گناہ کا کفارہ صرف حلال چیز بنتی ہے۔

عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ اگر ہمیں شبہ پڑ جاتا کہ مال کا صرف دسواں حصہ حرام کا ہے تو ہم باقی نو حصوں کو بھی غذا حرام مال کی ہو۔[3]

---

1 اسے طبرانی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں سلیمان بن داؤد یمانی ضعیف راوی ہے۔

2 اس کو انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ہاشم نامی راوی کی وجہ سے اسے ضعیف کہا گیا ہے۔

3 اسے ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور غلام:

زید بن ارقمؓ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جس سے ان کی مکاتبت ہوچکی تھی اور وہ اپنی آمدنی ان کو ادا کرتا رہتا تھا وہ روزانہ اپنی کمائی لے کر آتا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اس سے پوچھتے کہ تو نے یہ مال کہاں سے کمایا؟[1]

اگر وہ اس سے خوش اور راضی ہوتے تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔ زید کہتے ہیں کہ ایک رات وہ غلام ابوبکرؓ کے پاس کچھ کھانا لے کر آیا' ابوبکر رضی اللہ عنہ کا روزہ تھا انھوں نے اس میں سے ایک لقمہ کھا لیا اور اس سے اپنا سوال کرنا بھول گئے۔ پھر بعد میں سوال کیا کہ یہ کہاں سے لے کر آئے ہو؟ اس نے کہا کہ میں دور جاہلیت میں لوگوں کے لیے کہانت کا کام کرتا تھا اور اس میں زیادہ ماہر نہ تھا صرف دھوکے سے کام لیتا تھا۔ یہ ان میں سے کسی شخص نے مجھے دیا ہے۔ ابوبکرؓ نے کہا: ہائے افسوس! تو قریب تھا کہ مجھے ہلاک کر دیتا۔ پھر انھوں نے اپنا ہاتھ اپنے منہ میں داخل کیا اور قے کرنے کی کوشش کرنے لگے۔

وہ کوشش کر رہے تھے لیکن کھانا باہر نہ آ رہا تھا تو کسی نے بتایا کہ یہ پانی کے بغیر باہر نہ نکلے گا۔ انھوں نے پانی منگوا کر پیا اور قے کرنے لگے حتی کہ سارے کا سارا کھانا اپنے پیٹ سے باہر نکال دیا کسی نے کہا: اللہ آپ پر رحمت فرمائے' آپ نے اس ایک لقمے کی وجہ سے یہ سب کچھ باہر نکال دیا۔ تو انھوں نے جواب دیا کہ اگر یہ لقمہ میری جان کے بغیر نہ نکل سکتا تو میں اپنی جان بھی نکال دیتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو جسم حرام سے پرورش پائے گا وہ آگ کا زیادہ مستحق ہے''۔ تو میں ڈر گیا کہ کہیں اس لقمے سے میرے جسم کے کسی حصے کو خوراک نہ پہنچ جائے۔

کعب بن عجرہؓ کی روایت پیچھے ابھی ابھی ہم نے ذکر کی ہے کہ حرام کی غذا

---

[1] اسے بخاری نے عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حاصل کرنے والا جسم جنت میں نہیں جا سکتا۔ (اس کی سند بھی صحیح ہے)

حرام کمائی کے مرتکب:

علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کا بیان ہے کہ اس حرام کے ضمن میں درج ذیل لوگ شامل ہیں۔ ٹیکس لینے والا' خیانت کرنے والا' دھوکے باز' چور' جھوٹا' سود کو کھانے اور کھلانے والا' یتیم کا مال کھانے والا' جھوٹی گواہی دینے والا' کسی سے عاریتاً اور ادھار چیز لے کر انکار کر دینے والا' رشوت خور' ماپ تول میں کمی کرنے والا' عیب دار چیز کے عیب کو چھپا کر بیچنے والا' جوئے باز' جادوگر' نجومی' تصویریں بنانے والا' زانیہ (زنا کی کمائی لینے والی) نوحہ کر کے کمانے والی' عشریہ' وہ دلال جو بیچنے والے کی اجازت کے بغیر اپنی اجرت لے اور خریدار کو زائد قیمت بتا دے۔ اور جو شخص آزاد کو بیچ کر اس کی قیمت کھائے۔

حرام چیز قبول کرنے والے لوگ:

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن کچھ لوگوں کو لایا جائے گا' ان کے پاس تہامہ علاقے کے پہاڑوں کے برابر نیکیاں ہوں گی' جب ان کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ تمام کو گرد و غبار کی مانند ہوا میں اڑا دے گا' پھر ان کو آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیسے ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا: یہ لوگ نمازیں پڑھتے تھے' روزے رکھتے تھے' زکوٰۃ دیتے تھے' حج کرتے تھے وغیرہ وغیرہ لیکن جب ان پر کوئی حرام چیز پیش کی جاتی تو اسے لے لیتے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ ان کے تمام اعمال ضائع فرما دے گا۔[1]

ایک نیک شخص کے بارے میں مروی ہے کہ اسے مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے کہا کہ بہت

---

[1] اسے طبرانی نے ابو امامہ باہلیؓ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں کلثوم بن زیاد اور بکر بن سہل میں اختلاف کیا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اچھا سلوک کیا لیکن مجھے جنت سے اس سوئی کی وجہ سے روک دیا گیا ہے جو میں نے کسی سے عاریتاً لی تھی اور اسے واپس نہیں کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نصیحت:

اے اللہ کے بندو! کیا رات اور دن عمروں کے خاتمے کا باعث نہیں؟ کیا دنیا میں اقامت اختیار کرنے والے کا انجام زوال نہیں؟ کیا صحت کا انجام آخر کار بیماری نہیں؟ کیا سلامتی کی انتہاء کمال میں نقصان و کمی نہیں؟ کیا منی کے رحم میں ٹھہر جانے کے بعد بھی موت نہیں آ جاتی؟ کیا تمہیں کوچ کر جانے کی خبر نہیں ملی اور تمہارا یہاں سے انتقال کر جانا قریب نہیں؟ کیا تمہارے لیے عبرتیں ظاہر نہیں ہوئیں اور مثالیں بیان نہیں کی گئیں:

وَعَـزِيـزٍ نَـاعِـمٍ ذَلَّ لَـهُ ۔۔۔ كُلُّ صَعْبِ الْمُرْتَقٰى وَعْرُ الْمَرَام

''کتنے ہی عزت والے اور نعمتوں والے ان کے لیے ہر ترقی کی مشکل اور مقصد کا خوف نرم پڑ گیا۔

فَـكَسَاهُ بَـعْـدَ لِيْنِ مَـلْبَـسٍ ۔۔۔ خَشِنًا بِالرَّغْمِ مِنْهُ فِي الرَّغَام

پھر اس کو نرم و نازک لباسوں کے بعد اس کے نہ چاہتے ہوئے بھی مٹی میں کھردرا لباس پہنا دیا۔

وَوُجُـوهٍ نَـاضِـرَاتٍ بُـدِّلَـتْ ۔۔۔ بَـعْدَ لَوْنِ الْحُسْنِ لَوْنًا كَالْقَتَام

اور کتنے ہی سرسبز و شاداب چہرے حسین رنگتوں کے بعد سیاہی مال غبار آلود رنگ میں تبدیل ہو گئے۔

وَشُمُوسٍ طَـالِـعَـاتٍ أَفَلَتْ ۔۔۔ بَـعْـدَ ذَاكَ النُّوْرِ مِنْهَا بِالظَّلَام

کتنے ہی طلوع ہونے والے سورج اپنی روشنی کے بعد اندھیروں کے ساتھ غروب ہو گئے۔

وَمُـنِـيْـفٍ شَـامِـخٍ بُـنْـيَـانُـهُ ۔۔۔ لَيِّنِ الْأَعْـطَـافِ مُهْتَزِّ الْقَوَام

www.kitabosunnat.com

کتنی ہی بلند چوٹیوں والے پہاڑ کمزور کناروں والے اور اعتدال و سیدھے پن کے ٹوٹنے میں ہیں۔

أُفٍّ لِلدُّنْيَا فَمَا شِيمَتُهَا غَيْرَ نَقْضِ الْعَقْدِ أَوْخَفْرِ الذِّمَام

افسوس دنیا کے لیے اس کی علامت سوائے معاہدوں کو توڑنے اور عزتوں اور حرمتوں کے پامال کرنے کے اور کچھ نہیں ہے۔

فَاسْتَعِدُّوا الزَّادَ تَنْجُوا وَاعْمَلُوا صَالِحًا مِنْ قَبْلِ تَقْوِيضِ الْخِيَام

لہٰذا زادِ راہ تیار کر لو نجات پالو گے اور نیک اعمال کر لو پہلے اس سے کہ خیمے منہدم کر دیئے جائیں۔

اے سونے کے ساتھ چمٹنے والے جس کا باقی رہنا خوشی میں ڈالتا ہے لیکن بجلی کے چمکنے کی طرح! اے خواہش کی پیروی میں واجب حقوق کو پامال کرنے والے! کہا تو خالق سے اعلان جنگ کرتا ہے اور مخلوق سے حیا کرتا ہے؟ اے بلند و بالا بالا خانوں کو ترجیح دینے والے! اس فسق کو چھپانے والے! خبردار عنقریب تو اس کرتوت اور فسق کو دیکھ لے گا' اے خواہش کے بچھونے میں حیران و پریشان! جو ذلت و حقارت کی جیل میں نظر ڈال رہا ہے' اپنے بیمار نفس پر رویا کر کیونکہ تو رونے کے لائق ہے۔

تعجب ہے اس شخص پر جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ موت کا حشر دیکھتا ہے' اپنے ختم ہونے کا یقین رکھتا ہے لیکن اپنی (اصلی) حاجت کو پورا نہیں کرتا' اپنے دل میں آخرت کے ایمان کو جگہ دیئے ہوئے ہے لیکن اس کے ایک جانب میں غافل سو رہا ہے' اپنے جرم اور گناہ کی سزا کو بھول رہا ہے' اپنے رب سے اعراض کر کے اپنی خواہش کو سیراب کرنے کی طرف توجہ کر رہا ہے۔ گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں۔ اسے موت کا پیالہ پلایا جا رہا ہے اور وہ اسے پینے سے فریاد کر رہا ہے' مدد مانگ رہا ہے' موت نے اسے اس کے اہل و عیال اور مال مویشی سے بیگانہ اور جدا کر دیا ہے' اسے قبر کی طرف منتقل کر دیا ہے اور وہ تکبر و خود پسندی کے بعد ذلیل ہو چکا ہے۔

اے عقلمند شخص! اس کی قبر پر جایا کر اور اس کا کثرت سے اہتمام کیا کر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یقیناً وعظ و نصیحت کانوں کے پردے پھاڑ رہی ہے' میں نہیں دیکھتا کہ کوئی سننے والا اس سے نفع حاصل کر رہا ہو' طلوع ہونے والی چیزوں کا نور اور روشنی ظاہر ہو چکی ہے' لیکن آنکھیں اس سے اندھی ہیں' دوسروں کے واقعات سے عبرتیں ظاہر ہو چکی ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایسی جگہوں سے دھوکے میں رکھے گئے ہیں۔ آنکھوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ آنسو نہیں بہاتیں' ہائے تعجب اس دل کے لیے جو ذکر الٰہی کے وقت بھی نہیں ڈرتا' جس میں خواہشات کے پنجے اپنی جگہ بنا چکے ہیں۔

اے وہ شخص جس کا بڑھاپا آ چکا ہے کیا تیرے خیال میں تیری گزری ہوئی عمر کو کوئی واپس لا سکتا ہے؟ آئندہ عمر کے لیے خبردار ہو' بیدار ہو اور رجوع کر لے۔ خطرہ بہت عظیم ہے' حساب بہت شدید ہے' راستہ بہت دور ہے۔ تیرے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہی ہے اور اس کے لیے کوئی ہٹانے والا بھی نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۲۹:

خودکشی

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ☆ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا وَّ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا﴾

(النساء: ۲۹،۳۰)

''اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تم پر مہربان ہے۔ اور جو شخص تعدی اور ظلم سے ایسا کرے گا ہم اس کو عنقریب جہنم میں داخل کریں گے اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے''۔

واحدی اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اپنے آپ کو قتل کرنے سے مراد یہ ہے کہ تم میں سے بعض لوگ دوسروں کو قتل نہ کریں یعنی ایک دوسرے کو قتل نہ کرو کیونکہ تم سب ایک ہی دین کے ماننے والے ہو۔ اس لحاظ سے تم ایک ہی جان کی طرح ہو۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جمہور کا قول ہے۔ اور ایک گروہ کا خیال ہے کہ اس سے مراد خود کشی کرنا ہے جس سے منع فرما دیا گیا ہے۔ اور اس کی دلیل وہ روایت ہے جسے ابو منصور محمد بن محمد نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ:

اسلام شدت پسند مذہب نہیں:

ایک نہایت ٹھنڈی رات میں مجھے احتلام ہو گیا اور اس وقت میں غزوہ ذات السلاسل میں شریک تھا۔ مجھے ڈر لاحق ہوا کہ کہیں غسل کرنے سے میری جان نہ نکل جائے تو میں نے تیمم کر لیا اور اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز بھی پڑھائی۔ پھر میں نے واپس آ کر رسول اللہ کے سامنے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! تو نے اپنے ساتھیوں کی امامت حالت جنابت میں کرائی؟ تو میں نے آپ ﷺ کو وہ سبب بتایا جس کی وجہ سے میں نے غسل نہیں کیا تھا اور میں نے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو یہ فرماتے سنا تھا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴾

''یعنی اپنے آپ کو قتل نہ کرو کچھ شک نہیں کہ خدا تم پر مہربان ہے''۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے اور مزید کچھ نہ کہا۔[1]

یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ عمرو بن عاص نے اس آیت کو خودکشی کی ممانعت پر محمول کیا نہ کہ دوسرے کو قتل کرنا مراد لیا ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے اس پر اس موقف کا انکار نہیں کیا۔ ''وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ'' (جس نے ایسا کیا) سے مراد ابن عباسؓ نے یہ بیان کیا ہے کہ اس میں گزشتہ ان تمام ممنوع کاموں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جن کا شروع سورت سے ذکر چلا آ رہا ہے۔

اور بعض مفسرین نے اس کا اشارہ صرف ان دو چیزوں کی طرف مراد لیا ہے جو اس آیت میں بیان ہوئی ہیں یعنی لوگوں کا ناجائز طور پر مال کھانا اور حرام جان کو قتل کرنا۔ اس آیت میں جو تعدی کا ذکر ہے۔ اس سے مراد ہے کہ حکم الٰہی سے تجاوز کرتے ہوئے ایسا کام کرے۔ اور یہ کام اللہ پر بہت آسان ہے یعنی اس نے جو آگ کی دھمکی دی ہے وہ آگ میں داخل کرنے پر قادر بھی ہے۔

اللہ سے مایوسی کفر ہے:

جندب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی کے ہاتھ زخمی ہو گیا اور اس نے اس قدر تکلیف محسوس کی کہ ایک چاقو پکڑ کر اپنا ہاتھ اس سے کاٹ ڈالا' لیکن ہاتھ سے خون جاری رہا اور اسی وجہ سے وہ مر گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنی جان کے ساتھ مجھ سے جلدی کی ہے' میں نے اب اس پر جنت حرام کر دی ہے۔[3]

---

[1] اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور منذری نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

[2] اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

[3] یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خودکشی کرنے والا اپنا عمل دہراتا رہے گا:

ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی لوہے اور آلے کے ساتھ خود کو قتل کرلیا وہ اپنے اس لوہے کو ہاتھ میں پکڑے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اسی طرح کرتا رہے گا اور جس نے خود کو زہر کے ساتھ قتل کیا' اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اسے جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ پی پی کر اذیت میں مبتلا ہوتا رہے گا۔ اور جس نے خود کو پہاڑ سے گرا کر قتل کیا وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ گرتا رہے گا۔ (یہ بھی بخاری و مسلم کی روایت ہے)

ثابت بن ضحاکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن پر لعنت ڈالنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی یہ بھی اس کے قتل کے برابر ہے اور جس نے خود کو کسی چیز کے ساتھ قتل کر ڈالا اسے قیامت کے دن اسی چیز کے ساتھ سزا اور عذاب دیا جائے گا۔

ایک اور صحیح حدیث میں ہے جس میں ایک آدمی کا ذکر ہے اس کو جب زخموں نے زیادہ تکلیف دی تو اس نے موت کو جلدی طلب کرتے ہوئے تلوار کی دھار کے ساتھ خودکشی کر لی تو آپؐ نے فرمایا۔ یہ آگ والوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اچھے کاموں کی توفیق دی۔ ہمیں ہماری بھلائی الہام کرے اور ہمارے نفسوں کی برائیوں سے اور عملوں کے برے نتائج سے محفوظ فرمائے۔

نصیحت:

اے ابن آدم! تو اپنے عملوں کو کس طرح مضبوط خیال کرتا ہے حالانکہ تو جانتا ہے کہ یہ ایک چال اور تدبیر ہے؟ تو مولا اور اللہ کے معاملے کو کیوں چھوڑ رہا ہے حالانکہ تو جانتا ہے کہ اس سے فائدہ ہوگا؟ تو اپنے آخرت کے زاد راہ میں کیوں کوتاہی کر رہا ہے حالانکہ تجھے پتہ ہے کہ راستہ بہت دور کا ہے؟

اے ہم سے اعراض کرنے والے! کب تک یہ بدسلوکی اور اعراض کرتا رہے گا؟ اے اپنی موت اور عمر سے غافل انسان! اس کے ختم ہو جانے میں کوئی شک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نہیں ہے' اے اپنی امیدوں میں دھوکا کھانے والے! موتوں کے ہاتھو اس امید کو قینچیوں سے کاٹ کر رکھ دیں گے' اے اپنی صحت و بدن سے دھوکا کھانے والے! ہر دن کمی اور کمزوری کی طرف لے جا رہا ہے۔ اے وہ شخص جس کا روزانہ کچھ نہ کچھ حصہ کم ہو رہا ہے' اللہ کی قسم! یہ تمام حصے کسی دن ختم ہو جائیں گے۔ اے آخرت کے زاد راہ سے غافل بندے! حالانکہ ہر سیاہی کے بعد سفیدی کا آنا اسے ڈرا رہا ہے۔ اے اپنی کم حفاظت کرنے والے! موتوں کے تیر بہت لمبے چوڑے ہیں۔ اے وہ شخص جسے ختم ہو جانے یعنی موت کی گھاٹوں کی طرف ہانکا جا رہا ہے! حالانکہ حوضوں کا سارا پانی کھینچا جا چکا ہے۔ اے ہنسنے والے! موت اور فنا کی آنکھیں بند نہیں ہیں۔ یہ اوقات جس شخص کے سامنے ہوں وہ کس طرح اس کی آنکھوں کے پپوٹے بند ہونے کی قدرت رکھ سکتے ہیں؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۳۰:

اکثر باتوں میں جھوٹ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ﴾ (آل عمران : ٦١)

''جھوٹ بولنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور پھٹکار ہے''۔

اور فرمایا:

﴿ قُتِلَ الْخَرَّاصُوْنَ ﴾ (الذاريات : ١٠)

''اٹکل پچو لگانے والے (یعنی جھوٹے) ہلاک ہوں''۔

اور فرمایا:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴾ (غافر : ٢٨)

''یقیناً اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والے اور جھوٹے کو راہ نہیں دیتا''۔

صحیحین میں عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: یقیناً سچ نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف راہ دکھلاتی ہے۔ اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کو تلاش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ''صدیق'' (بہت سچا) لکھ دیا جاتا ہے۔ اور بلاشبہ جھوٹ برائی کی طرف لے کر جاتا ہے اور برائی جہنم کا راہ دکھلاتی ہے اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی تلاش میں رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے ہاں اسے کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔

صحیحین ہی میں[1] ہے کہ آپؐ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ خواہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور خود کو مسلمان خیال کرتا رہے: جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اسے امانت سونپی

---

[1] یہ ابوہریرہ کی روایت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے۔

اور فرمایا: چار چیزیں جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہو اس میں ایک منافقانہ خصلت ہو گی حتی کہ اسے چھوڑ دے۔ جب اسے امانت دی جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب معاہدہ کرے تو عہد شکنی کرے اور جب کسی سے جھگڑا ہو تو گالیاں بکے۔[1]

رسول اللہ ﷺ کا خواب:

صحیح بخاری میں رسول اللہ ﷺ کے ایک خواب والی حدیث ہے۔ آپؐ نے اس میں یہ بھی بیان فرمایا کہ ہم ایک آدمی کے پاس آئے جو گدی کے بل چت لیٹا ہوا تھا اور دوسرا آدمی اس کے اوپر لوہے کا ایک آنکڑا اور کنڈی لیے کھڑا ہے وہ اس کی ایک باچھ یعنی منہ کی ایک جانب میں کنڈی ڈال کر گدی تک چیر دیتا ہے اور آنکھ میں ڈال کر بھی گدی تک لے جاتا ہے۔ پھر وہ چہرے کی دوسری جانب آ کر بھی بالکل یہی عمل دہراتا ہے اور پھر پہلی جانب کی طرف لوٹنے سے پہلے پہلے وہ صحیح ہو چکی ہوتی ہے اور وہ ادھر پہلے والا عمل دہراتا ہے اور قیامت کے دن تک اس کے ساتھ یہی ہوتا رہے گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے دونوں فرشتوں سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو انھوں نے بتایا کہ یہ جب صبح گھر سے نکلتا تو ایک جھوٹ بولتا جو ساری زمین میں پھیل جاتا۔[2]

اور آپؐ کا فرمان ہے: ہر چیز مومن کی طبیعت بن سکتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔[3]

---

[1] اسے بخاری و مسلم نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔

[2] یہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔

[3] اسے احمد نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقطع سند کے ساتھ روایت کیا ہے البتہ بزار اور ابویعلی نے اسے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے صحیح سند سے ذکر کیا ہے لیکن دارقطنی نے اس کا موقوف ہونا راجح قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور فرمایا: بدگمانی سے بچو' کیونکہ یہ سب سے بڑی جھوٹی بات ہے۔[1]

تین بدنصیب شخص:

اور فرمایا: تین شخصوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا' نہ ان کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے: بوڑھا زانی' بہت جھوٹ بولنے والا بادشاہ وحکمران اور تکبر کرنے والا فقیر۔[2]

اور فرمایا: اس شخص کے لیے تباہی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے کوئی بات کرتا ہے تو اس میں جھوٹ بولتا ہے' اس کے لیے ہلاکت ہے' اس کے لیے ہلاکت ہے' اس کے لیے ہلاکت ہے۔[3]

اور ان سب سے بڑھ کر یہ کہ آدمی جھوٹ پر قسم بھی اٹھا لے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے متعلق خبر دی ہے کہ:

﴿ يَحْلِفُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴾ (المجادلة : ١٤)

''اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹی قسمیں اٹھاتے ہیں حالانکہ جانتے بھی ہیں''۔

صحیح بخاری میں[4] ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ کلام کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے: وہ آدمی جو زائد پانی پر ہے اور اسے مسافروں سے روک لیتا ہے' وہ آدمی جو کسی شخص سے اپنے سامان کو بیچتے ہوئے قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں نے یہ مال اتنی رقم کے ساتھ خریدا ہے' وہ اس کی بات مان کر سامان خرید لیتا ہے حالانکہ اس طرح ہوتا نہیں ہے (یعنی

---

[1] اسے بخاری ومسلم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

[2] اسے مسلم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

[3] اسے احمد نے نواس بن سمعانؓ سے سے روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں عمر بن ہارون کے متعلق اختلاف ہے۔

[4] اسے ابوداؤد' ترمذی اور نسائی وغیرہ نے حسن سند سے بیان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس نے جھوٹی قسم کھائی ہوتی ہے) اور تیسرا وہ شخص جو کسی امام سے صرف دنیا کے لیے بیعت کرتا ہے۔ اگر وہ اسے دنیا میں سے کچھ دیتا رہے تو وفاداری کرتا ہے اور اگر نہ دے تو اس سے بے وفائی کرتا ہے۔

اور آپؐ نے فرمایا: خیانت کے لحاظ سے یہ بہت بڑی چیز ہے کہ تو اپنے بھائی کو کوئی بات بتائے وہ اس میں تیری تصدیق کرے حالانکہ تو اس سے جھوٹ کہہ رہا ہو۔[1]

یہ حدیث بھی ہے کہ جس نے تکلف سے کوئی ایسا خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا نہ ہو تو اسے قیامت کے دن اس کام کا مکلّف ٹھہرایا جائے گا یعنی اس کے ذمے یہ کام لگایا جائے گا کہ جو کے دو دونوں کو آپس میں گرہ دے۔ اور وہ ایسا نہ کر سکے گا۔[2] (اور پھر عذاب میں مبتلا ہوگا)

آپؐ نے فرمایا: ''سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھلائے جو آنکھوں نے دیکھی نہ ہو''۔ یعنی کوئی خواب دیکھا نہ ہو لیکن لوگوں کے سامنے بیان کرے کہ میں نے خواب میں یوں یوں دیکھا۔[3]

ابن مسعودؓ کا قول ہے کہ آدمی مسلسل جھوٹ بولتا رہتا ہے اور اس کی تلاش میں رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ ڈال دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور اسے اللہ کے ہاں جھوٹے لوگوں میں سے لکھ دیا جاتا ہے۔[4]

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ ہر طرح کے کلام سے اپنی زبان کی حفاظت کرے

---

1. اسے ترمذی کے علاوہ تمام نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔
2. اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔
3. اسے بخاری نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔
4. اسے امام مالک نے مؤطا میں اپنی ''بلاغیات'' میں ذکر کیا ہے لیکن اس کے مفہوم والی متصل اور مرفوع روایات موجود ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صرف وہی گفتگو کرے جس میں کوئی مصلحت نظر آتی ہو۔ کیونکہ سکوت اور خاموشی میں سلامتی ہے اور سلامتی کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔

صحیح بخاری میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ بھلائی والی بات کہے یا خاموش رہے۔

دیکھئے اس حدیث کے صحیح ہونے پر سب کا اتفاق ہے اور اس میں بڑی وضاحت سے بتا دیا گیا ہے کہ مسلمان کو لائق نہیں کہ ہر وقت گفتگو میں لگا رہے' صرف وہی بات کرے جس میں بھلائی ہو اور متکلم کو اس میں کسی قسم کی مصلحت نظر آ رہی ہو۔

ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! کون سا مسلمان سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔[1]

صحیحین میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: آدمی بعض اوقات بغیر سوچے سمجھے کوئی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ مشرق و مغرب کی دوری سے بھی زیادہ جہنم کی گہرائی میں گرتا چلا جائے گا۔[2]

اللہ کی خوشی اور ناراضگی والے کلمات:

مؤطا امام مالک[3] میں بلال بن حارث مزنی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی بعض اوقات ایسا کلمہ اور بات منہ سے نکالتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہوتی ہے اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا کہ وہ اس قدر رتبہ حاصل کرے گا جو کہ اس کو مل جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت

---

[1] اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

[2] یہ ابوہریرہؓ کی حدیث ہے۔

[3] اسے ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' ابن حبان اور حاکم نے بھی صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

والے ملاقات کے دن تک اپنی رضا مندی لکھ دیتا ہے۔اس کے برعکس کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والا کلمہ اور بات منہ سے نکالتا ہے اس کے خیال میں بھی نہیں ہوتا کہ اس سے کس قدر وہ گھٹیا درجے تک پہنچ جائے گا جہاں تک وہ پہنچ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس بات کی وجہ سے اس دن تک اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے جس میں وہ اللہ سے ملاقات کرے گا۔

اس مفہوم کی بہت سی صحیح روایات اور احادیث موجود ہیں لیکن ہم اسی مذکورہ مجموعے میں کفایت سمجھتے ہیں۔

ایک دفعہ ایک شخص سے کسی نے پوچھا کہ بتاؤ تم نے ابن آدم میں کتنے عیوب پائے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ وہ احاطۂ شمار سے باہر ہیں۔اور جو میں نے شمار کر لیے تھے ان کی تعداد اسی ہزار ہے۔اور مجھے ایک خصلت معلوم ہوئی ہے کہ اگر اسے استعمال کیا جائے تو تمام عیوب پر پردہ ڈالا جا سکتا ہے اور وہ ہے زبان کی حفاظت اللہ تعالیٰ ہم سب کو زبان کی نافرمانیوں اور لغزشوں سے محفوظ فرمائے اور اسے اپنی رضامندی میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نصیحت:

اے بندۂ خدا! تیرے نزدیک تیری عمر سے بڑھ کر کوئی چیز معزز نہیں لیکن تو اسے ضائع کیے جا رہا ہے۔ شیطان کی طرح کا تیرا کوئی دشمن نہیں لیکن تو اس کی اطاعت کیے جا رہا ہے' نفس کی موافقت سے بڑھ کر کوئی چیز نقصان دہ نہیں لیکن تو اس سے خالص محبت رکھتا ہے' سلامتی والی گھڑیوں کے سوا تیری کوئی پونجی نہیں لیکن تو ان کو فضول خرچ کر دیتا ہے۔

تیری عمر کا نہایت عمدہ حصہ گزر چکا ہے' اب بالوں (گیسوؤں) کے سفید ہونے کے بعد باقی کیا بچا؟ اے حاضر بدن والے جس کا دل غیر حاضر ہے' عیب اور شیب یعنی بڑھاپے کا اکٹھا ہو جانا مصیبتوں کا مجموعہ ہے۔بچپن کا زمانہ اور محبوبوں کی محبت کا زمانہ بیت چکا ہے' اب تو وعظ و نصیحت اور ڈانٹ ڈپٹ برداشت کرنے کا دور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شروع ہو گیا جس کو سن سن کر بال سفید ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اے غافل انسان! یہی (وعظ و نصیحت ہی) تو سب سے افضل خوبی ہے' اے کامیابی کی طلب کرنے والے اس عظیم ذات کے خوف سے رونا کدھر گیا؟ وہ زمانہ کہاں گیا جسے تو نے کھیل کود میں گزار دیا؟ تو نے تو اسی میں اپنی عاقبت اور انجام خیال کر رکھا تھا۔ قیامت کو یاد کر کے وہ کتنے آنسو ہیں جو تو نے بہائے اور ان کو لکھنے والے فرشتے نے رقم کیا؟ یہ سوچتے ہوئے کہ اس وقت میرا کون ضامن اور مددگار ہوگا جب میں حساب و کتاب کی منزل میں کھڑا ہوں گا؟ اور مجھ سے پوچھا جائے گا کہ تو نے ہر فریضے اور واجب میں کیا کردار ادا کیا؟

تو نجات کی امید کیسے لگائے بیٹھا ہے جب کہ تو ہر طرح کے کھیل تماشے کرتا ہے؟ اس وقت تو کھیلتا ہے جب امیدیں تجھے جھوٹے گمان دلاتی ہیں۔ یاد رکھ' موت نہایت سخت گھاٹی ہے جس کے چشمے بہت کڑوے ہیں وہ لشکروں کے اگلے حصوں کے شراب کے پیالوں میں اپنا شر ڈال دیتی ہے۔ اپنے نفس کا خیال کر اور اس غائب (یعنی موت) کا انتظار کر جو زبردستی آئے گا اور سیدھا نشانے پر تیر پھینکے گا۔ اے مصائب سے سلامت رہنے کی امید کرنے والے! تو نے مکڑیوں کے جالوں کی طرح کا گھر بنایا ہے۔ کہاں گئے وہ لوگ جو سواریوں کی پیٹھوں پر چڑھ جاتے ہیں' لیکن موتیں ان کی منزل مقصود کے راستوں کو تنگ کر دیتی ہیں' تو بھی کچھ عرصے کے بعد مصیبتوں کا ساتھی بن جائے گا۔ لہٰذا عجیب و غریب منظر شروع ہونے سے قبل ہی غور و فکر کر لے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۳۱:

برا قاضی

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴾ (المائدۃ : ٤٤)

''اور جو شخص خدا کے نازل کیے ہوئے احکام کے ساتھ فیصلہ نہ کرے، ایسے لوگ ہی کافر ہیں''۔

اور فرمایا:

﴿ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾ (المائدۃ : ٤٥)

''اور جو شخص خدا کے نازل کردہ احکام کے ساتھ فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ ظالم (بے انصاف) ہیں۔''

اور فرمایا:

﴿ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾ (المائدۃ:٤٦)

''اور جو شخص خدا کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے ساتھ فیصلہ نہ کرے تو ایسے لوگ ہی فاسق (حد سے نکلے ہوئے) ہیں''۔

عالم اور جاہل قاضی کی پہچان:

امام حاکم نے طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امام اور حکمران کی نماز قبول نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کرے۔ (اسے حاکم نے تو صحیح کہا لیکن درحقیقت اس میں عبداللہ بن محمد ضعیف راوی ہے)

امام حاکم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک قاضی جنت میں جائے گا اور دوسرے دونوں آگ کا ایندھن بنیں گے۔ وہ قاضی جو حق کو پہچان کر اس کے مطابق فیصلہ کرے وہ جنتی ہے، اور وہ قاضی جو حق کو پہچان کر جان بوجھ کر ظلم کرے وہ آگ میں جائے گا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وہ قاضی جس نے بغیر علم کے فیصلہ کیا وہ بھی جہنمی ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ جس نے لاعلمی سے فیصلہ کیا اس کا کیا گناہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اس کا گناہ یہ ہے کہ اسے علم حاصل کیے بغیر قاضی نہیں بننا چاہیے تھا لیکن وہ اس مسند پر بیٹھ گیا۔ آخر کیوں؟[1]

ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو قاضی بنا دیا گیا اسے بغیر چاقو کے ہی ذبح کر دیا گیا۔[2]

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ قاضی کو چاہیے کہ ایک دن فیصلے کرے اور دوسرے دن اپنے اوپر آنسو بہائے۔

محمد بن واسع رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ قیامت کے دن حساب و کتاب کے لیے سب سے پہلے قاضیوں کو بلایا جائے گا۔

عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن عدل و انصاف کرنے والے قاضی کو لایا جائے گا اور اس سے اس قدر سخت حساب ہو گا کہ وہ یہ تمنا کرنے لگے گا کہ کاش! اس نے کبھی کسی دو شخصوں کے درمیان ایک کھجور کا فیصلہ بھی نہ کیا ہوتا۔[3]

آپؐ نے فرمایا: یقیناً قاضی جہنم کی ایک صاف پھسلتی چٹان سے گرے گا ''عدن'' جگہ سے بھی دور گہرائی میں جائے گا۔

قیامت کے دن قاضی کی طلبی:

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کوئی حکمران اور قاضی ایسا نہیں جسے قیامت کے دن نہ لایا جائے اسے لا کر اللہ عزوجل کے سامنے پل صراط پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر اس کے راز افشاء کیے جائیں، بھید کھول دیئے جائیں گے اور تمام مخلوقات کے سامنے پڑھے جائیں

---

[1] اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے قوی سند سے روایت کیا ہے۔

[2] اسے ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے اسے حسن اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔

[3] اسے احمد نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گے۔ اگر تو وہ عادل باانصاف ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کے عدل کی بدولت اسے نجات عطا کر دے گا اور اگر وہ اس کے علاوہ ہوا تو پل صراط اس کے ساتھ ایک ایسی حرکت کرے اور اسے ہلائے گا کہ اس کے ہر عضو کے درمیان اتنا اتنا فاصلہ اور مسافت واقع ہو جائے گی۔ پھر پل صراط اور چیر پھاڑ کر جہنم میں پھینک دے گا۔

مکحول رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ اگر مجھے اختیار دے دیا جائے کہ یا قاضی بن یا تیری گردن ماردی جائے گی تو میں گردن کے مارے جانے کو قاضی بننے پر ترجیح دوں گا۔

ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے لوگوں میں سے سب سے بڑے عالم کو اس سے سب سے زیادہ دور بھاگتے پایا ہے۔

ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو جب بتایا گیا کہ شریح کو قاضی بنا دیا گیا ہے تو وہ کہنے لگے: لوگوں نے کس شخصیت کو تباہ کر دیا۔

محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ کا قاضی بننے سے انکار:

مالک بن منذر نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کو بلایا تا کہ اسے بصرے کا قاضی بنائے تو انھوں نے انکار کر دیا' اس نے دوبارہ پھر کہا کہ تو ضرور مجلس قضاء پر بیٹھے گا ورنہ میں تجھے کوڑے لگاؤں گا۔ وہ جواب دینے لگے: اگر تو ایسا کرے گا تو تو بادشاہ ہے جیسے چاہے کرلے' بے شک دنیا کا ذلیل آخرت کے ذلیل سے بہتر ہے۔ وہب بن منبہ نے کہا کہ جب کوئی حاکم ظلم کا ارادہ کرتا ہے یا ظلم کر بھی لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام مملکت میں نقص وکمی واقع کر دیتا ہے حتیٰ کہ بازاروں میں' روزیوں میں' کھیتیوں میں' جانوروں کے پستانوں میں اور کوئی چیز اس سے نہیں بچتی۔ اس کے برعکس اگر کوئی حاکم بھلائی کا یا عدل کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام مملکت میں اسی طرح خیر و برکت نازل فرما دیتا ہے۔

حمص کے گورنروں میں سے ایک نے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی طرف خط لکھا: حمد و صلاۃ کے بعد! حمص شہر پستی میں واقع ہو چکا ہے اور اس کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ تو عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں لکھا کہ اسے عدل وانصاف کے ذریعے مضبوط بناؤ اور اسے ظلم و جور سے صاف رکھو۔ والسلام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور ان کا یہ بھی قول ہے کہ قاضی کے لیے غصے کی حالت میں فیصلہ کرنا حرام ہے۔ اور جب کسی قاضی میں قلتِ علم' برا ارادہ' بد خلقی' قلت خیر اور تقویٰ کی کمی جیسی خصلتیں جمع ہو جائیں تو اس کا گھاٹا' نقصان مکمل ہو جاتا ہے اور اس پر واجب ہو جاتا ہے کہ خود کو اس عہدے سے معزول کرے اور جلد از جلد اس سے جان چھڑائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس سے محفوظ فرمائے اور امن وسلامتی عطا فرمائے۔

نصیحت:

اے وہ شخص! جس کی عمر جیسے جیسے زیادہ ہوتی ہے۔ وہ درحقیقت کم ہو رہی ہوتی ہے' اے وہ شخص! جو فرشتہ اجل سے بے خوف ہے' اور وہ بالکل قریب ہے' اے دنیا کی طرف مائل ہونے والے! کیا تو نقص و کمی سے سلامت ہے؟ اے اپنی عمر میں افراط سے کام لینے والے! کیا تو نے فرائض کی ادائیگی میں سبقت وجلدی کی ہے؟ اے وہ شخص کہ جب ہدایت کے منہج وراستے میں چڑھتا ہے اور ترقی کرتا ہے اور ادھر خواہش نفس اس کے لیے ظاہر ہو جائے تو اس خواہش کی طرف پلٹ آتا ہے۔

اس حشر کے دن تیرا کون ضامن ہو گا جب کہ صحیفے اور نامہ اعمال پڑھا جائے گا؟

تعجب ہے اس نفس کے لیے جو ساری رات سویا رہتا ہے' واقع ہونے والی قیامت کے دن کی ہولنا کیوں کو بھول جاتا ہے' جب اس کے کانوں سے نصیحت ٹکراتی ہے تو اپنے کان جھکا لیتا ہے' لیکن پھر منع کردہ کاموں میں ضائع ہوتا رہتا ہے' لوگوں کے نفس اس سخی بادشاہ کی سخاوت میں طمع کرتے ہوئے صبح کرتے ہیں لیکن کسی حالت میں بھی اس کی اطاعت نہیں کرتے' اور ان کے قدم خواہش پرستی میں دور دراز کے راستے بھی طے کر لیتے ہیں' حالانکہ اس سے پہلے ہدایت کے کھلے راستے واضح کر دیئے گئے ہوتے ہیں' لوگوں کی ہمتیں خواہش پرستی کی سڑکوں اور شاہراہوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتی ہیں' لیکن کسی کو اس عقل کی نصیحت نفع نہیں دیتی' دل اس وقت توبہ کے عادی ہیں جب کسی واقعے اور روکنے والی ڈانٹ سے گھبرائیں لیکن پھر ناجائز اور حرام کاموں کی طرف پے در پے چلے آتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۳۲:

فیصلے پر رشوت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَ أَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾(البقرۃ : ۱۸۸)

''اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ اس کو (رشوت کے ساتھ) حاکموں کے پاس لے کر جاؤ تاکہ لوگوں کے مالوں کا کچھ حصہ ناجائز طور پر نہ کھا جاؤ اور اسے تم جانتے بھی ہو''۔

اس سے مراد یہی ہے کہ تم قاضیوں اور حاکموں سے غلط فیصلے کروانے کے لیے ان کو رشوت نہ دیا کرو' اور اس رشوت سے کروائے ہوئے غلط فیصلے سے لوگوں کے مال اور حقوق نہ دبایا کرو' تمہیں یہ علم بھی ہے کہ یہ ناجائز کام ہے۔

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کسی فیصلے میں رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت برسائی ہے۔ (اسے ترمذی نے بیان کر کے حسن قرار دیا ہے)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بھی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے پر لعنت برسائی ہے۔

علماء ان حدیثوں کی تشریح میں کہتے ہیں کہ ''الراشی'' وہ شخص ہے جو رشوت دیتا ہے اور ''المرتشی'' وہ شخص ہے جو رشوت لیتا ہے۔ اور رشوت دینے والا اس وقت لعنت کا مستحق ہوتا ہے جب وہ کسی مسلمان کو تکلیف پہنچانے کے لیے یا کسی ایسے مال کو دبانے کے لیے رشوت دے جس کا وہ مستحق نہ ہو۔ البتہ جب وہ اپنے حق کی وصولی کے لیے اور اپنے آپ سے ظلم کو دور کرنے کے لیے رشوت دے تو وہ لعنت میں داخل نہ ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

البتہ جو حاکم اور رشوت لینے والا ہے اس کے لیے ہر صورت میں حرام ہے خواہ وہ کسی کے حق کو باطل کر کے دوسرے کو دے رہا ہو یا کسی سے ظلم کو ہٹا رہا ہو۔

ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ آپؐ نے ''رائش'' پر لعنت ڈالی اور یہ وہ شخص ہوتا ہے جو رشوت دینے والے اور لینے والے کے درمیان بھاگ دوڑ کرتا ہے' اس شخص کی حیثیت رشوت دینے والے کی ہے کہ اگر اس کا ارادہ بھلائی کا ہے تو لعنت کا مستحق نہ ہوگا ورنہ یہ بھی لعنتی ہے۔[1]

سفارش پر تحفہ قبول کرنے والا سودی:

ابوداؤد کی ابوامامہؓ سے بیان کردہ وہ روایت بھی اسی رشوت والے معاملے سے تعلق رکھتی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا: جس شخص نے کسی آدمی کے لیے سفارش کی اور اس آدمی نے اس سفارش پر اسے کوئی تحفہ بھیج دیا تو وہ سود کے ایک بہت بڑے شعبے کا مرتکب ہوا۔

عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے کہ حرام یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کے لیے کسی حاجت کو طلب کرے' وہ پوری کر دی جائے تو تیرا یہ بھائی تجھے تحفہ بھیج دے اور تو قبول کر لے۔

مروقؒ سے مروی ہے کہ انھوں نے ابن زیاد سے ایک چیز کے بارے میں بات چیت کی جو کسی شخص کی تھی اور ظلماً ابن زیاد کے پاس آئی تھی ابن زیاد نے اسے واپس کر دیا تو اس چیز کے مالک نے ایک خدمتگار بطور تحفے کے مسروق کو بھیج دیا تو انھوں نے اسے قبول نہ کیا اور کہا کہ میں نے ابن مسعودؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ جو شخص کسی مسلمان کی ظلماً دبائی ہوئی چیز واپس لوٹائے اور وہ مظلوم اس کی طرف تھوڑی یا زیادہ چیز کا عطیہ بھیجے گا تو یہ حرام ہے۔ ایک آدمی نے کہا: اے ابن مسعودؓ! ہمارے خیال میں تو یہ تھا کہ حرام صرف یہ ہے کہ کسی فیصلے میں رشوت دی جائے تو ابن مسعودؓ

---

[1] اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نے جواب دیا: یہ تو کفر ہے۔ (اسے طبرانی نے ابن مسعودؓ سے موقوف روایت کیا ہے)
اللہ تعالیٰ ہمیں ہر مصیبت و آزمائش سے معاف فرما کر اپنی عافیت عطا فرمائے۔

امام اوزاعی کا واقعہ:

امام اوزاعی جو کہ بیروت میں سکونت پذیر تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک عیسائی ان کے پاس آ کر کہنے لگا: بعلبک شہر کے حکمران نے میرے اوپر ایک ظلم کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کی طرف پیغام لکھ دیں اور وہ ایک شہد کا بھرا ہوا مٹکا بطور تحفے کے ساتھ لایا تھا۔ امام اوزاعیؒ نے نرمی کے طور پر اس سے کہا: اگر آپ چاہیں تو اپنا یہ مٹکا واپس لے جائیں اور میں اس کی طرف پیغام لکھ دیتا ہوں۔ اور اگر آپ چاہیں تو میں اسے لے لیتا ہوں۔ پھر انھوں نے اس گورنر کی طرف یہ پیغام لکھ دیا کہ اس عیسائی کا کچھ جزیہ معاف کر دے۔ اس عیسائی نے اپنا مٹکا اور خط اٹھایا اور اس گورنر کے پاس چلا گیا' تو اس نے امام اوزاعی کی شفاعت اور سفارش سے اس کے جزیے سے تیس درہم کم کر دیئے۔

نصیحت:

اے اللہ کے بندو! اپنے انجام کو سوچو' موت کے نشتر کی قوت سے ڈرو' بدلہ دینے والے کی سزا سے ڈرو' سب کچھ سلب کر لینے والے سے خوف کھاؤ' اللہ کی قسم! وہ تو طلب کر لینے والا اور غالب آ جانے والا ہے' کہاں ہیں وہ لوگ جو خواہشات کی طلب میں کبھی بیٹھتے تھے اور کبھی کھڑے ہوتے تھے؟ اور اس کوچ کر جانے والے گھر یعنی دنیا کو مسخر کرنے اور حاصل کرنے کے لیے گھومتے پھرتے تھے؟ وہ کس قدر تھوڑی سی مدت یہاں ٹھہرے اور کس قدر ان کی اقامت دراز ہوئی۔ یقیناً وہ اپنی قبروں کے گڑھوں میں اپنے کیے ہوئے پر خود پر ملامت کر رہے ہیں:

أَمَا وَاللّٰهِ لَوْعَلِمَ الْأَنَامُ ... لِمَا خُلِقُوا لَمَا هَجَعُوْ وَ نَامُوْا

''خبردار! اللہ کی قسم اگر مخلوق اس چیز کو جان لے جس کے لیے ان کو پیدا کیا گیا ہے تو وہ کبھی نہ سو سکیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لَقَدْ خُلِقُوْا لِأَمْرٍ لَوْ رَأَتْهُ عُیُوْنُ قُلُوْبِهِمْ تَاهُوْا وَ هَامُوْا

البتہ تحقیق ان کو ایسے معاملے کے لیے پیدا کیا گیا ہے کہ اگر اسے ان کے دلوں کی آنکھیں دیکھ لیں تو وہ حیران ہو کر اپنے آپ میں کھو جائیں۔

مَمَاتٌ ثُمَّ قَبْرٌ' ثُمَّ حَشْرٌ وَ تَوْبِیْخٌ' وَ أَهْوَالٌ عِظَامٌ

موت' پھر قبر پھر حشر' اور وہاں زجر و توبیخ اور بڑے بڑے ہولناک منظر ہوں گے۔

لِیَوْمِ الْحَشْرِ قَدْ عَمِلَتْ رِجَالٌ فَصَلُّوْا مِنْ مَخَافَتِهٖ وَ صَامُوْا

اس حشر کے دن کے لیے ہی لوگوں نے عمل کیے پس اس کے ڈر سے نماز پڑھی اور روزے رکھے۔

وَ نَحْنُ إِذَا أُمِرْنَا أَوْنُهِیْنَا کَأَهْلِ الْکَهْفِ أَیْقَاظٌ نِیَامٌ

لیکن ہمیں جب کوئی حکم ہوتا ہے یا کسی کام سے منع کیا جاتا ہے تو ہم کہف والوں (اصحاب کہف) کی طرح سوتے جاگتے کی حالت میں ہو جاتے ہیں''۔

اے وہ شخص جو گناہوں کی گندگیوں سے لتھڑا ہوا ہے' طرح طرح کی آزمائشوں کی آفتوں میں مبتلا ہے اے وہ شخص جو زجر و توبیخ اور ملامت کرنے والے کی بات سنتا ہے تو توبہ کا پختہ ارادہ کر لیتا ہے لیکن پھر شام کو اسے منسوخ کر دیتا ہے۔ اے زبان کی لگام کو ڈھیلا چھوڑنے والے! فرشتہ اسے شمار کر رہا ہے اور لکھ رہا ہے' اے وہ شخص جس کے سینے میں خواہش کا پرندہ گھونسلا بنا کر چوزے نکال چکا ہے۔

موت نے کتنے ہی بلند و بالا پہاڑوں جیسے بادشاہوں کو ہلاک کر ڈالا' تکبر میں اثر و رسوخ کے ساتھ بیٹھے ہوئے اشخاص کو باہر نکال دیا' ان کو قبروں کے اندھیروں میں پہنچا دیا اور ان کے آگے ایک برزخ اور پردہ حائل ہے۔ اے وہ شخص! جس کا دل اس کے بدن سے بڑھ کر زیادہ میل کچیل والا ہے' اے بڑی بڑی ہستیوں سے اعلان جنگ کرنے والے! کیا تو اس سے بے خوف ہے کہ تجھے زمین میں دھنسا دیا جائے یا تیرا چہرہ تبدیل کر دیا جائے' اے وہ شخص جس نے بڑھاپے کی چادر اوڑھنے کے بعد بھی عیب کو لازم پکڑا ہوا ہے تو اس کا فعل بدتاریخ میں لکھا جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۴۳:

عورتوں اور مردوں کی ایک دوسرے سے مشابہت

صحیح بخاری میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت ڈالی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر بھی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں [1]

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت ڈالی ہے جو مرد بننے کی کوشش کرتی ہیں [2]

اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے مخنث اور ہیجڑا بننے والے مردوں اور مرد بننے کی کوشش کرنے والی عورتوں پر لعنت ڈالی ہے۔ یعنی جو اپنے لباس میں اور باتوں میں ان کی مشابہت اختیار کریں [3]

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس عورت پر لعنت کی ہے جو مردوں جیسا لباس پہنے اور اس مرد پر لعنت کی ہے جو عورتوں جیسا لباس پہنے [4]

خاوند بھی بیوی کے گناہوں میں شامل ہوتا ہے:

جو عورت مردوں جیسا لباس پہنے یعنی اپنے لباس کے سینے پر بٹنوں کی پٹی لگائے اسی طرح کا طریقہ اختیار کرے اور تنگ آستینیں بنائے تو وہ لباس پہننے میں

---

[1] اسے بخاری وغیرہ نے ابن عباسؓ سے یوں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی۔

[2] مصنف نے اپنے رسالہ ''الصغریٰ'' میں اس کی سند حسن قرار دی ہے۔

[3] اسے منذری نے بخاری کی طرف ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے منسوب کیا ہے۔

[4] اسے ابوداوٗد' نسائی' ابن ماجہ نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور حاکم نے اسے مسلم کی شرط پر قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مردوں کی مشابہت کی مرتکب ہوتی ہے اور اللہ اور اس کی پیغمبرؐ کی لعنت کی مستحق ہوتی ہے بلکہ اس کا خاوند بھی اس لعنت میں داخل ہو جائے گا جب وہ اس کے ایسے کاموں پر راضی ہو اور اسے منع نہ کرے کیونکہ اسے حکم دیا گیا ہے کہ اپنی بیوی کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر قائم کرے اور نافرمانی سے منع کرے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قُوْآ اَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ﴾ (التحريم : ٦)

''اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں''۔

یعنی ان کو ادب سکھلاؤ، تعلیم دو، اطاعت الٰہی کا حکم دو اور ان کو معصیت الٰہی سے منع کرو جس طرح کہ یہی باتیں تمہارے لیے اپنے نفسوں کے بارے میں بھی واجب ہیں۔

اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا: تم میں سے ہر شخص رکھوالا اور نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت اور ماتحت افراد کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ آدمی اپنی بیوی کا نگہبان ہے اور اس سے اس کے متعلق قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔[۲]

آپؐ سے یہ بھی منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا: خبردار! مرد اس وقت ہلاک ہو جائیں گے جب وہ عورتوں کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنے لگیں۔[۳]

حسن بصریؒ اس کی تشریح میں کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم جو شخص بھی عورت کی خواہشات کے مطابق اس کی ہر بات مانتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے آگ میں اوندھے منہ ڈالے گا۔

---

[۱] اسے بخاری و مسلم نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

[۲] اسے مسلم نے ابو ہریرۃؓ سے روایت کیا ہے۔

[۳] اسے مسلم نے ابو ہریرۃؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مائل ہونے والی اور مائل کرنے والی:

اور آپؐ نے فرمایا: دو قسم کے لوگ آگ والوں میں سے ہیں جن کو ابھی میں نے نہیں دیکھا: وہ لوگ جن کے پاس گائیوں کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے جن کے ساتھ وہ لوگوں کو ماریں گے۔ اور وہ عورتیں جو کپڑے پہن کر بھی ننگی رہیں، خود بھی مائل ہو کر چلیں گی اور لوگوں کو بھی مائل کریں گی ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ہوں گے جو کچھ جھکی ہوئی ہوتی ہیں۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتیں بلکہ اس کی خوشبو کو بھی نہ پا سکیں گے حالانکہ وہ خوشبو بہت زیادہ مسافت سے محسوس کی جا سکتی ہے۔ (یہ مسلم کی روایت ہے)

رسول اللہ ﷺ کا جو یہ فرمان ہے کہ یہ عورتیں پہننے والیاں ہیں لیکن پھر بھی ننگی ہوں گی تو اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں استعمال کریں گی لیکن ان کا شکر یہ ادا نہ کریں گی بلکہ شکر الٰہی سے عاری اور خالی ہوں گی اور ایک مطلب یہ ہے کہ عورتیں اتنا باریک لباس پہنیں گے کہ جس سے جسم واضح نظر آئے گا۔

مائل ہونے والی اور مائل کرنے والی ہوں گی۔ اس کے مفہوم میں ایک قول یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اور جس چیز کی حفاظت ان کے ذمے ہے اس سے دوسری جانب مائل ہوں گی اور اعراض کر لیں گے اور دوسروں کو بھی اسی طرح کے کام سکھلا کر ادھر مائل کریں گی۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ ناز نخرے سے مائل ہو کر چلیں گی اور اپنے کندھوں کو ہلا ہلا کر مائل کر کے چلیں گی۔ تیسرا قول یہ ہے کہ اپنے بالوں میں کنگھی کرنے کا ایک خاص انداز اپنائیں گی جس سے بال ہلتے ہیں اور یہ زانیہ و فاحشہ اور طائفہ عورتوں کا انداز ہوتا ہے اور دوسری عورتوں کے بالوں میں بھی اسی طرح کی کنگھی کریں گی۔

ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ہوں گے اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ کوئی کپڑا یا عمامہ باندھ کر سر کو بڑا کر لیں گی۔

نافع بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دونوں زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انھوں نے ایک شخص کو دیکھا جو بکریاں چراتا آ رہا ہے اور کندھوں پر تلوار لٹکائے ہوئے ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے پوچھا کہ تو مرد ہے یا عورت؟ اس نے کہا کہ عورت ہوں۔ تو ابن عمرؓ نے عبداللہ بن عمروؓ کی طرف مڑ کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر اور عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت ڈالی ہے۔

عورت پر لعنت کا سبب بننے والے کام:

وہ افعال جن کے سبب سے عورت پر لعنت برسائی گئی ہے وہ یہ ہیں: نقاب کے نیچے سے زینت، سونا اور موتیوں کو ظاہر کرنا، کستوری، عنبر یا کسی قسم کی خوشبو گھر سے باہر نکلتے وقت لگانا، گھر سے باہر نکلتے وقت رنگدار کپڑے، ازار، ریشم، چھوٹی چھوٹی قبائیں (واسکٹیں) پہننا، کپڑا لمبا ہونے کے باوجود یہ کام کرنا، آستینیں کھلی رکھنا، یہ تمام افعال اظہار زینت سے تعلق رکھتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی حاصل ہوتی ہے اور اس کے کرنے والے پر اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ناراض ہوتا ہے۔ یہ کام اس وقت عورتوں کی اکثریت میں عام رائج ہیں اس لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے آگ میں جھانکا تو اس میں آگ والوں کی اکثریت عورتیں نظر آئی۔ (یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے)

اور آپؐ نے فرمایا: میں اپنے بعد کوئی ایسا فتنہ چھوڑ کر نہیں جا رہا جو مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر نقصان دہ ہو۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ہمیں عورتوں کے فتنے سے محفوظ فرمائے اور ہماری اور ان کی اصلاح فرمائے۔

نصیحت:

اے آدم کے بیٹے! میں دیکھ رہا ہوں کہ گویا موت اچانک تجھ پر حملہ آور ہو چکی ہے، تجھے اس نے گزشتہ امتوں کے ساتھ ملا دیا ہے، تجھے تنہائی اور اندھیروں کے گھروں میں منتقل کر دیا ہے پھر وہاں سے مردوں کے لشکر کی طرف بھیج دیا ہے جو خیموں میں موجود ہے، تیرا یہ جمع شدہ مال کو بکھیر دیا، تیرے مجتمع اور اکٹھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ٹکڑے کر دیا ہے' تو اسے' مال کی کثرت اور خادموں کی قوت کے ساتھ روک نہیں پا رہا' اور اپنی کوتاہیوں پر سخت شرمندہ ہو رہا ہے۔

ہائے تعجب! اس آنکھ کے لیے جو سو رہی ہے لیکن اس کو ڈھونڈنے والا نہیں سویا' تو ڈانٹ ڈپٹ اور دھمکیوں سے کب خوف کھائے گی۔ تیرے دل میں دہشت اور ڈر کی آگ کب بھڑکے گی۔ کب تک تیری نیکیاں کمزور اور برائیاں ہر وقت تازہ ہوتی رہیں گی؟ کب تک تجھے وعظ و نصیحت کرنے والے کا سخت وعظ بھی ہولناکی میں مبتلا نہ کرے گا؟ کب تک تو سستی اور کوتاہی کے درمیان متردد رہے گا؟ تو کب اس دن سے ڈرے گا جس میں چمڑے بول بول کر گواہیاں دیں گے؟ تو کس وقت فانی چیزوں کو چھوڑ کر باقی رہنے والی چیزوں کی طرف آئے گا؟ کب سمندر غم میں خوف و امید کی ہوا تجھے ہلائے گی؟ کس وقت رات کی تاریکی چھا جانے کے بعد تو حالت قیام میں کھڑا رہے گا؟

کہاں گئے وہ لوگ جو تنہائی میں اپنے مولا اور آقا سے ملتے رہے' رات کی تاریکیوں میں قیام اور رکوع و سجود کرتے رہے' سحری کے وقت اس کے دروازے کی چوکھٹ کی طرف آتے جاتے رہے' دن کی گرم دوپہروں میں روزہ رکھ کر صبر کے ساتھ محنت کرتے رہے؟ وہ سب چلے گئے اور تو پیچھے رہ گیا' ان کو جو کچھ ملا تھا تو اس سے محروم ہو گیا' تو ان کے پیچھے باقی رہ گیا ہے اور اگر تو ان کو نہ مل سکا تو وہ بہت دور نکل جائیں گے۔

يَا نَائِمَ اللَّيْلِ مَتٰى تَرْقُدُ قُمْ يَا حَبِيْبِىْ قَدْ دَنَا الْمَوْعِدُ

''اے رات کو سونے والے! کب تک سوتا رہے گا۔ کھڑا ہو جا اے میرے پیارے! وعدے کا وقت قریب آ لگا ہے۔

مَنْ نَامَ حَتّٰى يَنْقَضِىْ لَيْلَهٗ لَمْ يَبْلُغِ الْمَنْزِلَ أَوْيَجْهَدُ

جو شخص سویا رہا حتیٰ کہ اس کی ساری رات گزر گئی۔ وہ منزل پر نہیں پہنچ سکتا یا اسے سخت مشقت اٹھانا پڑے گی۔

فَقُلْ لِذَوِى الْأَلْبَابِ أَهْلَ التُّقٰى قَنْطَرَةُ الْعَرْضِ لَكُمْ مَوْعِدُ

تو تو عقل مند لوگوں سے کہہ دے کہ اے پرہیز گارو! جس پل پر تم (جہنم پر) پیش ہو گے وہ ہے تمہاری وعدے کی جگہ''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۳۴:

دیوث اور بے غیرت

یہ وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی کی برائی کو جان کر بھی خاموش رہتا ہے بلکہ اپنی بیوی کو ایسی حالت میں دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَلزَّانِی لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِیَةُ لَا یَنْکِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ ﴾ (النور : ۳)

''زانی نہیں نکاح کرتا مگر زانیہ یا مشرک عورت سے اور زانیہ سے نہیں شادی کرتا مگر زانی یا مشرک مرد۔ اور یہ مومنوں پر حرام کر دیا گیا ہے''۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے: والدین کا نافرمان، دیوث (بے غیرت) اور تکلف سے مرد بننے والی عورتیں [1]

امام نسائی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے۔ ہمیشہ شراب پینے والا، والدین کا نافرمان اور دیوث یعنی وہ شخص جو اپنی بیوی میں موجود خباثت کا اقرار کرتا ہے۔[2] (اور اسے اچھا سمجھتا ہے) اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے پناہ عطا فرمائے۔

وہ شخص جسے اپنی بیوی کے متعلق کسی بے حیائی کا گمان ہو لیکن وہ کسی خاص وجہ سے اس سے غفلت کا اظہار کرے مثلاً اسے اس کے ساتھ بہت زیادہ محبت ہے یا بیوی کا اس پر

---

[1] اسے نسائی، بزار اور حاکم نے بیان کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

[2] اسے احمد، بزار اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور اسے حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔ اور یہ بھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قرضہ ہے۔ جسے ادا کرنے کی اس میں طاقت نہیں' یا اس کا حق مہر بہت زیادہ ہے یا اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور اگر وہ اس کو طلاق دے دے تو وہ قاضی کی طرف معاملہ لے جائے گی اور ان کے حقوق کا مطالبہ کر دے گی تو پورا کیسے کرے گا وغیرہ۔ تو اس شخص کا جرم اس آدمی سے کم ہے جو ان باتوں کی بالکل پروا نہیں کرتا اور جس شخص میں کوئی غیرت نہیں اس میں کوئی خیر و بھلائی ہے ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے۔

نصیحت:

اے فنا ہو جانے والی شہوات میں مشغول رہنے والے! تو آنے والی موت کے لیے کب تیاری کرے گا' تو کب تک گزر جانے والے قافلوں سے ملنے کی کوشش نہیں کرے گا' کیا تو بہترین شخصیات کے ساتھ لاحق ہونے کی امید رکھتا ہے حالانکہ تو ہر وقت تکیے پہ سر ٹکائے رکھتا ہے؟ دوری ہے' دوری ہے' دوری ہے' اے وہ شخص جو اپنے زعم میں لذتوں کی امید لگائے بیٹھا ہے! تو لذتوں کو توڑ دینے والی موت کے حملے سے ڈر' اس کی تدبیروں اور حیلوں سے ڈرتا رہ کیونکہ وہ تو تیرے سانسوں اور ہر لمحے میں گھات لگائے چھپی بیٹھی ہے:

تَمْضِي حَلَاوَةُ مَا أَخْفَيْتَ وَبَعْدَهَا تَبْقَى عَلَيْكَ مَرَارَةُ التَّبِعَاتِ

''جس چیز کو تو مخفی کر رہا ہے اس کی مٹھاس آخر کار ختم ہو جائے گی اور اس کے بعد تجھ پر کئی طرح کے تاوان اپنی کڑواہٹ باقی رکھیں گے۔

يَا حَسْرَةَ الْعَاصِينَ يَوْمَ مَعَادِهِمْ لَوْ أَنَّهُمْ سَبَقُوا إِلَى الْجَنَّاتِ

ہائے نافرمانوں کی حسرت! جس دن وہ لوٹیں گے۔ کہ کاش وہ بھی جنتوں کی طرف سبقت لے جاتے۔

لَوْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا الْحَيَاءُ مِنَ الَّذِي سَتَرَ الْعُيُوبَ لَأَكْثَرُوا الْحَسَرَاتِ

اگر دنیا میں صرف اس ذات ہی کی شرم و حیا ہوتی جو عیوب پر پردہ ڈالتی ہے تو وہ اسی وقت بہت حسرتیں کرتے''۔ (اور خود کو سنوار لیتے)

اے وہ شخص جس کا صحیفہ اور نامہ اعمال گناہوں سے بھر چکا ہے' اس کا نیکیوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

والا ترازو' گناہوں کے زیادہ ہونے کی وجہ سے ہلکا پڑ چکا ہے' کیا تو ہم سروں کو نہیں دیکھتا جو اپنی امیدوں سے روک دیئے گئے؟ کیا تو بے شمار دلہنوں کو نہیں دیکھتا جن کو قبروں کی طرف بھیج دیا گیا؟ کیا تو عیش پرست لوگوں کے بدن نہیں دیکھتا جو کفنوں میں لپیٹے جا چکے ہیں؟ کیا تو ماؤں کے رحموں میں جسموں کے مختلف حالات کو نہیں سوچتا؟ اے اونگھنے والے! تو اپنے نفس کو چھڑانے کے لیے کب بیدار ہو گا؟ تو دوسروں کے مٹ جانے والے گھروں سے عبرت کب پکڑے گا؟

کہاں گئے وہ طاقتور بہادر شہسوار؟ کہاں گئے نوجوان' انڈوں جیسی حسین و جمیل دوشیزاؤں سے عیش لوٹنے والے؟ کہاں گئے وہ تیوری چڑھے چہروں والے متکبر لوگ؟ کہاں گئے وہ لوگ جو فراخ اور وسیع محلات کے عادی تھے؟ وہ سب سے تنگ جیل کی کوٹھڑیوں یعنی قبروں میں بند کیے جا چکے ہیں۔

کہاں گیا وہ شخص جو بدلباس تھا اور اپنے مٹی والے جسم کے ساتھ کپڑوں سے ننگا رہتا تھا؟ کہاں گیا وہ شخص جو اپنی امید اور اہل وعیال میں اپنی موت سے غافل رہتا تھا؟ اسے جھپٹنے والے کی ہتھیلیوں نے اچک لیا ہے۔ کہاں گیا مال و دولت جمع کرنے والا؟ اسے بھی اُچک لیا گیا اور اس کا چوکیدار بھی ہلاک ہو گیا۔

اس شخص کے لیے جو دنیا کا مکر و فریب جان چکا ہے' اب حق یہ ہے کہ اسے چھوڑ دے اور جو اپنے نفس کو بھولا ہوا ہے' وہ اسے ڈانٹے' اور جو اپنے امثقال کرنے والوں کو جانتا ہے وہ ان کو یاد کرے' اور وہ جو نعمتوں سے مالا مال ہے' وہ ان کا شکریہ ادا کرے' اور جسے سلامتی والے گھر کی طرف بلایا جائے وہ اسے حاضر ہونے کے لیے خواہش کے صحراؤں کو طے کر کے آ جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۳۵:

حلالہ کرنے اور کروانے والا

بعض فقہاء ایک مجلس کی تین طلاقوں کو تین ہی شمار کرتے ہیں نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اکثر عوام اس کا شکار ہوتے ہیں اور ادھر یہ حکم ہے کہ جب تین طلاقیں ہو جائیں تو عورت کا پہلے خاوند سے نکاح جائز نہیں ہوتا الا یہ کہ اس عورت نے جس دوسرے خاوند سے شادی کی ہے وہ اپنی مرضی سے طلاق دے یا فوت ہو تو پھر پہلے خاوند کے لیے نکاح جائز ہوتا ہے۔ اب یوں ہوتا ہے کہ یہ فقہاء ایک مجلس کی تین طلاقیں جو درحقیقت ایک ہوتی ہے اس کو تین شمار کرتے ہوئے سنت کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور پھر کسی سے عارضی نکاح کرا کر پہلے خاوند کے لیے عورت کو حلال اور جائز قرار دینا چاہتے ہیں اور عارضی نکاح بھی درست نہیں' اور جس شخص کے پاس عورت کو عارضی طور پر بھیجتے ہیں اسے حلالہ کرنے والا کہتے ہیں اور پہلے خاوند کو حلالہ کروانے والا کہتے ہیں۔

ابن مسعودؓ سے صحیح ثابت ہو چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لیے حلالہ کیا جا رہا ہے اس پر بھی لعنت ڈالی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ اہل علم کے ہاں اسی پر عمل ہے اور ان میں عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم جیسی ہستیاں بھی شامل ہیں اور فقہائے تابعین کا بھی یہی قول ہے۔ اور اس حدیث کو امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں اور امام نسائی نے اپنی ''سنن'' میں بھی صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے حلالہ کرنے والے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: نہیں' یہ جائز نہیں' وہ نکاح جائز ہے جو رغبت کا ہو (یعنی ہمیشہ زندگی گزارنے کی نیت ہو) دھوکے کا نکاح جائز نہیں (یعنی ظاہر کرنا کہ یہ صحیح نکاح ہے لیکن حقیقت میں عارضی اور مشروط نکاح ہو) اور نہ ہی کتاب اللہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ساتھ مذاق اور استہزاء کا نکاح جائز ہے اور عورت تب حلال ہو گی جب کہ دوسرا خاوند اس کا ذائقہ بھی چکھ لے (یعنی مباشرت کر لے) اس حدیث کو ابو اسحاق جوزجانی نے بھی روایت کیا ہے۔

عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں ادھار مانگے ہوئے سانڈ کی خبر نہ دوں؟ صحابہؓ نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسولؐ! آپ نے فرمایا: وہ ہے حلالہ کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جا رہا ہے دونوں پر لعنت ڈالی ہے۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فتویٰ:

ایک دفعہ ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ آپ کا اس عورت کے متعلق کیا فتویٰ ہے جس سے میں اس لیے شادی کر رہا ہوں کہ وہ پہلے خاوند کے لیے حلال اور جائز ہو جائے اور اس خاوند نے نہ مجھے حکم دیا ہے اور نہ اسے اس بات کا علم ہے؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: یہ درست نہیں، ہاں اگر رغبت والا نکاح ہو (ہمیشہ اکٹھے رہنے کے لیے نکاح کیا گیا ہو) اس میں یہ ہوتا ہے کہ اگر تجھے اچھی لگے تو تو اسے اپنے پاس روک لے اور اگر اسے ناپسند کرے تو اسے طلاق دے کر جدا کر دے۔ اور یہ جو تو نے صورت پیش کی ہے ہم اسے رسول اللہ ﷺ کے دور میں زنا شمار کرتے تھے۔

آثار صحابہؓ و تابعینؒ:

اثرم اور ابن منذر نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول ذکر کیا ہے کہ میرے پاس جس حلال کرنے والے شخص کو اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا ہے اسے بھی میرے پاس لایا جائے گا تو میں ان کو ضرور رجم کر دوں گا۔

ایک دفعہ عمرؓ سے پوچھا گیا کہ عورت کو پہلے خاوند کے لیے حلال کرنے کی نیت سے نکاح ہو تو آپ کا کیا خیال ہے؟ انھوں نے فرمایا: یہ زنا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عبداللہ بن عمرؓ کا قول:

عبداللہ بن شریک عامری کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا' ان سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا گیا تھا جس نے اپنی چچا زاد بہن کو طلاق دے دی' پھر وہ بہت نادم ہوا اور اس کی طرف رغبت کرنے لگا۔ ایک آدمی نے چاہا کہ اس عورت سے شادی کر لے تا کہ وہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہو سکے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: وہ دونوں زانی ہوں گے۔ اگر چہ بیس سال کا عرصہ بھی انتظار کریں یا اس سے بھی زیادہ جب کہ پہلے خاوند کو علم ہو کہ وہ اسے میرے لیے حلال کرنا چاہتا ہے۔ (اگر اسے علم نہیں تو حلالہ کرنے کی نیت والا دوسرا عارضی خاوند' صرف وہ زانی شمار ہو گا)

ابن عباسؓ کا فتویٰ:

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے سوال کیا کہ میرے چچا زاد بھائی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں اب وہ نادم ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگا: اس نے اکٹھی تین طلاقیں دے کر اپنے رب کی نافرمانی کی' اللہ نے اسے نادم کیا' اس نے چونکہ شیطان کی فرمانبرداری کی ہے اس لیے اس مشکل سے نکلنے کا اس کے لیے کوئی راستہ نہیں۔ وہ کہنے لگا کہ اس شخص کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو اسے اس کے لیے حلال کرنے کے لیے اس لڑکی سے نکاح کر لے۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص اللہ کو دھوکا دینے کی کوشش کرے گا۔ اللہ اسے دھوکا دے دے گا۔

ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ جب تینوں میں سے کسی کی نیت' تحلیل ہو یعنی پہلے خاوند کے لیے حلال کرنے کی ہو تو دوسرے کا نکاح باطل ہے اور عورت پہلے خاوند کے لیے حلال نہ ہو گی۔ تینوں سے مراد پہلا خاوند' دوسرا خاوند اور عورت ہیں۔

حسن بصریؒ کا قول ہے کہ جب تینوں میں سے کسی ایک نے حلال کرنے کی نیت کر لی تو یہ دوسرا نکاح فاسد ہو جائے گا۔

امام التابعین سعید بن میسب رحمہ اللہ نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو کسی عورت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے اس لیے شادی کرتا ہے کہ وہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہو سکے۔ فرماتے ہیں کہ وہ حلال نہ ہوگی اور یہی قول مالک بن انس، لیث بن سعد، سفیان ثوری اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے۔

اسماعیل بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو کسی عورت سے نکاح کرتا ہے اور اس کے دل میں یہ نیت ہوتی ہے کہ میں اسے پہلے خاوند کے لیے حلال کروں گا اور عورت کو اس کا علم تک نہیں ہوتا؟ امام احمدؒ نے جواب دیا یہ شخص بھی حلالہ کرنے والا شمار ہوگا اور جب اس کی یہ نیت ہوگی تو وہ ملعون ہے۔ (یعنی اس پر اللہ و رسول کی لعنت ہے)

امام شافعیؒ کا فتویٰ:

امام شافعیؒ کا مذہب یہ ہے کہ جب نکاح کے عقد میں حلالے کی شرط ہو تو یہ عقد اور معاملہ ہی باطل ہو جائے گا۔ کیونکہ اس نے یہ معاملہ ایسی شرط کے ساتھ کرنا چاہا ہے جو اس معاملے کو انتہاء تک پہنچنے سے پہلے ہی کاٹ دیتی ہے۔ اور یہ نکاح، نکاح متعہ کی طرح باطل ہو جاتا ہے۔ اگر عقد سے پہلے یہ شرط تھی لیکن عقد میں نہ رہی تو راجح بات یہ ہے کہ نکاح صحیح ہوگا اور اسی طرح اگر نکاح کر لیا اور نہ یہ شرط عقد میں تھی اور نہ اس سے پہلے تھی تو بھی نکاح کا عقد فاسد نہ ہوگا اور باقی رہے گا۔

اور اگر اس نے اس شرط پر شادی کی کہ جب اسے حلال کر دے گا یعنی جماع کر لے گا تو اسے طلاق دے دے گا۔ تو اس کے متعلق دو قول ہیں:

دونوں میں سے راجح اور صحیح قول یہ ہے کہ نکاح ہی باطل ہو جائے گا اور اس کے باطل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ شرط ایسی ہے جو نکاح کے دوام کے منافی ہے لہٰذا یہ نکاح متعہ کی طرح ہو جائے گا۔

اور ایک قول یہ ہے کہ نکاح تو باطل نہ ہوگا البتہ یہ شرط فاسد اور باطل ٹھہرے گی، اس کی مثال اس طرح ہے کہ جیسے کوئی شخص اس شرط پر شادی کرے کہ اس کے ہوتے ہوئے دوسری شادی نہیں کرے گا اور نہ اس کے ساتھ سفر کرے گا۔ تو ان شرطوں کے ساتھ نکاح تو باطل نہیں ہوتا البتہ یہ شرطیں باطل قرار پاتی ہیں۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا مندی کے مطابق اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔

نصیحت:

اللہ بھلا کرے ان لوگوں کو جو دنیا چھوڑنے سے پہلے ہی اس دنیا کو چھوڑ دیتے ہیں اور وہ اس کے دشوار اندھیروں سے اپنے دلوں کو بھگا کر نکال لیتے ہیں۔ سلامتی والے دنوں کو ملتے ہیں تو ان کو غنیمت سمجھتے ہیں' اپنے مولا اور خدا کے کلام سے لذت محسوس کرتے ہیں اور اس کے احکام کی فرمانبرداری کر کے سلامت رہتے ہیں۔ اس کے انعامات حاصل کر کے شکر کرتے ہیں اور محفوظ رہتے ہیں' اس کی اطاعت میں نیند کی لذتیں چھوڑ دیتے ہیں۔ تمام مخلوق سے اس کی طرف بھاگ جاتے ہیں' وہ علم و فہم کی روشنی میں اس کی اطاعت کو ترجیح دیتے ہیں' اور اس پر راضی رہتے ہیں' جو گناہ پہلے ہو چکے دوبارہ ان کے درپے نہیں ہوتے' انھوں نے اپنے نفسوں کو بیچ ڈالا ہے' یہ کسی قدر بہترین خرید و فروخت ہے' وہ روح کو سلامت رکھنے کے لیے اس پر اسلام لائے ہیں' وہ اس روح کی خدمت کرتے ہیں اور ان کا سینہ اس کی خدمت کے لیے کھلا ہوا ہے' وہ اس کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں تو اسے کھلا ہوا پاتے ہیں۔ مسلسل روتے ہیں اور آنکھوں کے پیوٹے آنسوؤں سے زخمی ہو جاتے ہیں' رونے اور نوحہ کرنے والے کی طرح سحری کے وقت قیام کرتے ہیں۔ وہ روئی کے چھوٹے چھوٹے کپڑوں پر اور ٹاٹ کو پہننے پر صبر کا اظہار کرتے ہیں' اپنے نفسوں کو اسی پر راضی رکھتے ہیں تو جس کی مذمت کی گئی ہوتی ہے وہ بھی قابل تعریف ہو جاتا ہے' تو ان کو ان کی نشانیوں سے پہچان لے گا کیونکہ ان پر سچائی کے آثار چمکتے ہیں' وہ سچائی سے مانوس خوشبو پھیلاتے ہیں اور ان کی خوشی کی خوشبو بھی مہک اٹھتی ہے' ان کی تعریف و ثنا کی خوشبوئیں ہر جگہ ناکوں میں پہنچ جاتی ہیں۔ کستوری کے جھونکے آتے ہیں۔ ان کے برعکس دوسرے لوگوں سے ان کی سچ سے دوری اور غیر مانوسیت کی وجہ سے' خوشبو نہیں پھوٹتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۳۶:

پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴾ (المدثر : ٤)

''اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے''۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ان دونوں قبروں والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور وہ دونوں (عام طور پر سمجھے جانے والے) کسی بڑے گناہ میں عذاب نہیں دیئے جا رہے (حالانکہ یہ دونوں بھی کبیرہ گناہ ہیں) ان میں سے ایک تو چغلی لے کر چلتا پھرتا تھا اور دوسرا شخص پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہیں کیا کرتا تھا۔ (یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیشاب (کے چھینٹوں) سے بچو کیونکہ قبر کا عام عذاب اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے)

پھر جو شخص پیشاب کے چھینٹوں کا اپنے بدن اور کپڑوں پر خیال نہیں کرتا' اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ حافظ ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں شفی بن ماتع اصحبیؒ (ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے حافظ منذری کہتے ہیں کہ بخاری اور ابن حبان نے اسے تابعین میں شمار کیا ہے) سے روایت[1] کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار قسم کے جہنمی' باقی آگ والوں کے لیے بھی تکلیف کا باعث بنیں گے' جب کہ وہ پہلے بھی تکلیف میں ہوں گے۔ گرم پانی اور جہنم کے درمیان دوڑتے رہیں گے اور بربادی و ہلاکت کو پکارتے رہیں گے جہنمی آپس میں کہیں گے کہ ان کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ ہماری

---

[1] اسے ابن ابی الدنیا نے بھی کتاب الصمت میں اور طبرانی نے الکبیر میں تھوڑی سی کمزور سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اپنی تکلیف کے ہوتے ہوئے بھی ہمیں اذیت پہنچا رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ایک وہ شخص ہوگا جسے انگارے کے تابوت میں جکڑا گیا ہوگا۔ دوسرا شخص اپنی انتڑیاں کھینچتا پھر رہا ہوگا' تیسرے کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا' اور چوتھا شخص اپنا گوشت کھا رہا ہوگا۔ صندوق اور تابوت والے سے وہ کہیں گے کہ اس رحمت سے دور شخص کو کیا ہوا کہ ہماری اپنی تکلیف پر ہمیں مزید اذیت دے رہا ہے؟ وہ کہے گا: کہ یہ بدبخت جب مرا تھا تو اس کی گردن پر لوگوں کے مال ادا کرنے باقی تھے۔ پھر اس انتڑیاں کھینچنے والے سے کہا جائے گا کہ بدبخت ہمیں ہماری تکلیف پر مزید تکلیف کیوں دے رہا ہے تو وہ کہے گا کہ یہ بدبخت پروانہیں کرتا تھا کہ پیشاب کے چھینٹے کہاں پڑتے ہیں اور پھر اسے دھوتا بھی نہیں تھا۔ پھر اپنے منہ سے خون اور پیپ نکالنے والے سے کہا جائے گا کہ اس بدبخت کو کیا ہوا کہ ہمیں ہماری تکلیف پر مزید تکلیف دے رہا ہے۔ تو وہ کہے گا: یہ بدبخت ہر برا کلمہ زبان سے نکال کر لذت محسوس کرتا تھا' پھر اپنا گوشت کھانے والے سے کہا جائے گا کہ اس بدبخت کو کیا ہوا' ہمیں ہماری تکلیف پر مزید تکلیف دیئے جا رہا ہے۔ تو وہ کہے گا کہ یہ بدبخت لوگوں کے گوشت کھایا کرتا تھا یعنی ان کی عدم موجودگی میں چغلی کھایا کرتا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے۔

نصیحت:

اے خدا کے بندو! ان لوگوں کے کارنامے یاد کرو جو تم سے سبقت لے گئے۔ ان کے انجام کو سوچو کہ وہ کدھر چلے گئے۔ جان رکھو کہ وہ سب بکھر چکے ہیں اور جدا جدا ہو چکے ہیں۔ ان میں سے جو خیر و بھلائی کے مالک تھے وہ خوش بخت قرار پائے اور جو اہل شر تھے ان کو بدبخت قرار دیا گیا۔ لہٰذا تو بھی ان کے انجام و بدلے کے ملنے سے پہلے پہلے اپنے نفس میں غور و فکر کر لے۔

وَالْمَرْءُ مِثْلُ هِلَالٍ عِنْدَ مَطْلَعِهٖ يَبْدُوْ ضَئِيْلًا لَطِيْفًا ثُمَّ يَتَّسِقُ

''اور آدمی نئے نکلتے ہوئے چاند کی مثل ہے۔ جو باریک اور کمزور سا ظاہر ہوتا ہے پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پورا ہو جاتا ہے۔

يَزْدَادُ حَتّٰى إِذَا مَا تَمَّ أَعْقَبَهُ   كَرُّ الْجَدِيدَيْنِ نَقْصًا ثُمَّ يُمْتَحِقُ

بڑھتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب پورا ہو جاتا ہے تو لیل و نہار کی گردش اس میں نقص پیدا کر دیتی ہے پھر وہ بالکل مٹ جاتا ہے۔

كَانَ الشَّبَابُ رِدَاءً قَدْ بَهُجْتَ بِهِ   فَقَدْ تَطَايَرَ مِنْهُ لِلْبِلَا خِرَقُ

جوانی ایک چادر تھی جس کے ساتھ تو نے خوبصورتی اور رونق حاصل کی پھر بوسیدہ ہو جانے کی وجہ سے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اڑ گئی۔

وَمَاتَ مُبْتَسِمٌ جُدَّ الْمُشَيَّبُ بِهِ   كَاللَّيْلِ يَنْهَضُ فِيْ أَعْجَازِهِ الْأُفُقُ

اور ایک مسکراتا ہوا شخص مر گیا اور اس موت کے ساتھ بوڑھے شخص کا خاتمہ کر دیا گیا' رات کی طرح کہ جس کے پیچھے پھر آسمان کا کنارہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ (اور صبح آ جاتی ہے)

عَجِبْتَ وَالدَّهْرُ لَا تَفْنٰى عَجَائِبُهُ   مِنْ رَاكِنِيْنَ إِلَى الدُّنْيَا وَقَدْ صَدَقُوْا

تو تعجب کر رہا ہے حالانکہ زمانے کے عجائبات کبھی ختم ہونے میں نہیں آتے' دنیا کی طرف مائل ہونے والوں سے کبھی معدوم نہیں ہوتے اور یہ لوگوں کی بات بھی سچی ہی ہے۔

وَطَالَمَا نُغِّصَتْ بِالْفَجْعِ صَاحِبُهَا   بِطَارِقِ الْفَجْعِ وَالتَّنْغِيْصِ قَدْ طَرَقُوْا

اور لمبا عرصہ دنیا والوں کی زندگی گھبراہٹ سے بدمزہ ہوتی رہی اور گھبراہٹ اور بدمزگی کے پیغام لانے والے ان کا دروازہ کھٹکھٹا چکے ہیں۔

دَارٌ لِعَهْدٍ بِهَا الْآجَالُ مُهْلِكَةٌ   وَذُو التَّجَارُبِ فِيْهَا خَائِفٌ فَرِقٌ

اپنے مقرر عہد کے مطابق موتیں ہلاکت کی صورت میں گھوم رہی ہیں اور تجربہ کار شخص ان سے ڈرتا اور خوف کھاتا ہے۔

يَا لَلرِّجَالِ لِمَخْدُوْعٍ بِبَاطِلِهَا   بَعْدَ الْبَيَانِ وَمَغْرُوْرٍ بِهَا يَثِقُ

اے لوگو! اس شخص کی مدد کے لیے آؤ جو دنیا کی باطل چیزوں سے دھوکے میں ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حالانکہ یہ واضح بھی ہو چکا ہے اور یہ دھوکے میں پڑا ہوا ان چیزوں پر اعتماد کر رہا ہے۔

أَقُولُ وَالنَّفْسُ تَدْعُونِي لِزُخْرُفِهَا أَيْنَ الْمُلُوكُ مُلُوكُ النَّاسِ وَالسُّوقُ

جب میرا نفس مجھے دنیا کی رونق و زیبائش کی طرف بلاتا ہے تو میں جواب دیتا ہوں کہ بادشاہ کدھر گئے، لوگوں کے بادشاہ اور بازار۔

أَيْنَ الَّذِينَ إِلَى لَذَّاتِهَا جَنَحُوا قَدْ كَانَ قَبْلَهُمْ عَيْشٌ وَ مُرْتَفَقُ

کہاں گئے وہ لوگ جو دنیا کی لذتوں پر جھک گئے تھے۔ عیش وعشرت اور منافع تو ان سے پہلے بھی ہوا کرتے تھے۔

أَمْسَتْ مَسَاكِنُهُمْ قَفْرًا مُعَطَّلَةً كَأَنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا قَبْلَهَا خُلِقُوا

ان کے گھر خالی اور ویران ہو چکے ہیں۔ گویا کہ وہ اس سے پہلے کبھی پیدا ہی نہ ہوئے ہوں۔

يَا أَهْلَ لَذَّةِ دَارٍ لَا بَقَاءَ لَهَا إِنَّ اغْتِرَارًا بِظِلٍّ زَائِلٍ حُمُقُ

اے اس گھر کی لذتوں والوں جسے کوئی بقا نہیں۔ یقیناً زائل ہو جانے والے سائے سے دھوکا کھانا حماقت وکم عقلی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۳۷:

ریا کاری

اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

﴿ يُرَآءُ وْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴾ (النساء : ١٤٢)

''وہ لوگوں کو دکھلاتے ہیں اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں''۔

اور فرمایا:

﴿ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ☆ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ☆ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُ وْنَ ☆ وَ يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴾ (الماعون : ٤-٧)

''ان نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں، ریا کاری کرتے ہیں اور عام استعمال کی چیزیں روک لیتے ہیں''۔

اور فرمایا:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ ﴾ (البقرة : ٢٦٤)

''اے ایمان والو! احسان جتلا کر اور تکلیف دے کر اپنے صدقے ضائع نہ کرو جس طرح کہ وہ شخص ضائع کر لیتا ہے جو لوگوں کو دکھلانے کے لیے اپنا مال خرچ کرتا ہے''۔

اور فرمایا:

﴿ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ أَحَدًا ﴾ (الكهف : ١١٠)

''پس جو شخص اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہے اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے یعنی عبادت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرتے وقت اپنے عمل میں ریاکاری نہ کرے''۔

قیامت کے دن سب سے پہلے شہید' مالدار اور عالم کا فیصلہ ہوگا:

ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے پہلے جن کا فیصلہ ہوگا وہ یہ ہیں: وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں شہید کیا گیا تھا' اسے لایا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے اپنے نعمتیں یاد کروائے گا۔ وہ پہچان لے گا پھر اللہ پوچھے گا کہ تو نے ان میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے تیری راہ میں لڑائی اور قتال کیا حتی کہ جان بھی دے دی اور شہید ہوگیا۔ اللہ فرمائے گا کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔ تو نے تو یہ کام اس لیے کیا تھا کہ تجھے بہادر اور جرات مند کہا جائے اور وہ تجھے کہہ دیا گیا پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

اور دوسرا وہ آدمی جس پر اللہ تعالیٰ نے وسعت وفراخی کی اور اسے ہر طرح کا مال عطا کیا' اسے لایا جائے گا۔ اللہ اسے بھی اپنی نعمتوں کی پہچان کروائے گا' وہ پہچان لے گا۔ اللہ پوچھے گا کہ تو نے ان میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے کوئی ایسا راستہ نہیں چھوڑا جس میں مال خرچ کرنا تجھے محبوب تھا مگر میں نے اس میں تیری رضا کے لیے مال خرچ کیا۔ اللہ فرمائے گا کہ تو جھوٹ بول رہا ہے تو نے تو یہ کام اس لیے کیا کہ تجھے بہت بڑا سخی کہا جائے اور وہ تجھے کہہ دیا گیا پھر اس کے متعلق بھی حکم ہوگا اور اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

اور تیسرا وہ شخص جس نے علم سیکھا اور سکھلایا اور قرآن پڑھا۔ اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنی نعمتیں یاد کروائے گا اور وہ ان کو پہچان لے گا' اللہ پوچھے گا کہ پھر تو نے ان میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے علم سیکھا' سکھلایا اور قرآن پڑھا تاکہ تو راضی ہو اللہ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا ہے' تو نے تو اس لیے علم سیکھا کہ تجھے عالم کہا جائے اور اس لیے قرآن پڑھا کہ تجھے قاری کہا جائے۔ پھر اس کے متعلق بھی حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں پھینک دیا جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گا۔ (اسے امام مسلمؒ نے روایت کیا ہے)

مشہوری اور دکھلاوے کے خواہش مند لوگ:

اور آپؐ نے فرمایا: جس نے مشہوری چاہی اللہ تعالیٰ اسے مشہور کر دے گا اور جس نے دکھلاوا چاہا اللہ تعالیٰ اسے دکھلا دے گا۔[1]

خطابی کہتے ہیں: اس کا معنی یہ ہے کہ جس نے بغیر اخلاص کے کوئی عمل کیا اور اپنے عمل سے یہ ارادہ کیا کہ لوگ اسے دیکھیں اور اسے سنیں تو اسے اسی طرح کا بدلہ یوں دیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کو سب کے سامنے مشہور کر کے رسوا کر دے گا اور جس چیز کو چھپاتا تھا اللہ تعالیٰ اسے اس پر ظاہر کر دے گا۔ واللہ اعلم

تھوڑی سی ریاکاری شرک ہے:

رسول اللہ نے فرمایا: تھوڑی سی ریاکاری اور دکھلاوا بھی شرک ہے۔[2]

اور آپؐ نے فرمایا: مجھے تم پر سب سے زیادہ جس چیز کا ڈر ہے وہ شرک اصغر ہے یعنی چھوٹا شرک۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے پیغمبر! وہ کیا چیز ہے۔ آپؐ نے فرمایا: وہ ہے ریاکاری اور جس دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو بدلہ دے گا وہ ان ریاکاروں سے کہے گا: جاؤ ان لوگوں کے پاس جن کو تم اپنے اعمال دکھلایا کرتے تھے اور دیکھو کہ کیا ان کے پاس تمہارے لیے بدلہ ہے۔[3]

اللہ تعالیٰ کا یہ جو فرمان ہے:

﴿ وَ بَدَالَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَالَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴾ (الزمر : ٤٧)

''اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے وہ کچھ ظاہر ہو گا جس کا وہ گمان بھی نہیں رکھتے تھے''۔

---

[1] اسے بخاری و مسلم نے جندب بن عبداللہؓ سے روایت کیا ہے۔

[2] اسے حاکم نے معاذؓ سے روایت کیا ہے اور طبرانی نے بھی اس طرح۔

[3] اسے احمد اور بیہقی نے محمود بن لبید سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس فرمانِ الٰہی کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ یہ وہ اعمال ہوں گے جن کو وہ دنیا میں کرتے تھے اور ان کو نیکیاں خیال کیا کرتے تھے لیکن وہ قیامت کے دن برائیوں کی شکل میں ظاہر ہوں گے۔ اور بعض سلف صالحین جب اس آیت کی تلاوت کرتے تو کہتے کہ ریاکاروں کے لیے ہلاکت و بربادی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ قیامت کے دن ریاکار کو چار ناموں سے پکارا جائے گا: اے ریاکار! اے بدعہد! اے بدکار! اے خسارے والے! جا' اور اپنا اجر اس شخص سے حاصل کر جس کے لیے تو نے یہ کام کیے۔ ہمارے پاس تو تیرے لیے کچھ اجر نہیں۔[1]

ریاکاری کی تقدیر پر غلبہ کوشش:

حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ ریاکار شخص اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر غالب آنا چاہتا ہے' تقدیر کے مطابق وہ برا آدمی ہوتا ہے اور وہ لوگوں کو دکھلانا چاہتا ہے کہ وہ نیک آدمی ہے تو لوگ اسے کیسے نیک کہہ دیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذلیل ترین اور گھٹیا لوگوں کے مقام میں جا گرتا ہے۔ مومنوں کے دل تو اس کو یقیناً پہچان لیتے ہیں۔

قتادہؒ کہتے ہیں کہ جب کوئی بندہ ریاکاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میرے بندے کو دیکھو کس طرح میرے ساتھ استہزاء و مذاق کی کوشش میں مصروف ہے۔

مروی ہے کہ عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو تکلف سے اپنی گردن جھکا رہا تھا۔ تو اس سے کہنے لگے: اے گردن والے! اپنی گردن کو بلند رکھ۔ خشوع اور ڈر گردنوں میں نہیں بلکہ دلوں میں ہوتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ابوامامہ باہلیؓ ایک دفعہ مسجد میں آئے تو دیکھا کہ ایک شخص سجدے کی حالت میں رو رو کر دعا کر رہا ہے تو ابوامامہؓ کہنے لگے: تو' تو' یہ کیا کر رہا ہے؟ اگر یہ کام تو اپنے گھر میں کرتا تو اچھا ہوتا (تو بہت اعلیٰ شخص ہوتا اگر یہ کام تیرے گھر میں ہوتا)

محمد بن مبارک صوری کا قول ہے: راہ راست پر چلنے یعنی عبادت کو رات

---

[1] اسے ابن ابی الدنیا نے ضعیف سند سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے وقت ظاہر کیا کر کیونکہ یہ کام دن کو ظاہر کرنے کی نسبت زیادہ معزز ہے اس لیے کہ دن کو عبادت کا اظہار مخلوق کے لیے ہے اور رات کو رب العلمین کے لیے ہے۔

علی بن ابی طالبؓ کہتے تھے کہ ریا کار کی تین علامتیں ہیں: اکیلا ہو تو سست ہوتا ہے' لوگوں میں ہو تو چست ہوتا ہے' جب اس کی تعریف ہو تو زیادہ عمل کرتا ہے اور جب اس کی مذمت ہو تو کمی کرتا ہے۔

فضیل بن عیاضؒ کہتے ہیں کہ عمل کو لوگوں کی وجہ سے چھوڑ دینا ریا کاری ہے۔ اور عمل کو لوگوں کی وجہ سے کرنا شرک ہے اور اخلاص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان دونوں خرابیوں سے بچا لے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قول و فعل اور حرکات و سکنات میں اخلاص کی نعمت عطا فرمائے۔

نصیحت:

اللہ کے بندو! تمہارے دن تھوڑے ہیں' تمھیں نصیحت کرنے والے قاتل محسوس ہوتے ہیں' چاہیے کہ اگلے لوگ بعد والوں کو خبر دے دیں' اور غافل کو چاہیے کہ قافلوں کے چلنے سے پہلے پہلے بیدار ہو جائے۔ اے وہ شخص جو کوچ کا یقین رکھتا ہے کہ وہ بھی سفر کرے گا' حالانکہ اس کے پاس نہ زادراہ ہے اور نہ کوئی سواری ہے' اے وہ شخص! جو خواہش کی موج اور ٹھاٹھ میں داخل ہو چکا ہے تو کب ساحل کی طرف بڑھے گا؟ کیا تو گہری نیند سے بیدار ہو چکا؟ اور کیا پند و نصائح کی جگہوں میں بیدار اور حاضر دل کے ساتھ شامل ہوا ہے؟ اور کیا رات کو سمجھ بوجھ کر عقل و فکر کی روشنی میں قیام کیا؟ اور آنسوؤں سے خطوط کی سطریں لکھیں؟ جن کے ساتھ ندامت کے سانسوں کو اور وسائل کو چھپایا جاتا ہے' اور کیا تو نے ان ندامتوں کو کسی بہنے والے آنسو کی کشتی میں بھیجا ہے شاید کہ وہ ساحل پر لنگر انداز ہو جائے۔

ہائے افسوس! دھوکے میں پڑے ہوئے غافل اور جاہل کے لیے' جو ادھیڑ عمری کے بعد بھی بڑے بڑے گناہوں کے ساتھ بوجھل ہو چکا ہے' اپنی بہادری کو ضائع کر دیا اور جہالت میں زندگی صرف کر دی' خواہش کی سواری کی طرف مائل ہو گیا'

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عمارتیں بناتا رہا اور پناہ گاہیں مضبوط کرتا رہا' اور دنیا کے شغل میں مصروف اپنی قبر کے ذکر سے غافل ہے' اس کے بعد بھی دعویٰ کرتا ہے کہ وہ عاقل ہے۔ اللہ کی قسم! بہادر لوگ اس سے سبقت لے جا کر بلند و بالا منازل کی طرف پہنچ چکے ہیں۔ اور وہ اپنی بہادری میں کام کرنے والوں کی کامیابی کی امید لگائے ہوئے ہیں۔ دوری ہے' دوری ہے' کوئی باطل شخص بے فائدہ چیز سے کامیاب نہیں ہوا:

أَيُّهَا الْمُعْجِبُ فَخْرًا بِمَقَاصِيرِ الْبُيُوتِ

''اے فخر سے تکبر کرنے والے اور اترانے والے' وسیع و عریض گھروں کے ساتھ۔

إِنَّمَا الدُّنْيَا مَحَلٌّ لِقِيَامٍ وَ قُنُوتِ

دنیا تو صرف اللہ کے لیے قیام اور قنوت (اطاعت) کا محل اور جگہ ہے۔

فَغَدًا تَنْزِلُ بَيْتًا ضَيِّقًا بَعْدَ النُّحُوتِ

کل تو بھی ایک تنگ گھر میں چھاڑے جانے کے بعد اترے گا۔

بَيْنَ أَقْوَامٍ سُكُوتٍ نَاطِقَاتٍ فِي الصُّمُوتِ

خاموش لوگوں کے درمیان' جو خاموشی میں بولیں گے۔

فَارْضَ فِي الدُّنْيَا بِثَوْبٍ وَ مِنَ الْعَيْشِ بِقُوتِ

پس تو دنیا میں ایک کپڑے کے ساتھ اور گزران زندگی سے صرف پوری پوری خوراک کے ساتھ راضی رہ۔

وَ اتَّخِذْ بَيْتًا ضَعِيفًا مِثْلَ بَيْتِ الْعَنْكَبُوتِ

اور ایک کمزور گھر مکڑی کے گھر کی طرح کا بنا لے۔

ثُمَّ قُلْ: يَا نَفْسُ هٰذَا بَيْتُ مَثْوَاكِ فَمُوتِي

پھر کہہ: اے میرے نفس! یہ تیرا ٹھکانہ ہے اسی میں تو رہ یا مرجا''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۳۸:

حصولِ دنیا کے لیے علم سیکھنا اور اسے چھپانا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ﴾ (فاطر : ۲۸)

''اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے صرف وہی ڈرتے ہیں جو عالم ہوتے ہیں''۔ (اور اللہ کا علم رکھتے ہیں)

ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کی تفسیر یوں کرتے ہیں: اللہ نے فرمایا کہ میری مخلوق میں سے مجھ سے ڈرنے والے صرف وہ لوگ ہیں جن کو میرے غلبے، میری سلطنت وقوت اور زبردست ہونے کا علم ہے۔

مجاہدؒ اور شعبیؒ کہتے ہیں کہ عالم وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔

ربیع بن انسؒ کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا وہ عالم ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴾ (البقرۃ : ۱۵۹)

''یقیناً وہ لوگ جو ہمارے نازل کردہ واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ ہم اسے لوگوں کے لیے کتاب میں بیان کر چکے ہیں تو ایسے لوگوں پر اللہ بھی لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں''۔

یہ آیت علمائے یہود کے متعلق نازل ہوئی ہے اور بَیِّنَات (دلائل) سے مراد رجم اور سنگسار کرنا اور دوسرے شرعی احکام اور حدود ہیں اور ہدایت سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی صفات ہیں۔ ''لوگوں'' سے اس آیت میں بنی اسرائیل مراد ہیں۔ اور کتاب سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مراد تو رات ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہر چیز یعنی تمام انسان اور جن ان پر لعنت کرتے ہیں۔

ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ کوئی بھی دو مسلمان آپس میں لعنت کریں تو یہود و نصاریٰ پر وہ لعنت آ پڑتی ہے جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے معاملے کو اور آپ کی صفات کو چھپاتے ہیں: اللہ نے فرمایا:

﴿ وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ﴾ (آل عمران : ١٨٧)

''اور جب خدا نے ان لوگوں سے، جن کو کتاب عنایت کی گئی تھی، اقرار لیا کہ اس میں جو کچھ لکھا ہے اسے صاف صاف بیان کرتے رہنا اور اس کی کسی بات کو نہ چھپانا تو انھوں نے اس کو پس پشت پھینک دیا اور اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت حاصل کی۔ یہ جو کچھ حاصل کرتے ہیں وہ بہت برا ہے''۔

واحدی کہتے ہیں کہ یہ آیت مدینے کے یہودیوں کے متعلق نازل ہوئی اللہ تعالیٰ نے ان سے تورات میں یہ عہد لیا تھا کہ محمد ﷺ کی پیشین گوئی، آپ کی صفات، آپ کا مبعوث ہونا لوگوں کے سامنے بیان کریں گے اور اسے چھپائیں گے نہیں۔ اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کہ اسے لوگوں کے لیے ظاہر کرو گے اور چھپاؤ گے نہیں۔

علمائے یہود کا علم کو چھپانا:

حسن بصری بیان کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ نے علمائے یہود سے وعدہ لیا کہ لوگوں کے لیے وہ سب کچھ ظاہر کریں گے جو ان کی کتاب میں ہے اور اس میں رسول اللہ ﷺ کا بھی ذکر ہے۔ اور اپنی پشتوں کے پیچھے پھینکنے سے مراد ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بیان کیا ہے کہ انھوں نے اس معاہدے کو اور وعدے کو پس پشت ڈال دیا۔ اور اس کے عوض تھوڑی سی قیمت لینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے نچلے طبقے کے لوگوں سے اپنی علمی سرداری کی وجہ سے جو کچھ لیتے تھے وہ آخرت کے مقابلے میں تھوڑا سا مال ہی بنتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ''جو کچھ حاصل کرتے ہیں وہ برا ہے'' کا مطلب ابن عباس نے یہ بتایا کہ ان کا یہ تھوڑی قیامت حاصل کرنا بہت قبیح اور برا کام ہے اور وہ گھاٹے میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی ایسے علم کو سیکھتا ہے جس سے رضائے الٰہی تلاش کی جاتی ہے لیکن وہ اسے دنیاوی ساز و سامان کے حصول کی خاطر سیکھتا ہے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے (صحیح سند کے ساتھ) روایت کیا ہے۔

پیچھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث بیان ہو چکی ہے جس میں تین شخصوں کو منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈالا جائے گا اور ان میں سے ایک شخص کو یہ کہا جائے گا کہ تو جھوٹا ہے تو نے علم اس لیے سیکھا تھا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لیے پڑھا تھا کہ تجھے قاری کہا جائے اور وہ تجھے کہہ دیا گیا لہٰذا ہمارے پاس تیرے لیے کچھ نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس لیے علم حاصل کرتا ہے کہ اس کے ساتھ علماء پر فخر کرے یا بے وقوفوں سے اس کے ساتھ جھگڑا کرے یا لوگوں کے دل اپنی طرف متوجہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا۔[1] (اسے ترمذی نے روایت کیا ہے)

اور آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے کسی علم کا سوال کیا گیا اور اس نے اسے چھپا لیا تو اسے قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔[2]

اور آپ ﷺ اپنی دعاؤں میں یہ دعا بھی مانگا کرتے تھے:

وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ.[3]

''اور میں ایسے علم سے تیری پناہ پکڑتا ہوں جو نفع بخش نہ ہو''۔

---

[1] اس کی سند میں اسحاق بن یحییٰ ضعیف ہے۔

[2] اس کی سند صحیح ہے جسے عطاء نے ابو ہریرہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کیا ہے۔

[3] اسے مسلم نے زید بن ارقمؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بے عمل عالم کی سزا:

اور آپؐ نے فرمایا: جس نے علم سیکھ کر اس کے ساتھ عمل نہ کیا تو وہ علم اسے تکبر ہی میں بڑھائے گا۔ [1]

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن برے عالم کو لایا جائے گا اور آگ میں پھینک دیا جائے گا تو وہ اپنی انتڑیوں کے گرد یوں گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے۔ اس سے پوچھا جائے گا کہ تجھے یہ سزا کیوں ملی، ہم نے تو تیری وجہ سے سیدھا راستہ اختیار کیا تھا؟ تو وہ جواب دے گا کہ میں جس سے تمہیں منع کرتا تھا اسے خود مخالفت کرتے ہوئے عمل میں لاتا تھا۔ [2]

ہلال بن علاء کا قول ہے کہ علم کو طلب کرنا بہت سخت معاملہ ہے، اسے حفظ کرنا اسے طلب کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے، اس پر عمل کرنا اسے حفظ کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ اس سے سلامت رہنا (ممنوعات سے بچنا) اس پر عمل کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنی توفیق کے ساتھ ہر بلاء سے بچائے اور اپنے محبوب کام کرنے کی طاقت عطا فرمائے۔

نصیحت:

آدم کے بیٹے! تو کب اپنے معاملات کے انجام پر غور کرے گا؟ تو ان محلات سے کب کوچ کرے گا؟ کب تک تو اپنی تعمیر کردہ عمارتوں میں سرگرداں رہے گا؟ کہاں گئے وہ لوگ جو تم سے پہلے گھروں اور محلوں میں رہا کرتے تھے؟ کہاں گئے وہ لوگ جنھوں نے اپنی بری سوچ سے یہ گمان کیا تھا کہ وہ واپس نہ لوٹیں گے؟ اللہ کی قسم! یہ تمام لوگ قبروں کی طرف کوچ کر کے وہاں جمع ہو چکے ہیں۔ وہ صور پھونکے

---

[1] اسے ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے لیکن اس کی سند منقطع ہے۔

[2] اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جانے کے وقت تک کھردرے بچھونوں میں جگہ پکڑ چکے ہیں' جب وہ فیصلوں کے لیے کھڑے ہوں گے تو آسمان حرکت کر رہا ہوگا؟ ان سے پوشیدہ پردے ہٹا دیئے جائیں گے اور چھپی ہوئی چیزیں سامنے نظر آ رہی ہوں گی' عجیب وغریب کام ظاہر ہو رہے ہوں گے اور سینوں کے بھید حاصل کر لیے جائیں گے۔ پل صراط قائم کر دیا جائے گا اور کتنے ہی قدم پھسل جائیں گے' اور اس کے اوپر مڑی ہوئی نوکدار کنڈیاں اور آنکڑے لگا دیئے جائیں گے جو ہر شیطان کے دھوکے میں آنے والے کو اچک لیں گے' پرہیز گاروں کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک دمک رہے ہوں گے اور وہ ایسی تجارت کے ساتھ لوٹیں گے جو کبھی ہلاک نہ ہوگی' برائیوں والے ہلاکت و تباہی کو آوازیں دیں گے' اور آگ کو لایا جائے گا جسے لگاموں کے ذریعے ہانکا اور کھینچا جا رہا ہوگا اور وہ جوش مار رہی ہوگی' جب جہنمی اس میں ڈالے جائیں گے تو وہ اس کی چیخ وپکار سنیں گے اور وہ جوش سے کھول رہی ہوگی' آخرت کو ماننے والے کے لیے دنیا میں کوئی سرور اور خوشی نہیں' دنیا کے ساتھ جاہل اور ناشکرے لوگ ہی خوش ہوتے ہیں:

إِنَّمَا الدُّنْيَا مَتَاعٌ كُلُّ مَا فِيهَا غُرُورٌ

''یہ دنیا تو سازوسامان ہے۔ جو کچھ اس میں ہے سب دھوکا ہے۔''

فَتَذَكَّرْ هَوْلَ يَوْمٍ السَّمَا فِيهِ تَمُورُ

لہٰذا تو اس دن کی ہولناکی کو یاد کر۔ جس میں آسمان حرکت کر رہے ہوگا''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۳۹:

خیانت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ یَاأَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْا اَمٰنٰتِکُمْ وَ أَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ (الأنفال : ۲۷)

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسولؐ سے خیانت نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم جانتے بھی ہو''۔

واحدیؒ کہتے ہیں کہ یہ آیت ابولبابہؓ کے متعلق نازل ہوئی تھی جب ان کو رسول اللہ ﷺ نے بنو قریظہ کی طرف محاصرے کے دوران بھیجا تھا' اس کی بیوی بچے ان یہودیوں کے ساتھ محصور تھے تو انھوں نے پوچھا: اے ابولبابہ! اگر ہم سعدؓ کے فیصلے پر اتر آئیں اور راضی ہوں تو تیری ہمارے متعلق کیا رائے ہے؟ ابولبابہؓ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا یعنی تمہیں ذبح کر دیا جائے گا ایسا نہ کرو۔ تو یہ ابولبابہ سے اللہ اور اس کے پیغمبرؐ کے ساتھ خیانت واقع ہوگئی۔ اور اس وقت ابولبابہؓ نے کہا کہ میں اپنی جگہ ہی میں کھڑا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے پتہ چل جائے کہ واقعی میں نے اللہ اور اس کے پیغمبر سے خیانت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ جو فرمان ہے کہ ﴿ وَ تَخُوْنُوْا اَمٰنٰتِکُمْ ﴾ اس کا تعلق بھی پیچھے آنے والی ممانعت کے ساتھ ہے (اور گرائمر کی رو سے اس کا عطف پیچھے ہے) اور اس کا معنی یہ ہے کہ تم امانتوں میں خیانت نہ کرو۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ان امانتوں سے مراد وہ اعمال ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بندوں کے سپرد کیے ہیں اور ان کو ان اعمال پر امین بنایا ہے اور وہ اعمال' فرائض ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ ان فرائض کو نہ توڑو یعنی ان میں کوتاہی نہ کرو۔

کلبی کہتے ہیں کہ اللہ و رسول کی خیانت سے مراد تو ان دونوں کی نافرمانی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

معصیت ہے اور امانت میں خیانت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بندے پر اپنے کچھ فرائض لاگو کیے ہیں' اور وہ فرائض اس کے ذمے امانت ہیں۔ اب اس کی مرضی ہے کہ ان میں کوتاہی کر کے ان میں خیانت کا ارتکاب کرے اور اس کی مرضی ہے کہ ان کو ادا کر کے امانت پوری کرتا رہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی ہستی اطلاع نہیں رکھتی۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ جو فرمان ہے: ﴿ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ یعنی تمہیں علم بھی ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ تم کو علم ہوتا ہے کہ یہ چیز تمہارے پاس امانت ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴾ (یوسف : ۵۲)

''بے شک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کی تدبیر کو کارگر نہیں ہونے دیتا''۔

اور خیانت کرنے والا شخص آخر کار ہدایت سے محروم ہو کر ذلت و رسوائی میں پھنس جاتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے' جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اسے امانت سونپی جاتی ہے تو اس میں خیانت کرتا ہے۔[1]

آپ ؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اس شخص کا ایمان کامل نہیں جس میں امانت کی خوبی نہیں اور اس شخص کا دین مکمل نہیں جو وعدے کا پابند نہیں۔[2]

خیانت کئی طرح کی ہوتی ہے لیکن جیسی بھی ہو بہر حال قبیح اور بری ہوتی ہے اور بعض قسم کی خیانت بعض خیانتوں سے زیادہ بدتر ہے مثلاً جو شخص آپ کے پیسوں میں خیانت کرے وہ اس شخص کی طرح مجرم نہیں جو آپ کی بیوی میں آپ کے مال میں خیانت کرے بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کرے۔

---

1 اسے بخاری و مسلم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

2 اسے احمد اور بزار نے' طبرانی نے اوسط میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں انسؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رسول اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جس شخص نے تجھے امانت دار سمجھ کر اپنی امانت دی ہے تم وہ اسے ادا کر دو اور جس نے تم سے خیانت کی ہے تو اس سے خیانت نہ کرو۔

حدیث میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں دو شرکت کے ساتھ کام کرنے والوں میں تیسرا بن کر داخل ہو جاتا ہوں جب تک کہ ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے خیانت نہ کرے۔[1]

حدیث میں یہ بھی ہے کہ لوگوں سے سب سے پہلے قیامت کے نزدیک امانت اٹھالی جائے گی اور آخر تک جو چیز باقی رہے گی وہ نماز ہے لیکن بہت سارے نمازیوں میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: خیانت سے بچو کیونکہ یہ بہت برا راز دان ہے۔[2]

اور ایک حدیث میں ہے کہ ہر چیز مومن کی طبیعت بن سکتی ہے سوائے دو چیزوں کے: جھوٹ اور خیانت۔[3]

آپؐ نے یہ بھی فرمایا: اسی طرح آگ والے ہوں گے۔ اور ان میں ایک شخص آپؐ نے وہ ذکر کیا کہ جس کے لیے کسی چیز میں بھی کچھ طمع اور حرص ظاہر ہوتی خواہ باریک اور ہلکی ہی کیوں نہ ہو تو وہ اس میں بھی خیانت کرتا ہے۔[4]

ابن مسعودؓ کا قول

ابن مسعودؓ کا قول ہے کہ قیامت کے دن امانت میں خیانت کرنے والے کو

---

1. اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور حاکم نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔
2. اسے ابوداؤد نسائی اور ابن ماجہ نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔
3. اسے احمد نے ابوامامہؓ سے منقطع سند کے ساتھ روایت کیا ہے لیکن سعد بن ابی وقاص سے مسند بزار میں یہ صحیح سند سے موجود ہے لیکن دارقطنی نے اس کا موقوف ہونا راجح قرار دیا ہے۔
4. اسے مسلم نے عیاض بن حمار کی طویل حدیث میں روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اپنی امانت ادا کر۔ وہ کہے گا کہ اے میرے پروردگار! وہ کیسے' دنیا تو ختم ہو چکی؟ تو پھر اس کے لیے جہنم کی نچلی تہہ میں یعنی پیندے میں امانت کی وہ صورت اور شکل بنا دی جائے گی جو اس نے خیانت کی تھی پھر اسے کہا جائے گا: جاؤ اسے لے کر آؤ۔ وہ اس کی طرف اترے گا اور اسے اپنے کندھوں پر اٹھا کر لانے کی کوشش کرے گا اور وہ اس کے اوپر دنیا کے پہاڑوں سے بھی زیادہ بوجھ والی بن چکی ہو گی۔ حتیٰ کہ جب وہ یہ گمان کرے گا کہ اسے نجات ملنے ہی والی ہے اس چیز کو نیچے دوبارہ گرا دیا جائے گا اور اس شخص کو اس کے پیچھے گرایا جائے گا اور ہمیشہ ایسا ہوتا رہے گا۔ پھر عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا: نماز امانت ہے' وضوء امانت ہے' غسل امانت ہے' تولنا امانت ہے' ماپنا امانت ہے اور سب سے بڑی امانت وہ چیز ہے جو عام مشہور ہے کہ کسی آدمی کے پاس کوئی چیز ودیعت رکھی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم و کرم فرمائے۔[1]

نصیحت:

اللہ کے بندو! وقت کس قدر شرف والی چیز ہے لیکن تم نے اسے ضائع کر دیا' نفس کس قدر جاہل چیز ہے لیکن تم اس کی اطاعت کرتے ہو' مالوں کے متعلق کس قدر باریکی سے سوال ہو گا لہٰذا تم دیکھ لو کہ اسے کہاں سے اکٹھا کیا۔ صحیفوں نے کس قدر حفاظت سے تمہارے عمل محفوظ کیے لہٰذا تم غور کرو کہ کیا ودیعت رکھ چکے ہو' یہ کام اس سے پہلے پہلے کر لو کہ تم کو تھوڑی سی مدت کے بعد کوچ کرنا پڑے' اور پہلے اس سے کہ کھجور کی گٹھلی اور لفافے کے متعلق بھی پوچھا جائے گا۔ پہلے اس سے کہ تم قبروں کے پیٹ میں جاؤ' کیڑوں کی خوراک بنو' اس (قبر کے) گھر میں جس کا دروازہ بند ہے' جس میں اگر گناہ گار سے پوچھا جائے کہ کیا چاہتا ہے تو وہ کہے گا میں دنیا میں جانا چاہتا ہوں اور یہ کام دوبارہ نہیں کروں گا:

---

[1] اسے احمد اور بیہقی نے جید سند کے ساتھ موقوف روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

أَيْنَ أَهْلُ الدِّيَارِ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ ثُمَّ عَادَ مِنْ بَعْدِهِمْ وَ ثَمُودُ

''کہاں گئے قوم نوح کے گھروں والے پھر ان کے بعد قوم عاد اور ثمود سب کدھر گئے۔

بَيْنَمَا الْقَوْمُ فِي النَّمَارِقِ وَالْإِسْتَبْرَقِ أُفْضَتْ إِلَى التُّرَابِ الْخُدُودُ

اس دوران کچھ وہ لوگ جو تکیوں اور ریشم میں ہوا کرتے تھے وہ اپنے رخسار کو زمین پر رکھ چکے ہیں۔

وَ صَحِيحٍ أَضْحَى يَعُودُ مَرِيضًا وَهُوَ أَدْنَى لِلْمَوْتِ مِمَّنْ يَعُودُ

کتنے ہی تندرست لوگ بیمار ہو جاتے ہیں اور وہ صحت کی طرف لوٹنے کے بجائے موت کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۴۰:

احسان جتلانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی ﴾ (البقرۃ : ۲۶۴)

''اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور تکلیف دے کر ضائع نہ کرو''۔

اس کی تفسیر میں واحدیؒ کہتے ہیں کہ اس سے مراد کسی غریب کو کوئی چیز دے کر اس غریب پر احسان جتلانا ہے۔

کلبیؒ کہتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ آدمی صدقہ کر کے اللہ پر اس صدقے کا احسان جتلائے۔ اور جس کو صدقہ دیا ہے اس کو اذیت میں مبتلا کرے۔

صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین اشخاص سے اللہ تعالیٰ نہ کلام کرے گا' نہ ان کی طرف قیامت کے دن نظر کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے: کپڑا لٹکانے والا' احسان جتلانے والا' جھوٹی قسم سے سودا فروخت کرنے والا۔ (یہ ابوذرؓ سے مروی ہے)

کپڑا لٹکانے والے سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے ازار کو یا سلوار کو یا قمیص کو یا کسی اور کپڑے کو ٹخنوں سے نیچے تک لٹکائے کیونکہ آپؐ کا فرمان ہے: جو ازار ٹخنوں سے نیچے ہوا اتنا حصہ آگ میں جلے گا۔[1]

حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تین شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے: والدین کا نافرمان' ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا اور احسان جتلانے والا۔[2]

حدیث ہی میں ہے کہ جنت میں یہ اشخاص داخل نہ ہوں گے: دھوکے باز' بخیل اور احسان جتلانے والا۔ (اسے ترمذی نے روایت کیا ہے)

---

۱ اسے مالک' ابوداؤد' ابن ماجہ نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

۲ اسے نسائی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رسول اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ نیکی کر کے اس پر احسان جتلانے سے پرہیز کرو کیونکہ اس کے ساتھ شکریہ باطل ہو جاتا ہے اور یہ کام اجر کو مٹا دیتا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے یہی آیت تلاوت فرمائی:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ ﴾ (البقرة : ٢٦٤)

''اے ایمان والو! احسان جتلا کر اور اذیت دے کر اپنے صدقات کو باطل نہ کرو''۔

ابن سیرینؒ نے ایک آدمی کو دوسرے سے یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے تجھ پر فلاں احسان کیا اور فلاں فلاں نیکی کی ابن سیرینؒ نے اسے مخاطب کر کے کہا کہ خاموش ہو جا' جب کسی نیکی کو یوں شمار کیا جانے لگے تو اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہوتی۔

بعض سلف صالحین کا قول ہے: جس نے اپنے نیکی کا احسان جتلایا تو اس کا شکر ساقط ہو گیا اور جس نے اپنے عمل کو پسند کر کے (دل میں) تکبر کیا اس کا اجر باطل ہو جائے گا۔

امام شافعیؒ نے یہ شعر اس کے متعلق فرمائے تھے:

لَا تَحْمِلَنَّ مِنَ الْأَنَامِ　　بِأَنْ يَمُنُّوا عَلَيْكَ مِنَّهْ

''تو مخلوق سے کچھ نہ لے ورنہ وہ۔ تجھ پر اس کا احسان جتلائیں گے۔

وَاخْتَرْ لِنَفْسِكَ حَظَّهَا　　وَاصْبِرْ فَإِنَّ الصَّبْرَ جُنَّهْ

اور اپنے نفس کے لیے اس کا حصہ ہی اختیار رکھ۔ اور صبر کرو کیونکہ صبر ڈھال ہے۔

مِنَنُ الرِّجَالِ عَلَى الْقُلُوبِ　　أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ الْأَسِنَّهْ

لوگوں کے احسان دلوں پر۔ نیزوں سے بھی زیادہ سخت ثابت ہوتے ہیں''۔

اور کسی نے یوں کہا:

وَصَاحِبٍ سَلَفَتْ مِنْهُ إِلَيَّ يَدٌ　　أَبْطَا عَلَيْهِ مُكَافَاتِي فَعَادَانِي

''بعض ایسے ساتھی جو مجھ پر پہلے احسان کر چکے تھے۔ جب میرے اس پر بدلہ دینے نے تاخیر کر دی تو اس نے مجھ سے دشمنی شروع کر دی۔

لَمَّا تَيَقَّنَ أَنَّ الدَّهْرَ حَارَبَنِي　　أَبْدَى النَّدَامَةَ مِمَّا كَانَ أَوْلَانِي

جب اسے یقین ہوا کہ بے شک زمانہ میرے ساتھ جنگ میں ہے۔ تو اس نے بھی اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

طرح شرمندگی دلائی جو مجھے ہلاک کرنے لگی۔

أَفْسَدْتَّ بِالْمَنِّ مَا قَدَّمْتَ مِنْ حَسَنٍ لَيْسَ الْكَرِيْمُ إِذَا أَعْطَى بِمَنَّانِ

اے بندے! تو نے احسان جتلا کر پہلے کی ہوئی نیکیاں تباہ کر لیں۔ سخی جب کوئی چیز دیتا ہے تو اس پر احسان نہیں جتلایا کرتا''۔

نصیحت:

اے غلطیوں پر جلدی کرنے والے! تو کس قدر جاہل ہے' تو اس ذات سے کب تک دھوکے میں رہے گا جس نے تجھے مہلت دے رکھی ہے (تو سمجھتا ہے کہ) گویا اس نے تجھے مہمل اور بے کار چھوڑ رکھا ہے؟ (میں گمان میں دیکھ رہا ہوں کہ) گویا موت تیرے پاس آ چکی ہے اور تجھے (اپنا زہر) پلانا چاہتی ہے' اور اچانک کوچ کا وقت آ چکا ہے لیکن تجھے فرشتہ گھبراہٹ میں ڈالے ہوئے ہے' خواہش کے بعد اب آزمائش تجھے قید کر کے باندھ چکی ہے' اور تو اپنے اس بھاری اور عظیم بوجھ پر شرمندہ و نادم ہے جس نے تجھے بوجھل کر رکھا ہے۔ اے فانی دنیا کے ساتھ مطمئن رہنے والے کس قدر تیری لغزشیں اور گناہ ہیں' اے نصیحت سے اس طرح اعراض کرنے والے کہ جیسے تجھے نصیحت کی ہی نہیں گئی۔ کہاں ہے تیرا بہت پیارا دوست اور کہاں منتقل ہو گیا؟ کیا اس کے جسم کے تلف اور ضائع ہو کر (موت میں) ڈوب جانے نے تجھے کوئی نصیحت نہیں کی؟ کہاں گیا اس کا کثیر مال اور لمبی امیدیں؟ کیا وہ اپنی قبر میں اپنے عمل کے ساتھ تنہا نہیں رہ گیا؟ کہاں ہے وہ شخص جو تکبر سے اپنے کپڑے کو نیچے لٹکاتا تھا اور ناز سے چلتا تھا؟ کیا وہ بھی سفر پر نہیں چلا گیا اور اب تک واپس ہم سے نہیں مل سکا؟ کہاں ہے وہ شخص جو اپنے محل میں عیش لوٹا کرتا تھا یوں لگتا ہے کہ گویا وہ دنیا میں رہا ہی نہیں اور قبر سے کبھی جدا ہوا ہی نہیں۔ کہاں گیا وہ شخص جو فوقیت و مرتبے کا مالک تھا اور محفل لگاتا تھا؟ اللہ کی قسم اس کی قسمت کا ستارہ بھی غائب ہو کر ڈوب گیا۔

بے شک طاقتور' جابر' زبردست اور پہلے سرکش لوگوں کے مالوں کے وارث بھی ان کے علاوہ دوسرے لوگ بن گئے اور دنیا اسی طرح جاری ساری ہے کبھی کوئی اور کبھی کوئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۴۱:

تقدیر کی تکذیب

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴾ (القمر : ٤٩)

''یقیناً ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے یعنی تقدیر مقرر کر کے پیدا کیا''۔

ابن الجوزی اپنی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس آیت کے شان نزول میں دو قول ہیں: ایک یہ کہ مکے کے مشرکین رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور تقدیر کے بارے میں آپؐ سے جھگڑا کرنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی (اسے صرف مسلم نے بیان کیا ہے) اور ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت قدریہ فرقے (یعنی تقدیر کا انکار کرنے والوں) کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔[1]

دوسرا قول یہ ہے کہ نجران کا ایک عیسائی پادری رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: اے محمد (ﷺ)! تو کہتا ہے کہ گناہ بھی تقدیر کے ساتھ کیے جاتے ہیں حالانکہ ایسی بات نہیں۔[2] آپؐ نے فرمایا: تم لوگ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھگڑا کرنے والے ہو تو اللہ نے یہ آیات نازل فرما دیں:

﴿ اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ☆ یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ☆ اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴾ (القمر : ٤٧-٤٩)

''بے شک گناہ گار لوگ گمراہی اور دیوانگی میں مبتلا ہیں۔ اس روز منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے۔ اب آگ کا مزہ چکھو۔ ہم نے ہر چیز اندازہ مقرر کے ساتھ پیدا کی ہے''۔

---

[1] اسے ابن عدی، ابن مردویہ اور ابن عساکر وغیرہ نے ضعیف سند سے روایت کیا ہے۔ (الدر المنثور للسیوطی)

[2] اسے ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ (السیوطی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عمر بن خطاب کا بیان:

عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پہلوں اور پچھلوں کو جمع فرمالے گا تو ایک منادی کرنے والے کو حکم دے گا وہ ایسی آواز میں پکارے گا جسے تمام اگلے پچھلے لوگ سن لیں گے: کہاں ہیں اللہ سے جھگڑا کرنے والے؟ تو قدریہ (تقدیر میں بحث کرنے والے تمام طرح کے لوگ جو کج بحثیاں کرتے تھے) کھڑے ہو جائیں گے۔ پھر ان کو آگ کی طرف جانے کا حکم کر دیا جائے گا[1] اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا:

﴿ ذُوْقُوْامَسَّ سَقَرَ اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴾ (القمر: ۴۸۔۴۹)

''اب آگ کا مزہ چکھو، ہم نے تو ہر چیز مقرر انداز ے سے پیدا کی ہے''۔

تقدیر میں جھگڑنے والوں کو اللہ کے ساتھ جھگڑنے والے اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ لوگ کہا کرتے تھے کہ یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے مقدر میں معصیت لکھے پھر اسے اس پر عذاب بھی دے۔ (حالانکہ یہ بات غلط ہے، وہ سمجھتے تھے، کہ شاید تقدیر سے بندہ مجبور ہو جاتا ہے۔ جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ کچھ لکھا ہے جو ہم نے کرنا تھا چونکہ اللہ کو ہر بات کا علم تھا کہ ہم کیا کچھ کریں گے اور اس کے علم میں کوئی غلطی کا بھی امکان نہیں اس لیے اس نے سب کچھ لکھ دیا اور اسی کا نام تقدیر ہے۔ ہم جو کام کرتے ہیں اسے تقدیر سے مجبور ہو کر نہیں بلکہ اپنے اختیار اور مرضی سے کرتے ہیں)۔

ہشام بن حسان نے حسن بصریؒ سے روایت کیا ہے کہ اللہ کی قسم! اگر کوئی قدریہ ذہن رکھنے والا یعنی تقدیر کا منکر روزے رکھ رکھ کر رسی کی طرح دبلا پتلا اور لاغر ہو جائے، پھر نمازیں پڑھ پڑھ کر تندی کی طرح ہو جائے (یعنی کمر جھک جائے) تو پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں گرائے گا۔ پھر اسے کہا جائے گا کہ اس جہنم کا

---

[1] اسے ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے مرفوع بیان کیا ہے۔ (الدر المنثور للسیوطی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مزہ چکھ' ہم نے تو ہر چیز مقرر اندازے سے پیدا کی تھی۔

امام مسلم نے صحیح مسلم میں ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز تقدیر کے ساتھ پیدا ہوئی ہے حتی کہ عاجزی اور عقلمندی بھی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر چیز کو تقدیر سے پیدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ چیز اپنے وقوع اور وجود میں آنے سے پہلے ہی لوح محفوظ میں لکھی ہوئی موجود تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴾ (الصافات : ٩٦)

''اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور تمہارے عملوں کو پیدا کیا ہے''۔

ابن جریر اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں:

ایک یہ کہ و ما تعملون کا معنیٰ مصدر کے طور پر کیا جائے (اور ما کو مصدریہ کہا جائے) یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور تمہارے عمل کرنے کو پیدا کیا۔ اور اس میں دوسری توجیہ یہ ہے کہ ما کو الذی کے معنی میں لیا جائے اور یوں معنی کریں: اللہ تعالیٰ نے تم کو بھی پیدا کیا اور اس چیز کو بھی پیدا کیا جن کو تم اپنے ہاتھوں سے بناتے ہو اور عمل کرتے ہو یعنی بتوں کو بھی اس نے پیدا کیا۔

اس آیت میں یہ دلیل موجود ہے کہ بندوں کے تمام اعمال بھی اللہ کی مخلوق ہیں۔ اللہ ہی ان کا خالق ہے۔ کرتا اگرچہ بندہ ہے لیکن پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے۔ اور اس سے اللہ کی شان میں گستاخی لازم نہیں آتی کیونکہ اچھے برے کام سب کو اللہ تعالیٰ نے آزمائش کے لیے پیدا کیا ہے' کہ اچھے کام کرو اور برے کام نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَأَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوَاهَا ﴾ (الشمس : ٨)

''پھر اللہ نے اس نفس کو اس کی برائی بھی الہام کر دی اور اس کی نیکی بھی''۔

الہام کہتے ہیں کسی چیز کو نفس اور دل میں ڈال دینے کو۔

سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ اس کا معنی یوں ہے: اللہ تعالیٰ نے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے ساتھ اس کی برائی اور نیکی لازم کر دی۔

ابن زیدؒ اس کا مطلب یوں بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے دونوں چیزیں نفس میں اس طرح پیدا کیں کہ نیکی کے لیے اسے توفیق دیتا ہے اور برائی کے لیے اسے رسوا کر دیتا ہے۔ واللہ اعلم

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی قوم پر احسان کرتا ہے اور ان کو بھلائی کا الہام کر دیتا ہے اور ان کو اپنی رحمت میں داخل کر دیتا ہے۔ اور کسی قوم کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے اور ان کو رسوا کر دیتا ہے اور ان کی ان کے کرتوتوں پر مذمت کرتا ہے اور وہ اس آزمائش کے علاوہ پر قدرت نہیں پاتے اور عذاب الٰہی کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا انصاف ہے۔ اور اس نے فرمایا:

﴿ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ ﴾ (الانبیاء : ٢٣)

''اللہ جو کرتا ہے اس کے متعلق اسے نہیں پوچھا جا سکتا البتہ ان سے پوچھا جائے گا''۔

(ویسے بھی یہ انصاف ہماری عقل میں بھی آتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف اس شخص کو نیکی کا الہام کرتا ہے جو شخص نیکی کی طرف رجوع کرے فرمایا:

﴿ يَهْدِىٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴾ (الشوریٰ : ١٣)

''یعنی اس کو راہ دیتا ہے جو خود رجوع کرے''۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کسی کو برائی الہام کرتا ہے اس کے اپنے کرتوت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ چنانچہ اس نے فرمایا:

﴿ وَمَآ اَصَابَكُمْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ ﴾ (الشوریٰ : ٣٠)

''یعنی تمہیں جو بھی مصیبت پہنچے وہ تمہارے کرتوت کی بدولت ہے''۔

لہٰذا پتہ چلا کہ ایک نیکی سے دوسری نیکی کی توفیق اور ایک برائی سے دوسری برائیوں پر آمادگی پیدا ہوتی ہے۔

معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کبھی کوئی ایسا نبی نہ بھیجا جس کی امت میں قدریہ اور مرجیہ نہ ہوئے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ستر نبیوں کی زبانوں پر ان دونوں فرقوں پر لعنت ڈالی ہے۔[1]

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں۔[2]

تقدیر کے منکر کی کوئی نیکی قبول نہیں:

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر امت کے مجوسی ہوتے ہیں اور اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ کوئی تقدیر نہیں ہے۔ اور یہ معاملہ سب از سر نو ہوتا ہے۔ کچھ لکھا ہوا نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: جب تو ان سے ملے تو ان کو خبر دے کہ میں ان سے بری الذمہ ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ پھر فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر بے شک ان میں سے کسی کے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو پھر اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اس سے کچھ قبول نہ ہوگا حتیٰ کہ تقدیر کی بھلائی اور برائی کے ساتھ ایمان لے آئے۔ پھر آپ نے حدیث جبریل بھی بیان کی جس میں اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ ایمان کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کے ساتھ ایمان لائے اور تقدیر کی بھلائی اور برائی کے ساتھ ایمان لائے۔[3]

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ یہ تصدیق کی جائے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے۔ اپنی صفات جلالیہ و صفات کمالیہ کے ساتھ متصف ہے، نقص والی صفات سے منزہ اور پاک ہے، وہ یکتا ہے، بے نیاز ہے، تمام مخلوقات کا خالق ہے، ان میں جیسے چاہے تصرف کرتا ہے، اپنی بادشاہت میں جو ارادہ کرے اسے کر گزرتا ہے۔

---

[1] مصنف نے اپنے رسالے الصغریٰ میں کہا ہے کہ اس طرح کی تمام روایات ضعیف اسناد والی ہیں۔ اور یہ حدیث ابن ابی عاصم کی کتاب السنہ میں ہے۔

[2] یہ بھی ابن ابی عاصم کی کتاب السنۃ میں ضعیف سند سے موجود ہے۔

[3] اس حدیث کا ابتدائی حصہ مسند احمد میں ہے اور آخری حصہ یعنی ''جب تو ان سے ملے'' سے لے کر آخر تک یہ صحیح مسلم میں موجود ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فرشتوں کے ساتھ ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ یہ تصدیق کی جائے کہ وہ اللہ کی بندگی کرتے ہیں، جس طرح کہ قرآن میں ان کا یوں تذکرہ ہوا ہے:

﴿ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ☆ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ﴾

(الانبیاء: ٢٦-٢٧)

''وہ فرشتے تو اس کے عزت والے بندے ہیں، اس کے آگے بڑھ کر بول نہیں سکتے اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں، جو کچھ ان کے آگے ہو چکا ہے اور جو پیچھے ہوگا، وہ سب سے واقف ہے اور وہ اس کے پاس کسی کی سفارش نہیں کر سکتے سوائے اس شخص کے جس کی سفارش سے اللہ راضی ہو اور وہ تمام اس کی سفارش سے ڈرتے ہیں''۔

رسولوں کے ساتھ ایمان رکھنے سے مراد یہ ہے کہ یہ تصدیق کی جائے کہ وہ اپنی ان خبروں میں سچے ہیں جو انھوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان کی ہیں، اللہ تعالیٰ نے معجزات کے ساتھ ان کی تائید و نصرت فرمائی وہ معجزات ان کی سچائی کی دلیل ہیں، انھوں نے اپنے رب کے تمام پیغامات پہنچا دیئے، مکلفین کے لیے تمام احکامات الٰہیہ بیان کر دیئے، اور پیغمبروں کا احترام کرنا چاہیے اور ان میں سے کسی کے درمیان کوئی فرق نہیں ڈالنا چاہیے۔

آخرت کے دن پر ایمان لانے سے مراد یہ تصدیق کرنا ہے کہ قیامت کا دن ہوگا اور اس میں بہت عجیب کام واقع ہوں گے، جن و انس کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا، پھر حشر، حساب، میزان، پل صراط اور جنت و جہنم کی منزلیں ہیں۔ اور وہ جنت و آگ نیکوں کے لیے ثواب کا گھر اور بدوں کے لیے عقاب کا گھر ہیں۔ اسی طرح قیامت کے متعلق جو کچھ روایات میں ثابت ہو گیا تمام کو ماننا چاہیے۔

تقدیر کے ساتھ ایمان رکھنے سے مراد کیا ہے اسے ہم پیچھے بھی بیان کر چکے ہیں اور اس کا خلاصہ وہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان دلالت کر رہا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴾ (الصافات : ۹٦)

''اور اللہ تعالیٰ نے تم کو اور تمہارے عمل کرنے کو (یا تمہارے اعمال کو) پیدا فرمایا ہے''۔

اور یہ فرمان بھی:

﴿ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴾ (القمر : ٤٩)

''ہم نے ہر چیز کو مقرر انداز ے سے پیدا کیا''۔

اور یہ حدیث بھی ذہن میں رکھنی چاہیے جو ابن عباسؓ نے بیان کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جان رکھو کہ اگر تمام مخلوق تجھے کسی چیز کا نفع پہنچانے کے لیے جمع ہو جائیں تو نہیں پہنچا سکیں گے سوائے اس کے جسے اللہ تعالیٰ نے تیرے حق میں لکھ دیا ہے اور اگر وہ سب تجھے نقصان پہنچانے کے لیے اکٹھے ہوں تو تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تجھ پر لکھ دیاں قلمیں اٹھائی جا چکی ہیں اور صحیفے (جن کاغذات پر لکھا گیا ہے وہ) خشک ہو چکے ہیں۔

سلف صالحین کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص ان تمام امور اور چیزوں کی پختگی کے ساتھ تصدیق کرتا ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں تو وہ برحق اور صحیح مومن ہو گا خواہ اس کے پاس قطعی دلائل بھی موجود ہوں یا صرف پختہ اعتقادات ہی ہوں۔ واللہ اعلم

اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور قضا پر راضی ہونا:

تابعین عظام' ائمہ مسلمین' سلف صالحین اور فقہائے کرام میں سے تقریباً ستر شخصیات کا اس بات پر اجماع ہے کہ وہ شرعی سنت جس پر سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ اللہ کو پیارے ہوئے' وہ شرعی طریقہ اور سنت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور قضا پر راضی رہا جائے' اس کے حکم کو تسلیم کیا جائے' اس کے حکم کے تحت صبر کیا جائے' حکم الٰہی پر عمل کیا جائے' جس سے اللہ نے منع کیا ہے اس سے رکا جائے' اس کے لیے اخلاص کے ساتھ عمل کیا جائے' تقدیر کی بھلائی و برائی پر ایمان رکھا جائے' دین میں جھگڑا' جدال اور شک کو ترک کیا جائے' موزوں پر مسح کیا جائے' ہر خلیفے کے ساتھ جہاد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کیا جائے خواہ وہ نیک ہو یا بد' قبلے کی طرف منہ کرنے والوں میں سے کوئی مر جائے تو اس پر نماز جنازہ ادا کی جائے۔

اور ایمان تین چیزوں کا مجموعہ ہے۔قول' عمل اور نیت' جو اطاعت کے ساتھ بڑھتا ہے اور معصیت کے ساتھ کم ہوتا ہے۔ اور قرآن اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے جسے جبریلؑ فرشتہ اللہ کے نبی محمد ﷺ پر نازل کرتا رہا اور وہ مخلوق نہیں ہے' بادشاہ کے پرچم تلے صبر کیا جائے خواہ وہ عادل ہو یا ظالم۔ اور امراء کے خلاف تلوار کے ساتھ بغاوت نہ کی جائے اگرچہ وہ امیر ظلم ہی کریں۔ اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہ کہا جائے خواہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو۔ ہاں اگر وہ کبیرہ گناہوں کو حلال اور جائز سمجھے تو پھر اسے کافر کہا جا سکتا ہے۔ اہل قبلہ میں سے کسی کی نیکی کو دیکھ کر اس کے جنتی ہونے کی گواہی نہ دی جائے' سوائے اس شخص کے جس کے لیے رسول اللہ ﷺ گواہی دے چکے ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین ہونے والے جھگڑوں کے متعلق زبان نہ کھولی جائے' اور یہ مانا جائے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام مخلوقات میں سے افضل ابوبکرؓ ہیں پھر عمرؓ پھر عثمانؓ اور پھر علیؓ اور نبی کریم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات آپ کی اولاد' اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام پر رحمت کی دعا کی جائے۔

فائدہ:

لوگوں کی باتوں میں سے بعض کفر ہیں۔ اس کی علماء کرامؒ نے صراحت و وضاحت کی ہے: مثلاً اگر کوئی شخص اسمائے الٰہیہ میں سے کسی نام کے ساتھ یا اس کے حکم یا وعدے یا وعید کے ساتھ مذاق کرے تو کفر ہے۔ اگر وہ کہے کہ اگر مجھے اللہ تعالیٰ فلاں فلاں حکم دیتا تو میں اس پر عمل نہ کرتا تو یہ کفر ہے' اگر قبلہ اس جہت میں ہو جاتا تو میں اس کی طرف نماز نہ پڑھتا' یہ بھی کفر ہے۔ اور اگر کسی شخص سے کہا جائے کہ تو نماز نہ چھوڑنا ورنہ اللہ تعالیٰ تیرا مؤاخذہ کرے گا تو وہ جواب میں کہے کہ اگر میرے جسم میں موجود مرض اور سختی کے باوجود اللہ تعالیٰ میرا اس نماز کی وجہ سے مؤاخذہ کرے گا تو وہ مجھ پر ظلم کرے گا۔ یہ بات بھی کفر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اگر وہ کہے کہ اگر میرے پاس فرشتے اور انبیائے کرامؑ بھی اس بات کی گواہی دیں تو میں تصدیق نہ کروں۔ یہ کفر ہے۔ اگر اسے کہا جائے کہ اپنے ناخن تراش لے کیونکہ یہ سنت ہے اور وہ کہے کہ خواہ یہ سنت ہی ہو میں نہیں کروں گا' یہ بھی کفر ہے۔ اگر وہ کہے کہ فلاں شخص میری آنکھوں میں تو یہودی کی طرح ہے۔ یہ کلمہ بھی کفر ہے۔ اگر وہ کہے کہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے کے لیے بیٹھ گیا یا کھڑا ہو گیا' یہ بھی کفر ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ میرا تجھ کو دیکھنا تو موت کو دیکھنے کی طرح ہے' اس کلمے میں اختلاف ہے بعض اسے کفر کہتے ہیں۔ اگر وہ کہے: فلاں شخص اگر نبی ہوتا تو میں اس کے ساتھ ایمان نہ لاتا۔ یہ کفر ہے۔ اگر وہ کہے: اگر اس کی بات سچی ہوئی تو ہم نجات پا جائیں گے۔ یہ بھی کفر ہے۔

اگر وہ بغیر وضو کے بطور مذاق کے نماز پڑھے یا حلال سمجھتے ہوئے تو یہ بھی کفر ہے۔ اگر دو شخص آپس میں لڑ پڑیں' ان میں سے ایک کہے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ تو دوسرا اسے مخالفت کرتے ہوئے کہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کا کلمہ بھوک سے تو کفایت نہیں کر سکتا۔ یہ بھی کفر ہے۔ اگر کوئی شخص مؤذن کی اذان سن کر کہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے تو یہ کفر ہے۔

اگر وہ کہے کہ میں قیامت سے خوفزدہ نہیں ہوں۔ یہ بھی کفر ہے۔ ایک شخص اپنا سامان رکھ کر کہے کہ میں اسے اللہ کے سپرد کرتا ہوں تو اسے یہ بات کہتا سن کر اگر کوئی شخص یہ کہہ دے کہ تو نے اسے اس کے سپرد کیا ہے جو چور کے پیچھے نہیں جا سکتا۔ تو یہ کفر ہے۔ اگر ایک شخص کسی بلند جگہ پر چڑھ کر خطیب کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہوئے چڑھ جائے اور وہ ہنسی مذاق میں اس سے سوال کریں یا اسی طرح کوئی شخص کہے کہ ثرید (شوربہ ملے ہوئے گوشت) کا پیالہ علم سے بہتر ہے تو یہ بھی کفر ہے۔

اگر کوئی شخص مصائب میں مبتلا ہو اور اللہ سے کہے تو نے میرا مال بھی لے لیا اور اولاد بھی لے لی اور تجھے کیا چاہیے۔ یہ کفر ہے۔ اگر کسی شخص نے اپنے بچے کو یا غلام کو مارا اور کسی نے پوچھ لیا کہ تو مسلمان نہیں؟ اور وہ جواب میں جان بوجھ کر کہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کہ نہیں تو یہ بھی کفر ہے۔ اگر کوئی شخص یہ تمنا کرے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے زنا' قتل اور ظلم حرام نہ کرتا' تو یہ بھی کفر ہے۔

اگر کوئی شخص اپنے جسم کے درمیان میں رسی باندھ لے اس سے کوئی پوچھے تو جواب میں کہے کہ یہ جنیو ہے (وہ بٹا ہوا دھاگہ جسے ہندو گلے میں پہنتے ہیں) تو اکثر کے نزدیک یہ کفر ہے۔

اگر بچوں کا استاد ان سے کہے کہ یہودی' مسلمانوں سے بہتر ہیں کیونکہ وہ اپنے بچوں کے اساتذہ کو مال دیتے ہیں۔ تو یہ بھی کفر ہے۔

اگر وہ کہے کہ عیسائی' مجوسیوں سے بہتر ہیں تو یہ بھی کفر ہے۔ اگر اس سے کہا جائے کہ بتاؤ ایمان کسے کہتے ہیں اور وہ کہے کہ مجھے علم نہیں تو یہ بھی کفر ہے۔

لوگوں کی کچھ باتیں ایسی ہیں جو کفر تک تو نہیں پہنچتیں البتہ مکروہ اور قابل نفرت ضرور ہیں مثلاً یہ کہنا کہ تیرا کوئی دین نہیں' تیرا کوئی ایمان نہیں' تیرا کوئی یقین نہیں' تو فاجر و بدکار ہے' تو منافق ہے' تو بے دین ہے' تو فاسق ہے۔ اس طرح کے تمام کلمات حرام ہیں۔ اور ان کے ساتھ بھی یہ خطرہ لاحق ہے کہ کہیں ایمان نہ ختم ہو جائے اور کہیں ہمیشہ آگ کا منہ نہ دیکھنا پڑے۔

اللہ تعالیٰ اپنی لطف و کرم اور جود و سخا سے ہمیں کتاب و سنت پر ایمان کی حالت میں موت دے۔

نصیحت :

اللہ کے بندو! کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے خزانے اور مال جمع کیے' شہوات سے مست اور مخمور ہوئے' بقا کی امیدیں لگائیں لیکن امیدیں پوری نہ ہو سکیں' جن چیزوں کے ساتھ دھوکے میں پڑے رہے اسی حالت میں ان کی عمریں ختم ہو گئیں' ان کے پاس فرشتہ اجل پہنچ گیا اور وہ ذلیل و رسوا ہو گئے' اس نے ان کو گھروں سے نکال باہر کیا اور وہ اللہ کی قسم! پھر واپس نہ آ سکے' اب وہ قبروں میں جدا جدا پڑے ہوئے ہیں' جب صور پھونکا جائے گا تو پھر دوبارہ جمع ہوں گے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَ كَيْفَ قَرَّتْ لِأَهْلِ الْعِلْمِ أَعْيُنُهُمْ أَوِ اسْتَلَذُّوا لَذِيْذَا الْعَيْشِ أَوْ هَجَعُوْا

''اور اہل علم کی آنکھیں کس طرح ٹھنڈی اور پرسکون ہوگئیں۔ یا کسی طرح نفس کی لذتوں کے مزے لے رہے ہیں یا کسی طرح نیند میں پڑے ہیں۔

وَالْمَوْتُ يُنْذِرُهُمْ جَهْرًا عَلَانِيَةً لَوْ كَانَ يَلْقَوْمِ أَسْمَاعٌ لَقَدْ سَمِعُوْا

حالانکہ موت علانیہ طور پر ان کو ڈرا رہی ہے۔ اگر ان لوگوں کے کان ہوتے تو ضرور سن لیتے۔

وَالنَّارُ ضَاحِيَةٌ لَا بُدَّ مَوْرِدُهُمْ وَ لَيْسَ يَدْرُوْنَ مَنْ يَنْجُوْ وَ مَنْ يَقَعْ

اور آگ روشن ہے وہاں ہر ایک کو ضرور وارد ہونا پڑے گا۔ اور کسی کو علم نہیں کہ کون اس سے پار ہو سکے گا اور کون اس میں گر جائے گا۔

قَدْ أَمْسَتِ الطَّيْرُ وَ الْأَنْعَامُ آمِنَةً وَالنُّوْنُ فِي الْبَحْرِ لَا يُخْشٰى لَهَا فَزَعْ

پرندے اور جانور تو امن سے رہ رہے ہیں۔ اور سمندر میں مچھلی کے لیے بھی کسی گھبراہٹ کا ڈر نہیں۔

وَ الْآدَمِيُّ بِهٰذَا الْكَسْبِ مُرْتَهَنٌ لَهٗ رَقِيْبٌ عَلَى الْأَسْرَارِ يَطَّلِعْ

لیکن آدمی اس کمائی کے بدلے میں گروی رکھا ہوا ہے۔ (عمل کرے گا تو آزاد ہوگا) اس کے لیے ایک ایسا نگہبان ہے جو رازوں پر اطلاع رکھتا ہے۔

حَتّٰى يَرٰى فِيْهِ يَوْمَ الْجَمْعِ مُنْفَرِدًا وَخَصْمُهُ الْجِلْدُ وَالْأَبْصَارُ وَالسَّمْعْ

یہاں تک کہ وہ اس کی کمائی میں قیامت کے دن اکیلا نظر کرے گا اور اس کا چمڑا آنکھیں اور کان اس سے جھگڑا کریں گے۔

وَإِذْ يَقُوْمُوْنَ وَالْأَشْهَادُ قَائِمَةٌ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ وَالْأَمْلَاكُ قَدْ خَشَعُوْا

اور جب وہ بھی کھڑے ہوں گے اور گواہ بھی کھڑے ہو جائیں گے اور جن' انسان اور فرشتے سب ڈر رہے ہوں گے۔

وَطَارَتِ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِيْ مُنْشَّرَةً فِيْهَا السَّرَائِرُ وَالْأَخْبَارُ تَطَّلِعْ

اور صحیفے اڑ کر اور کھل کر ہاتھوں میں آ پہنچیں گے۔ جن میں پوشیدہ باتیں اور خبریں چمک رہی ہوں گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَکَیْفَ بِالنَّاسِ وَالْأَنْبَاءُ وَاقِفَةٌ عَمَّا قَلِیْلٍ وَمَا تَدْرِیْ بِمَا تَقَعْ

اس وقت لوگوں کا کیا عالم ہو گا جب تھوڑی دیر بعد خبریں آ جائیں گے اور ان کو کوئی علم نہیں کہاں وہ گر پڑیں۔

أَفِی الْجِنَانِ وَ فَوْزٍ لَا انْقِطَاعَ لَهُ أَمْ فِی الْجَحِیْمِ فَلَا تُبْقِیْ وَ لَا تَدَعْ

کیا جنتوں میں اور ایسی کامیابی میں جو کبھی منقطع نہ ہو گی یا ایسی جہنم میں جو کچھ بھی نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی۔

تَهْوِیْ بِسُكَّانِهَا طَوْرًا وَ تَرْفَعُهُمْ إِذَا رَجَوْا مَخْرَجًا مِنْ غَمِّهَا قُمِعُوْا

وہ کبھی جہنمیوں کو نیچے گرائے گی اور کبھی اتنا اوپر لے آئے گی کہ جب وہ اس کی بے چینی سے نکلنے کی امید کر رہے ہوں گے تو ان کو پھر پیچھے ہٹا دیا جائے گا۔

طَالَ الْبُكَاءُ فَلَمْ یَنْفَعْ تَضَرُّعُهُمْ هَیْهَاتَ لَا رُقْیَةٌ تُغْنِیْ وَ لَا جَزَعْ

لمبا عرصہ بیت گیا روتے روتے لیکن اس عاجزی نے کچھ نفع نہ دیا۔ دوری ہے اب نہ کوئی دم کفایت کرے گا اور نہ گھبراہٹ کسی کام آئے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۴۲:

لوگوں کی خفیہ باتوں پر کان لگانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَا تَجَسَّسُوْا ﴾ (الحجرات : ۱۲)

''اور جاسوسی نہ کرو''۔

ابن جوزیؒ کہتے ہیں کہ اس لفظ کی قراءت دو طرح ہے: زیادہ مشہور جیم کے ساتھ ہے البتہ ابوزید' حسن' ضحاک اور ابن سیرین نے اسے ''حاء'' (بغیر نقطے کے) پڑھا ہے۔

ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ جیم ہو یا حاء یعنی یہ لفظ تجسس سے مشتق ہو یا تحسس سے مشتق ہو' دونوں کا معنی ایک ہے اور وہ ہے تلاش اور جستجو کرنا اور اس میں سے جاسوس کا لفظ ہے۔

یحییٰ بن ابی یحییٰ بن ابی کثیر نے دونوں میں یوں فرق بیان کیا ہے کہ اگر جیم کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے لوگوں کے عیوب تلاش کرنا اور اگر حاء کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے لوگوں کی باتوں پر کان لگانا اور اس آیت کا مفہوم یہ ہوا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے عیوب کی کرید اور تلاش میں نہ رہے' جب اسے اللہ نے چھپایا تو یہ کیوں اس پر اطلاع حاصل کرنا چاہتا ہے۔

عبداللہ بن مسعودؓ سے کسی نے کہا کہ یہ جو ولید بن عقبہ ہے اس کی داڑھی سے شراب کے قطرات گر رہے تھے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ ہمیں کسی کے عیوب کی ٹوہ میں جانے اور ان کی جستجو' تلاش کرنے سے منع کیا گیا ہے' اگر ہمارے لیے اس کا کوئی عیب ظاہر ہوا تو ہم اس کا مؤاخذہ کریں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کان لگا کر کسی قوم کی باتیں سن لیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں تو اس کے کانوں میں قیامت کے دن پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے پناہ عطا فرمائے اور اچھے کاموں کی توفیق دے۔

نصیحت:

اللہ کے بندو! بے شک موتیں دروازہ کھٹکھٹاتی ہوئی قریب آتی جا رہی ہیں' تمہارے نفس گروی رکھے ہوئے تھے (کہ نیک کام کریں) لیکن وہ مال جمع کرتے کرتے تھک چکے ہیں' یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے تمہیں کسی گھٹیا شخص نے یا شیطان نے گرفتار کرلیا ہے' کتنے ہی چمکتے ہوئے طلوع ہونے والے سورج قبروں پر غروب ہو چکے ہیں۔ اے فنا ہونے والے کمزور بچو! بوسیدگی کے جال قائم کیے جا چکے ہیں۔

اللہ کے بندو! تمام گناہ لکھے جاتے ہیں' نفس اپنی کمائی کے بدلے میں گروی رکھے ہوئے ہیں' جو اچھے کام کریں گے' ان کے حق میں ہوں گے اور جو برے عمل کریں وہ ان پر بوجھ بن جائیں گے۔

اے وہ شخص جو جھوٹی امیدوں اور خواہشات سے دھوکہ کھائے ہوئے ہیں! اے قبیح اور برے کاموں کے ساتھ مبارزت اور مقابلہ کرنے والے شخص! جسے یہ علم ہی نہیں کہ وہ کس کے ساتھ جنگ کر رہا ہے' اے حاضر بدن والے جس کا دل غائب ہے! کیا تو اس سے خوش ہے کہ تجھ سے نیکیاں اور رغبت والے کام فوت ہو جائیں اور چھوٹ جائیں؟ اے وہ شخص جس کی عمر اس کی گزرگاہ میں ختم ہوتی جا رہی ہے اور نادر الوجود چیزوں کی طرح گزرتی چلی جا رہی ہے' اے وہ شخص جو بوڑھا ہو چکا ہے لیکن ابھی تک ان عجیب کاموں سے توبہ نہیں کر رہا' ہائے تعجب! کہ جس شخص کو طلب کیا جانے والا ہے وہ غافل سو رہا ہے اور طلب کرنے والا بالکل نہیں سو رہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۴۳:

چغل خوری

چغل خوری یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کے درمیان فساد بھڑکانے کے لیے باتوں کو ایک دوسرے کی طرف منتقل کیا جائے۔ تمام مسلمانوں کا اس کے حرام ہونے پر اجماع ہے اور اس کے حرام ہونے پر کتاب وسنت سے دلائل شرعیہ موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ☆ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ ﴾ (القلم: ۱۰۔ ۱۱)

''اور آپ نہ پیروی کریں ہر اس شخص کی جو بہت قسمیں اٹھانے والا' ذلیل' عیب جوئی کرنے والا اور چغلی لے کر بہت چلنے والا ہے''۔

صحیحین میں ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چغل خور جنت میں نہیں داخل ہوگا۔[1]

چغل خور اور پیشاب کے چھینٹوں سے اجتناب نہ کرنے والوں کی سزا:

ایک حدیث میں[2] ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: یہ دونوں قبروں والے عذاب دیئے جارہے ہیں اور وہ (عام طور پر سمجھے جانے والے) کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب میں گرفتار نہیں ہوئے (لیکن حقیقت میں خبردار! وہ بہت کبیرہ گناہ ہیں۔ ان میں سے ایک شخص اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا شخص چغلی کے ساتھ (اسے لے کر لوگوں کے درمیان) چلا کرتا تھا۔ پھر آپؐ نے ایک تر چھڑی پکڑ کر اسے پھاڑا اور اس کے دو ٹکڑے کیے اور ہر

---

[1] یہ حذیفہ بن یمانؓ سے مروی ہے۔

[2] اسے بخاری و مسلم بلکہ باقی محدثین نے بھی ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قبر پر ایک کو گاڑ دیا اور فرمایا: شاید کہ ان سے عذاب میں تخفیف کر دی جائے جب تک یہ خشک نہ ہوں۔

یہ جو آپؐ کا فرمان ہے کہ وہ کسی بڑے گناہ میں عذاب نہیں دیئے جا رہے' اس کا مطلب ہے کہ ان دونوں کا چھوڑنا ان پر گراں اور مشکل نہ تھا بلکہ آسانی سے بچ سکتے تھے یا اس کے مطلب ہے کہ ان دونوں کی نگاہوں میں وہ کوئی بڑے گناہ نہ تھے۔ اسی لیے تو ایک روایت کے مطابق آپؐ نے بعد میں فرمایا: ''کیوں نہیں' یقیناً ان میں سے ہر ایک بڑا گناہ ہے''۔

دو چہروں والا آدمی:

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پاؤ گے کہ لوگوں میں سے سب سے بڑھ کر شریر وہ شخص ہے جو دو چہروں والا ہے یعنی بعض لوگوں کے پاس ایک رنگ اور چہرہ لے کر آتا ہے اور دوسروں کے پاس اس کے برعکس دوسرے رنگ میں جاتا ہے۔ اور جو شخص دنیا میں دو زبانوں والا بنے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی آگ کی دو زبانیں بنائے گا[1]

دو زبانوں والا ہونے سے مراد یہ ہے کہ کچھ لوگوں کے ساتھ ایک بات کرتا ہے تو دوسروں کے پاس جا کر اس کے الٹ دوسری بات کرتا ہے۔ اور دو چہروں والا ہونے سے بھی یہی مراد ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ چغلی کا عام طور پر استعمال اس صورت کے ساتھ ہوتا ہے کہ کسی شخص نے دوسرے آدمی کے متعلق کوئی بات کہی تو تیسرا شخص اسے سن کر اس دوسرے آدمی کے پاس جا کر کہے کہ وہ شخص تیرے متعلق یوں یوں باتیں کرتا ہے۔ عام طور پر تو چغلی اسی کو کہتے ہیں لیکن یہ صرف اسی صورت کے ساتھ خاص

---

[1] اسے مالک اور بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نہیں بلکہ چغلی کی تعریف یہ ہے: ایسی بات کو کھولنا اور ظاہر کرنا کہ جس کو فاش کرنا اور کھولنا ناپسند کیا جاتا ہو خواہ وہ شخص ناپسند کرے جس سے بات نقل کی گئی ہے یا وہ ناپسند کرے جس کی طرف بات نقل کی گئی ہے یا کوئی تیسرا شخص ناپسند کرے اور خواہ یہ بات کا فاش کرنا اور کھولنا قول کے ساتھ ہو یا لکھ کر ہو یا اشارے کے ساتھ ہو۔ اور خواہ قول کو نقل کیا گیا ہو یا فعل کو اور خواہ وہ عیب ہو یا کچھ اور ہو۔ لہٰذا چغلی کی حقیقت یہ ہے کہ راز کو فاش کرنا اور اس چیز سے پردہ ہٹانا جس کے ظاہر ہونے کو ناپسند سمجھا جاتا ہو۔

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ لوگوں کے حالات سے دیکھی ہوئی ہر چیز کو نہ بیان کرے بلکہ خاموش رہے' ہاں صرف وہ چیز بیان کرے جس میں مسلمانوں کو فائدہ ہو یا کسی معصیت اور نافرمانی سے بچا جائے۔

امام غزالی کہتے ہیں کہ ہر وہ شخص جس کی طرف چغلی منتقل کی گئی ہو اور اسے کہا گیا ہو کہ فلاں شخص تیرے متعلق یوں یوں باتیں کرتا ہے تو اس کے لیے چھ حالتیں لازم ہیں:

1. اس کی بات کی تصدیق نہ کرے کیونکہ وہ چغل خور ہے' فاسق ہے' جس کی خبر کا کوئی اعتبار نہیں۔
2. اسے اس کام سے منع کرے' اسے نصیحت کرے اور اس کے فعل کو برا بتلائے۔
3. اس سے اللہ کے لیے بغض رکھے کیونکہ وہ اللہ کے ہاں مبغوض اور قابل نفرت ہے اور اللہ کے لیے بغض رکھنا بھی واجب ہے۔
4. جس شخص کے متعلق اسے بتلایا گیا ہے اس کے متعلق بدگمانی سے بچے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ﴾ (الحجرات : ١٢)

''زیادہ گمان کرنے سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں''۔

5. اس سنی ہوئی بات کو سن کر اس کے متعلق جاسوسی اور ٹوہ نہ لگائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَلَا تَجَسَّسُوْا ﴾ (الحجرات : ١٢)

''اور جاسوسی نہ کرو''۔

❻ جس کام سے چغل خور کو منع کر رہا ہے خود اس میں مبتلا نہ ہو جائے اور خود ہی اپنی چغلی آگے حکایت نہ کرے۔

عمر بن عبدالعزیز کی چغل خور کو تنبیہ:

مروی ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ایک شخص کا کسی چیز کے ساتھ ذکر کیا تو عمرؒ کہنے لگے: اے آدمی! اگر تو چاہتا ہے تو ہم تیرے معاملے میں تحقیق کریں گے۔ کیونکہ اگر تو سچا ہے تو پھر اس آیت کا مصداق ہے:

﴿ اِنْ جَآءَ كُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا ﴾ (الحجرات : ٦)

''یعنی اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو''۔

اور اگر تو جھوٹا ہے تو پھر اس آیت کا مصداق ہے:

﴿ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ﴾ (القلم : ١١)

''عیب جوئی کرنے والے اور چغلی لے کر چلنے والے کی بات نہ مانیے''۔

اور اگر تو چاہتا ہے تو ہم تجھے معاف کر دیتے ہیں۔ وہ کہنے لگا: اے امیر المومنین! معاف کر دیجیے میں آئندہ ایسا کبھی نہ کروں گا۔

ایک آدمی، صاحب[1] بن عبادؒ کے پاس ایک رقعہ لے کر آیا جس میں وہ اسے ابھار رہا تھا کہ یتیم کا مال پکڑ لے اس یتیم کے پاس بہت زیادہ مال تھا۔ صاحب بن عبادؒ نے اس رقعے کے پچھلی جانب یہ لکھ دیا کہ چغلی بہت برا کام ہے خواہ صحیح ہی کیوں نہ ہو، میت پر اللہ رحمت فرمائے، یتیم کے مال کی اللہ کمی پوری کرے، مال کو اللہ تعالیٰ بڑھائے اور اس بری کوشش کرنے والے پر لعنت برسائے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جو شخص تیرے پاس کوئی بات نقل کرتا ہوا

---

[1] یہ واقعہ ابن ابی شامہ نے اپنی کتاب ''الروضتین'' میں محمد بن زنگی کے مناقب بیان کرتے ہوئے ذکر کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آئے تو جان رکھ کر وہ تیری باتیں بھی دوسروں کی طرف منتقل کرتا ہے۔ اور یہ لوگوں کے اس قول کی مثل ہے: جو تجھ تک نقل کرے وہ تجھ سے بھی نقل کرے گا لہٰذا اس سے بچے رہو۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ زنا کا بچہ بات کو نہیں چھپاتا۔ ان کے اس قول کا مقصد یہ تھا کہ ہر وہ شخص جو بات کو چھپاتا نہیں بلکہ اسے لے کر دوسروں کے پاس چغل کرتا ہوا جاتا ہے۔ یہ اس کے ولد الزنا یعنی زنا کا بچہ ہونے کی دلیل ہے اور وہ اس آیت سے استنباط کرتے تھے کہ

﴿ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ ☆ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيمٍ ﴾ (القلم: ۱۱۔۱۲)

''عیب جوئی کرنے والا' چغلی لے کر چلنے والا' خیر سے روکنے والا' حد سے بڑھنے والا' گناہ گار''۔

ان صفات کے بعد اللہ نے یہ صفت بھی بیان کی کہ

﴿ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيمٍ ﴾ (القلم: ۱۳)

''اکھڑ مزاج بھی ہے اور اس کے بعد وہ حرام زادہ یعنی زنا کا بچہ بھی ہے''۔

سلف صالحین کا قول:

سلف صالحین میں سے کسی کا قول ہے کہ ایک دفعہ وہ اپنے بھائی کی زیارت اور ملاقات کے لیے گیا اور اس سے اس کے کچھ بھائیوں کے متعلق ناپسندیدہ بات بیان کی تو اس نے جواب دیا کہ اے میرے بھائی! تو میرے پاس بہت دیر غائب رہنے کے بعد آیا اور تین جرم لے کر آیا: تو نے میرے دل میں میرے بھائی کی نفرت ڈال دی' میرے دل کو اس کی وجہ سے مشغول کر دیا اور فکر میں ڈال دیا' اور تو نے اپنے امانت دار نفس پر تہمت بھی لگا دی۔

بعض اسلاف کہا کرتے تھے کہ جو شخص تجھے یہ بتائے کہ تیرا بھائی تجھے گالی دیتا ہے تو درحقیقت وہ خود گالی دے رہا ہے۔

ایک آدمی علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ فلاں شخص آپ کو گالی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دیتا ہے اور آپ کے بارے میں یوں یوں باتیں کرتا ہے۔علیؒ کہنے لگے کہ مجھے اس کے پاس لے چلو۔ وہ اس کے ساتھ چل پڑے اور وہ دل میں سوچ رہا تھا کہ وہ آج اس سے بدلہ لے کر رہیں گے' جب وہ اس کے پاس پہنچے تو کہنے لگے: اے میرے بھائی! اگر تو نے جو کچھ میرے بارے میں کہا ہے وہ سچ ہے تو اللہ مجھے معاف فرمائے اور اگر تو نے جو کچھ میرے بارے میں کہا ہے وہ جھوٹ ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ﴾ (اللهب : ٤)

''ایندھن اٹھانے والی''۔

یہ ابولہب کی بیوی کے متعلق آیت اتری ہے تو اس کی تفسیر میں ایک قول یہ ہے کہ وہ چغل خور تھی اور چغلی لے کر ایک دوسرے تک بات منتقل کرتی تھی اور اس کی چغلی کو اس لیے ایندھن کا نام دیا گیا کہ یہ چغلی لوگوں میں دشمنی کی آگ بھڑکانے کا باعث ہے جس طرح کہ ایندھن آگ کے بھڑکانے کا باعث ہے۔

کہا جاتا ہے کہ چغل خور کا کام تو شیطان کے عمل سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے' کیونکہ شیطان تو وسوسے کے ذریعے کام کرتا ہے اور یہ آمنے سامنے کھلے عام یہ کام کرتا ہے۔

چغل خور غلام:

مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی غلام کو فروخت ہوتے دیکھا اور اس کے متعلق یہ آواز لگائی جارہی تھی کہ اس میں کوئی عیب نہیں سوائے اس کے کہ یہ چغل خور ہے۔اس آدمی نے اس عیب کو ہلکا خیال کیا اور پروانہ کرتے ہوئے اسے خرید لیا۔ وہ آدمی اسے لے کر گھر آیا۔ وہ غلام کچھ دن تو سکون سے رہتا رہا لیکن پھر نہ رہ سکا اور اپنی عادت سے مجبور ہو گیا۔

اپنے مالک کی بیوی کے پاس آ کر کہنے لگا کہ میرا مالک تو تیرے ہوتے ہوئے ایک اور شادی کا یا لونڈی لانے کا ارادہ کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ اسے تجھ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

محبت نہیں ہے۔ اگر تو اس کی محبت حاصل کرنا چاہتی ہے اور اس کے ارادے کو ختم کرنا چاہتی ہے تو آج رات استرا لے کر اس کی داڑھی کے نیچے سے کچھ بال مونڈھ کر ان میں سے چند ایک اپنے پاس بھی رکھ لے۔ اس عورت نے دل میں کہا کہ ٹھیک ہے اور اس کا دل اس بارے میں مشغول ہو گیا اور اس نے خاوند کے سو جانے کے بعد ایسا کرنے کا عزم کر لیا۔

وہ غلام پھر خاوند کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے آقا! تمہاری بیوی نے کسی دوست سے یاری لگا رکھی ہے اور وہ اس کی طرف مائل ہو چکی ہے اور اب وہ تجھ سے خلاصی اور نجات حاصل کرنا چاہتی ہے اور تجھے آج رات ذبح کرنے کا پختہ ارادہ کر چکی ہے' اگر آپ میری بات کی تصدیق نہیں کرتے تو آج رات یوں لیٹ جانا جیسے کہ تم سو رہے ہو لیکن جاگتے رہنا۔ اور دیکھ لینا کہ وہ آج کس حالت میں تیرے پاس آتی ہے اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز ہو گی جس سے تجھے ذبح کرنا چاہے گی اس آدمی نے اس کی بات مان لی۔ جب رات ہوئی تو وہ عورت استرا ہاتھ میں لیے ہوئے اس کے کمرے میں داخل ہوئی تاکہ اس کی داڑھی کے نیچے سے کچھ بال مونڈھ سکے اور وہ آدمی آنکھیں بند کیے اسی کے انتظار میں تھا' دل میں سوچنے لگا کہ واقعی میرے غلام نے میری خیر خواہی کی اور سچ بتلایا' جب عورت نے استرا نیچے رکھ کر اس کے حلق کی طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ نچلے بال نکال سکے تو وہ آدمی کھڑا ہو گیا اور استرا پکڑ کر اپنی بیوی کو ذبح کر دیا' جب عورت کے گھر والے آئے اور دیکھا کہ ان کی لڑکی قتل کی جا چکی ہے تو انھوں نے اس خاوند کو قتل کر دیا۔ یوں اس منحوس غلام کی نحوست سے خاوند بیوی کے دونوں خاندانوں میں لڑائی جھگڑا چل نکلا۔ اس لیے تو اللہ تعالیٰ نے بھی چغل خور کا نام فاسق رکھا ہے اور فرمایا:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ﴾ (الحجرات : ٦)

''اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تحقیق کرلیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم لاعلمی کی وجہ سے کسی قوم کا نقصان کر بیٹھو اور پھر تمہیں اپنے کیے پر شرمندہ اور نادم ہونا پڑے''۔

نصیحت:

اے وہ شخص جسے خواہش نے قید کر رکھا ہے اور اب اس سے چھٹکارے کی طاقت نہیں رکھتا' اے موت سے غافل! حالانکہ وہ اسے پا چکی ہے' اے اپنے سلامت رہنے کا دھوکا کھائے ہوئے! جس کے لیے موت اپنے جال پھیلا چکی ہے' اپنے سفر کے متعلق کچھ سوچ' تو اپنے ہی حال میں مگن ہے' اگر تجھے رونا نہیں ہوتا تو تکلف سے رونے کی کوشش کر۔

بَكَيْتَ فَمَا تَبْكِي شَبَابُ صِبَاكَ كَفَاكَ نَذِيرُ الشَّيْبِ فِيكَ كَفَاكَ

''تو رونا چاہتا ہے لیکن رونا نہیں آتا۔ تیرا بچپن سے جوان ہونا تیرے لیے کافی ہے اور اب تیرے بڑھاپے کا ڈرانے والا پیغام رساں تیرے لیے کافی ہے۔

أَلَمْ تَرَأَنَّ الشَّيْبَ قَدْ قَامَ نَاعِيًا مَكَانَ الشَّبَابِ الْغَضِّ ثُمَّ نَعَاكَا

کیا تو دیکھتا نہیں کہ بڑھاپا' تروتازہ جوانی کی جگہ کھڑا ہو کر اعلان کر رہا ہے پھر وہ تیری موت کا بھی اعلان کرے گا۔

أَلَمْ تَرَ يَوْمًا مَرَّ إِلَّا كَأَنَّهُ بِإِهْلَاكِهِ لِلْهَالِكِيْنَ عَنَاكَا

کیا تو نے ہر دن کو دیکھا نہیں جو گزرتے ہوئے ہلاک ہونے والوں کو ختم کرتے کرتے تجھے بھی فکر میں ڈال جاتا ہے۔

أَلَا أَيُّهَا الْفَانِيْ وَ قَدْ حَانَ حِيْنُهُ أَتَطْمَعُ أَنْ تَبْقَى فَلَسْتَ هُنَاكَا

خبردار، اے فنا ہونے والا! فنا کا وقت قریب آ لگا ہے کیا تو امید رکھتا ہے کہ تو باقی رہے گا۔ تو سن لے تو وہاں نہیں رہے گا۔

سَتَمْضِيْ وَ يَبْقَى مَا تَرَاهُ كَمَا تَرٰى فَيَنْسَاكَ مَا خَلَّفْتَهُ هُوَ ذَاكَا

عنقریب تو چلا جائے گا اور جس چیز کو تو دیکھا کرتا تھا وہ اس حالت میں باقی رہے گی پھر جس کو تو پیچھے چھوڑ کر جائے گا وہ تجھے بھلا دیں گے اور خود اسی طرح رہیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تَمُوتُ کَمَا مَاتَ الَّذِیْنَ نَسِیْتَهُمْ وَ تُنْسٰی وَ یَهْوَی الْحَیُّ بَعْدَ هَوَاکَا

تو ان لوگوں کی طرح مر جائے گا جن کو تو بھول چکا ہے۔ اور تجھے بھی بھلا دیا جائے گا اور زندہ اشخاص پھر تیرے جیسی خواہشات کریں گے۔

کَأَنَّكَ قَدْ أَقْصَیْتَ بَعْدَ تَقَرُّبٍ إِلَیْكَ وَ إِنْ بَاكٍ عَلَیْكَ بَکَاکَا

گویا کہ تیرے پاس قریب ہونے کے بعد تو ہم سے بہت دور چلا گیا ہے خواہ کوئی رونے والا تجھ پر روتا بھی رہے۔

کَأَنَّ الَّذِیْ یَحْثُوْ عَلَیْكَ مِنَ الثَّرٰی یُرِیْدُ بِمَا یَحْثُوْ عَلَیْكَ رِضَاکَا

گویا کہ جو شخص تجھ پر مٹی ڈال رہا ہے وہ تجھ پر مٹی ڈال کر تیری رضا اور خوشی چاہ رہا ہے۔

کَأَنَّ خُطُوْبَ الدَّهْرِ لَمْ تَجْرِ سَاعَةً عَلَیْكَ إِذِ الْخَطْبُ الْجَلِیْلُ أَتَاکَا

گویا کہ زمانے کی مصیبتیں تجھ پر ایک لمحہ بھی نہیں۔ آئیں کیونکہ اس وقت سب سے بڑی مصیبت تیرے پاس آ چکی ہے۔

تَرَی الْأَرْضَ کَمْ فِیْهَا رُهُوْنٌ دَفِیْنَةٌ غُلِّقْنَ فَلَمْ یُقْبَلْ لَهُنَّ فِکَاکَا

تو زمین کو دیکھتا نہیں کہ کس قدر گروی رکھے ہوئے لوگ مدفون ہیں۔ ان کو بند کیا جا چکا ہے اور تیرا ان کے بدلے میں فدیہ دینا قبول نہیں کیا گیا (اور ان کو دوبارہ نہیں بھیجا گیا)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۴۴:

بہت لعن طعن کرنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔[1]

اور آپؐ نے فرمایا: مومن پر لعنت ڈالنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔[2]

(یہ بخاری کی روایت ہے)

صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت لعنتیں ڈالنے والے قیامت کے دن نہ سفارشی بن سکیں گے اور نہ گواہ۔[3]

اور آپؐ نے فرمایا: کسی سچے آدمی کے لیے لائق نہیں کہ وہ لعنتیں بھی ڈالے۔[4]

حدیث میں ہے کہ مومن نہ بہت طعنے دیتا ہے' نہ بہت لعنتیں ڈالتا ہے' نہ فحش کلامی کرتا ہے اور نہ بیہودہ گوئی۔

اور آپؐ نے فرمایا: جب کوئی بندہ کسی چیز پر لعنت ڈالتا ہے تو وہ لعنت آسمان طرف چڑھتی ہے اس کے آگے آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' پھر وہ زمین کی طرف آتی ہے تو اس کے دروازے بھی اس کے سامنے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر وہ دائیں بائیں گھومتی ہے پھر جب وہ کوئی راستہ نہیں پاتی تو اس شخص کی

---

[1] اسے ابوداؤد کے سوا تمام نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔

[2] اسے ابن ماجہ کے سوا تمام نے ثابت بن ضحاکؓ سے روایت کیا ہے۔

[3] یہ ابودرداءؓ سے مروی ہے۔

[4] اسے مسلم نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

طرف آتی ہے جس پر اسے ڈالا گیا ہے' اگر تو وہ اس کا مستحق ہوا تو اس پر آ جاتی ہے ورنہ لعنت ڈالنے والے پر لوٹ جاتی ہے۔[1]

انصاری عورت کا واقعہ:

رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنی اونٹنی پر لعنت ڈال رہی ہے تو آپؐ نے اس سے وہ اونٹنی چھین لی قصہ یوں ہے کہ عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اپنے کسی سفر میں تھے۔ ایک انصاری عورت اپنی اونٹنی پر سوار تھی۔ اسی دوران اس نے چیخ کر اونٹنی پر لعنت ڈالی جسے نبی اکرم ﷺ نے سن لیا تو آپؐ نے فرمایا: اس اونٹنی پر جو سامان ہے اسے اتار لو اور اسے کھلا چھوڑ دو کیونکہ اس پر تو لعنت ڈالی گئی ہے اور یہ ملعون ہے۔ عمرانؓ کہتے ہیں کہ میں اب بھی اسے تصور میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگوں کے ساتھ چل رہی تھی لیکن کوئی اس کی طرف توجہ بھی نہیں کر رہا تھا۔ (یہ مسلم کی روایت ہے)

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عزت میں زبان درازی کرے۔[2]

عمرو بن قیس بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی سواری پر سوار ہوتا ہے تو وہ دعا کرتی ہے: اے اللہ! اسے میرے ساتھ نرمی اور رحمت کرنے والا بنا' جب وہ شخص اس پر لعنت ڈالتا ہے تو وہ کہتی ہے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرنے والوں پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو۔

لعنت کے حق دار:

کسی معین شخص کو مراد لیے بغیر' مطلق طور پر' گناہ اور معصیت کا ارتکاب کرنے والوں پر لعنت ڈالنا جائز ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

---

[1] اسے ابوداؤد نے ابو درداءؓ سے اور احمد نے ابن مسعودؓ سے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

[2] اسے بزار نے دو سندوں سے روایت کیا ہے جن میں سے ایک صحیح ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴾

''خبردار' ظلم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے''۔

اور فرمایا: ﴿ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴾ (آل عمران : ٦١)

''پھر ہم مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں''۔

اور رسول اللہ ﷺ سے بھی ثابت ہے' آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سود کھانے والے' اسے کھلانے والے' اس کا گواہ بننے والے اور اسے لکھنے والے پر لعنت ڈالے۔

اور آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حلالہ کرنے اور کروانے والے پر لعنت کرے۔

اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نقلی بال لگانے والی پر' نقلی بال لگوانے والی پر' جسم کی کھال چھید کر سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی پر' اور ابروؤں کے بال کھینچنے اور کھنچوانے والی پر لعنت ڈالے۔

اور آپؐ نے لعنت ڈالی مصیبت کے وقت آواز کو بلند کرنے والی پر' مصیبت کی وجہ سے اپنے بال مونڈوانے والی پر' مصیبت کے وقت اپنے کپڑے پھاڑنے والی پر۔

اور آپؐ نے تصویریں بنانے والوں پر بھی لعنت ڈالی۔

آپؐ نے زمین کی حدود کو تبدیل کرنے والے پر بھی لعنت ڈالی۔

اور آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت برسائے جو اپنے والدین پر لعنت ڈالتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص پر بھی لعنت ڈالے جو اپنی ماں کو گالی دیتا ہے۔

اور آپؐ نے فرمایا: اللہ اس شخص پر لعنت ڈالے جس نے راستے سے ناواقف کو غلط راستہ بتایا' اور اس پر بھی اللہ لعنت ڈالے جو جانور کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے اور قوم لوط کا عمل کرنے والے پر بھی اللہ تعالیٰ لعنت ڈالے۔

آپؐ نے کاہن کے پاس آنے والے پر لعنت ڈالی' عورت کی پیٹھ میں شہوت پوری کرنے والے پر بھی لعنت ڈالی' نوحہ کرنے والی پر' اس کے پاس بیٹھ کر نوحہ سننے والوں پر' لوگوں کے ناپسند کرنے کے باوجود ان کی امامت کرانے والے پر بھی آپؐ نے لعنت ڈالی' اور اس عورت پر بھی اللہ کی لعنت برستی ہے جو اس حالت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رات گزارے کہ خاوند اس پر ناراض ہو۔ آپؐ نے اس شخص پر بھی لعنت ڈالی جو حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کی آواز سن کر جواب نہیں دیتا' غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے والے پر' چور پر' صحابہ کو گالی دینے والے پر' تکلف سے مخنث اور ہیجڑا بننے والے مردوں پر' تکلف سے مرد بننے والی عورتوں پر' عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں پر اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر آپ نے لعنت ڈالی۔

مردوں کا لباس پہننے والی عورت پر' عورتوں کا لباس پہننے والے مرد پر' لوگوں کے راستے میں پاخانہ کرنے والے پر' اپنے ہاتھوں کو نہ رنگنے والی اور سرمہ نہ ڈالنے والی عورت پر' کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف کرنے والے پر' غلام کو اس کے آقا کے خلاف کرنے والے پر' حیض کی حالت میں جماع کرنے والے پر' عورت کی پیٹھ میں شہوت پوری کرنے والے پر' اپنے بھائی کی طرف کسی ہتھیار کے ساتھ اشارہ کرنے والے پر بھی آپؐ نے لعنت ڈالی۔

زکاۃ روک لینے والے پر' اپنے باپ کے علاوہ کسی کی طرف منسوب ہونے والی اولاد پر' اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی کے ساتھ تعلق بنانے والے غلام پر۔ اپنے جانور کے منہ پر داغ لگانے والے پر' معاملہ قاضی اور حاکم کے پاس پہنچ جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی کسی حد میں سفارش کرنے اور کرانے والے پر' اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلنے والی عورت پر' اپنے خاوند کے بستر کو چھوڑ کر رات گزارنے والی عورت پر (حتی کہ وہ لوٹ آئے) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر قدرت کے باوجود اسے ترک کر دینے والے پر' لواطت کرنے اور کرانے والے پر بھی آپ نے لعنت ڈالی۔

شراب پینے والے پر' شراب پر' شراب پلانے والے پر' پینے کے لیے مانگنے والے پر' بیچنے والے پر' خریدنے والے پر' نچوڑنے والے پر' نچڑوانے والے پر' اسے اٹھانے والے پر' جس کی طرف اٹھائی جائے اس پر' اس کی قیمت کھانے والے پر اور اس پر راہنمائی کرنے والے تمام افراد پر آپؐ نے لعنت ڈالی۔

آپ کا فرمان ہے کہ میں نے بھی چھ اشخاص پر لعنت ڈالی ہے اور اللہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بھی ان پر لعنت برسائی ہے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ تقدیر الٰہی کو جھٹلانے والا' کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا' اس مقصد کے لیے زبردستی تسلط حاصل کرنے والا کہ جسے اللہ نے ذلیل کیا ہے اسے عزت دے اور جسے اللہ نے عزت دی ہے اسے رسوا کرے' اللہ کے حرام کو حلال سمجھنے والا' میری اولاد میں سے اللہ نے جس کو حرام کیا ہے اس کو حلال سمجھنے والا اور میری سنت کو چھوڑنے والا۔

آپؐ نے ہمسائے کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے والے پر' اپنے ہاتھ سے شادی کرنے والے یعنی مشت زنی کرنے والے پر' اپنی ماں یا اپنی ماں کی بیٹی (یعنی سوتیلی بہن) کے ساتھ شادی کرنے والے پر' فیصلے میں رشوت لینے والے' رشوت دینے والے اور دونوں کے درمیان دوڑ دھوپ کرنے والے پر لعنت ڈالی۔

علم کو چھپانے والے پر' ضرورت کے وقت مال کو ذخیرہ کر لینے والے پر' مسلمان کو بے یار و مددگار چھوڑ دینے والے پر' بے رحم حکمران پر' شادی نہ کرنے کا ارادہ رکھنے والے مردوں پر اور شادی نہ کرنے والی عورتوں پر' صحراء میں تنہا سفر کرنے والے پر اور جانور سے بدفعلی کرنے والے پر بھی آپؐ نے لعنت ڈالی۔

ہم اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اس کے پیغمبر ﷺ کی لعنت سے اللہ کی پناہ پکڑتے ہیں۔

بے گناہ مسلمان پر لعنت ڈالنے کی ممانعت:

یاد رکھیے کہ بے گناہ مسلمان پر لعنت ڈالنے کی حرمت پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ البتہ مذموم صفات والے افراد پر یوں لعنت ڈالنا جائز ہے: اللہ تعالیٰ ظالموں پر لعنت کرے' اللہ تعالیٰ کافروں پر لعنت کرے' اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے' اللہ تعالیٰ فاسقوں پر لعنت کرے' اللہ تعالیٰ مصوروں پر لعنت کرے وغیرہ وغیرہ جیسے کہ پیچھے بیان ہو چکا ہے۔

البتہ گناہوں کے ساتھ متصف کسی ایک معین انسان پر لعنت کرنا مثلاً یہودی' عیسائی' ظالم' زانی' چور' سود خور وغیرہ' تو ظاہر احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ حرام نہیں ہے۔ جب کہ امام غزالیؒ نے اس کے حرام ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سوائے اس شخص کے جس کی کفر پر موت معلوم ہو جائے اس پر لعنت ڈالنا جائز ہے مثلاً ابولہب' ابوجہل' فرعون' ہامان اور ان جیسے دوسرے افراد۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ کسی معین شخص پر لعنت ڈالنا اس لیے حرام ہے کہ لعنت کہتے ہیں رحمتِ الٰہی سے دوری کو اور ہمیں کیا علم کہ اس فاسق یا کافر کا خاتمہ کیا ہونا ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رہ گیا یہ مسئلہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ معین افراد پر لعنت ڈالی مثلاً فرمایا: اے اللہ! رعل قبیلے پر' ذکوان قبیلے پر اور عصیہ قبیلے پر لعنت ڈال جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔ یہ تینوں عرب کے قبیلے ہیں۔تو ہوسکتا ہے کہ ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی کفر پر موت کا علم ہو گیا ہو۔

وہ کہتے ہیں کہ کسی انسان پر کسی شر اور مصیبت کی دعا کرنا بھی لعنت کے قریب قریب ہے حتیٰ کہ ظالم پر دعا بھی اسی زمرے میں آتی ہے مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ تیرے جسم کو درست نہ کرے' اللہ اسے سلامتی عطا نہ کرے' اور اس طرح کی دوسری بددعائیں۔ یہ تمام مذموم ہیں۔اسی طرح تمام جانوروں اور جمادات پر لعنت ڈالنا بھی مذموم ہے۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ جو شخص کسی غیر مستحق پر لعنت ڈالے تو فوراً یہ لفظ بھی ساتھ بڑھا دے کہ الا یہ کہ وہ شخص مستحق نہ ہو۔یعنی یوں کہے کہ اس شخص پر لعنت الا یہ کہ وہ مستحق نہ ہو۔ (تو پھر اس پر لعنت بھی نہیں)

تربیت کرنے والے کے لیے بطور مثال:

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا بلکہ ہر استاذ اور مؤدب اپنے مخاطب شخص کو' جس کی وہ تربیت کر رہا ہو' اسے یہ الفاظ کہہ سکتا ہے: ويلك. ہائے! تیری بربادی' اے کمزور حالت والے! اے اپنے آپ پر تھوڑی نظر ڈالنے والے' اے اپنے آپ پر ظلم کرنے والے وغیرہ وغیرہ۔لیکن اس طرح کے الفاظ ہوں کہ وہ جھوٹ نہ بنتے ہوں۔ اور نہ ہی اس میں وضاحت کے ساتھ کسی تہمت والا صریح لفظ استعمال کرے نہ کنایہ کرے اور نہ اشارہ کرے خواہ وہ اپنے اس تہمت والے لفظ میں سچا ہی ثابت ہو پھر بھی ایسا لفظ صراحت یا کنایہ و اشارہ سے نہ بولے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور جو ہم نے چند الفاظ ذکر کیے ہیں' یہ جائز ہیں کیونکہ ان کا مقصد ادب سکھلانا اور محض زجر وتوبیخ ہوتا ہے اور اس طرح کلام دل میں اچھی طرح اثر انداز اور جاگزیں ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

اے اللہ! ہمارے دلوں کو اپنے غیر کے ساتھ چمٹنے سے محفوظ فرما' ہمیں ان لوگوں میں سے بنا جن سے تو محبت کرتا ہے اور وہ تجھ سے محبت کرتے ہیں۔ اور ہمیں اور ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کو معاف فرما۔

نصیحت:

اے تھوڑے سے زادِ راہ والے! راستہ بہت دور کا ہے' اے نقصان پر توجہ کرنے والے اور فائدہ مند چیز کو چھوڑنے والے' کیا تیرے خیال میں بھلائی والا اور اچھا معاملہ تجھ پر پوشیدہ ہے۔ تو کب تک وقت ضائع کرتا رہے گا حالانکہ ایک تیار نگہبان کے ساتھ اسے شمار کیا جارہا ہے:

مَضٰی أَمْسُكَ الْمَاضِیُ شَهِیْدًا مُعَدَّلًا وَ أَعْقَبَهُ یَوْمٌ عَلَیْكَ شَهِیْدٌ

''تیرا گزشتہ کل با انصاف گواہ بن کر گزر گیا۔ اور اس کے بعد ایک اور دن آیا وہ بھی تجھ پر گواہ ہوگا۔

فَإِنْ كُنْتَ بِالْأَمْسِ اقْتَرَفْتَ إِسَاءَةً فَبَادِرْ بِإِحْسَانٍ وَ أَنْتَ حَمِیْدٌ

اگر تو نے کل کوئی برائی کی ہے۔ تو جلدی جلدی کوئی نیکی کرلے اس طرح تو قابل تعریف ہو جائے گا۔

وَلَا تُبْقِ فَضْلَ الصَّالِحَاتِ إِلٰی غَدٍ فَرُبَّ غَدٍ یَأْتِیْ وَ أَنْتَ فَقِیْدٌ

اور کل کے انتظار میں نیکیوں کی زیادتی باقی نہ رہنے دے۔ کیونکہ بسا اوقات کل اس حالت میں آئے گا کہ تو گم ہو چکا ہوگا۔

إِذَا مَا الْمَنَایَا أَخْطَأْتُكَ وَ صَادَفَتْ حَمِیْمَكَ فَاعْلَمْ أَنَّهَا سَتَعُوْدُ

جب موتیں تجھ سے خطا کر کے تیرے گہرے دوست تک پہنچ جائیں (اور تو بچ جائے) تو جان رکھ وہ جلد ہی آجائیں گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۴۵:

عہد شکنی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ أَوْفُوْا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ﴾ (الإسراء : ٣٤)

''اور وعدے کو پورا کرو کیونکہ وعدے کے متعلق سوال کیا جائے گا''۔

زجاج کہتے تھے کہ ہر وہ چیز جس کا اللہ نے حکم دیا یا جس سے روکا وہ عہد میں سے ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ﴾ (المائدہ : ١)

''اے ایمان والو! اپنے قول وقرار پورے کیا کرو''۔

واحدیؒ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ والبی کی روایت کے مطابق ابن عباسؓ اس آیت میں ''عقود'' سے مراد ''عھود'' لیتے تھے۔یعنی اپنے عہد پورے کرے اور عہد سے مراد ہر وہ چیز ہے جسے اللہ نے حلال کیا اور جسے حرام کیا اور جسے فرض کیا اور جس کی قرآن میں حد بیان کی یعنی حد بندی کی۔

ضحاکؒ کہتے ہیں کہ عقود سے مراد عھود ہی ہیں۔یعنی اے ایمان والو! وعدے پورے کرو اور ان سے مراد وہ وعدے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس امت سے پکڑے کہ ان کو پورا کرو۔اور ان وعدوں میں وہ چیزیں آتی ہیں جن کو اللہ نے حلال کیا اور جن کو حرام کیا اور جو نماز فرض کی اور بقیہ تمام فرائض اور وعدے۔

اسی طرح عھود جو کہ عہد کی جمع ہے' یہ عقد کے معنی میں ہے اور اس سے مراد معقود ہے یعنی جسے اللہ تعالیٰ نے محکم طریقے سے ہم پر فرض کیا اور نہایت پختہ کیا تو اس میں کسی طرح بھی کمی نہیں کرنی چاہیے اور اسے کسی حالت میں نہیں توڑنا چاہیے۔

مقاتل بن حیان کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ وعدے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قرآن مجید میں ذکر کیے' اپنی جس اطاعت کا حکم دیا اور نیکی کا آرڈر جاری کیا اسے کر گزرو اور قرآن میں جس چیز سے منع کیا اس سے رک جاؤ۔ اور اپنے اور مشرکوں کے درمیان معاہدوں کو بھی نہ توڑو اور لوگوں کے درمیان میں اور آپس میں جو عہد اور وعدے ہوتے ہیں ان کو بھی نہ توڑو۔ واللہ اعلم

صحیحین میں رسول اکرم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: چار خصلتیں جس میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہوگی اس میں منافقت کی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے' جب بات کرے تو جھوٹ بولے' جب اسے امانت سونپی جائے تو خیانت کرے۔ اور جب معاہدہ کرے تو عہد شکنی کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالیاں بکے۔[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر عہد شکنی کرنے والے کے لیے ایک جھنڈا ہوگا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔[2]

آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں تین شخصوں سے قیامت کے دن جھگڑا کروں گا' ایک وہ شخص جو میرے نام کے ساتھ وعدہ وغیرہ کوئی چیز دے پھر عہد شکنی کرے اور وعدہ توڑ ڈالے' دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد شخص کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی اور تیسرا وہ شخص جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا' اس سے کام تو پورا کروایا لیکن اسے اس کی مزدوری نہ دی[3] (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی نیکی سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا' وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت اور دلیل نہ ہوگی' اور جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ اس کے گلے میں کسی کی بیعت نہ ہوئی تو وہ جاہلیت کی موت

---

1. یہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔
2. اسے مسلم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔
3. یہ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مرے گا۔[1] (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

اور آپ ؐ نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ اسے آگ سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا جائے تو اسے چاہیے کہ اس کی موت اس حالت میں آئے کہ وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور اسے چاہیے کہ لوگوں کے ساتھ اس طرح پیش آئے جس طرح اسے محبوب ہے کہ میرے ساتھ پیش آیا جائے' اور جس شخص نے کسی امام سے بیعت کی' اسے اپنے ہاتھوں کا سامان اور دل کا پھل دے دیا تو اسے چاہیے کہ ہر ممکن کوشش کے ساتھ اس کی اطاعت کرے۔ اگر کوئی دوسرا شخص اس پہلے امام سے امامت چھین لینا چاہے تو اس دوسرے شخص کی گردن اتار دو۔[2]

[1] یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

[2] اسے مسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۴۶:

کاہنؔ اور نجومیؔ کی تصدیقؔ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ﴾ (الإسراء : ٣٦)

''اور اے بندے! جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ' کیونکہ کان' آنکھ اور دل ان سب اعضاء سے ضرور باز پرس ہوگی''۔

واحدی نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ﴾ کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ کلبیؒ نے اس کا معنی یہ کیا: تو وہ بات نہ کہہ جس کا تجھے علم نہیں۔ قتادہؒ نے اس کا معنی یہ کیا کہ جسے تو نے سنا نہیں اس کے بارے میں یہ نہ کہہ کہ میں نے سنا ہے اور نہ دیکھی ہوئی چیز کے متعلق یہ نہ کہہ کہ میں نے دیکھا ہے اور جس چیز کا علم نہیں اس کے بارے میں نہ کہہ کہ مجھے علم ہے۔ مقصد یہ کہ تم کسی چیز میں بھی وہ بات نہ کہو جس کا علم نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ﴾ کے متعلق والبیؒ' ابن عباسؓ سے بیان کرتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے سوال کرے گا کہ تم نے ان اعضاء کو کہاں استعمال کیا۔ اس میں ڈانٹ پلائی گئی ہے کہ جو حلال نہیں اسے نہ دیکھو' حرام کو نہ سنو اور ناجائز ارادے نہ کرو۔ واللہ اعلم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ﴾

(الجن : ٢٦-٢٧)

''اللہ غیب کو جاننے والا ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو اطلاع نہیں کرتا مگر جس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رسول کے لیے وہ چاہے“۔

غیب اور پوشیدہ چیزوں کو جاننے والی ذات:

ابن جوزیؒ کہتے ہیں کہ غیب اور پوشیدہ رازوں کو جاننے والی صرف اللہ کی ذات ہے جو یکتا ہے اور اس کی مملکت و بادشاہت میں کوئی اس کا شریک نہیں‘ وہ اپنے اس غیب پر‘ جو تمام لوگوں سے مخفی ہوتا ہے‘ اس پر کسی کو مطلع نہیں کرتا‘ ہاں جس پیغمبر کے لیے چاہے اسے اپنے اس غیب میں سے جتنا چاہے بتا دیتا ہے۔ اور یہ بھی اس لیے ہے کہ رسولوں کی صداقت کی دلیل ہی یہ بات تھی کہ وہ غیب کی خبریں سنایا کرتے تھے۔

اس آیت میں یہ دلیل ہے کہ جو شخص ستاروں کے متعلق گمان رکھے کہ وہ غیب پر دلالت کرتے ہیں۔ وہ کافر شخص ہے۔ واللہ اعلم

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص کسی عراف یا کاہن کے پاس آئے گا اور اس کی باتوں کی تصدیق کرے گا تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کردہ شریعت کے ساتھ کفر کیا۔

بارش اللہ کی رحمت سے ہوتی ہے ستاروں سے نہیں:

صحیحین میں زید بن خالد جہنیؓ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ صبح کی نماز ادا کی جس سے قبل رات کو بارش پڑ چکی تھی‘ جب آپؐ نے نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف اپنا چہرہ موڑا تو فرمایا‘ کیا تمہیں علم ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ صحابہؓ کہنے لگے کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کہتا ہے کہ کچھ بندے میرے ساتھ ایمان رکھنے والے ہو گئے ہیں اور کچھ کافر۔ جس نے تو یہ کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے بارش ملی ہے تو یہ شخص میرے ساتھ ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کے ساتھ کفر کرتا ہے اور جس نے کہا کہ یہ

---

1 اسے ابوداؤد‘ ترمذی اور ابن ماجہ نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے‘ یہ شواہد کی بنا پر جید سند والی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بارش فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے ہوئی ہے تو وہ میرے ساتھ کفر کرتا ہے اور ستاروں پر ایمان رکھتا ہے۔

علمائے کرامؒ کا بیان ہے کہ اگر کوئی مسلمان یہ کہے کہ ہم پر فلاں ستارے کی وجہ سے بارش آئی ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ ستارے ہی نے بارش کو ایجاد کیا' کام میں لایا اور پیدا کیا تو یہ شخص کافر ہو جائے گا اور یہ بغیر کسی شک وشبہے کہ مرتد شمار ہوگا۔ اور اگر اس کا مقصد یہ ہے کہ ستارہ بارش کے نزول کی علامت ہے' بارش اس علامت کے وقت نازل ہوتی ہے البتہ اس کا نزول اللہ کے حکم اور فعل الٰہی سے ہوتا ہے تو یہ شخص کافر نہ ہوگا۔ اور اس طرح کے لفظ کو مکروہ کہنے میں اختلاف ہے اور مختار یہی ہے کہ یہ کلمہ بھی مکروہ ہے کیونکہ اس میں لفظ وہ استعمال کیے گئے ہیں جو کافر استعمال کرتے ہیں۔ اور حدیث کے ظاہر مفہوم بھی یہی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص کسی عراف (غیب کی معرفت کا دعویدار) کے پاس آ کر اس کی باتوں کی تصدیق کرے تو چالیس دن تک اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی[1] (یہ مسلم کی روایت ہے)

کاہنوں کی تکذیب:

عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا: ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے پیغمبرؐ! کیا اس نے فلاں فلاں بات نہیں کہی تھی؟ (جو پوری ہوگئی) آپؐ نے فرمایا: یہ کلمہ اور بات برحق تھی جس کو کسی جن نے اچک لیا تھا جسے اس نے اپنے ساتھی کاہن کے کان میں ڈال دیا۔ یہ ایک بات تو برحق تھی لیکن وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ خلط ملط کر کے بیان کرتا ہے۔ (یہ صحیحین کی روایت ہے)

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے

---

[1] یہ ازواج مطہرات میں سے کسی نے بیان کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سنا: بے شک فرشتے بادلوں میں آ کر اس حکم کا تذکرہ کرتے ہیں جو آسمان میں جاری ہوا ہوتا ہے تو کوئی شیطان کسی بات کو چرا لیتا ہے اور کاہنوں کو بتا دیتا ہے جو اس کے ساتھ اپنی طرف سے سو جھوٹ ملا کر آگے بیان کرتے ہیں۔ (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)

اس ایک سچی بات کو دیکھ کر لوگ اس کے سو جھوٹ بھی مان لیتے ہیں۔

قبیصہ بن ابی مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: خط کھینچنا' بدشگونی پکڑنا اور پرندے اڑانا یہ تمام ''جبت'' میں سے ہیں۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور کہا کہ پرندے اڑانے سے مراد یہ ہے کہ کسی بیٹھے ہوئے پرندے کو ڈانٹ کر اڑایا جاتا اور اس کے اڑنے سے برکت یا نحوست پکڑی جاتی تھی۔ اگر وہ دائیں جانب اڑتا تو برکت سمجھتے اور اگر بائیں جانب اڑتا تو نحوست سمجھتے۔ جوہریؒ کہتے ہیں کہ ''جبت'' کا لفظ بت' کاہن' جادوگر وغیرہ پر بولا جاتا ہے۔

بلکہ ہر غیر اللہ اس جبت کے حکم میں شامل ہے لہٰذا یہ چیزیں شرک ہیں۔

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم نجوم کا کچھ حصہ حاصل کیا اس نے جادو کا کچھ حصہ حاصل کیا' جتنا زیادہ علم نجوم حاصل کرے اتنا ہی اس نے جادو حاصل کیا۔

علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ کاہن جادوگر ہے' اور جادوگر کافر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس آفت سے محفوظ فرمائے۔

نصیحت:

اے اللہ کے بندو! اپنی موت سے پہلے اپنے سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں میں غور و فکر کر لو۔ اپنے معاملات میں غور کر لو پہلے اس سے کہ تم قبروں میں اترو۔ لہٰذا کوچ کی تیاری کر لو پہلے اس سے کہ تم منتقل ہو جاؤ۔ کہاں گئے وہ بھائی جو ہم عمر تھے' کہاں گئے وہ جنھوں نے محلات کو مضبوط کیا' اللہ کی قسم! وہ بھی اپنے وطنوں سے کوچ کر گئے' قبروں میں ان کے کفن بھی پھٹ چکے ہیں' ان کو ڈرانے والے نے معرفت والوں کو بلایا اور آواز دی کہ ہر جاندار جو اس زمین پر ہے وہ فنا ہو جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کے حالات الٹ پلٹ ہو گئے' اندھیرے ان سے کھیلنے لگے' اولاد اور مال سے بیگانے ہو گئے کچھ دنوں بعد ان کے پیارے بھی ان کو بھول گئے' انھوں نے مٹی کو گلے لگا لیا اور مالوں کو خیر باد کہہ دیا۔ اگر ان میں سے کسی کو بولنے کی اجازت ملے تو وہ یقیناً یہ الفاظ کہہ اٹھے:

مَنْ رَآنَا فَلْيُحَدِّثْ نَفْسَهُ أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى قُرْبِ زَوَالِ

''جو شخص ہمیں دیکھے وہ اپنے نفس کو بتا دے۔ کہ وہ زوال کے کنویں پر کھڑا ہوا ہے۔

وَ صُرُوْفُ الدَّهْرِ لَا يُبْقِيْ لَهَا وَ لِمَا تَأْتِيْ بِهِ صُمُّ الْجِبَالِ

اور حوادثات زمانہ اس پر کچھ رحم نہیں کھائیں گے۔ اور ابھی اس پر پہاڑوں جیسی مصیبتیں نہیں آئیں۔

رُبَّ رَكْبٍ قَدْ أَنَاخُوْا حَوْلَنَا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ بِالْمَاءِ الزُّلَالِ

بہت سے قافلوں نے ہمارے ارد گرد اپنی سواریاں بٹھائیں۔ وہ میٹھے پانی کے ساتھ ملا کر شراب پیتے تھے۔

وَ الْأَبَارِيْقُ عَلَيْهِمْ قُدِّمَتْ وَ عِتَاقُ الْخَيْلِ تَرْدِيْ بِالْجِلَالِ

پیالے اور جام ان پر پیش کر دیئے گئے تھے۔ اور نہایت عمدہ گھوڑے اپنے جھول اوڑھے ہوئے تھے۔

عُمِّرُوْا دَهْرًا بِعَيْشٍ نَاعِمٍ أَبْيَضَ دَهْرُ هُمْ غَيْرُ مُحَالِ

ان کو صاف' نعمتوں والی زندگی کے ساتھ زمانہ بھر عمریں دی گئیں لیکن ان کا زمانہ بھی محال نہیں تھا۔

ثُمَّ أَضْحَوْا لَعِبَ الدَّهْرُ بِهِمْ وَ كَذَاكَ الدَّهْرُ يُوْدِيْ بِالرِّجَالِ

پھر وہ زمانے کے کھیل کی نذر ہو گئے۔ اور اسی طرح ہی زمانہ مردوں کو ہلاک کرتا ہے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۴۷:

خاوند کی نافرمانی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا كَبِیْرًا ﴾

(النساء : ٣٤)

''اور جن عورتوں کے متعلق تم محسوس کرو کہ وہ سرکشی اور نافرمانی کرنے لگی ہیں تو پہلے ان کو زبانی وعظ و نصیحت کر کے سمجھاؤ' اگر باز نہ آئیں تو ان کے ساتھ سونا چھوڑ دو' اگر پھر باز نہ آئیں تو ان کو کچھ مارو۔ اگر وہ فرمانبردار ہو جائیں تو ان کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ مت ڈھونڈو۔ یقیناً اللہ سب سے اعلیٰ اور بڑا ہے''۔

اس آیت کی تفسیر میں واحدیؒ لکھتے ہیں کہ اس آیت میں ''نُشُوْز'' سے مراد خاوند کی نافرمانی اور اس کی مخالفت کر کے سرکشی کرنا ہے۔ عطاءؒ کہتے ہیں: اس کی صورت یہ ہے کہ وہ خاوند کے لیے خوشبو وغیرہ تو لگائے لیکن پھر اپنے پاس جماع کے لیے نہ آنے دے اور اطاعت گزار عورتوں کی حالت سے نکل جائے۔ فَعِظُوْهُنَّ ان کو نصیحت کرنے سے مراد یہ ہے کہ ان کو قرآن کی آیات و احکام سناؤ اور ان پر لاگو ہونے والے احکام کی یاددہانی کراؤ۔ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ ان کے ساتھ سونا چھوڑ دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بستر ایک ہو لیکن خاوند اس سے منہ پھیر لے اور اس سے کلام نہ کرے۔ شعبیؒ اور مجاہدؒ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ لیٹنا چھوڑ دے اور اس کے ساتھ مل کر نہ لیٹے۔ وَاضْرِبُوْهُنَّ ان کو مارو لیکن اس طرح نہیں کہ نشان پڑ جائیں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ادب سکھلانے کے لیے ایسا کرو مثلاً اسے مکا' تھپڑ وغیرہ مارو۔ اور خاوند کے لیے جائز ہے کہ عورت کی اس نافرمانی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تلافی اور تدارک اس آیت میں بیان کردہ طریقوں سے کرے۔

فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ اگر خاوند کی چاہت کے مطابق وہ عورتیں اطاعت کریں تو فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ تم ان کو مارنے کے لیے حیلے بہانے نہ ڈھونڈو۔

صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلاتا ہے' وہ نہ آئے' تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ بندہ پھر ساری رات اس پر ناراضگی اور غصے کے عالم میں گزارے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔[1]

صحیحین کی روایت ہی میں ہے کہ جب عورت اپنے خاوند کے بستر کو چھوڑ کر رات گزارے اور اس کے پاس آنے سے انکار کرے تو وہ ذات اس پر ناراض رہتی ہے جو آسمانوں میں ہے حتیٰ کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو جائے۔[2]

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخصوں کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا اور نہ ہی آسمان کی طرف ان کی کوئی نیکی اٹھائی جاتی ہے: بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ وہ اپنے آقاؤں کے پاس لوٹ آئے اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں رکھ دے' وہ عورت جس پر اس کا خاوند ناراض ہو یہاں تک کہ وہ اس سے راضی ہو جائے اور نشے میں مدہوش حتی کہ وہ ہوش میں آ جائے۔[3]

حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: عورت سے قیامت کے دن سب سے پہلے اس کی نماز اور اس

---

[1] ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔

[2] یہ بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

[3] اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اور اس میں عبداللہ بن محمد مختلف فیہ ہے اور ابن خزیمہ و ابن حبان کی سند میں زہیر بن محمد مختلف فیہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے خاوند کے متعلق سوال کیا جائے گا۔[1]

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے جائز ہی نہیں کہ وہ خاوند کی گھر موجودگی کے وقت روزہ رکھے الا یہ کہ وہ اجازت دے اور نہ ہی اس کی اجازت کے بغیر کسی کو اس کے گھر میں آنے دے۔[2] (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)

یہ نفلی روزے کے متعلق حکم ہے لہٰذا جب خاوند موجود ہو تو اس کی اجازت کے بغیر روزے کے قریب بھی نہ جائے کیونکہ اس کا حق اور اس کی اطاعت سب سے مقدم ہے۔

آپؐ نے فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کے سامنے سجدہ ریز ہو تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔[3] (اسے ترمذی نے روایت کیا ہے)

حصین بن محصن کی پھوپھی نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے خاوند کی کوئی بات کی تو آپؐ نے فرمایا: ذرا غور کر کہ تیرا اس کے ساتھ کیسا سلوک ہے۔ یقیناً وہ خاوند تیری جنت بھی ہے اور آگ بھی ہے۔ (اسے نسائی نے روایت کیا ہے)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا جو اپنے خاوند کا شکریہ ادا نہیں کرتی اور اس سے مستغنیٰ اور بے نیاز بھی نہیں ہے۔[4]

اور آپؐ نے فرمایا: جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے (بغیر اجازت کے) نکل جاتی ہے تو فرشتے اس پر لعنت ڈالتے رہتے ہیں۔ حتی کہ وہ اس کے پاس واپس لوٹ آئے یا توبہ کرے۔[5]

---

1. اسے ابوالشیخ نے ''ثواب الاعمال'' میں انسؓ سے روایت کیا ہے۔
2. یہ ابوہریرہؓ سے مروی ہے اور مسلم میں بھی ہے۔
3. یہ بھی ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔
4. اسے نسائی نے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔
5. اسے طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کچھ مختلف لفظوں سے ذکر کیا ہے اور منذری نے اس کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آپؐ نے فرمایا: جو عورت اس حال میں مرتی ہے کہ اس کا خاوند اس پر راضی ہوتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔[1]

اس لیے عورت پر لازم ہے کہ اپنے خاوند کی رضا مندی تلاش کرتی رہے' اس کی ناراضگی سے بچتی رہے' جب وہ اس سے وظیفہ زوجیت کا ارادہ کرے وہ منع نہ کرے' کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا ''جب خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے تو وہ فوراً آ جائے خواہ تنور کے اوپر ہی کیوں نہ ہو''۔ علماء کہتے ہیں کہ اگر اس کے ساتھ کوئی عذر ہو تو وہ پیش کر سکتی ہے مثلاً حیض یا نفاس وغیرہ۔ ان دونوں کی حالت میں تو عورت کو جماع کے لیے اس کے پاس جانا ہی جائز نہیں۔ اور نہ مرد کے لیے جائز ہے کہ وہ حالت حیض و نفاس میں اس کو طلب کرے اور اسے عورت کے غسل کرنے کے بعد ہی جماع کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ﴾ (البقرۃ: ۲۲۲)

''پس تم عورتوں سے حیض کے دنوں میں پرہیز کرو اور دور رہو اور جب تک وہ حیض سے پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ آؤ''۔

یعنی جماع کے لیے ان کے پاس ان دنوں میں نہ آؤ۔ ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ پاک ہونے سے مراد یہ ہے کہ حیض کا خون آنا بند ہو جائے۔ پھر اللہ نے فرمایا:

﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ﴾ (البقرۃ: ۲۲۲)

''جب وہ غسل کر لیں تو پھر ان کے پاس آؤ''۔ واللہ اعلم

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان بھی پیچھے بیان ہو چکا ہے کہ جو شخص حیض والی کے پاس آئے یا عورت کی پیٹھ میں آئے تو اس نے محمد (ﷺ) پر نازل کردہ شریعت کے ساتھ کفر کیا۔ اور دوسری حدیث میں یہ ہے کہ حالت حیض میں اور عورت کی پیٹھ میں آنے والا ملعون ہے۔ اور نفاس بھی حیض کی طرح کا خون ہوتا ہے جس کی مدت

[1] اسے ابن ماجہ' اور ترمذی نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے اسے حسن اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چالیس دن تک طویل ہو سکتی ہے۔

عورت کو چاہیے کہ جب خاوند اس کے پاس حالت حیض و نفاس میں آنا چاہے تو اس کی اطاعت نہ کرے اور اس کے علاوہ ہر حالت میں اس کی بات مانے۔

عورت کو اپنے متعلق یہ ذہن رکھنا چاہیے کہ وہ خاوند کے لیے ایک غلام کی طرح ہے اس لیے وہ اس کی اجازت کے بغیر اپنے نفس میں اور اس کے مال میں کچھ تصرف نہیں کر سکتی' اور وہ اس کے حق کو اپنے حق پر مقدم سمجھے' خاوند کے رشتہ داروں کے حقوق اپنے رشتہ داروں کے حقوق پر مقدم سمجھے' اسے ہر وقت تیار رہنا چاہیے' ہر طرح کی صفائی ہر وقت رکھے تاکہ خاوند جب چاہے اس سے فائدہ حاصل کر سکے' اسے اپنی خوبصورتی کا خاوند پر فخر نہیں کرنا چاہیے اور اگر خاوند میں کوئی عیب اور خرابی ہو تو اسے بطور عیب اسے طعنہ نہ دے۔

خوبصورت دوشیزہ اور بدصورت خاوند:

اصمعیؒ کہتے ہیں کہ میں ایک دیہات میں گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بہت ہی خوبصورت دوشیزہ ہے جس کا خاوند بدصورت ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تو اپنے خاوند پر کیسے خوش رہتی ہے کہ اس جیسے شخص کے ماتحت رہے؟ وہ جواب دینے لگی: اے خدا کے بندے! شاید وہ اللہ کے ساتھ تعلق میں' اپنے اور اپنے خالق کے درمیان بہت خوبصورت تعلق رکھتا ہو اور اللہ نے مجھے بطور ثواب اور بدلے کے دنیا میں اسے عطا کر دیا ہو۔ اور شاید میں نے کوئی برائی کی ہو جو اللہ نے میری سزا کے طور پر اسے میرا خاوند دیا ہو۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں: اے عورتوں کی جماعت! اگر تم اپنے اوپر اپنے خاوندوں کے حقوق کو جان لو تو تم میں سے کوئی عورت اس کام کے لیے تیار ہو جائے کہ خاوند کے پاؤں پر لگنے والے غبار کو لے کر اپنے چہرے کے ساتھ ملنا شروع کر دے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری بیویوں میں سے جنتی اور محبت کرنے والی وہ ہیں جو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جب کبھی تمہیں تکلیف دیں یا ان کو تمہاری طرف سے تکلیف پہنچے تو وہ اپنے خاوند کے پاس آ کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ کر کہے: میں اس وقت تک نیند کا ذائقہ نہیں چکھوں گی جب تک آپ مجھ سے راضی نہ ہوئے۔[1]

عورت کو ہمیشہ اپنے خاوند سے حیا میں رہنا چاہیے' اس کے سامنے نگاہ کو پست رکھے۔ اس کے حکم کی اطاعت کرے' اس کی گفتگو کے وقت خاموش رہے' اس کے آنے کے وقت کھڑی ہو جائے اس کی ہمہ قسم کی ناراضگی سے اعراض کرے' اس کے گھر سے نکلنے کے وقت دروازے تک ساتھ جائے' اس کے سوتے وقت خود کو اس پر پیش کرے' اس کی عدم موجودگی میں اس کے بستر میں' اس کے مال میں اور اس کے گھر میں خیانت نہ کرے' اچھی خوشبو استعمال کرے' منہ کو مسواک سے صاف رکھے' اس کی موجودگی میں مسلسل زینت وسنگھار سے رہے' اور اس کی عدم موجودگی میں ایسا نہ کرے' اس کے گھر والوں کا اور رشتہ داروں کا خیال رکھے اور اس کی تھوڑی سی توجہ اور دھیان کو بھی بہت خیال کرے۔

خاوند کی فرمانبرداری کرنے والی عورت کی فضیلت:

اپنے خاوند کی اطاعت گزار عورت بہت فضیلت کی حامل ہے اور خاوند کی نافرمان عورت کے لیے سخت عذاب ہے۔ اللہ کا ڈر دل میں رکھنے والی ہر عورت کو چاہیے کہ اللہ کی اطاعت اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری میں ہر ممکن محنت وکوشش کرے' اپنی مکمل جدوجہد کے ساتھ اس کی رضامندی کی طالب رہے' کیونکہ وہی خاوند ہی اس کی جنت ہے اور اس کی آگ ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اس حالت میں فوت ہو کہ اس کا خاوند اس سے راضی تھا تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گی۔[2]

---

[1] اسے طبرانی نے انسؓ سے روایت کیا ہے' اس کی سند میں ابراہیم بن زیاد کے متعلق جرح تعدیل معلوم نہیں۔

[2] اسے ابن ماجہ' ترمذی اور حاکم نے ام سلمہؓ سے روایت کیا ہے' ترمذی نے اسے حسن اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ جب عورت اپنی پانچوں نمازیں پڑھے' پورا مہینہ روزے رکھے' اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گی داخل ہو جائے گی۔[1]

آپؐ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اپنے خاوند کی اطاعت گزار عورت کے لیے پرندے ہواؤں میں' مچھلیاں پانی میں' فرشتے آسمانوں میں اور سورج و چاند سب استغفار کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے بخشش کی دعائیں مانگتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اپنے خاوند کی رضامندی میں رہے۔ اور جو عورت اپنے خاوند کی نافرمانی کرتی ہے اس پر اللہ کی' فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اور جو عورت اپنے خاوند کے چہرے میں یعنی اس کے سامنے تیوری چڑھائے' ماتھے پر شکنیں ڈالے تو وہ اللہ کی ناراضگی میں رہتی ہے' یہاں تک کہ اسے ہنسالے اور اسے راضی کر لے۔

اور جو عورت اپنے خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر باہر نکلتی ہے اس پر فرشتے اس وقت تک لعنت ڈالتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ واپس نہیں لوٹ آتی۔

اور رسول اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ چار قسم کی عورتیں جنتی ہیں اور چار قسم کی عورتیں آگ میں جائیں گی۔ جنت میں جانے والی چاروں عورتیں یہ ہیں:

1. ایسی پاک دامن عورت جو اپنے اللہ اور اپنے خاوند کی اطاعت گزار ہے۔
2. بہت محبت کرنے والی اور تھوڑی چیز پر ہی خاوند کے ساتھ صبر و قناعت کرنے والی۔
3. ایسی باحیا عورت جس کا خاوند اگر غائب ہو تو وہ اپنے نفس کی اور اس کے مال کی حفاظت کرتی ہے۔ اور اگر وہ موجود ہو تو اس کے سامنے اپنی زبان کو بند رکھتی ہے۔
4. اور چوتھی وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا اور اس کے پاس چھوٹے چھوٹے بچے ہوں وہ اپنی اولاد پر اپنے آپ کو وقف کر دے' ان کی نشوونما کرے' ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور ان بچوں کے ضائع ہو جانے کے خدشے کے پیش

---

[1] اسے احمد اور طبرانی نے عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نظر دوسری شادی نہ کرے۔

اور وہ چار عورتیں جو آگ میں جائیں گی درج ذیل ہیں:

❶ اپنے خاوند کے ساتھ زبان درازی اور فحش کلامی سے بولنے والی' اگر وہ اس سے غائب ہو تو اپنے نفس کی حفاظت نہ کرے اور اگر وہ غائب ہو تو اپنی زبان سے اسے تنگ کرے۔

❷ وہ عورت جو اپنے خاوند کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف میں مبتلا کرے۔

❸ وہ عورت جو اپنے نفس کو لوگوں سے نہ چھپائے اور اظہار زینت کرتے ہوئے گھر سے باہر قدم رکھے۔

❹ اور آخری وہ عورت جس کو کھانے' پینے اور سونے کے سوا کچھ کام نہیں۔ نہ نماز کا اسے شوق اور رغبت ہے' نہ اطاعت الٰہی کا' نہ اطاعت رسولؐ کا اور نہ اپنے خاوند کی اطاعت کا۔ جب عورت اس صفت کے ساتھ متصف ہو کر اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے تو وہ ملعون ہوتی ہے اور آگ والوں میں سے ہوتی ہے الا یہ کہ اللہ کی طرف توبہ کرلے۔

گھر عورت کے لیے بہترین پناہ گاہ:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے آگ میں جھانکا تو اس میں عورتوں کی تعداد زیادہ دیکھی''۔ اور اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ' اس کے پیغمبر اور اپنے خاوندوں کی اطاعت میں بہت کمی و کوتاہی کرتی ہیں' جب کے اظہار زینت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ اظہار زینت سے مراد یہ ہے کہ جب وہ گھر سے باہر جانے کا ارادہ کرتی ہے تو شاندار اور فخریہ لباس پہن کر نکلتی ہے۔ زیب و زینت اور بناؤ سنگھار میں خوب کوشش کر کے میک آپ کے ذریعے خود کو حسین و جمیل بناتی ہے۔ باہر نکل کر لوگوں کو اپنے فتنے میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اگر خود بچ کر سلامتی سے گھر پہنچ بھی جائے تو پھر بھی لوگ اس کے فتنے سے ضرور متاثر ہوتے ہیں۔ اسی لیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: عورت تو چھپانے کی چیز ہے' جب یہ گھر - باہر نکلتی ہے تو اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شیطان جھانکتا ہے۔ (یہ صحیحین میں عائشہؓ سے مروی ہے)

اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ عظمت وہ عورت حاصل کرتی ہے جو زیادہ تر گھر میں رہے۔ حدیث میں یہ بھی مروی ہے کہ عورت چھپانے کی چیز ہے لہٰذا اسے گھروں میں بند رکھا کرو۔ کیونکہ جب راستے کی طرف نکلتی ہے اور اس سے اس کے گھر والے پوچھتے ہیں کہ تو کہاں جا رہی ہے؟ اور وہ جواب میں کہتی ہے کہ میں کسی مریض کی تیمارداری کے لیے جا رہی ہوں یا جنازے کو الوداع کرنے جا رہی ہوں وغیرہ تو اس کے ساتھ شیطان وسوسوں میں مسلسل جاری رہتا ہے حتی کہ وہ گھر سے باہر قدم رکھ لیتی ہے۔

گھر میں بیٹھنے اور وہاں عبادت الٰہی اور اطاعت شوہر جیسی کوئی چیز نہیں جس سے اللہ کی رضا عورت کو حاصل ہو علی رضی اللہ عنہ اپنی بیوی فاطمہؓ سے پوچھا کرتے تھے کہ اے فاطمہؓ! عورت کے لیے بہترین بات کیا ہے؟ وہ جواب دیتیں: وہ مردوں کو نہ دیکھے اور وہ اسے نہ دیکھیں۔

علی رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: لوگو! کیا تمھیں حیا نہیں آتا؟ کیا تمھیں غیرت نہیں ملی؟ کہ تم میں سے کچھ لوگ اپنی بیوی کو کھلا چھوڑ دیتے ہیں' وہ مردوں کے شانہ بشانہ چلتی ہے' وہ ان کو دیکھتی ہے اور وہ اسے دیکھتے ہیں۔

ایک دن عائشہ و حفصہ رضی اللہ عنہما دونوں ہی اپنے شوہر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف فرما تھیں کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے جو کہ نابینے صحابیؓ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے پردہ کر لو' انھوں نے کہا کہ اے اللہ کے پیغمبرؐ! کیا وہ نابینا نہیں کہ ہمیں نہ دیکھتا ہے اور نہ پہچانتا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: کیا تم دونوں بھی اندھی ہو' تم اسے نہیں دیکھ رہیں؟[1]

---

[1] یہ واقعہ ابوداؤد' نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے لیکن اس میں ام سلمہ اور میمونہ رضی اللہ عنہما کا ذکر ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں کہ مردوں سے پردہ تو ہر عورت کے لیے ہے لیکن نابینے شخص سے بھی پردہ کرنا یہ صرف آپ کی ازواج مطہرات کے لیے خاص ہے۔ کیونکہ اسی ابن ام مکتومؓ کے پاس آپؐ نے فاطمہ بنت قیس کو عدت گزارنے کا حکم دیا تھا اور کہا تھا کہ تو اپنے کپڑے بھی وہاں اتار سکتی ہے۔ اس تطبیق کو حافظ ابن حجر نے تلخیص میں' منذری نے اور عراقی نے مستحسن قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عورتوں کو نگاہ نیچی رکھنے کا حکم:

تو جس طرح مرد کو چاہیے کہ اپنی نگاہ عورتوں سے نیچی رکھے اسی طرح عورتوں کے لیے یہ لائق ہے کہ مردوں سے اپنی نگاہ کو روکے رکھیں۔ جس طرح کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا قول پیچھے بیان ہو چکا ہے کہ عورت کے لیے بہتر یہ ہے کہ نہ وہ مردوں کو دیکھے اور نہ مرد اس کو دیکھیں۔ اگر وہ اپنے والدین' رشتہ داروں کی ملاقات و زیارت کے لیے مجبور ہو جائے اور ایسی حاجت درپیش ہو جائے کہ جس کے بغیر کوئی چارۂ کار نہ ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر جائے اور زینت کو ظاہر نہ کرے' میلی کچیلی چادر میں' گھر کے کام کاج والے کپڑوں میں نکلے' چلتے وقت اپنی نگاہ کو پست رکھے' زمین کی طرف دیکھے نہ دائیں نظر کرے اور نہ بائیں اگر وہ ایسا نہ کرے گی تو گناہ گار ٹھہرے گی۔

باریک لباس استعمال کرنے والی عورت کی سزا:

مروی ہے کہ دنیا میں اظہار زینت کرنے والی اور گھر سے باہر زیب و زیبائش کر کے نکلنے والی عورت جب فوت ہوئی تو اس کے گھر والوں میں سے کسی نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ نہایت باریک کپڑوں میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کی گئی' ہوا چلنے لگی اور وہ باریک کپڑے اڑ کر ایک جانب ہو گئے اور وہ برہنہ ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منہ موڑ لیا اور فرمایا: اسے آگ کی طرف بائیں جانب لے جاؤ' کیونکہ یہ دنیا میں اپنی زیب و زیبائش کو ظاہر کرتی رہی ہے۔

واقعہ معراج اور عورتوں کو عذاب:

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور فاطمہؓ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کیا دیکھتے ہیں کہ آپؐ پر شدید رقت طاری ہے اور آپ رو رو کر آہ و زاری کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ! آپ پر میرے ماں باپ قربان' آپ کس وجہ سے رو رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اے علی! جس رات میں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

معراج کی اور مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا اس رات میں نے اپنی امت کی عورتوں کو طرح طرح کے عذاب میں مبتلا دیکھا تو مجھے ان کے سخت عذاب کی یاد نے رونے پر مجبور کر دیا۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اسے اس کے بالوں کے ساتھ لٹکایا گیا ہے اور اس کا دماغ تپش سے کھول رہا ہے۔ ایک عورت کو دیکھا کہ اسے زبان کے ساتھ لٹکایا گیا ہے اور اس کے حلق میں گرم اور کھولتا ہوا پانی ڈالا جا رہا ہے' ایک عورت کو دیکھا کہ اس کی ٹانگوں کو اس کے پستانوں تک اور ہاتھوں کو پیشانی تک کر کے باندھ دیا گیا ہے' ایک عورت کو دیکھا کہ اسے اس کے پستانوں کے ساتھ لٹکا دیا گیا ہے' ایک عورت کو دیکھا کہ اس کا سر خنزیر کا ہے اور بدن گدھے کا ہے اور اس پر دس لاکھ قسم کا عذاب واقع ہو رہا ہے' ایک عورت کو دیکھا کہ وہ کتے کی صورت میں ہے اس کے منہ میں آگ داخل ہوتی ہے اور پیٹھ کے راستے باہر آ جاتی ہے اور فرشتے اسے آگ کے ہتھوڑوں سے سر پر ضربیں لگا رہے ہیں۔

فاطمہ رضی اللہ عنہا گھبرا کر کھڑی ہو گئیں اور کہنے لگیں! اے میرے پیارے ابوجان! اور اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک' یہ عورتیں کیا عمل کرتی تھیں کہ جس بنا پر عذاب کی مستحق ٹھہریں؟

آپؐ نے فرمایا: اے میری بیٹی! بالوں کے ساتھ لٹکائی ہوئی عورت' اپنے بالوں کو مردوں سے نہیں چھپاتی تھی زبان کے ساتھ لٹکائی جانے والی' اپنے خاوند کو اذیت دیا کرتی تھی' پستانوں کے ساتھ لٹکائی جانے والی' اپنے خاوند کا بستر خراب کیا کرتی تھی' وہ عورت جس کی ٹانگوں کو پستانوں کے ساتھ ملا کر اور ہاتھوں کو پیشانی کے بالوں کے ساتھ ملا کر باندھا گیا تھا اور اس پر سانپ اور بچھو مسلط کیے جا چکے تھے' یہ عورت اپنے بدن کو جنابت سے اور حیض کے خون سے صاف نہیں کیا کرتی تھی اور نماز کے ساتھ مذاق کیا کرتی تھی۔ اور خنزیر کے سر اور گدھے کے بدن والی عورت' چغل خور اور بہت جھوٹی تھی اور جس کی شکل کتے کی تھی اور اس کے منہ میں آگ داخل ہو کر پیٹھ کے راستے نکل رہی تھی وہ احسان جتلانے والی اور حسد کرنے والی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی عورت دنیا میں اپنے خاوند کو اذیت و تکلیف دیتی ہے تو اس آدمی کی جنت والی بیوی یعنی حور کہتی ہے کہ اللہ تجھے غارت کرے، اسے تکلیف نہ دے۔ اور اے میری بیٹی اپنے خاوند کی نافرمانی کرنے والی کے لیے ہلاکت و بربادی ہے۔[2]

خاوند، بیوی کا آپس میں حسن سلوک:

جب عورت کو یہ حکم ہے کہ اپنے خاوند کی اطاعت کرے اور اس کی رضامندی کی تلاش میں رہے، اسی طرح خاوند کو بھی حکم ہے کہ اس کے ساتھ حسن سلوک اور نرمی و مہربانی کا برتاؤ کرے، اس کی کچھ بداخلاقی پر صبر سے کام لے، اسے اس کا نان ونفقہ، کپڑے اور حسن معاشرت کے حقوق ادا کرے کیونکہ اللہ نے فرمایا:

﴿ وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ (النساء : ١٩)

''اور ان سے نیکی کے ساتھ زندگی گزارو''۔

اور آپ نے فرمایا: عورتوں کے بارے میں وصیت حاصل کرلو، خبردار، بے شک تمہارے، عورتوں پر حق ہیں اور تم پر تمہاری عورتوں کے حقوق ہیں۔ ان کے حقوق تم پر یہ ہیں کہ تم لباس اور طعام میں ان کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آؤ۔ اور تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر ان لوگوں کو نہ آنے دیں جن کو تم ناپسند کرو، اور تمہارے گھروں میں ان لوگوں کو آنے کی اجازت نہ دیں جن کو تم پسند نہ کرتے ہو۔[3]

اور آپ نے عورت کو قیدی کا لفظ بھی دیا ہے اور یہ تشبیہ اس لیے دی کی وہ اپنے خاوند کے لیے قیدی کی حیثیت میں ہوتی ہے۔

---

[1] اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

[2] یہ الفاظ معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے نہیں ہیں، شاید یہ پچھلی حدیث کے الفاظ ہوں جو علیؓ اور فاطمہؓ سے بیان ہوئی ہے۔

[3] اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آپ کا فرمان ہے: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے زیادہ بہتر ہو۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے زیادہ نرمی ومہربانی کا مالک ہو۔

رسول اکرم ﷺ اپنے ازواج مطہرہ ؓ کے ساتھ بہت زیادہ نرمی ومحبت سے پیش آتے تھے۔ اور آپ ؐ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کی بدخلقی پر صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس قدر اجر عطا فرمائے گا جو اس نے ایوب علیہ السلام کو ان کی مصیبت پر عطا کیا تھا اور جو عورت اپنے خاوند کی بدخلقی پر صبر کا دامن تھامے رکھے گی اللہ تعالیٰ اسے اتنا اجر دے گا جو فرعون کی بیوی آسیہ ؓ بنت مزاحم کو ملا تھا۔

عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

مروی ہے کہ ایک شخص عمر ؓ کے پاس اپنی بیوی کی بدخلقی کی شکایت کرنے آیا اور ان کے دروازے کے باہر کھڑا ہو کر ان کے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگا' اس نے عجیب ماجرا دیکھا اور وہ یہ کہ گھر سے عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی کی آواز سنی جو عمر رضی اللہ عنہ پر زبان درازی اور جھگڑے میں سخت باتیں کہہ رہی ہے لیکن عمر ؓ خاموش ہیں اور کوئی جواب نہیں دے رہے۔ وہ آدمی واپس لوٹا اور کہنے لگا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کی سخت مزاجی اور ان کے امیر المومنین ہونے کے باوجود ان کا یہ حال ہے تو میرا کیا بگڑا ہے؟ ادھر عمر ؓ باہر نکلے اور اسے واپس جاتے دیکھ کر آواز دی اور کہا کہ اے شخص! تو کس لیے آیا تھا؟ اس نے کہا کہ اے امیر المومنین میں آپ کے پاس اپنی بیوی کی بدخلقی اور اپنے اوپر زبان درازی کا شکوہ کرنے آیا تھا لیکن میں نے آپ کی بیوی کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے سنا تو یہ کہتے ہوئے واپس لوٹنے لگا کہ جب امیر المومنین کا اپنی بیوی کے ساتھ یہ معاملہ اور حالت ہے تو میں کس کھاتے میں ہوں؟

عمر ؓ نے کہا: اے میرے بھائی! میں اسے اس لیے برداشت کر رہا ہوں کہ اس کے مجھ پر کچھ حقوق عائد ہو چکے ہیں: وہ میرا کھانا تیار کرتی ہے' میری روٹی پکاتی ہے' میرے کپڑے دھوتی ہے' میرے بچوں کو دودھ پلاتی ہے...... حالانکہ ان میں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کوئی کام بھی اس پر واجب نہیں ہے اور پھر میرا دل حرام سے بچ کر اس کے ساتھ سکون حاصل کرتا ہے' تو اس لیے میں اسے برداشت کر رہا ہوں۔ وہ آدمی کہنے لگا کہ اے امیرالمومنین! میری بیوی بھی تو اسی طرح ہے تو عمرؓ نے کہا: تو پھر اسے برداشت کر' یہ زندگی تھوڑی سی مدت ہے۔

بدزبان عورت اور نیک عورت:

کہا جاتا ہے کہ ایک نیک شخص کا ایک بھائی تھا' یعنی وہ مومن شخص تھا اور اللہ کے لیے دونوں بھائی بنے ہوئے تھے۔ اور وہ بھی نیک اور صالح تھا۔ یہ ہر سال ایک دفعہ اس سے ملاقات کے لیے جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ وہ اس کی زیارت و ملاقات کے لیے گیا' اس کا دروازہ کھٹکھٹایا تو اس کی بیوی نے پوچھا: کون؟ اس نے جواب دیا کہ میں اللہ کے لیے تیرے خاوند کا بھائی بنا ہوا ہوں اور اس کی زیارت کے لیے آیا ہوں۔

وہ کہنے لگی کہ وہ ایندھن اور لکڑیاں اکٹھی کرنے گیا ہے۔ اللہ کرے کہ وہ واپس نہ آئے' اللہ اسے سلامت نہ رکھے اور اس کے ساتھ یہ کرے' وہ کرے' اور وہ اس کی یونہی مذمت بیان کرنے لگی۔ اسی دوران وہ شخص دروازے پر پہنچ گیا' پہاڑ کی جانب سے ایک شیر کی پشت پر لکڑیاں کا گٹھا اٹھائے ہوئے آیا تھا۔ وہ اسے اپنے آگے آگے ہانکتا ہوا لا رہا تھا۔ اس نے اپنے بھائی کو دیکھتے ہی سلام کہا اور خوش آمدید کہا پھر گھر میں لکڑیاں لے گیا اور شیر سے کہا کہ جا چلا جا' اللہ تجھے برکت عطا فرمائے۔

پھر اس نے اپنے بھائی کو گھر میں داخل کیا' عورت بدستور اس کی مذمت کیے جا رہی تھی اور زبان درازی میں مصروف تھی۔ لیکن وہ اللہ کا بندہ اسے کچھ نہ کہہ رہا تھا۔ اس نے اپنے بھائی کے ساتھ کھانا کھایا اور پھر اس نے الوداع ہونے کی اجازت مانگی اور واپس پلٹ آیا' لیکن اس کا ذہن اس حیرت انگیز اور عجب والے منظر پر تھا کہ وہ شخص کس طرح ایسی عورت کے ساتھ نبھا کر رہا ہے اور اس کے ساتھ صبر کے ساتھ برداشت کرتے ہوئے زندگی گزار رہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وہ اگلے سال پھر اپنے اس بھائی کی زیارت کے لیے گیا اور معمول کے مطابق وہاں پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا' دستک دینے پر اس کی بیوی نے پوچھا کہ کون؟ میں نے بتایا کہ تیرے خاوند کا فلاں بھائی ہوں جو اللہ کے لیے بھائی بنا ہوا ہے؟ اس نے کہا: آپ کو خوش آمدید' اہلا وسہلا ومرحبا۔ تشریف رکھیے' وہ ان شاء اللہ کچھ دیر میں خیر و عافیت کے ساتھ پہنچنے ہی والے ہیں۔

وہ کہتا ہے کہ مجھے اس کی نرم کلامی اور اس مؤدبانہ انداز نے آج پھر ورطہ حیرت کے سمندر میں ڈال دیا۔ ادھر اس کا بھائی جب پہنچا تو وہ اپنی پشت پر لکڑیاں اٹھائے ہوئے تھا اسے پھر تعجب ہوا کہ پچھلے سال شیر کی پشت پر اور آج اپنی پشت پر۔

بہر حال وہ آیا' سلام کہا' گھر میں داخل ہوا' اسے بھی اندر داخل کیا' ادھر عورت دونوں کے لیے کھانا تیار کر کے لے آئی اور دونوں کو بڑے مؤدبانہ انداز میں نرم لہجے میں کھانے کی دعوت دینے لگی۔

ملاقات سے فارغ ہو کر جب وہ شخص جدا ہونے لگا تو اپنے اس تعجب کو ختم کرنے کے لیے پوچھنے لگا کہ اے میری بھائی! مجھے میرے ایک سوال کا جواب تو دو؟ اس نے پوچھا: وہ کیا؟ اس نے کہا کہ میں جب پچھلے سال آیا تھا تو میں نے تیری بیوی کو بدکلام' بدخلق' زبان دراز اور تیری مذمت کرنے والی پایا اور تجھے دیکھا کہ پہاڑ کی جانب سے آ رہا ہے اور لکڑیاں شیر پر لادھی ہوئی ہیں اور وہ تیرے لیے مطیع کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس دفعہ تیری عورت کو نرم کلام' خوش اخلاق دیکھا اور تیری بدخوئی کرنے والی نہ پایا اور تجھے دیکھا کہ تو اپنی پشت پر لکڑیاں اٹھائے آ رہا تھا۔ اس میں کیا راز ہے؟

اس نے جواب دیا کہ بھائی جان! وہ بدخلق عورت فوت ہو گئی ہے' میں اس کی بدخلقی وغیرہ پر صبر کرتا رہا' میں اسے برداشت کرتے ہوئے بہت ذہنی الجھن کا اور مشقت کا شکار رہتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے میرے صبر اور برداشت کے بدلے میں اس شیر کو میرے لیے مسخر کر دیا جسے آپ نے دیکھا کہ وہ میری لکڑیاں اٹھا کر لاتا تھا۔ جب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وہ فوت ہوگئی تو میں نے اس نیک عورت سے شادی کر لی اور راحت وسکون میں چلا گیا' میری مشقت ختم ہو جانے کی وجہ سے وہ شیر بھی چلا گیا' اب میں اس لیے خود اپنی پشت پر لکڑیاں اٹھا کر لاتا ہوں۔ اور یہ سب اس بابرکت اور خاوند کی فرمانبردار عورت کے باعث ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۴۸:

تصویر بنانا

اس باب میں یہ بیان ہوگا کہ کپڑوں پر' دیواروں پر' پتھروں پر اور درہموں وغیرہ پر بنائی جانے والی تصویروں کا کیا حکم ہے خواہ وہ تصویریں موم کی ہوں' آٹے کی ہوں' لوہے کی ہوں' تانبے یا روئی وغیرہ سے ہوں اور ان کو ختم کرنے کے حکم کا بھی اس باب میں ذکر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴾ (الأحزاب : ٥٧)

''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف دیتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے''۔

اس آیت کی تفسیر میں عکرمہؒ کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے مراد وہ ہیں جو تصویریں بناتے ہیں۔

بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو تصویریں بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جسے بناتے رہے ہو اس میں زندگی بھی پیدا کرو۔

عائشہؓ سے بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اکرم ﷺ کسی سفر سے تشریف لائے اور میں نے اپنی ایک کھڑکی یا چھپر' جو گھر کے سامنے والی جانب ہوتا ہے اس کو تصویروں والے پردے سے ڈھانپ رکھا تھا جب آپؐ نے اسے دیکھا تو آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور آپؐ نے فرمایا: عائشہ! قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے میں مشابہت اختیار کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اسے پھاڑ کر اس سے دو تکیے بنا لیے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہر مصور آگ میں جائے گا' اس کے لیے اس کی بنائی ہر تصویر کی طرح ایک جان کو بنایا جائے گا اور اس کے ساتھ اسے آگ میں عذاب دیا جائے گا۔ (یہ بھی بخاری و مسلم کی روایت ہے)

اسی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی۔ اسے قیامت کے دن اس بات کا مکلّف ٹھہرایا جائے گا (اور اس کو زبردستی کہا جائے گا) کہ اس میں روح پھونکے لیکن وہ کبھی بھی ایسا نہ کر سکے گا۔[1]

اور آپؐ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو میرے جیسی مخلوق بنانا چاہتا ہے' میری خلقت کی مشابہت کرنا چاہتا ہے' ان کو چاہیے کہ کوئی دانہ گندم کا پیدا کریں یا جو کا ایک دانہ پیدا کریں یا ایک ذرہ پیدا کریں۔

(یہ بھی بخاری و مسلم کی روایت ہے)

اور آپؐ نے فرمایا: قیامت کے دن آگ سے ایک گردن نکلے گی اور کہے گی: مجھے تین قسم کی لوگوں پر مقرر کیا گیا ہے: ہر وہ شخص جس نے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارا' ہر زبردست بننے والا سرکش آدمی جو عناد اور مخالفت کا بھی عادی تھا۔ اور تصویریں بنانے والے۔[2]

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا کوئی تصویر ہو۔ (یہ بھی بخاری و مسلم کی روایت ہے)

سنن ابی داؤد میں علیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے

---

[1] اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

[2] اسے ترمذی نے ابو ہریرہؓ سے بیان کر کے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا تصویر ہو یا جنبی آدمی ہو۔

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ خطابی بیان کرتے ہیں کہ آپؐ کے اس فرمان میں رحمت و برکت والے فرشتے مراد ہیں جو ان جگہوں میں نہیں جاتے البتہ محافظ اور نامہ اعمال لکھنے والے فرشتے تو ہر شخص کے ساتھ ہوتے ہیں خواہ وہ جنبی ہو یا نہ ہو۔

اور اس کی تشریح میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپؐ نے وہ جنبی شخص مراد نہیں لیا کہ جسے جب جنابت کی حالت لاحق ہوتی ہے تو وہ فوراً غسل نہیں کرتا بلکہ نماز کا وقت آنے تک اسے مؤخر کرتا ہے۔ بلکہ اس سے وہ جنابت کی حالت والا شخص مراد ہے جو غسل کرتا ہی نہیں وہ حدیث ہے جس میں آپ کا تذکرہ ہوا کہ آپ ایک ہی غسل کے ساتھ تمام بیویوں سے جماع کر لیتے۔ اب دیکھئے کہ جب پہلی بیوی سے جماع کے وقت غسل واجب ہوا تو آپؐ نے نہ کیا بلکہ سب سے فارغ ہو کر غسل کیا تو اس تاخیر کرنے سے رحمت و برکت والے فرشتے چلے نہیں گئے۔

اسی طرح عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں پانی کو ہاتھ لگائے بغیر سو جاتے۔[1]

اور کتے سے مراد وہ ہے جو شوقیہ طور پر پالا جائے نہ وہ کھیتی کی حفاظت کے لیے ہو نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے اور نہ شکار کے لیے ہو۔ البتہ جب وہ کتا رکھنے پر مجبور ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے جیسے کہ بعض کاموں میں کتے کی بہت ضرورت ہوتی ہے مثلاً گھر کی چوکیداری کے لیے۔ تو ایسی صورت میں ان شاء اللہ کوئی حرج نہ ہوگا۔

اور تصویروں سے مراد ہر اس چیز کی تصویر و نقشہ ہے جو جاندار ہو' خواہ جاندار چیزوں کے مستقل طور پر ڈھانچے بنائے جائیں یا کسی چھت یا دیوار پر ان کو نقش کیا جائے' کسی چادر میں کندہ کیا جائے یا کسی کپڑے اور جگہ میں ان کو بنا جائے۔ تو چونکہ

---

[1] اسے ترمذی نے بیان کر کے معلول قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

احادیث کے الفاظ میں عموم ہے لہٰذا اس طرح کی ہر تصویر سے بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ تمام کو توفیق عطا فرمائے۔

اور جو شخص ان تصاویر کو ضائع کرنے اور ختم کرنے پر قادر ہو اس پر ان کا خاتمہ کرنا واجب ہے۔ امام مسلم نے صحیح مسلم میں حیان بن حصینؒ سے روایت کیا ہے' وہ کہتے ہیں کہ مجھے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: کیا میں تجھے اس کام پر نہ بھیجوں جس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا؟ اور وہ یہ کہ تو کسی تصویر کو نہ چھوڑے مگر اسے مٹا دے اور ختم کر دے' اسی طرح کسی بلند اور اونچی قبر کو نہ چھوڑ مگر اسے زمین کے ساتھ ملا دے یا برابر کر دے۔

اللہ تعالیٰ اپنے کرم و فضل سے ہمیں اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

باب ۴۹:

مصیبت کے وقت نوحہ وغیرہ

اس باب میں بیان کیا جائے گا کہ مصیبت کے موقع پر نوحہ کرنا' اپنے منہ پر تھپڑ مارنا' گریبان پھاڑنا' سر مونڈھ دینا' بال کھینچنا' ہلاکت و بربادی کو پکارنا شریعت میں کیا حیثیت رکھتا ہے۔

صحیح بخاری میں عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو رخساروں پر تھپڑ مارے' گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی پکار لگائے۔

مصیبت کے موقع پر اس طرح کے تمام کام حرام ہیں اور اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ اسی طرح بالوں کو کھولنا' منہ پر تھپڑ رسید کرنا' چہرے کو نوچنا اور ہلاکت و بربادی کو پکارنا تمام جاہلانہ کام ہیں اور حرام ہیں۔

ام عطیہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیعت لیتے وقت ہم سے یہ وعدہ لیا کیا ہم نوحہ نہ کریں گی۔ (اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں جو لوگوں کے کفر کا باعث ہیں: نسب میں طعن زنی اور میت پر نوحہ کرنا۔ (یہ مسلم کی روایت ہے)

ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور سننے والی دونوں قسم کی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ (اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے)

نوحہ کرنے والی عورتوں کی مذمت:

ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہوئے اور ان پر غشی طاری ہو گئی' ان کا سر ان کی بیوی کی گود میں تھا۔ تو وہ بلند آواز سے چیخنے لگی۔ وہ اس کو روکنے کی طاقت نہیں پا رہے تھے' جب ان کو کچھ افاقہ ہوا تو کہنے لگے کہ میں اس سے بری ہوں جس سے رسول اللہ ﷺ نے براءت کا اظہار کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے چیخنے اور نوحہ کرنے والی سے' سر مونڈھنے والی سے اور گریبان یا کپڑے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پھاڑنے والی سے براءت کا اظہار کیا ہے۔[1] (اور آپ ان لوگوں سے بری ہیں)

نعمان بن بشیرؓ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن رواحہؓ بے ہوش سے ہو گئے تو ان کی بہن ان کی صفات بیان کر کے شمار کرنے لگی اور کہنے لگی: ہائے فلاں' ہائے فلاں' جب ان کو افاقہ ہوا تو کہنے لگے: تو جو کچھ بھی میرے لیے بولتی تھی تو مجھے پوچھا جاتا تھا کہ کیا واقعی تو اس طرح تھا۔[2] (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)

صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کو اس کی قبر میں اس پر ہونے والے نوحے کے عوض عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے۔

ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ جو میت بھی فوت ہو اور اس پر نوحہ کرتے ہوئے رونے والے یہ کہیں: ہائے میرا سردار! ہائے میرا پہاڑ! ہائے فلاں' ہائے فلاں' وغیرہ۔ تو دو فرشتے اس پر مقرر کیے جاتے ہیں جو اسے مارتے ہوئے کہتے ہیں: کیا تو اس طرح تھا؟[3] (اسے ترمذی نے روایت کیا ہے)

اور آپؐ نے فرمایا: نوحہ کرنے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ کیے بغیر مر جائے تو اس کو گندھک کا ایک قمیص اور خارش کی زرہ یا لمبا قمیص پہنایا جائے گا۔[4]

اور آپؐ نے فرمایا: مجھے دو احمق اور برائی والی آوازوں سے روک دیا گیا:

1. گانے' کھیل تماشے اور شیطان بانسریوں کے وقت آواز نکالنا۔
2. مصیبت کے وقت آواز نکالنا' چہروں کو نوچنا' گریبان چاک کرنا اور شیطان کی بلند آواز سے رونا۔

حسن بصریؒ کہا کرتے تھے کہ دو آوازیں ملعون ہیں:

---

[1] اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

[2] اور وہاں یہ الفاظ بھی ہیں کہ جب آپ فوت ہوئے تو پھر وہ آپ پر نہ روئی۔

[3] اور انھوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اور یہ ابن ماجہ میں بھی ہے۔

[4] اسے مسلم نے ابو مالک اشعریؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

❶ گانے کے وقت بانسری۔

❷ مصیبت کے وقت بآواز بلند رونا۔

آپؐ نے فرمایا: نوحہ کرنے والی عورتوں کو آگ کی دو صفیں بنایا جائے گا اور وہ آگ والوں میں یوں بھونکیں گی جیسے کتے بھونکا کرتے ہیں۔[1]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

• اوزاعی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ عمر رضی اللہ عنہ نے کسی جگہ رونے کی آواز سنی تو وہ کچھ ساتھیوں کے ہمراہ گھر میں داخل ہو گئے اور ان کو مارتے مارتے نوحہ کرنے والی تک پہنچ گئے اور اسے اتنا مارا کہ اس کا دوپٹا نیچے گر پڑا اور لوگوں سے کہا: اسے مارا کرو' یہ نوحہ کرنے والی ہے اور اسے کوئی حرمت حاصل نہیں ہے کہ اسے قتل کرنا یا مارنا حرام ہو' یہ تمہارے غم کی وجہ سے نہیں رو رہی۔ یہ تو درہم حاصل کرنے کے لیے ایسا کر رہی ہے۔ اور تمہارے مردوں کو ان کی قبروں میں اذیت پہنچانے کا باعث بنتی ہے اور زندہ لوگوں کو ان کے گھروں میں اذیت پہنچاتی ہے کیونکہ وہ ان کو صبر کرنے سے منع کرتی ہے۔ جب کہ اللہ نے صبر کا حکم دیا ہے اور یہ جزع فزع اور گھبراہٹ و بے صبری کا حکم دیتی ہے جب کہ اللہ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

جان رکھیے: نوحہ کہتے ہیں کسی میت کو پکارتے ہوئے بلند آواز کرنا' اور اپنی آواز کے ساتھ میت کے محاسن اور خوبیاں بیان کرنا۔ یا اس کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ میت کی خوبیاں و محاسن بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس پر رونا۔

میت پر آنسو بہانا:

علماء بیان کرتے ہیں کہ روتے روتے حد سے بڑھ جانا اور آواز بلند کر لینا حرام ہے۔ البتہ میت کو پکارنے اور نوحے کے دوسرے انداز اختیار کرنے کے بغیر اگر

---

[1] اسے طبرانی نے ''الاوسط'' میں ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے اور منذری نے اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میت پر آنسو بہائے جائیں۔ تو یہ حرام نہیں ہے اس کی دلیل یہ ہے:

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمٰن بن عوف اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ہمراہ گئے، وہاں آپ کے آنسو بہہ پڑے، جب لوگوں نے آپ کو روتے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا: غور سے سنو! اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں پر سزا نہیں دیتا اور نہ دل کے غمگین ہونے پر کسی کو سزا کا مستحق ٹھہراتا ہے بلکہ وہ اس چیز کے ساتھ عذاب دیتا ہے یا رحم فرماتا ہے اور آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔

بخاری و مسلم میں اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ آپ کو غم سے روتے دیکھ کر سعد نے پوچھا: یہ کیا اے اللہ کے پیغمبر! آپ نے فرمایا: یہ وہ رحمت و مہربانی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اس پر رحمت کرتا ہے جو لوگوں پر رحمت کرتے رہتے ہیں۔

صحیح بخاری میں انس سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لخت جگر ابراہیم پر داخل ہوئے۔ اس کی جان نکل رہی تھی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، عبدالرحمٰن بن عوف کہنے لگے: اور کیا آپ بھی اے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا: اے ابن عوف! یہ تو رحمت ہے (پھر آپ کے اور آنسو نکل آئے) پھر فرمایا: آنکھ آنسو بہا رہی ہے، دل غم سے نڈھال ہے لیکن ہم اپنی زبان سے وہی الفاظ نکالیں گے جن سے ہمارا پروردگار راضی ہو۔ اے ابراہیم! ہم تیری جدائی کے ساتھ یقیناً غمگین ہیں۔

اور جن صحیح احادیث میں یہ وارد ہوا ہے کہ میت کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے اسے عذاب دیا جاتا ہے۔ ان کا مفہوم ظاہر کے مطابق نہیں ہے اور یہ مطلق نہیں ہیں بلکہ ان کا خاص معنیٰ ہے اور ان میں تاویل کی جائے گی۔ اس تاویل میں کئی اقوال ہیں۔

سب سے ظاہر اور راجح قول واللہ اعلم یہ ہے کہ ان روایات کے مطابق میت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پر رونے والوں کا اسے عذاب دیئے جانے کا باعث بننا اس صورت میں ہے جب کوئی خاص سبب ہو مثلاً میت ان کو وصیت کر کے گئی ہو کہ مجھ پر رونا۔ یا وہ مرنے والا خود ایسا کیا کرتا تھا وغیرہ اور اس رونے سے مراد عام نہیں بلکہ نوحے والا رونا مراد ہے۔

شافعی مسلک والوں کا کہنا ہے کہ میت کی موت سے پہلے اس پر رونا جائز ہے اور بعد میں بھی، لیکن صرف پہلے رونا زیادہ راجح ہے۔ جیسے کہ صحیح حدیث میں ہے: ''جب موت آ جائے تو پھر کوئی رونے والا اس پر نہ روئے'' امام شافعی اور ان کے اصحاب نے نص بیان کی ہے کہ موت کے بعد رونا مکروہ ہے اور تنزیہی طور پر اس کی کراہت ہے یعنی اس سے بچنا بہتر ہے البتہ یہ حرام نہیں ہے۔ اور انھوں نے حدیث میں آنے والی ممانعت کو کراہت پر محمول کیا ہے۔ واللہ اعلم

مصیبت میں صبر کی تاکید:

نوحہ کرنے والی پر یہ عذاب اور لعنت اس لیے ہے کہ وہ دوسروں کو جزع فزع اور گھبراہٹ کا حکم دیتی ہے اور صبر سے روکتی ہے جب کہ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ اور اس کا پیغمبر صبر کا اور ثواب کی امید رکھنے کا حکم دیتے ہیں اور جزع فزع اور اس کام پر اللہ سے ناراض ہونے سے منع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾

(البقرة : ۱۵۳)

''اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔

اس آیت کی تفسیر میں عطاءؒ نے ابن عباسؓ سے ان کا یہ قول روایت کیا ہے: اللہ کہتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہیں بے یار و مددگار نہ چھوڑوں گا۔

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا:

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ☆ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴾ (البقرة : ١٥٥ ـ ١٥٦)

''اور ہم تم کو کسی قدر خوف' بھوک کے ساتھ اور مال' جان اور پھلوں میں نقصان کے ساتھ ضرور ضرور آزمائیں گے تو جو صبر کریں گے ان کو خدا کی خوشنودی کی بشارت سنا دو۔ ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم بھی تو اللہ کا مال ہیں اور ہم بھی اسی کی طرف لوٹ جائیں گے''۔

اس آیت میں یہ بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ امتحان لینے والے اور آزمانے والے کا معاملہ کرے گا' اسے آزمانے کی ضرورت تو نہیں' کیونکہ اسے تو ہر کام کے انجام کا علم ہے' آزمایا وہ کرتا ہے جو کسی چیز کے انجام سے ناواقف ہو اور آزما آزما کر انجام تک پہنچے۔ لیکن چونکہ اللہ کو تو ہر چیز کا علم ہے اس لیے اس نے کیا آزمانا۔ البتہ وہ آزمانے والے کی طرح کا معاملہ کرے گا تو جو اس آزمائش میں صبر کا دامن پکڑے رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر کا بہترین بدلہ عطا کرے گا اور جو صبر نہ کرے گا وہ ثواب کا مستحق بھی نہ ہوگا۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ خوف سے مراد دشمن کا خوف ہے اور بھوک سے مراد قحط سالی ہے اور مالوں میں کمی سے مراد مال کا خسارے میں واقع ہو جانا' اور جانوروں کا ہلاک ہو جانا ہے' جانوں میں کمی سے مراد موت' قتل' بیماری اور بڑھاپے کا لاحق ہونا ہے' پھلوں میں کمی سے مراد ان پر آفت کا آ جانا ہے یا پہلے معمول کی طرح پھل کی پیداوار نہ ہوگی۔

پھر اس آزمائشوں کے تذکرے کے بعد اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے والوں کو بشارت سنائی کہ ان مصائب و آلام اور آفات پر جو شخص صبر کا مظاہرہ کرے گا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثواب کا وعدہ ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے والوں کی یوں تعریف کی جب ان کو کسی طرح کی مصیبت چھوٹی ہو یا بڑی' لاحق ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم بھی تو اللہ ہی کے غلام ہیں' اسی کے بندے ہیں وہ جیسے چاہے ہمارے ساتھ کرے۔ اور جس طرح یہ چیز ہم سے چلی گئی' آخر ہم نے بھی تو فنا ہو کر اور ہلاک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہو کر اسی کی طرف جانا ہے۔

اور یہ جو وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کی طرف لوٹ جائیں گے۔ حالانکہ اب بھی تو وہ اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہیں تو اس سے مراد ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اس مرحلے کی طرف لوٹ جائیں گے جہاں صرف اسی کا حکم چلے گا' کسی دوسرے کو کچھ اختیار نہ ہوگا' جب کہ اس دنیا میں تو کچھ اور لوگ بھی حکومت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن جب بندوں کی حکمرانی زائل ہو جائے گی تو حکم صرف اللہ کے پاس چلا جائے گا۔

عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کو کسی قسم کی کوئی بھی مصیبت پہنچے' اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے حتیٰ کہ اس کانٹے کی وجہ سے بھی جو اسے چبھ جائے۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

علقمہ بن مرثد بن سابط اپنے باپ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ میری مصیبت کو یاد کرے کیونکہ میری مصیبت' ہر مصیبت سے بڑی ہے۔[1] (اس طرح تمھیں اپنی مصیبت ہلکی محسوس ہوگی)

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: جب کسی شخص کا بچہ فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ تم میرے بندے کی اولاد کو قبض کر کے لائے ہو' بتاؤ کہ وہ اس موقع پر کیا کہہ رہا تھا؟ وہ کہتے ہیں کہ اللہ! وہ تیری ہی حمد بیان کر رہا تھا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. پڑھ رہا تھا۔ یہ سن کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میرے اس بندے کے لیے جنت میں ایک گھر تیار کرو اور اس کا نام ''بیت الحمد'' (حمد کا گھر) رکھو۔[2]

آپؐ نے یہ بھی فرمایا: اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جب میں اپنے کسی بندے کی اہل

---

[1] اسے طبرانی نے الکبیر میں بیان کیا ہے اور اس کی سند میں ابو بردہ عمرو بن یزید کو ابن حبان کے علاوہ باقی ائمہ نے ضعیف کہا ہے۔

[2] اسے ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دنیا میں سے اس کی محبوب ترین چیز قبض کر لیتا ہوں اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھتا ہے تو اس کے لیے میرے پاس جنت کے سوا کوئی بدلہ نہیں۔

(اسے امام بخاریؒ نے روایت کیا ہے)

آپؐ نے فرمایا: قضائے الٰہی اور فیصلہ خداوندی پر راضی رہنا آدم کے بیٹے کی سعادت مندی اور خوش بختی کی علامت ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس کے متعلق کیے ہوئے فیصلے پر اس کا ناراض ہو جانا اس کی بدبختی کی علامت ہے۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب موت کا فرشتہ مومن کی روح قبض کر لیتا ہے تو دروازے پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ گھر والوں میں شور برپا ہو چکا ہوتا ہے۔ کچھ اپنے چہروں پر تھپڑ مار رہے ہوتے ہیں' کچھ بال بکھیر رہی ہوتی ہیں' کچھ ہلاکت و تباہی کو پکار رہے ہوتے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر وہ ملک الموت (موت کا فرشتہ) کہتا ہے: یہ جزع فزع کس وجہ سے؟ اللہ کی قسم! میں نے تم میں سے کسی کی عمر کو کم نہیں کیا' تم میں سے کسی کے رزق کو نہیں چھیڑا' تم میں سے کسی کی چیز ظلماً حاصل نہیں کی۔ اگر تو تمہاری یہ ناراضگی اور شکوہ مجھ سے ہے تو بھئی میں مامور ہوں' مجھے کسی نے اس کام کا حکم دیا تھا۔ اور اگر اس میت پر تمہاری ناراضگی ہے تو اس کا کیا قصور' یہ تو بے چارہ مجبور تھا' اور اگر تمہاری یہ ناراضگی اللہ پر ہے تو تم اس کے ساتھ کفر کے مرتکب ہو رہے ہو۔ میں وقتاً فوقتاً تم سب کے پاس آتا رہوں گا اور تم میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑوں گا۔ پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اگر لوگ اس جگہ اسے دیکھ لیں اور اس کا کلام سن لیں تو اپنی میت سے غافل ہو کر اپنے اوپر رونا شروع کر دیں۔

مصیبت زدہ کو تسلی دینا:

مصیبت کے وقت کسی کو حوصلہ دلانا' تسلی دینا اور اس سے تعزیت کرنا بہت اچھا کام ہے۔

عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اس کے لیے اس کے اجر کے برابر ثواب ہوگا۔

(اسے ترمذی نے روایت کیا ہے)

ابو بردہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی لخت جگر فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جس شخص نے گم شدہ بچے والی کی تسلی دلائی اور اس کی تعزیت کی تو اسے جنت سے ایک چادر پہنائی جائے گی۔ (اس روایت کو بھی امام ترمذیؒ نے روایت کیا ہے)

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہؓ سے فرمایا: اے فاطمہ! تجھے تیرے گھر سے کون سی چیز باہر لے کر آئی؟ انہوں نے کہا: میں فلاں گھر والوں کے پاس گئی تھی' ان کی میت کے لیے میں نے رحمت کی دعا کی اور ان کی اس میت کے حوالے سے تسلی دے کر آ رہی ہوں۔ (اسے ابوداؤد اور نسائی نے حسن سند سے ذکر کیا ہے)

عمرو بن حزمؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مومن بھی اپنے بھائی کو مصیبت کے وقت تسلی دیتا ہے اور تعزیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عزت کے حلوں (لباسوں) میں سے پہنائے گا۔ (اسے ابن ماجہ نے ذکر کیا ہے)

جان رکھیے کہ تعزیت دوسرے کو صبر دلانے کا نام ہے' اس کے پاس ایسی بات کرنا جس سے اسے تسلی ہو' اس کے غم میں تخفیف ہو اور اس مصیبت کو ہلکا سمجھے اور یہ مستحب ہے کیونکہ یہ کام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر مشتمل ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں بھی داخل ہے:

﴿ وَ تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ﴾ (المائدۃ : ۲)

''نیکی اور تقوے پر ایک دوسرے کا تعاون کرو''۔

تعزیت کے دلائل میں سے یہ بہت ہی زبردست دلیل ہے۔

اور یہ بھی جان رکھیے کہ تعزیت کرنا اور صبر کا حکم دینا جس طرح دفن سے پہلے مستحب ہے اسی طرح دفن کے بعد بھی مستحب ہے۔ اصحاب شافعی کہتے ہیں کہ موت سے لے کر دفن کے تین دن بعد تک تعزیت کرنا مکروہ ہے کیونکہ تعزیت سے مصیبت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

زدہ کے دل کو سکون پہنچانا مقصود ہوتا ہے اور عام طور پر تین دن کے بعد دل کو سکون حاصل ہو جاتا ہے لہٰذا اب تین دن گزر جانے کے بعد تعزیت کرتے نہیں کہ ان کا غم نہ تازہ ہو جائے۔ ہمارے جمہور اصحاب کا یہی موقف ہے۔

ہمارے اصحاب میں سے ابو العباس کا یہ فتویٰ ہے کہ تین دن کے بعد بھی کوئی حرج نہیں بلکہ یہ سلسلہ ہمیشہ جائز رہے گا خواہ کتنا ہی وقت گزر جائے۔

امام نوویؒ کہتے ہیں: مختار اور راجح قول یہی ہے کہ تین دن کے بعد تعزیت نہ کی جائے سوائے ان دو صورتوں کے جن کو علماء نے مستثنیٰ قرار دیا ہے ایک یہ کہ جب تعزیت کرنے والا دفن کے وقت موجود نہ ہو اور وہ تین دن گزر جانے کے بعد آ پہنچے اور دوسری یہ کہ مصیبت زدہ شخص ہی اس وقت موجود نہ ہو اور تین دن کے بعد اس کی آمد ہو۔

تعزیت دفن کے بعد کرنا افضل ہے اور دفن سے پہلے تعزیت کرنا زیادہ بہتر نہیں کیونکہ اس وقت میت کے ورثاء و رشتہ دار اس کی تجہیز میں اور کفن دفن میں مشغول ہوتے ہیں۔ اور اس وجہ سے بھی کہ دفن کرنے کے بعد ان کو تنہائی زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ لیکن یہ اسی صورت میں ہے کہ جب دفن سے پہلے ان کی طرف سے زیادہ جزع فزع دیکھنے میں نہ آئے اور اگر تدفین سے قبل ہی وہ بہت گھبرائے ہوئے ہیں تو پھر ان کو تسکین دلانے کے لیے دفن سے پہلے تعزیت دینا بھی افضل ہوگا۔ واللہ اعلم

تعزیت کے لیے کسی مخصوص جگہ پر بیٹھنا مکروہ ہے کہ وہ کسی جگہ کو خاص کر لیں تاکہ تعزیت کرنے والے وہاں آ کر تعزیت کریں۔ یہ مکروہ ہے اور اچھا نہیں ہے۔

تعزیت کے لیے جو لفظ کہنے چاہئیں ان میں سے سب سے بہتر اور راجح وہ الفاظ ہیں جو صحیحین میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی روایت میں آئے ہیں: ہوا یوں کہ آپ کی ایک بیٹی نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا جان کنی کی حالت میں ہے آپ کو وہ منگوانا چاہتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام لانے والے سے کہا کہ واپس جاؤ اور اس سے کہہ دو:

((إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَ لَهُ مَا أَعْطٰى، وَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى)).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''یعنی جو چیز اللہ نے لے لی وہ اسی کی تھی اور جو کچھ اس نے دیا وہ بھی اسی کا ہے اور ہر چیز کا اس کے ہاں ایک وقت مقرر ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اس کو حکم دے کہ وہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے''۔ (پھر اسامہ بن زیدؓ نے باقی حدیث بھی ذکر کی)

اس حدیث کے متعلق امام نووی کہتے ہیں: یہ حدیث بڑے بڑے اسلامی قواعد میں سے ایک ہے' جو دین کے اصول' فروعات اور آداب کے متعلق بڑے بڑے اہم مسائل پر مشتمل ہے' تمام مصائب و آفات' پریشانیوں اور بیماریوں پر صبر کرنے کی اس میں ترغیب دی گئی ہے۔ اور بھی اس میں کئی ایک مقاصد دین موجود ہیں۔

آپؐ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ سارے کا سارا جہان اللہ ہی کی ملکیت ہے' اس نے جو چیز لی ہے وہ اس کی اپنی ہی تھی' تمہاری نہیں تھی۔ اور وہ تو تمہارے پاس عاریتاً کچھ عرصے کے لیے تھی۔ اور جو چیز وہ عطا کرتا ہے وہ اس کی ملکیت سے نہیں نکلتی بلکہ وہ بھی اسی کے تصرف میں ہے اس میں جیسے چاہے تصرف کر سکتا ہے۔ اور گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ جو چیز اللہ نے قبض کی ہے اور جسے فوت کیا ہے اس کی مقررہ مدت ختم ہو چکی تھی۔ تو اب اس کی تقدیم و تاخیر محال تھی۔ جب تم اس حقیقت کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو تو اب صبر کا دامن تھامو اور اپنی مصیبت پر ثواب کی امید رکھو۔ واللہ اعلم

صابر باپ کا واقعہ:

معاویہ بن ایاس اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک صحابی کو گم پایا اور اس کے متعلق سوال کیا تو صحابہ کرامؓ نے جواب دیا کہ اے اللہ کے پیغمبرؐ! اس کا وہ بیٹا جسے آپ نے دیکھا بھی تھا وہ فوت ہو چکا ہے۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ اس کی ملاقات کے لیے گئے اور اسے اس کے بیٹے کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ آپؐ نے اسے تسلی دی پھر فرمایا: اے فلاں شخص! ان دو چیزوں میں سے تجھے کون سی زیادہ محبوب ہے: ایک یہ کہ تو عمر بھر اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے فائدہ اٹھاتا اور وہ تجھے کما کر دیتا یا دوسری یہ کہ تو کل جنت کے جس دروازے پر بھی جائے وہ وہاں تجھے مل جائے اور تو دیکھے کہ وہ تجھ سے سبقت لے جا چکا ہے اور وہ تیرے لیے دروازہ کھول دے؟ اس نے کہا کہ اے اللہ کے نبیؐ! وہ مجھ سے سبقت لے جا کر میرے لیے جنت کا دروازہ کھولے' یہ مجھے زیادہ محبوب ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تو پھر یہ سعادت تیرے لیے ثابت ہو چکی۔ اس نے پوچھا: اے اللہ کے پیغمبرؐ! کیا یہ صرف میرے لیے خوشخبری ہے یا تمام مسلمانوں کے لیے؟ آپؐ نے فرمایا: بلکہ تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔ (اسے امام احمد نے صحیح سند سے روایت کیا ہے)

بے صبر عورت کا واقعہ:

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع قبرستان کی طرف گئے' وہاں دیکھا کہ ایک عورت ایک قبر پر گھٹنوں کے بل بیٹھی رو رہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اے اللہ کی بندی! اللہ تعالیٰ سے ڈر اور صبر کر۔ اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! میں اس لائق ہوں کیونکہ میرا بیٹا گم ہو چکا ہے' مر چکا ہے۔ آپؐ نے پھر فرمایا: اے اللہ کی بندی! اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! اگر تجھے میری طرح کی مصیبت پہنچتی تو تو مجھے معذور سمجھتا۔ آپؐ نے تیسری دفعہ پھر فرمایا: اے اللہ کی بندی! اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس نے جواب دیا: اے اللہ کے بندے! تو اپنی بات مجھے سنا چکا' اب چلا جا۔ آپؐ اس سے ہٹ کر چلے گئے۔ ایک مسلمان مرد نے اسے دیکھا تو وہ اس کے پاس آ کر کہنے لگا کہ تجھے اس بندے نے کیا کہا؟ اس عورت نے آپ کی باتیں اور اپنے جواب بتا دیئے۔ وہ کہنے لگا: کیا تو اس کو پہچانتی ہے؟ اس نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! وہ کہنے لگا: تیری بربادی' وہ تو اللہ کے رسولؐ تھے۔ یہ سن کر وہ بھاگتی بھاگتی آپ کے پاس پہنچی اور کہنے لگی: اے اللہ کے پیغمبرؐ! میں صبر کرتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: صبر پہلے صدمے کے وقت ہوتا ہے یعنی صدمے اور مصیبت کے شروع میں صبر مستحسن ہوتا ہے۔ اور بعد میں تو قدرتی طور پر ہر کسی کو صبر کرنا ہی پڑتا ہے اور تسلی ہو ہی جاتی ہے۔[1]

---

[1] اسے مفصل قصے کو ابو یعلی میں بیان کیا ہے لیکن اس کی سند میں بکر بن اسود ضعیف ہے البتہ اس کی اصل بخاری و مسلم میں انسؓ سے اختصار کے ساتھ موجود ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ام سلیم رضی اللہ عنہا کا واقعہ:

صحیح مسلم میں ایک عجیب واقعہ ہے کہ ابوطلحہ کا وہ بیٹا جو ام سلیم کے پیٹ سے تھا وہ فوت ہو گیا۔

ابوطلحہ گھر میں نہ تھے۔ ام سلیمؓ نے گھر والوں سے کہا کہ تم نے ابوطلحہ کو نہیں بتانا وہ پریشان ہوں گے میں خود ہی کسی طرح سے اسے بتا دوں گی۔ ابوطلحہؓ واپس آئے۔ اس نے شام کا کھانا پیش کیا' انھوں نے کھایا' پیا۔ پھر اس نے اپنے خاوند کے لیے ایسی زیب و زیبائش اور بناؤ سنگھار کیا کہ پہلے کبھی ایسا نہ کیا تھا۔ یہ حالت دیکھ کر ابوطلحہؓ صبر نہ کر سکے اور جماع کر لیا۔ جب ام سلیمؓ نے محسوس کیا کہ اب وہ اپنی حاجت پوری کرنے کے بعد ہر طرح کا سکون حاصل کر چکے ہیں تو کہنے لگی: اے ابوطلحہؓ! مجھے بتایئے کہ اگر کوئی شخص کسی گھر والوں کو اپنی کوئی چیز عاریتاً دے دیں اور پھر جب وہ ان سے واپس مانگیں تو کیا ان کے لیے جائز ہے کہ اسے روک لیں؟ ابوطلحہ نے کہا کہ نہیں۔ تو ام سلیمؓ کہنے لگیں: تو پھر اپنے لخت جگر کے ثواب کی بھی امید رکھیے۔ یہ سن کر ابوطلحہ کہنے لگے: تو نے مجھے کچھ نہ بتایا حتی کہ جب تیرے ساتھ اس حالت میں ملوث ہوا تو تو نے مجھے اس کی خبر سنا دی۔ اللہ کی قسم! تو صبر کرنے میں مجھ پر غالب نہیں آ سکتی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور آپ کو اس واقعے کی خبر سنا دی۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کی اس رات میں برکات نازل فرمائے۔

اندازہ کیجیے کہ ایک عورت ذات نے اپنے لختِ جگر کی موت پر کس طرح صبر کیا۔ یہ سب ایمان کی برکتیں ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: کسی شخص کو کوئی ایسی عطا اور نعمت نہیں مل سکی جو صبر سے بڑھ کر بہتر ہو اور زیادہ وسعت والی ہو۔

(اسے بخاری نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں ذکر کیا ہے)

علیؓ نے اشعث بن قیسؓ سے کہا: اگر تو مصیبت پر ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر کرے گا تو بہتر ورنہ تو اس طرح تسلی پائے جیسے جانور تسلی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حاصل کر ہی لیتے ہیں۔

ایک حکیم نے ایک مصیبت زدہ شخص کی طرف یہ پیغام لکھا: بے شک تجھ سے وہ چیز جا چکی ہے جس کے ساتھ تیرے ہاں کمی واقع ہوگئی لیکن اب وہ چیز ہرگز نہ جانے پائے جو اس کے بدلے میں تجھ پر پیش کی گئی' اور وہ اجر ہے۔

ایک اور حکمت دان کا قول ہے کہ عقلمند شخص اپنی مصیبت کے پہلے دن ہی وہ کام لیتا ہے جسے جاہل شخص پانچ دن کے بعد جا کے کرتا ہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ واقعی یہ معلوم ہو چکا ہے کہ زمانہ مصیبت زدہ کو آخر کار تسلی دے ہی دیتا ہے' اسی لیے تو رسول اکرم ﷺ نے صدمے اور مصیبت کی ابتداء ہی میں صبر کرنے کی تلقین کی ہے۔

امام شافعی کا واقعہ:

ایک دفعہ امام شافعیؒ کے پاس یہ خبر پہنچی کہ عبدالرحمٰن بن مہدی کا بیٹا فوت ہو چکا ہے جس سے عبدالرحمٰن پر شدید گھبراہٹ طاری ہو چکی ہے۔ امام شافعیؒ نے ان کی طرف یہ پیغام دے کر بھیجا: اے میرے بھائی! خود ہی اپنے آپ کو تسلی دے لو قبل اس کے کہ لوگ تجھے اس پر تسلی کرائیں اور اپنے اس کام کو قبیح اور برا سمجھ جسے تو دوسروں کے کاموں سے قبیح خیال کیا کرتا تھا' اور جان رکھ کہ سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ خوشی ختم ہو اور اجر و ثواب سے محرومی ہو تو کیا خیال ہے کہ یہ دونوں بھی جمع ہو جائیں اور گناہ بھی ذمے پڑ جائے۔ لہٰذا اے میرے بھائی! اپنا بھلائی کا حصہ پکڑ لے' جب کہ وہ تیرے قریب خود ہی آ چکا ہے پہلے اس سے کہ وہ دور چلا جائے اور پھر تو اس کو پکڑنے کے لیے اس کے پیچھے بھاگے۔ اللہ تعالیٰ تجھے مصائب کے موقع پر صبر کی توفیق دے اور ہمارے لیے اور تمہارے لیے صبر کی وجہ سے ڈھیر سارا اجر جمع فرمائے۔ پھر انھوں نے یہ شعر لکھ دیئے:

إِنِّـيْ مُـعَـزِّيْكَ لَا أَنِّـيْ عَلَى ثِقَةٍ　　مِـنَ الْـحَيَاةِ وَلٰـكِـنْ سُنَّةُ الدِّيْنِ

''بے شک میں تجھے تسلی دلا رہا ہوں' اس لیے نہیں کہ مجھے اپنی زندگی پر اعتماد ہے نہیں بلکہ یہ ہمارے دین کی سنت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَمَا الْمُعَزّٰی بِبَاقٍ بَعْدَ مَیِّتِہٖ وَ لَا الْمُعَزِّیْ وَ لَمْ عَاشَا إِلٰی حِیْنٍ

پھر نہ تو وہ شخص اپنی میت کے بعد باقی رہے گا جسے تسلی دی جا رہی ہے اور نہ تسلی دینے والا' خواہ دونوں ایک مدت تک زندہ بھی رہیں''۔

تعزیت کے انداز:

ایک دفعہ ایک شخص نے اپنے کسی بھائی کو اس کے بیٹے کی تعزیت کرتے ہوئے لکھا: بے شک اولاد جب تک زندہ رہے' اپنے والدین کے لیے غم اور فتنے کا سبب ہوتی ہے اور جب وہ اپنی اولاد کو آگے بھیج دے تو وہ رحمت وکرم کا باعث بنتی ہے۔ لہٰذا اب تو اپنے فوت ہو جانے والے غم اور فتنے پر غم نہ کھا اور جو اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنی مہربانی اور رحمت سے نوازا ہے اسے ضائع نہ کر۔

موسیٰ بن مہدی نے ابراہیم بن سلمہ کو اس کے بیٹے کی تعزیت کرتے ہوئے کہا: وہ تجھے خوش کیا کرتا تھا حالانکہ وہ آزمائش اور فتنہ تھا۔ اور اب تجھے غم میں ڈالے ہوئے ہے حالانکہ یہ رحمت و مہربانی ہے۔

ایک آدمی نے دوسرے سے یوں تعزیت کی: یقیناً وہ جو تیرے لیے آخرت میں اجر وثواب کا باعث بنے تیرے لیے اس سے بہتر ہے کہ صرف دنیا میں خوشی و مسرت کا باعث بنے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جب وہ اپنے بیٹے کی تدفین سے فارغ ہوئے تو قبر کے پاس ہی مسکرانے لگے۔ کسی نے پوچھا کہ آپ قبر پر ہی کیوں مسکرا رہے ہیں؟ تو انھوں نے کہا کہ میں شیطان کی ناک خاک آلود کر رہا ہوں۔

ابن جریج کا قول ہے کہ جو شخص اپنی مصیبت کے وقت میں اجر اور ثواب کی امید کے درپے نہیں ہوتا وہ جانوروں کی طرح آخر کار تسلی پا ہی لیتا ہے۔

حمید اعرج کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا جو اپنے بیٹے کے متعلق کہہ رہے تھے اور اس کی طرف دیکھ کر یہ لفظ بول رہے تھے: میں تجھ میں ایک بہتر ساتھی اور دوست دیکھ رہا ہوں؟ کسی نے پوچھا تو کہا کہ وہ موت ہے۔ میں اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ثواب کی امید رکھتا ہوں۔

عمر بن عبدالعزیزؒ اپنے بیٹے کے پاس اس کی جان کنی کی تکلیف کے وقت آئے اور پوچھا کہ بیٹا کیسے ہو۔ خود کو کیسا محسوس کر رہے ہو؟ اس نے کہا: میں خود کو حق میں پا رہا ہوں۔ وہ کہنے لگے: تو میرے میزان میں نیکیاں بن کر آئے' مجھے یہ زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں تیرے میزان میں آؤں۔ بیٹے نے جواب دیا: اے ابا جان! مجھے وہ چیز زیادہ محبوب ہے جسے آپ پسند کر رہے ہیں اس سے جسے میں چاہتا ہوں۔

امام شافعی کا بیٹا فوت ہو گیا تو انھوں نے یہ شعر کہا:

وَ مَا الدَّهْرُ اِلَّا هٰكَذَا فَاصْطَبِرْ لَهُ رَزِيَّةُ مَالٍ أَوْ فِرَاقُ حَبِيْبٖ

''زمانہ اسی طرح ہی ہے لہٰذا اس کے لیے صبر کیے رہو۔ کبھی مال میں اور کبھی محبوب کی جدائی''۔

عروہؒ کا واقعہ:

عروہؒ کے پاؤں میں عضو کو کھا جانے والی بیماری شروع ہو گئی تو انھوں نے اسے پنڈلی سے کٹوا دیا۔ وہ بہت بوڑھے ہو چکے تھے' کوئی ان کو رات کے وقت سہارا نہ دے سکا وہ اپنا رات کا وظیفہ اور معمول کی عبادت و دعا میں مشغول نہ ہو سکے تو انھوں نے صرف یہ کہا:

﴿ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴾ (الكهف : ٦٢)

''ہمیں اپنے اس سفر سے بہت تھکاوٹ کا سامنا کرنا پڑا ہے''۔

اور یہ شعر پڑھنے لگے:

لَعَمْرِيْ مَا أَهْوَيْتُ كَفِّيْ لِرِيْبَةٍ وَ لَا نَقَلَتْنِيْ نَحْوَ فَاحِشَةٍ رِجْلِيْ

''میری عمر کی قسم! میں نے اپنا ہاتھ کسی شک کی طرف نہ بڑھایا۔ اور نہ میرا پاؤں مجھے بے حیائی کی طرف لے کر گیا۔

وَ لَا قَادَنِيْ سَمْعِيْ وَلَا بَصَرِيْ لَهَا وَلَا دَلَّنِيْ رَأْيِيْ عَلَيْهَا وَلَا عَقْلِيْ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور نہ اس کی طرف میرے کان نے رہنمائی کی اور نہ آنکھ نے اور نہ اس پر میری رائے نے دلالت کی اور نہ عقل نے۔

وَ اَعْلَمُ اَنِّی لَمْ تُصِبْنِی مُصِیبَةٌ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا قَدْ أَصَابَتْ فَتًى قَبْلِی

اور میں جانتا ہوں کہ مجھے زمانے کی مصیبت نہیں پہنچی مگر وہ مجھ سے پہلے بھی کسی نوجوان کو پہنچ چکی تھی‘‘۔

اور پھر کہا: اگر تو نے مجھے آزمائش میں ڈالا ہے تو بہت عافیت اور آرام بھی تو عطا کیا ہے اور اگر تو نے کچھ لے لیا ہے تو بہت کچھ چھوڑ بھی دیا ہے۔ ایک عضو لے لیا اور باقی سب چھوڑ دیئے‘ ایک بیٹا لے لیا اور باقی سب چھوڑ دیئے۔ اسی رات ولید کے پاس بنوعبس قبیلے کا ایک نابینا شخص آیا۔ ولید نے اس سے اس کی آنکھوں کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ ایک دفعہ میں ایک وادی میں رات کے وقت جب سویا تو میرے خیال پوری زمین میں مجھ سے زیادہ مالدار میرے قبیلے کا کوئی شخص نہ تھا‘ اچانک سیلاب آیا اور میرے تمام مال اور اہل وعیال کو بہا لے گیا۔ صرف ایک اونٹ اور ایک بچہ محفوظ رہا۔ وہ اونٹ بہت سخت مزاج تھا۔ وہ بھاگ اٹھا۔ میں اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ ابھی میں اس بچے سے تھوڑا دور ہی گیا تھا کہ میں نے بچے کی آواز سنی۔ واپس پلٹا تو دیکھا کہ اونٹ نے اس بچے کو قتل کر کے اس کا سر نگل لیا ہے۔ پھر میں اسے پکڑنے کے لیے دوڑا تو اس نے مجھے اپنی ٹانگ ماری جو میرے منہ پر پڑی جس سے میرا چہرہ بھی ٹوٹ پھوٹ گیا اور میری آنکھیں ضائع ہوگئیں۔ جب میں نے صبح کی تو میرے پاس نہ بیوی تھی اور نہ اولاد نہ مال تھا اور نہ کوئی جانور باقی تھا۔ حتیٰ کہ وہ اونٹ بھی نہیں اور خود بھی آنکھوں سے معذور یعنی میں بھی صحیح سلامت نہ بچ سکا۔

ولید نے کہا کہ اسے عروہؒ کے پاس لے چلو تاکہ اسے علم ہو سکے کہ زمین میں اس سے سخت آزمائشوں والے لوگ بھی موجود ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو جب مارا گیا تو وہ یہ دعا مانگنے لگے اور خون ان کی داڑھی پر بہہ رہا تھا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَعِیْنُ بِكَ عَلَیْهِمْ وَ اَسْتَعِیْنُكَ عَلٰی جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ، وَ أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ عَلٰی مَا أَبْتَلَیْتَنِ.

''اللہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو پاک ہے، میں ہی ظالم ہوں، اے اللہ! میں ان کے خلاف تیری مدد کا طالب ہوں، اور میں تجھ سے اپنے ہر معاملے میں مدد چاہتا ہوں اور جس آزمائش میں تو نے مجھے ڈالا ہے اس پر صبر کا تجھ سے سوالی ہوں''۔

ایک عورت کا واقعہ:

مدائنی کہتے ہیں کہ میں نے ایک گاؤں میں ایسی عورت دیکھی کہ جس سے خوشنما جلد اور حسین چہرہ کبھی نظر میں نہ آیا تھا۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! اس نے تجھے بہت اعتدال اور خوشی و مسرت عطا کی ہے۔ وہ کہنے لگی: ہرگز نہیں! اللہ کی قسم! میں تو طرح طرح کے نئے سے نئے غم اور فکر میں مبتلا کی گئی ہوں۔ میں ابھی تجھے تفصیل بتاتی ہوں۔ میرا ایک خاوند تھا، اس سے میرے دو لڑکے تھے، عیدالاضحیٰ کے دن ان بچوں کے باپ نے ایک بکری ذبح کی، دونوں بچے پاس کھیل رہے تھے بڑے لڑکے نے اپنے چھوٹے بھائی سے کہا: کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے دکھلاؤں کہ میرے ابو نے بکری کیسے ذبح کی، اس نے کہا: ہاں! یوں اس نے چھوٹے بھائی کو ذبح کر دیا۔ جب اس نے بھائی کا خون دیکھا تو گھبرا کر پہاڑ کی طرف بھاگ اٹھا اسے ایک بھیڑیئے نے کھالیا۔ میرا خاوند اس کی تلاش میں نکلا تو راستہ بھول گیا اور پیاسا بلک بلک کر مر گیا، اب میں زمانے کے ہاتھ میں اکیلی تنہا رہ گئی ہوں۔ میں نے اس سے کہا: تو نے پھر کیسے صبر کیا؟ اس نے کہا: اگر وہ رہتا تو میں اس کے لیے ہوتی۔ لیکن یہ ایک زخم لگا تھا جو آخر مندمل ہو کر ختم ہو گیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کے میری امت میں سے دو پیش رو (بلوغت سے پہلے فوت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہونے والے بچے) ہوئے وہ جنت میں جائے گا۔ یہ سن کر عائشہؓ کہنے لگیں: آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں' جس کا ایک پیش رو ہو؟ آپؐ نے فرمایا: جس کا ایک ہو وہ بھی جنتی ہے اے (امت کی خیر خواہی اور آسانی کے سوالات کی) توفیق دی ہوئی عورت! میں نے کہا: آپ کی امت میں سے جس کا کوئی پیش رو نہ ہوا تو؟ آپؐ نے فرمایا: میں ان کا پیش رو ہوں گا کیونکہ ان کو میرے جیسی مصیبت نہیں پہنچی۔[1]

ابو عبیدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنی اولاد میں سے تین بچے آگے بھیجے جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں تو وہ آگ سے اس کا بچاؤ اور رکاوٹ ہوں گے۔ ابو درداءؓ نے کہا کہ میں نے تو دو کو آگے بھیجا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: دو بھی سید القراء ابی بن کعبؓ کہنے لگے کہ میں نے تو صرف ایک کو آگے بھیجا ہے آپؐ نے فرمایا: ایک بھی آگ سے بچائے گا۔ لیکن یہ اس وقت ہوگا جب صدمے کے شروع میں صبر کیا گیا ہو۔[2]

ابراہیمؒ حربی کا بیٹا:

وکیع کہتے ہیں کہ ابراہیم حربی کا ایک بیٹا بڑا ہونہار تھا' دس سال کی عمر تھی' پورا قرآن مجید حفظ کر چکا تھا' فقہ و حدیث میں سے بہت کچھ حاصل کر چکا تھا وہ فوت ہو گیا۔ میں اس کی تعزیت کے لیے آیا تو انھوں نے کہا: میں اس بیٹے کی موت کا خواہشمند تھا۔ میں نے کہا: اے ابو اسحاق! تو دنیا کا چوٹی کا عالم ہے' تو ایسی عجیب بات کہہ رہا ہے؟ اس عمدہ اور شریف النفس بچے نے قرآن حفظ کیا اور فقہ و حدیث میں کافی عبور حاصل کیا۔

ابو اسحاق ابراہیم حربی کہنے لگے: ہاں! میں نے ایک خواب دیکھا' یوں لگا

---

[1] اسے ترمذی نے روایت کر کے حسن قرار دیا ہے۔

[2] اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور منذری نے اس کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے اور اس کے آخر میں صدمے والے الفاظ بھی نہیں ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جیسے قیامت قائم ہو چکی ہے اور کچھ بچوں کے ہاتھوں میں پانی کے مٹکے ہیں۔ وہ لوگوں کے سامنے آ کر ان کو پانی پلا رہے ہیں' دن بھی انتہائی شدت کی گرمی والا ہے' میں نے ایک بچے سے کہا کہ بیٹا! مجھے بھی پانی پلاؤ۔ اس نے میری طرف دیکھا اور مجھے کہنے لگا: آپ تو میرے باپ نہیں ہیں۔ میں نے کہا: تم ہو کون؟ اس نے جواب دیا کہ ہم وہ بچے ہیں جو اسلام میں فوت ہو گئے اور اپنے والدین کو پیچھے چھوڑ آئے' آج ہم ان کا استقبال کر رہے ہیں' ان کے سامنے آ کر ان کو پانی پلا رہے ہیں۔

ابو اسحاق حربی کہتے ہیں کہ اس وقت میرے دل میں بھی اس کی موت کی تمنا پیدا ہوئی تھی۔

امام مسلم نے ابو حسانؒ سے روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے کہا کہ آج ہمیں ایسی حدیث سنائیے جس کے ساتھ ہمارے دل ہمارے مردوں کی طرف سے خوشی اور فرحت محسوس کریں۔ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ پھر انھوں نے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے چھوٹے بچے جنت میں ان کیڑوں کی طرح ہوں گے جو سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں اور پانی ہی میں رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک اٹھے گا اور اپنے باپ سے ملے گا یا والدین سے ملے گا پھر اس کے کپڑے سے پکڑ کر یا اس کے ہاتھ سے پکڑ کر اس وقت تک رکے گا نہیں جب تک اسے جنت میں نہ داخل کر دے۔

مالک بن دینار کا قصہ:

مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میں شروع شروع میں کھیل تماشے اور شراب نوشی کا بہت عادی تھا۔ میں نے ایک لونڈی خرید کر اسے لونڈی بنایا۔ اس سے مباشرت کرتا رہا' اس نے میرے لیے ایک بیٹی کو جنم دیا جس سے مجھے شدید محبت تھی۔ وہ بڑھتی گئی' پہلے رینگنے لگی پھر چلنے لگی' جب میں شراب پینے کے لیے بیٹھتا وہ آ کر مجھے کھینچتی' اسے پکڑتی اور اسے میرے سامنے گرا دیتی۔ جب وہ دو سال کی عمر کو پہنچی تو فوت ہو گئی' میں اس کے غم سے نڈھال ہو گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جب شعبان کے نصف کی رات ہوئی تو میں سو گیا' شراب سے مست ہو چکا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے قیامت قائم ہو چکی ہے' میں اپنی قبر سے نکل آیا ہوں۔ اچانک ایک بہت بڑے اژدھے کو دیکھا کہ وہ میرے پیچھے مجھے کھانے کے لیے دوڑ رہا ہے۔ میں ڈر کر بھاگا اور وہ میرے پیچھے بھاگا' میں جب بھی تیز ہوتا وہ بھی اسی طرح تیز بھاگتا' میرا خوف مسلسل بڑھ رہا تھا' میں بھاگتے بھاگتے ایک راستے سے گزر رہا تھا کہ وہاں ایک صاف کپڑوں والے کمزور سے بزرگ کو دیکھا۔ میں نے کہا: اے بزرگوار! اللہ کے لیے مجھے اس اژدھے سے بچائیے جو مجھے کھانے اور ہلاک کرنے کے لیے دوڑ رہا ہے' اس نے کہا: بیٹا! میں بہت ضعیف ہوں' اور یہ مجھ سے کہیں طاقتور ہے اور مجھ میں تو کوئی طاقت ہی نہیں' لیکن تو بھاگتا رہ شاید کہیں اللہ تعالیٰ تجھے اس سے نجات دے۔ میں زور سے پھر بھاگنے لگا اور وہ میرے پیچھے پیچھے لگا رہا۔ ادھر میں آگ کے طبقات کو دیکھنے لگا' آگ جوش مار رہی تھی قریب تھا کہ میں اس میں گر ہی جاتا کہ اچانک کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: تو میرے یعنی آگ والوں میں سے نہیں ہے۔ میں پھر واپس بھاگا' وہ اژدھا میرے پیچھے لگا رہا۔ میری نگاہ ایک بہت روشن پہاڑ کی طرف اٹھ گئی' اس میں طاقچے' دروازے اور پردے نظر آ رہے تھے۔ اچانک کسی کی آواز آئی جو کہہ رہا تھا کہ اس مصیبت زدہ کو پکڑ لو پہلے اس سے کہ کہیں اس کا دشمن اژدھا اس تک پہنچ پائے' اس کے دروازے کھل گئے' پردے اٹھا دیئے گئے اور اس میں سے چاند کی طرح نورانی چہروں والے بچوں نے میری طرف جھانکا' کیا دیکھتا ہوں کہ میری وہ بیٹی ان میں موجود ہے۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو وہ نور کی ایک گول سی چیز میں بیٹھ کر میرے پاس آ گئی' اس نے اژدھے کو اپنا دایاں ہاتھ مارا تو وہ مڑ کر بھاگ گیا۔ وہ میری گود میں بیٹھ کر کہنے لگی:

﴿ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ﴾

(الحدید : ١٦)

"اے ابو جان! کیا ابھی بھی ایمان والوں کے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ ذکر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الٰہی اور نازل شدہ حق کے لیے ان کے دل ڈر جائیں''۔

میں نے کہا: بیٹی! کیا تم قرآن کو پہچانتی ہو؟ اس نے جواب دیا: ہم تم سے زیادہ اسے پہچانتے ہیں۔ میں نے پوچھا: بیٹی! تم یہاں کیا کرتی ہو؟ اس نے کہا ہم مسلمانوں کے وہ بچے ہیں جو بچپن میں فوت ہو گئے' ہم قیامت کے دن تک یہیں رہیں گے۔ ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں کہ تم ہمارے پاس آؤ۔

میں نے پوچھا: بیٹی! یہ اژدھا کہاں سے آیا جو مجھے بھگاتا رہا اور مجھے ہلاک کرنے کے درپے تھا؟ اس نے کہا: ابو جان! یہ آپ کا وہ برا عمل ہے جسے آپ مضبوط کرتے چلے آ رہے ہیں' میں نے پوچھا کہ وہ کمزور سا بزرگ کون تھا جسے میں نے راستے میں دیکھا: اس نے کہا: یہ آپ کا کچھ نیک عمل تھا جسے آپ بہت کمزور کر چکے ہیں' حتی کہ اس میں برے اعمال کے ساتھ مقابلے کی طاقت بھی نہیں ہے۔ اس لیے آپ اللہ کی طرف توبہ کیجیے اور ہلاک ہونے والوں میں شامل نہ ہوئیے پھر یہ کہہ کر وہ میرے پاس سے اٹھ کر چلی گئی۔

مالک بن دینار کہتے ہیں: پھر میری آنکھ کھل گئی تو میں نے فوراً اللہ کی طرف توبہ کر لی۔

غور کیجیے کہ یہ اس اولاد کی برکت ہے جو بچپن میں فوت ہو جائے خواہ مذکر ہو یا مؤنث ہو اور ان کے ساتھ والدین کو آخرت میں اس صورت میں فائدہ ہوگا جب وہ ان کی وفات پر صبر کرتے رہیں اور ثواب کے لیے پر امید رہیں۔ اور اَلْحَمْدُلِلّٰہِ پڑھ کر اِنَّـا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. کا ورد کرتے رہیں۔ تاکہ ان کو وہ کچھ حاصل ہو جو اللہ نے وعدہ کیا ہے اور فرمایا ہے:

﴿ بَشِّـرِ الصَّابِرِیْنَ ☆ الَّـذِیْـنَ اِذَا اَصَابَتْـهُـمْ مُّـصِیْبَةٌ قَـالُـوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ☆ اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِـمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِـمْ وَ رَحْمَةٌ وَّ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴾ (البقرۃ: ۱۵۵۔۱۵۷)

''صبر کرنے والوں کو رضائے الٰہی کی خوشخبری سنا دو۔ ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم بھی تو خدا ہی کا مال ہیں اور اسی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

طرف ہم نے بھی لوٹ کر جانا ہے۔ یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی ہدایت یافتہ لوگ ہیں''۔

ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی بھی بندے کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو دو وجوہات میں سے ایک کی بنا پر ہوتی ہے: یا تو کسی گناہ کی وجہ سے وہ آتی ہے جسے اللہ تعالیٰ اس مصیبت کے بغیر معاف نہ کرتا۔ یا کسی درجے پر پہنچانے کے لیے کہ جہاں اس مصیبت کے بغیر اللہ اسے نہ پہنچاتا۔

سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس امت کو مصیبت کے وقت اللہ نے وہ کچھ عطا کیا جو ان سے پہلے آنے والے انبیاء کو بھی نہیں مل سکا۔ اور وہ یہ کلمہ ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. اور اگر کسی نبی کو یہ کلمہ ملتا تو یعقوب کو عطا کیا جاتا لیکن انھوں نے یہ کہا:

﴿يَا اَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ﴾ (یوسف : ٨٤) ''ہائے افسوس! یوسف پر''۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے مصیبت کے وقت ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنْ مُّصِيْبَتِیْ وَ اَخْلِفْ لِیْ خَيْرًا مِّنْهَا'' یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے بہتر بدلہ عطا فرما دیتا ہے۔ اور اس دعا کا ترجمہ یہ ہے: ہم بھی اللہ کے لیے ہیں اور ہم نے بھی اس کی طرف لوٹ جانا ہے۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت سے پناہ دے اور اس سے بہتر نعم البدل عطا فرما۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب میرے خاوند ابوسلمہؓ فوت ہو گئے تو میں سوچنے لگی کہ بھلا ابوسلمہ سے کون بہتر ہو سکتا ہے۔ میں اسے پڑھتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوسلمہؓ کے بدلے میں رسول اللہ ﷺ جیسا خاوند عطا فرما دیا۔ (یہ مسلم کی روایت ہے)

شعبی کہتے ہیں کہ شریح کہا کرتے تھے: مجھے ایک مصیبت پہنچے تو میں چار دفعہ اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں۔ ایک حمد اور شکر یہ اس لیے کہ اس سے بڑی مصیبت نہ آئی' ایک حمد اس لیے کہ اس پر صبر کی توفیق دی۔ ایک حمد اس لیے کہ مجھے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کی توفیق دی تاکہ میں ثواب کی امید رکھوں۔ اور ایک حمد اس لیے کرتا ہوں کہ اس نے یہ مصیبت میرے دین میں نازل نہ کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا کہ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ تو اس کا معنی ہے یہی وہ لوگ ہیں، جن کو ہدایت دی گئی یا تو اِنَّا لِلّٰهِ کا کلمہ پڑھنے کی یا جنت اور ثواب کی راہ کی طرف ہدایت کی گئی۔

سعید بن مسیبؒ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے فرمایا: عدلان (دو برابر کی چیزیں) بھی بہت اچھے ہیں اور ''علاوۃ'' بھی بہت اچھا ہے۔ ''عدلان'' کہتے ہیں پالان پر دونوں جانب رکھا جانے والا برابر برابر بوجھ اور ''علاوۃ'' کہتے ہیں بوجھ لادنے کے بعد لٹکائی جانے والی زائد چیز کو۔ تو عمرؓ نے فرمایا کہ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ اس آیت میں دو برابر کی بہترین چیزیں بیان ہوئی ہیں یعنی ''صَلَوَاتٌ'' اور ''رَحْمَةٌ'' اور اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ میں ایک زائد خوشخبری بتائی گئی یعنی ''اَلْمُهْتَدُوْنَ''۔

اسلام میں نوحہ کی ممانعت:

جب کوئی شخص مصیبت کے موقع پر ہلاکت و بربادی کو پکارے یا رخسار پیٹے یا گریبان چاک کرے یا بال پراگندہ کرے، یا بال مونڈھے یا کاٹ دے یا نوچنے لگے تو اس پر اللہ بھی ناراض ہو جاتا ہے اور اس پر لعنت واقع ہو جاتی ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

یہ بھی مروی ہے کہ اپنی ران پر مصیبت کے وقت ہاتھ مارنا بھی اجر ضائع کر دیتا ہے۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ جو شخص مصیبت میں مبتلا ہو کر کپڑے پھاڑے، رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے یا بال نوچے تو گویا اس نے نیزہ پکڑ کر رب سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ یہ پیچھے بیان ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے رونے اور دل کے غمگین ہونے پر عذاب نہیں دیتا بلکہ زبان کے ساتھ ندبہ اور نوحہ کرنے سے سزا کا مستحق بنتا ہے۔ اور یہ بھی بیان ہو چکا ہے کہ میت کو اس پر ہونے والے نوحے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے جب نوحہ کرنے والی یہ کہتی ہے ہائے میرا بازو! ہائے میرا مددگار! ہائے مجھے کپڑے پہنانے والا، تو میت کو پکڑ کر کہا جاتا ہے کیا تو اس کا بازو تھا؟ کیا تو اس کا مددگار تھا؟ کیا تو اس کو کپڑے پہنانے والا تھا؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بہر حال نوحہ کرنا سخت حرام ہے کیونکہ یہ غم کو بھڑکاتا ہے اور صبر سے روکتا ہے اور اس میں قضائے الٰہی اور حکم خداوندی کو تسلیم کرنے اور حکم الٰہی کے لیے مطیع ہونے کی مخالفت پائی جاتی ہے۔

نوحہ کروانے والوں کے لئے مقام عبرت:

صالح مریؒ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں جمعے کی رات قبرستان کے درمیان تھا کہ مجھے نیند آ گئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ قبریں پھٹ چکی ہیں' ان سے مردے نکل رہے ہیں' حلقے حلقے بن کر بیٹھ رہے ہیں' ان پر ڈھانپنے والے پردے اتر رہے ہیں' اور ان میں ایک نوجوان کو ان سب کے درمیان میں طرح طرح کا عذاب دیا جا رہا ہے۔

صالح مری کہتے ہیں کہ میں اس کی طرف بڑھا اور کہا: اے نوجوان! کیا وجہ ہے کہ سب میں سے تو اکیلا اس عذاب میں مبتلا ہے؟ وہ کہنے لگا: اے صالح! تجھے اللہ کا واسطہ میں تجھے جو حکم دوں تو نے اسے آگے پہنچانا ہے اور میری اس امانت کو ادا کرنا ہے اور میری غربت پر رحم کرنا ہے۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے میرے اس عذاب کو مجھ سے ہٹا دے۔ میں جب فوت ہوا تھا تو میری والدہ نے نوحہ وندبہ کرنے والی عورتوں کو جمع کیا جو روزانہ مجھ پر نوحہ کرتی ہیں۔ واویلا کرتی ہیں۔ مجھے اسی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے' آگ میرے دائیں' بائیں' آگے اور پیچھے ہر جانب ہے جس کا سبب میری ماں کی بری باتیں ہیں۔ اللہ اسے میری طرف سے اچھا صلہ نہ دے۔ پھر وہ رونے لگا حتی کہ میری آنکھوں سے بھی آنسو اُمڈ آئے۔ پھر اس نے کہا: اے صالح! تجھے اللہ کا واسطہ تو ضرور اس کے پاس جا' وہ فلاں مکان میں رہتی ہے' اس نے اپنے مکان کی نشانیاں بتا دیں۔ پھر کہنے لگا کہ اسے کہنا کہ تو اپنے بیٹے کو کیوں عذاب دلوا رہی ہے اے میری ماں! تو نے میری تربیت کی اور برائیوں سے بچایا۔ جب میں مر گیا تو مجھے عذاب میں پہنچایا۔ اے میری ماں! اگر تو مجھے دیکھ لے کہ طوق میری گردن میں ہیں' بیڑیاں میرے پاؤں میں ہیں' عذاب کے فرشتے مجھے مارتے بھی ہیں اور ڈانٹتے بھی ہیں' اگر تو میری بری حالت دیکھ لے تو تو ضرور مجھ پر رحم کرے۔ اگر تو نے اپنا یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نوحہ نہ چھوڑا تو جس دن ایک آسمان دوسرے آسمان سے پھٹے گا اس دن اللہ میرے اور تیرے درمیان فیصلہ کرے گا۔ تمام مخلوقات فیصلوں کے لیے جمع ہوگی۔

صالح کہتے ہیں کہ میں گھبرایا ہوا بیدار ہوا' میں فجر کے وقت تک وہیں قلق و اضطراب اور پریشان کن حالت میں ٹھہرا رہا' جب صبح ہوئی تو میں شہر میں داخل ہو گیا اور میری منزل مقصود اس نوجوان بچے کی ماں کا گھر تھا' میں انہی سوچوں میں پوچھتا پوچھتا آخر اس گھر تک پہنچ گیا' وہاں عجیب ہی منظر دیکھا' دروازہ سیاہ کیا ہوا ہے' گھر سے نوحہ کرنے والی عورتوں کی آوازیں باہر آ رہی ہیں' میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک بوڑھی عورت میری طرف آئی اور کہنے لگی: بیٹا! کیا چاہیے۔ میں نے کہا کہ میں نے اس نوجوان کی ماں سے ملاقات کرنی ہے جو فوت ہوا ہے۔ وہ کہنے لگی۔ بیٹا تو نے اسے کیا کہنا ہے وہ تو اپنے غم میں نڈھال گم سم بیٹھی ہے۔ میں نے کہا کہ آپ اسے میرے پاس بھیج دیجیے۔ میرے پاس اس کے بیٹے کا پیغام ہے۔ وہ اندر گئی اور اسے بتلا دیا۔ وہ ماں باہر آئی۔ اس کے کپڑے سیاہ تھے رونے کی وجہ سے اور تھپڑ مارنے کی وجہ سے اس کا چہرہ بھی سیاہ ہو چکا تھا۔ اس نے پوچھا: بیٹا تو کون ہے۔

میں نے کہا کہ میں صالح مری ہوں۔ پچھلی رات تیرے بیٹے کے ساتھ یہ فلاں فلاں معاملہ ہوا۔ میں نے اسے عذاب میں دیکھا' اور وہ کہہ رہا تھا: اے میری ماں تو نے میری تربیت کی' اور مجھے برائیوں سے بچایا اور جب مر گیا تو عذاب میں پہنچایا۔ اگر تو نے اپنا یہ کام نہ چھوڑا تو آسمانوں کے پھٹنے کے دن اللہ میرا اور تیرا فیصلہ کرے گا۔ یہ سن کر ماں پر غشی طاری ہوگئی اور وہ نیچے گر گئی۔ جب اسے افاقہ ہوا تو خوب روئی۔ اے میرے لخت جگر! تیری یہ حالت مجھ پر بہت دشوار اور گراں ہے۔ اگر مجھے اس کا پہلے علم ہو جاتا تو میں ایسا نہ کرتی۔ میں اس کام سے اللہ کی طرف توبہ کرتی ہوں۔

پھر وہ اندر داخل ہوئی' نوحہ کرنے والی عورتوں کو منع کر دیا اور کپڑے تبدیل کر لیے اور مجھے درہموں سے بھری ہوئی ایک تھیلی پکڑا دی۔ اور کہنے لگی: اے صالح! اس رقم کو میرے بیٹے کی طرف سے صدقہ کر دینا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صالح کہتے ہیں کہ میں اس سے الوداع ہوا' اس کے لیے دعا کی اور واپس آ کر اس کے بیٹے کی طرف سے وہ درہم صدقہ کر دیئے۔ جب اگلے جمعے کی رات آئی تو میں اپنے معمول کے مطابق قبرستان میں آیا اور وہیں سو رہا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہی پہلے والا منظر ہے قبروں والے باہر نکل کر پہلے کی طرح بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور ان پر پردے آ رہے ہیں۔ ادھر وہی نوجوان ہنستا مسکراتا ہوا خوش نظر آ رہا ہے اس کے پاس بھی ایک پردہ اور تحفہ سا آیا اور اس نے اسے پکڑ لیا۔ جب اس کی نگاہ مجھ پر پڑی تو میرے پاس آ کر کہنے لگا: اے صالح! اللہ تعالیٰ تجھے میری طرف سے بہت زیادہ صلہ عطا فرمائے' اللہ تعالیٰ نے مجھ سے عذاب کی تخفیف کر دی۔ اور یہ اس وقت ہوا جب میری ماں نے نوحہ ترک کیا۔ اور اس کا میری طرف سے کیا ہوا صدقہ میرے پاس آیا۔

صالح کہتے ہیں کہ میں نے اس سے پوچھا: یہ پردے سے کیا چیزیں ہیں؟ اس نے کہا کہ یہ وہ تحفے ہیں جن کو زندہ لوگ اپنے مردوں کی طرف صدقہ خیرات اور قراءت و دعا کی صورت میں بھیجتے ہیں۔ ہر جمعے کی رات کو ایسا کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ فلاں کا ہدیہ اور تحفہ تیری طرف آیا ہے۔ اب تو میری ماں کے پاس جا اور اسے میری طرف سے سلام کہہ اور اسے کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ اسے میری طرف سے بہترین صلہ عطا فرمائے۔ اس کا میری طرف سے کیا ہوا صدقہ میرے پاس پہنچ چکا ہے اور تو بھی جلد ہی میرے پاس آنے والی ہے اس لیے خوب تیاری رکھ۔

صالح کہتے ہیں کہ میری آنکھ کھلی تو میں کچھ دنوں کے بعد اس نوجوان کی ماں کے گھر آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ دروازے کے پاس ایک نعش رکھی ہوئی ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ اس نوجوان کی والدہ ہے۔ میں اس کے جنازے میں شریک ہوا۔ اسے اس کے بیٹے کے ایک جانب اس قبرستان میں دفن کیا اور دونوں کے لیے دعا کر کے میں واپس لوٹ آیا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حالت اسلام میں موت عطا فرمائے۔ ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ ملائے' اور آگ سے محفوظ فرمائے۔ وہ بہت فیاض اور سخی ہے اور بہت شفقت و رحمت فرمانے والی ذات ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۵۰:

بغاوت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ (الشوریٰ : ٤٢)

''الزام اور گناہ تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق بغاوت وسرکشی کرتے ہیں' انہی کے لیے دردناک عذاب ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ عاجزی اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی شخص کسی پر بغاوت وسرکشی نہ کرے اور کوئی آدمی کسی پر فخر نہ کرے[1] (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

اور آپؐ نے فرمایا: بغاوت وسرکشی اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ اس بات کا زیادہ لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے کرنے والے کو دنیا میں بھی جلد سزا دے اور آخرت میں بھی اس کے لیے سزا ذخیرہ رکھے[2] اللہ تعالیٰ نے قارون کو اسی وقت زمین میں دھنسا دیا جب اس نے اپنی قوم پر سرکشی کی اللہ نے اس کے متعلق فرمایا:

﴿ إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ...... وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُنتَصِرِينَ ﴾ (القصص : ٧٦-٨١)

''قارون موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا تو اس نے ان پر سرکشی کی...... (اس آیت سے لے کر یہاں تک) وہ بدلہ نہ لے سکا''۔

---

[1] اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے عیاض بن حمارؓ سے روایت کیا ہے۔

[2] اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے' ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا اور حاکم نے کہا کہ یہ ابوبکرؓ سے صحیح سند سے مروی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ابن جوزیؒ کے اقوال:

ابن جوزیؒ بیان کرتے ہیں کہ قارون نے کیا بغاوت کی اس کے متعلق پانچ اقوال ہیں:

1. اس نے ایک فاحشہ عورت کو رقم دے کر آمادہ کیا کہ موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگائے کہ انھوں نے میرے ساتھ زنا کیا ہے۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس سے قسم طلب کی تو اس نے اپنا قارون والا معاملہ ظاہر کر دیا اور اس کام کو قارون کی بغاوت شمار کیا گیا۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔
2. اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کر کے بغاوت کی۔ یہ ضحاک رحمہ اللہ کا قول ہے۔
3. قتادہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اس نے کفر کے ساتھ بغاوت کی۔
4. اس نے اپنے کپڑے کو ٹخنوں سے ایک بالشت نیچے لٹکایا تھا۔ یہ عطاء خراسانی کا قول ہے۔
5. یہ فرعون کی خدمت کرتا تھا اور اپنی قوم بنی اسرائیل کے ساتھ ظلم و تعدی سے پیش آتا تھا۔ یہ ماوردیؒ کا قول ہے۔

پھر اللہ نے فرمایا:

﴿ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ الْاَرْضَ ﴾

''ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا''۔

جب قارون نے اس فاحشہ کو موسیٰ علیہ السلام پر تہمت کا حکم دیا اور موسیٰ علیہ السلام کو اس کا علم ہوا تو ان کا غضب اور غصہ انتہاء کو پہنچ گیا انھوں نے قارون کے خلاف بددعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ میں نے زمین کو حکم دے دیا ہے کہ تیری اطاعت کرے لہٰذا اسے حکم دے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے زمین! اسے پکڑ لے۔ زمین نے اسے پکڑ لیا حتیٰ کہ اس کا تخت اور چارپائی زمین میں غائب ہو گئی' جب قارون نے یہ معاملہ دیکھا تو موسیٰ علیہ السلام سے رحم کی بھیک مانگنے لگا۔ انھوں نے پھر کہا: زمین! اسے پکڑ لے۔ اس نے اسے اور پکڑ لیا حتیٰ کہ اس کے قدم غائب ہو گئے' آپ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مسلسل کہتے رہے کہ اے زمین اسے پکڑ لے حتی کہ وہ سارے کا سارا اس میں غائب ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی بھیجی: اے موسیٰ! میری عزت اور میری جلالت کی قسم! اگر وہ مجھ سے مدد مانگتا تو میں اس کی ضرور مدد کرتا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ زمین اسے دھنساتی چلی گئی حتی کہ وہ آخری زمین تک جا پہنچا۔

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اسے ہر دن اس کے قد کے برابر دھنسایا جاتا ہے۔

مقاتل کہتے ہیں کہ جب قارون ہلاک ہو گیا تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اس کا مال اور گھر حاصل کرنے کے لیے اسے ہلاک کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے گھر اور مال کو بھی تین دن بعد زمین میں دھنسا دیا۔ اللہ نے فرمایا:

﴿فَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِينَ﴾

(القصص : ٨١)

"کوئی جماعت اس کو اللہ سے بچانے کے لیے اس کی مدد نہ کر سکی اور نہ وہ بدلہ لے سکا"۔ (اور نہ اس عذاب کو ٹال سکا)

اے اللہ! تو جب قبول کر لیتا ہے تو سلامتی عطا کرتا ہے، جب اعراض کرتا ہے تو بے یار و مددگار چھوڑتا ہے، جب توفیق دیتا ہے تو الہام کرتا ہے اور جب بے یار و مددگار چھوڑتا ہے تو اسے متہم کر دیتا ہے، گناہ میں ملوث کر دیتا ہے۔

اے اللہ! ہمارے گناہوں کے اندھیرے اور ظلمت و تاریکی کو اپنی معرفت و ہدایت کے نور سے دور ہٹا دے، ہمیں ان لوگوں میں بنا جن پر تو متوجہ ہوتا ہے، اپنے غیر سے ہمارا اعراض کرا اور ہمارے لیے، ہمارے والدین کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے مغفرت فرما۔ آمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۵۱:

غلام، لونڈی، بیوی، جانور اور ضعیف پر ظلم اور دست درازی

ان لوگوں پر ظلم کرنا کبیرہ گناہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کا حکم دیا۔ اللہ نے فرمایا:

﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴾ (النساء : ٣٦)

''اور خدا ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ' قرابت والوں' یتیموں' مسکینوں' رشتہ دار ہمسایوں' اجنبی ہمسایوں' رفقائے پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والوں) مسافروں اور جو لوگ تمہاری ملکیت میں ہوں سب کے ساتھ حسن سلوک اختیار کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر و فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا''۔

وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا: کی تفسیر میں واحدی نے معاذ بن جبلؓ کی یہ روایت پیش کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایک گدھے پر سوار تھا۔ آپؐ نے فرمایا: اے معاذ! میں نے کہا: لبيك و سعديك (یعنی میں حاضر ہوں اور فرمانبردار ہوں) اے اللہ کے رسولؐ! پھر آپؐ نے پوچھا: کیا تجھے معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے اور اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا پیغمبرؐ ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بندوں کے ذمے یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ مقرر کریں اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ جس شخص نے اللہ کے ساتھ کچھ شرک نہیں کیا وہ اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عذاب نہ دے۔ (یہ بخاری ومسلم کی روایت ہے)

ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: اے اللہ کے نبیؐ! مجھے کچھ وصیت کیجیے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا خواہ تجھے کاٹ دیا جائے اور جلا دیا جائے' نماز کو اس کے وقت سے نہ چھوڑ کیونکہ یہ اللہ کا ذمہ ہے۔ اور شراب نہ پی کیونکہ یہ ہر برائی کی چابی ہے۔

رشتہ داروں اور ہمسایوں سے حسن سلوک:

وَ بِالْوَالِدَیْنِ إِحْسَانًا: سے یہ مراد ہے کہ والدین کے ساتھ نیکی کرو' ان کے ساتھ نرم پہلو اور نرم رویہ اختیار کرو' ان کو سخت جواب نہ دو' ان کو تیز نگاہوں سے گھور کر نہ دیکھو' ان کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرو' بلکہ ان کے سامنے یوں ہو جاؤ جیسے غلام اپنے آقا کے سامنے ہوتا ہے' ان کے سامنے اپنی حیثیت ختم کر دو۔

وَ بِذِی الْقُرْبٰی: رشتہ داروں سے حسن سلوک یہ ہے کہ ان سے صلہ رحمی کی جائے اور نرم انداز سے پیش آیا جائے۔

وَالْیَتٰمٰی: یتیموں سے نرم رویہ رکھو' ان کو اپنے قریب کرو اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرو۔

وَالْمَسَاکِیْنِ: مساکین اور محتاجوں کو وسعت کے مطابق تھوڑا بہت مال دو یا اچھے انداز میں واپس کرو۔

وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی: جو پڑوسی تیرا رشتہ دار ہو اس کے تجھ پر تین حق ہیں: ❶ رشتہ داری کا۔ ❷ پڑوس کا۔ ❸ اسلام کا۔

وَالْجَارِ الْجُنُبِ: یہ وہ پڑوسی ہے جس کی تیرے ساتھ کوئی قرابت و رشتہ داری نہیں ہے۔ "رَجُلٌ جُنُبٌ" اس شخص پر بولا جاتا ہے جو اجنبی ہو اور اپنے اہل خانہ سے دور ہو۔ اسی طرح "قَوْمٌ اَجَانِبُ" (اجنبی لوگ) کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔ جنابت کا اصلی معنی ہے دوری اور بعد۔

عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے مسلسل' جبرئیلؑ پڑوسی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے متعلق وصیت کرتا ہی رہا حتیٰ کہ میں نے گمان کر لیا کہ وہ اسے عنقریب وراثت کا حقدار بھی بنا دے گا۔[1]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑوسی اپنے ہمسائے کے ساتھ قیامت کے دن چمٹ جائے گا اور شکایت لگاتے ہوئے کہے گا: اے میرے پروردگار! تو نے میرے اس بھائی پر مال کی وسعت و فراخی کی اور مجھ پر تنگی ڈالی' میں شام کو بھوکا ہی رہتا اور یہ سیر ہو کر کھاتا تھا اے اللہ! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھ سے اپنا دروازہ کیوں بند رکھا۔ اور جس چیز کو تو نے اس پر فراخ کیا تھا اس نے مجھے اس سے کیوں محروم رکھا۔

وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ: ابن عباس رضی اللہ عنہ اور مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد سفر کا ساتھی ہے۔ اس کے دو حق ہیں: ❶ پڑوس کا۔ ❷ صحبت کا (یعنی ساتھ اختیار کرنے کا)

وَابْنِ السَّبِيلِ: یہ مہمان ہوتا ہے اور اس کی مہمان نوازی واجب ہے حتی کہ وہ منزل مقصود تک پہنچ جائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد مسافر ہے۔ تو اسے اپنے ہاں جگہ بھی دے اور اسے کھانا بھی کھلا حتی کہ وہ تیرے پاس سے چلا جائے۔

وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ: اس سے غلام اور لونڈیاں مراد ہیں' ان کو بھی اچھا کھانا کھلانا چاہیے اور ان کی غلطی سے درگزر کرنا چاہیے۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا: اس کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''مُخْتَال'' سے مراد وہ شخص ہے جو خود کو اپنے نفس میں عظیم خیال کرتا ہے اور پھر حقوق اللہ کو ادا نہیں کرتا۔ اور ''فَخُور'' وہ شخص ہے جو دوسروں پر فخر کا اظہار کرے' اللہ تعالیٰ کی اسے دی ہوئی عزت اور نعمت کے ذریعے لوگوں پر خود کو فخر یہ انداز میں پیش کرے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک نوجوان ایک کپڑوں کا جوڑا پہنے تکبر و فخر سے چل رہا تھا کہ اچانک اسے زمین نے

---

[1] یہ روایت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ابوداؤد اور ابن ماجہ میں ہے جب کہ بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نگل لیا اور وہ مسلسل قیامت کے قائم ہونے تک اس میں دھنستا چلا جائے گا۔

اسامہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' آپؐ فرما رہے تھے: جس نے تکبر کی بنا پر کپڑا اپنے نیچے لٹکایا' اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھے گا۔[1]

یہ تمام تفصیل واحدیؒ نے ذکر کی ہے۔

غلاموں سے حسن سلوک:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے جاتے وقت اپنی بیماری کے آخر میں نماز اور غلاموں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کی وصیت کرتے ہوئے فرما رہے تھے: لوگو! اللہ سے ڈرو' اللہ کا خیال رکھو' اپنی نماز میں بھی اور اپنے غلاموں کے بارے میں بھی۔[2]

حدیث میں ہے کہ اچھی ملکیت کا ہونا برکت اور بری ملکیت کا ہونا نحوست ہے۔ اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ غلاموں سے بدسلوکی کرنے والا (یا برا ملکہ رکھنے والا) جنت میں داخل نہ ہو گا۔[3]

ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں کوڑے کے ساتھ اپنے غلام کو پیٹ رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے یہ آواز سنی کہ ''اے ابو مسعودؓ! جان رکھ کہ اللہ تعالیٰ کی تجھ پر کہیں زیادہ قدرت ہے اس سے جو تجھے اس پر قدرت ہے''۔ ابو مسعودؓ کہنے لگے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے پیغمبرؐ! میں اس کے بعد کبھی کسی غلام کو نہ ماروں گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میرے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رعب و ہیبت کی بنا پر کوڑا گر گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ میں نے کہا: وہ اللہ کے لیے آزاد ہے۔ آپؐ نے فرمایا خبردار! اگر تو ایسا نہ کرتا تو قیامت کے دن آگ تجھے جھلسا کر رکھ دیتی۔[4]

---

[1] اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

[2] اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے علیؓ سے روایت کیا ہے۔

[3] اسے احمد اور ابوداؤد نے منقطع سند سے روایت کیا ہے۔

[4] اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنے غلام کو ایسی حد لگائی جس کا وہ مستحق نہ تھا اور اس نے وہ گناہ نہیں کیا تھا یا اسے تھپڑ مارا تو اس گناہ کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کر دے۔

حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ دنیا میں لوگوں کو اذیت و تکلیف دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو عذاب میں مبتلا کرے گا۔

حدیث میں ہے: جس نے ظلماً کوڑے کے ساتھ مارا تو قیامت کے دن اس سے قصاص لیا جائے گا۔[1]

کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم کس قدر اپنے خادم سے درگزر کریں تو آپؐ نے فرمایا: ہر دن میں ستر دفعہ اسے معاف کیا کرو۔[2]

ایک دفعہ آپؐ کے ہاتھ میں مسواک تھی' آپؐ نے اپنے خادم کو بلایا لیکن وہ لیٹ ہو گیا تو آپؐ نے فرمایا: اگر قصاص کا ڈر نہ ہوتا تو میں اس مسواک کے ساتھ تجھے مارتا۔[3]

ابو ہریرہؓ کے پاس ایک حبشن لونڈی تھی' ایک دن انھوں نے اس پر کوڑا اٹھایا اور کہا کہ اگر قصاص کا خطرہ نہ ہوتا تو میں تجھ پر اس کوڑے کی بوچھاڑ کر دیتا لیکن میں تجھے اس کے ہاتھ بیچ رہا ہوں جو مجھے تیری پوری قیمت ادا کرے گا' جا چلی جا' تو اللہ کے لیے آزاد ہے۔

ایک عورت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی: اے اللہ کے پیغمبرؐ! میں نے اپنی لونڈی کو کہا: اے زانیہ! آپؐ نے پوچھا: کیا تو نے اس میں یہ خرابی دیکھی ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں آپؐ نے فرمایا: وہ قیامت کے دن تجھ سے اس کا بدلہ طلب کرے گی۔ وہ عورت اپنی لونڈی کے پاس چلی گئی اور اسے کوڑا پکڑا کر کہا: مجھے اسی کوڑے لگاؤ۔ اس لونڈی نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا' تو اس عورت نے اسے آزاد

---

[1] اسے بزار اور طبرانی نے حسن سند سے روایت کیا ہے۔

[2] اسے ابوداؤد اور ترمذی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

[3] اسے احمد نے کئی سندوں سے ذکر کیا' ان میں ایک جید سند ہے اور یہ ام سلمہؓ سے مروی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کر دیا۔ پھر نبی علیہ السلام کے پاس آ کر اس کی اطلاع دی تو آپؐ نے فرمایا: قریب ہے کہ تیرا اس کو آزاد کرنا' اس پر تہمت لگانے کا کفارہ بن جائے۔[1]

صحیحین میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے غلام پر تہمت لگائی حالانکہ وہ اس سے بری الذمہ ہو تو اسے قیامت کے دن حد لگائی جائے گی الا یہ کہ وہ اپنی بات میں سچا ہو۔

حدیث میں ہے کہ: غلام کے لیے یہ حق ہے کہ اسے کھانا دیا جائے اور کپڑے پہنائے جائیں اور اسے طاقت سے بڑھ کر کسی کام کی تکلیف نہ دی جائے۔[2]

آپؐ دنیا سے رخصت ہوتے وقت لوگوں کو وصیت کر رہے تھے کہ نماز اور غلاموں کے سلسلے میں اللہ کو یاد رکھو اور اللہ سے ڈرو۔ ان کو اسی میں سے کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور جو خود پہنتے ہو ان کو بھی پہناؤ' ان کی طاقت سے بڑھ کر کسی عمل کی تکلیف نہ دو' اگر ان کو تکلیف دے چکو تو پھر ان کی مدد بھی کرو۔ اور مخلوق الٰہی کو عذاب میں نہ ڈالا کرو کیونکہ اللہ ہی نے تو تم کو ان کا مالک بنایا' اگر وہ چاہتا تو ان کو تمہارا مالک بنا دیتا۔[3]

ایک دفعہ ایک جماعت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی وہ ان دنوں مدائن کے امیر تھے۔ انھوں نے دیکھا کہ سلمانؓ اپنے گھر والوں کی طرح آٹا گوندھ رہے ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ آپ کسی لونڈی سے کہہ دیتے وہ آٹا گوندھ دیتی' تو سلمانؓ کہنے لگے: ہم نے اسے کسی کام کے لیے بھیجا ہوا ہے تو ہم نے ناپسند کیا کہ اس پر ایک دوسرا کام ڈال کر بوجھ میں مبتلا کریں۔

بعض اسلاف کہا کرتے تھے کہ غلام کو ہر گناہ اور غلطی پر سزا نہ دیا کرو بلکہ اس پر پردہ ڈال دیا کرو اور یاد رکھا کرو۔ البتہ جب وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی

1۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ملک بن ہارون متروک راوی ہے۔

2۔ اسے مسلم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

3۔ اسے طبرانی نے زید بن حارثہؓ سے روایت کیا ہے اور شواہد و توابع سے مل کر یہ حسن درجے کی روایت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نافرمانی کرے تو پھر اسے اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے مارو اور اس موقع پر اسے وہ گناہ یاد کرایا کرو جو اس نے تمہارے ساتھ کیے ہوں۔

غلاموں کی اولاد کو علیحدہ کرنے کی ممانعت:

غلام اور لونڈی کے سلسلے میں سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ اس کے درمیان اور اس کی اولاد کے درمیان یا اس کے درمیان اور اس کے بھائی بہن کے درمیان جدائی ڈال دی جائے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جس شخص نے والدہ اور اس کی اولاد کے درمیان جدائی ڈالی' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے درمیان اور اس کے محبوبوں اور پیاروں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔[1]

علیؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے دو غلام تحفے میں دیئے جو آپس میں بھائی تھے۔ میں نے ان میں سے ایک کو فروخت کر دیا تو آپؐ نے فرمایا: اسے واپس لے آ' اسے واپس لے آ۔

جانوروں کے ساتھ نرمی کا حکم:

غلام' لونڈی اور جانور کو بھوکا رکھنا بھی ظلم ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ان کی روزی روک لے جو اس کے ذمے ہوں۔[2]

اسی طرح یہ بھی منع ہے کہ جانوروں کو بہت زیادہ مارا پیٹا جائے' یا اسے باندھ کر کھڑا تو کر دے لیکن اس کا خیال نہ رکھے یا اس سے اس کی طاقت سے بڑھ کر کام لے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ﴾

(الانعام : ۳۸)

''اور زمین میں جو بھی چل پھر رہا ہے اور فضا میں جو پرندہ بھی اپنے پروں

---

[1] اسے ترمذی نے ابوایوب انصاریؓ سے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

[2] اسے مسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے اڑ رہا ہے۔ یہ سب تمہاری طرح کی امتیں ہیں''۔

اس فرمان باری تعالیٰ کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ ان جانوروں کو لایا جائے گا اور لوگ قیامت کے دن کھڑے ہوں گے اور ان کے درمیان فیصلہ ہو گا۔ چنانچہ سینگوں سے محروم بکری کے لیے سینگوں والی بکری سے قصاص لیا جائے گا حتی کہ چیونٹی کا قصاص چیونٹی سے لیا جائے گا۔ پھر ان سب سے کہا جائے گا کہ مٹی بن جاؤ۔ اس وقت کافر یہ تمنا اور خواہش کرے گا: ہائے کاش میں بھی مٹی ہو جاتا۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جانوروں کے درمیان بھی فیصلہ ہو گا اور اسی طرح جانوروں اور انسانوں کے درمیان بھی فیصلے ہوں گے' اگر کسی شخص نے کسی جانور کو ناجائز مارا ہو گا یا اسے بھوکا رکھا ہو گا یا اسے پیاسا رکھا ہو گا یا اس سے اس کی طاقت سے بڑھ کر کام لیا ہو گا۔ تو قیامت کے دن اس آدمی سے اس کے بقدر قصاص لیا جائے گا جتنا اس نے ظلم کیا ہو گا اور جتنا اسے بھوکا رکھا ہو گا۔

اور اس کی دلیل بخاری و مسلم کی وہ روایت ہے جو ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا' جسے اس نے باندھ کر رکھا حتی کہ وہ بھوک سے تڑپ تڑپ کر مر گئی نہ اس نے خود اسے کچھ کھلایا پلایا جب اسے روک رکھا تھا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے خود بخود کھاتی رہے۔

صحیح بخاریؒ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو آگ میں لٹکتے ہوئے دیکھا اور ایک بلی اس کے چہرے اور سینے پر خراشیں ڈال رہی تھی اور جس طرح کہ اس عورت نے اس بلی کو دنیا میں قید کر کے اور بھوکے رکھ کر عذاب دیا۔

(یہ اسماء بنت ابی بکرؓ سے مروی ہے)

اور یہ حدیث صرف بلی سے خاص نہیں بلکہ اس کا حکم تمام جانوروں کے لیے عام ہے۔

اسی طرح جب کوئی شخص اپنے جانور کو اس کی طاقت سے زیادہ کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مشقت اور بوجھ میں ڈالے تو اس سے بھی قصاص لیا جائے گا۔ جیسے کہ بخاری و مسلم میں ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی دوران کہ ایک شخص بیل کو ہانکتا لے جا رہا تھا کہ وہ اس کے اوپر سوار ہو کر اسے مارنے لگا: تو وہ بیل بول کر کہنے لگا: ہم اس کام کے لیے پیدا نہیں کیے گئے' ہمیں تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

اندازہ کیجیے کہ ایک بیل کو دنیا میں اللہ تعالیٰ نے بولنے کی طاقت دی تاکہ وہ اپنا دفاع کر سکے کہ اسے تکلیف نہ دی جائے اور جس کام کے لیے اس کی تخلیق ہوئی ہے اس کے علاوہ دوسرا کام ان سے نہ لیا جائے۔ جو شخص ان پر طاقت سے بڑھ کر بوجھ لادے گا یا اسے ناحق مارے گا تو قیامت کے دن اس کی مار اور سزا کے بقدر بدلہ لیا جائے گا۔

ابو سلیمان دارانی کہتے ہیں کہ میں اپنے گدھے پر سوار ہوا اسے دو یا تین ضربیں لگائیں۔ اس نے اپنا سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور کہنے لگا: اے ابو سلیمان! یہ قیامت کے دن تجھ سے بدلہ ہوگا۔ اب چاہے تھوڑا مار یا زیادہ۔ ابو سلیمان دارانی کہتے ہیں اس وقت میں نے عہد کر لیا کہ اس کے بعد کبھی کسی کو نہ ماروں گا۔

ایک دفعہ ابن عمر رضی اللہ عنہما قریش کے کچھ بچوں کے پاس سے گزرے جو ایک پرندے کو باندھ کر اس پر تیر اندازی کر رہے تھے اور اس پرندے کے مالک سے طے کر رکھا تھا کہ ہر خطا ہونے والے نشانے کا تیر اس کا ہو جائے گا جب ان بچوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو بکھر کر چلے گئے۔ تتر بتر ہو گئے۔ انھوں نے پوچھا کہ یہ کون تھے ایسا کرنے والے؟ ایسا کام کرنے والے پر اللہ لعنت بھیجے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت ڈالی ہے جو کسی روح والی چیز کو نشانے کے لیے متعین کرتا ہے۔ اور رسول اکرم ﷺ نے جانوروں کو قتل کرنے کے لیے باندھنے سے منع فرمایا ہے۔ خواہ اس کے قتل کی شریعت نے اجازت بھی دی ہو اور اس کا قتل مشروع ہو لیکن اسے باندھ کر ایسا کرنا ممنوع ہے مثلاً سانپ' بچھو' چوہیا' باؤلا کتا۔ جس چیز کو بھی قتل کرنا پڑے اسے پہلی ہی دفعہ اور پہلے مرحلے ہی میں فوراً قتل کرنا چاہیے اسے تکلیف میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نہیں چھوڑنا چاہیے[1] کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب ذبح کرو تو وہ بھی اچھے طریقے سے اور ہر کسی کو اپنی چھری تیز کرنی چاہیے اور اپنے ذبیحے (ذبح کیے جانے والے جانور) کو راحت پہنچانی چاہیے۔[2]

اسی طرح کسی جانور کو آگ سے نہیں جلانا چاہیے کیونکہ صحیح مسلم میں ثابت ہو چکا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں کو آگ سے جلا ڈالو لیکن یاد رکھو آگ کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ ہی عذاب دیتا ہے لہٰذا اب تمہیں وہ دونوں مل جائیں تو ان کو قتل کر دینا۔[3]

ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھے' آپؐ اپنی حاجت کے لیے کسی جانب چلے گئے ہم نے چڑیا کی طرح کے ایک پرندے کو اس کے بچوں سمیت دیکھ کر اس کے بچوں کو پکڑ لیا۔ تو وہ ان کی ماں ہمارے پاس آ کر پر پھڑ پھڑانے لگی' ادھر رسول اکرم ﷺ واپس آئے تو فرمایا: کس نے اس کو اس کے بچوں کے بارے میں پریشانی و گھبراہٹ میں ڈالا ہے؟ اس کو اس کے بچے واپس لوٹا دو اور آپؐ نے ایک چیونٹیوں والی جگہ دیکھی جسے ہم نے آگ کے ساتھ جلا ڈالا تھا۔ آپؐ نے پوچھا کہ کس نے اسے جلایا؟ ہم نے کہا کہ ہم نے جلایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: آگ کے ساتھ عذاب دینے کا مستحق صرف اس آگ کا رب ہے' کسی اور کے یہ لائق ہی نہیں۔ اس حدیث سے پتہ چلا کہ آگ کے ساتھ قتل کرنا اور عذاب دینا منع ہے حتیٰ کہ جوؤں کو' اور پسو' مچھر وغیرہ کے ساتھ ایسا کرنا بھی ممنوع ہے۔[4]

---

1. اسے مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔
2. اسے مسلم نے شداد بن اوسؓ سے روایت کیا ہے۔
3. اسے بخاری نے ابو ہریرۃؓ سے روایت کیا ہے۔ اور ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ وہ دونوں شخص ہبار بن اسود اور اس کا ساتھی تھے۔
4. اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جانوروں کو بے مقصد قتل کرنا:

کسی جانور کو بے فائدہ قتل کرنا بھی ممنوع ہے۔ کیونکہ آپؐ سے مروی[1] ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جس شخص نے کسی چڑیا کو بے فائدہ قتل کر دیا تو وہ قیامت کے دن چیخ چیخ کر کہے گی: اے میرے پروردگار! اس بندے سے پوچھ کہ اس نے مجھے بے فائدہ کیوں مارا؟ کسی منفعت اور فائدے کے لیے میرا شکار کیوں نہ کیا؟

جن دنوں میں پرندے اپنے بچے نکال رہے ہوں ان دنوں ان کا شکار مکروہ ہے یہ بھی بعض روایات میں منقول ہے۔ اسی طرح کسی جانور کو اس کی ماں کے سامنے قتل کرنا بھی مکروہ ہے کیونکہ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک بچھڑے کو اس کی ماں کے سامنے ذبح کیا تو اللہ نے اس کا ہاتھ خشک کر دیا۔ یعنی بے کار کر دیا۔

غلام کو آزاد کرنے کی فضیلت:

غلام کو آزاد کرنا بہت فضیلت کا باعث ہے۔ ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک مومن گروہ کو آزاد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے اعضاء میں سے ہر عضو کے بدلے مومن کے ایک ایک عضو اور حصے کو آگ سے آزاد کر دے گا حتیٰ کہ اس کی شرمگاہ کی وجہ سے اس کی شرمگاہ آزاد ہو جائے گی۔ (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)

ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: جو مسلمان مرد کسی مسلمان مرد کو آزاد کرے تو وہ اس کے لیے آگ سے چھڑانے کا باعث ہو گا' اس کے ہر عضو کے بدلہ اس کا ہر عضو آزاد ہو گا۔ اور جو مسلمان مرد' دو مسلمان عورتوں کو آزاد کرتا ہے وہ دونوں اس کی آگ سے آزادی کا باعث ہوں گی۔ دونوں کے دو عضو کے بدلے اس کا ایک عضو آزاد ہو گا۔ اور جو مسلمان عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے گی وہ اس کے لیے آگ سے چھٹکارے کا باعث ہو گی' ہر عضو کے بدلے اس کے جسم کا ہر حصہ آزاد ہو گا۔ (اسے ترمذی نے روایت کر کے صحیح قرار دیا ہے)

---

[1] اسے نسائی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں شریدؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۵۲:

ہمسائے کو تنگ کرنا

صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں۔ اللہ کی قسم وہ مومن نہیں۔ پوچھا گیا کہ کون، اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے فرمایا: وہ شخص جس کی شرارتوں اور تکلیفوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہیں[1]

ایک روایت میں ہے کہ وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کی تکلیفوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہیں۔[2]

آپؐ سے پوچھا گیا کہ اللہ کے ہاں کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپؐ نے تین گناہ بیان فرمائے:

❶ یہ کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔
❷ اور یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گی۔
❸ اور یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کر بیٹھے۔[3]

حدیث میں ہے کہ جو شخص اللہ کے ساتھ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو اذیت نہ دے۔[4]

پڑوسی تین طرح کے ہوتے ہیں:

❶ وہ مسلمان پڑوسی جو رشتہ دار بھی ہو، اس کے تین حقوق ہوتے ہیں: پڑوس کا

---

[1] یہ ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔

[2] یہ مسلم میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔

[3] اسے بخاری ومسلم نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔

[4] اسے بخاری ومسلم نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حق' اسلام کا حق اور قرابت کا حق۔

2 اور وہ مسلمان پڑوسی جو رشتہ دار نہ ہو اس کے دو حق ہیں۔ پڑوس کا اور اسلام کا۔

3 کافر پڑوسی۔ اس کا صرف ایک حق ہوتا ہے یعنی ہمسائیگی کا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک پڑوسی یہودی تھا' وہ جب بھی بکری ذبح کرتے تو کہتے کہ ہمارے اس یہودی پڑوسی کے پاس بھی اس میں سے کچھ لے کر جاؤ۔[1]

مروی ہے کہ فقیر ہمسایہ اپنے مالدار پڑوسی کو قیامت کے دن پکڑ کر اس سے چمٹ جائے گا اور کہے گا: اے میرے رب اس سے پوچھ کہ اس نے مجھ پر نیکی کیوں نہ کی' مال کیوں روکا اور مجھ سے اپنا دروازہ کیوں بند کیا؟[2]

پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا:

پڑوسی کو چاہیے کہ اپنے ہمسائے کی تکلیف برداشت کرے۔ یہ بھی اس کے ساتھ حسن سلوک کی ایک صورت ہے۔ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسولؐ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے کہ جب میں اسے کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں؟ آپؐ نے فرمایا: ہر ایک پر احسان کرنے والا بن جا۔ اس نے کہا کہ اے اللہ کے پیغمبرؐ! مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ میں احسان کرنے والا بن چکا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: اپنے پڑوسیوں سے سوال کر لینا' اگر وہ تجھے احسان کرنے والا سمجھیں تو واقعی تو احسان کرنے والا ہو گا۔ اور اگر تجھے برا سلوک کرنے والا کہیں تو واقعی تو برا شخص ہو گا۔ (اس حدیث کو بیہقی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے)

نبی کریم ﷺ سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جس نے اپنے پڑوسی سے اپنے گھر والوں اور اپنے مال کے خطرے کی بنا پر دروازہ بند کیا تو وہ مومن نہیں۔ اور وہ

---

[1] اسے ابوداؤد اور ترمذی نے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

[2] اسے اصبہانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ اور منذری نے اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شخص بھی مومن نہیں جس کے ہمسائے اس کو تکلیفوں سے محفوظ نہیں [1]

یہ بھی منقول ہے کہ آدمی کا دس عورتوں سے زنا کرنا' پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے سے کم گناہ والا ہے اور دس گھروں سے چوری کرنا' پڑوسی کے گھر سے چرانے کی نسبت کم گناہ والا ہے۔[2]

پڑوسی کی تکلیف پر صبر کرنے کا حکم:

سنن ابی داؤد میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے پڑوسی کی شکایت لے کر آیا۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ اور صبر کرو۔ وہ دو یا تین دفعہ آپ کے پاس آتا رہا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: جاؤ اور اپنا سامان راستے پر پھینک دو۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ لوگ وہاں سے گزرتے تو اس سے پوچھتے کہ کیا ہو گیا۔ وہ ان کو اپنے پڑوسی کے سلوک کی خبر بتا دیتا۔ تو وہ اس پڑوسی پر لعنت ڈالتے اور کہتے کہ اللہ اس کے ساتھ برا سلوک کرے اور اس کے خلاف بددعا کرتے۔ آخر وہ پڑوسی تنگ آ کر کہنے لگا: اے میرے بھائی! اپنے گھر میں سامان رکھ لو' اب آپ کو میری طرف سے وہ چیز نظر نہ آئے گی جسے آپ مکروہ اور ناپسند خیال کرتے ہیں۔

آدمی کو اپنے پڑوسی کی تکلیف برداشت کرنا چاہیے خواہ وہ غیر مسلم ہی ہو۔

سہل بن عبداللہ کا پڑوسی سے حسن سلوک:

سہل بن عبداللہ تستریؒ سے مروی ہے کہ ان کا ایک ذمی یعنی غیر مسلم پڑوسی تھا' اس پڑوسی کی لیٹرین کی جانب سے گندگی اور پانی بہہ کر سہل کے گھر کے ایک کمرے میں گرتا رہتا تھا۔ سہلؒ روزانہ اس کے نیچے ایک ٹب نما بڑا برتن رکھ دیتے اور پورا دن اس میں وہ گندگی اور پاخانہ وغیرہ جمع ہوتا رہتا۔ جب رات ہوتی تو اسے

---

[1] اسے خرائطی نے مکارم الاخلاق میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کیا ہے اس کے ضعیف ہونے کی طرف منذری نے اشارہ کیا ہے۔

[2] اسے احمد نے صحیح سند کے ساتھ مقداد بن اسودؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باہر ایسی جگہ پھینک دیتا جہاں ان کو کوئی نہ دیکھ رہا ہوتا۔ وہ ایک لمبا عرصہ اسی طرح کرتے رہے۔ آخر سہلؒ موت کے منہ میں پہنچ گئے انہوں نے اس غیر مسلم اور مجوسی پڑوسی کو بلایا اور کہا کہ اس کمرے میں داخل ہو کر صورت حال بھانپ لیجیے۔ وہ اندر داخل ہوا اور اس گندگی اور پانی کو بہہ بہہ کر ٹب میں جمع ہوتے دیکھ کر حیران سا ہوا اور کہنے لگا کہ یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں؟

سہلؒ کہنے لگے: ایک مدت ہو چکی ہے میں اسی طرح کرتا رہا ہوں۔ یہ آپ کے گھر سے سب کچھ آ رہا ہے' میں اسے دن کو جمع کر کے رات کو خفیہ طور پر پھینک آتا تھا' اگر موت حاضر نہ ہوئی ہوتی اور یہ خطرہ نہ ہوتا کہ بعد میں آنے والوں کا مزاج اسے قبول نہ کرے گا تو میں تمہیں اب بھی اس کی خبر نہ دیتا۔ اب تمہاری مرضی جو چاہے کر سکتے ہو۔

یہ منظر دیکھ کر وہ مجوسی سن ہو کر رہ گیا۔ پھر یوں گویا ہوا: اے شیخ محترم! اتنا لمبا عرصہ آپ کا میرے ساتھ یہ معاملہ رہا اور میں اس عرصے میں کفر کی جانبداری کرتا رہا۔ ہاتھ بڑھایئے میں کلمہ پڑھتا ہوں:

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یقیناً محمد (ﷺ) اللہ کے پیغمبر ہیں''۔

پھر سہلؒ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اللہ ان پر رحمتیں نازل فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاق و عادات اور اقوال و افعال میں حسن پیدا کرنے کی توفیق دے اور ہمارا انجام بہتر بنائے۔ آمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۵۳:

مسلمانوں کو اذیت پہنچانا اور گالی دینا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ إِثْمًا مُّبِيْنًا ﴾ (الاحزاب : ۵۸)

''اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام کی تہمت لگا کر تکلیف دیں جو انھوں نے نہیں کیا اور ان کی اذیت رسانی کا باعث بنیں تو انھوں نے بہتان اور واضح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیا''۔

اور فرمایا:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى أَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰى أَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ، بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْإِيْمَانِ وَ مَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾ (الحجرات : ۱۱)

''مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے مذاق نہ کرے، ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے مذاق اور تمسخر کریں ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔ اور اپنے مومن بھائی کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کے برے نام اور لقب رکھو، ایمان لانے کے بعد برا نام رکھنا گناہ ہے۔ اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں''۔

اور فرمایا:

﴿ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ﴾ (الحجرات : ۱۲)

''اور نہ ایک دوسرے کے حال کا تجسس کرو اور ٹوہ لگاؤ اور نہ کوئی کسی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غیبت کرے"۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: اللہ کے ہاں لوگوں میں سے بدترین مرتبے والا شخص وہ ہے جسے لوگ اس کی برائی سے بچنے کے لیے چھوڑ دیں۔[1]

اور آپؐ نے فرمایا: اللہ کے بندو! بے شک اللہ نے حرج اور گناہ معاف کر دیا سوائے اس شخص کے جو اپنے بھائی کی عزت پامال کرے تو یہ شخص حرج والا اور ہلاکت والا ہے۔

حدیث میں ہے: ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر اس کا خون، عزت اور مال (خراب کرنا) حرام ہے۔[2]

اور آپؐ نے فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرے، نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑے اور نہ اسے حقیر سمجھے، آدمی کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔

اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔[4]

ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ کو بتایا گیا: اے اللہ کے رسولؐ! فلاں عورت رات کو نفلی نماز پڑھتی رہتی ہے اور دن کو نفلی روزے بھی رکھتی ہے مگر اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو تکلیف دیتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں۔ وہ آگ میں جائے گی۔ (اسے حاکم نے صحیح قرار دیا ہے)

ایک حدیث میں ہے: اپنے مردوں کی خوبیاں ذکر کیا کرو اور ان کی برائیوں

---

[1] اسے بخاری و مسلم نے عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔

[2] اسے مسلم و ترمذی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

[3] اسے بھی مسلم نے ابو ہریرہؓ سے بیان کیا ہے۔

[4] اسے بخاری و مسلم نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے زبان بند رکھا کرو۔[1]

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جس شخص نے کسی شخص کو کفر والے لفظ سے پکارا یا کہا: اے اللہ کے دشمن! وغیرہ وغیرہ تو اگر وہ مخاطب اس طرح ہوا تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کلمہ اس کہنے والے پر لوٹ آئے گا۔[2] (اور وہ کافر ہو جائے گا)

اور آپؐ نے فرمایا: میں معراج کی رات کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے ناخن تانبے کے تھے۔ اور وہ ان کے ساتھ اپنے چہروں اور سینوں پر خراشیں ڈال رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبریلؑ! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انھوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی چغلی کرتے) تھے اور ان کی عزتوں میں واقع ہوتے تھے۔[3] (یعنی پامال کرتے تھے)

مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی ممانعت:

مومنوں کے درمیان فساد پیدا کرنا اور ان کو یا جانوروں اور چوپایوں کو باہم لڑانا بہت بری خصلت ہے۔ نبی کریم ﷺ سے صحیح ثابت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: شیطان اس بات سے ناامید اور مایوس ہو چکا ہے کہ جزیرہ عرب میں نماز پڑھنے والے یعنی مسلمان اس کی پوجا کریں البتہ ان کے درمیان فساد بھڑکانے سے وہ مایوس نہیں ہوا۔

اس حدیث سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ ہر وہ شخص جو دو آدمیوں کو آپس میں ایک دوسرے کے خلاف بھڑکائے دونوں کے درمیان ایک دوسرے کی باتیں تکلیف دہ انداز میں بیان کرے تو وہ چغل خور ہے' شیطان کے لشکر میں سے ہے اور بدترین لوگوں میں سے اس کا شمار ہوگا۔

جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو تم میں سے بدترین لوگوں کی خبر نہ دوں؟ صحابہ کرامؓ نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم

---

1. اسے حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔
2. اسے بخاری و مسلم نے ابوذرؓ سے بیان کیا ہے۔
3. اسے ابوداؤد نے انسؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں سے بدترین لوگ وہ ہیں جو چغلی لے کر چلتے ہیں۔ دوستوں کے درمیان فساد پیدا کرتے ہیں۔ اور بے گناہ لوگوں کو مشقت میں ڈالنے کے متلاشی رہتے ہیں۔[1]

رسول اکرم ﷺ سے صحیح ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جنت میں نمام نہیں جائے گا'' اور نمام وہ شخص ہوتا ہے جسے ہم چغل خور کہتے ہیں۔ یہ لوگوں کے درمیان باتوں کو ایک دوسرے کی طرف منتقل کرتا ہے' دو شخصوں کے پاس جا کر ایک دوسرے کی باتیں بتاتا ہے' جو کسی ایک کو اذیت دیتی ہیں یا آدمی کے دل کو اپنے ساتھی کے متعلق وحشت میں ڈال دیتی ہیں۔ مثلاً ایک آدمی سے کہتا ہے کہ تیرے متعلق فلاں شخص نے یا تیرے دوست نے فلاں فلاں باتیں کی اور فلاں فلاں کام کیے۔ بہرحال یہ ممنوع ہے۔[2]

ہاں! اگر کسی کی بات نقل کر کے دوسروں کو بتانے میں کوئی مصلحت اور مائدہ ہو تو پھر درست ہے۔ مثلاً کسی شخص کے کسی کام سے کسی شر کے پھیلنے کا یا نقصان کے مرتب ہونے کا اندیشہ ہو تو لوگوں کو بتا کر اس سے بچایا جائے۔

رہ گیا یہ کہ چوپایوں' جانوروں اور پرندوں وغیرہ میں لڑائی کرانا' تو یہ حرام ہے۔ مثلاً مرغوں کی (چونچ اور پنجوں سے) لڑائی' مینڈھوں کی ٹکر مارنے کے ساتھ) لڑائی' کتوں کی لڑائی وغیرہ۔

اس طرح کے کاموں سے رسول اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ تو جو شخص یہ کام کرے گا تو وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہوگا۔

اسی کے ساتھ یہ صورتیں بھی ملحق ہیں: خاوند کے متعلق بیوی کے دل کو خراب کرنا' غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکانا وغیرہ کیونکہ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف اور غلام کو اس کے آقا کے

---

[1] اسے احمد نے عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں شہر بن حوشب ضعیف ہے۔

[2] اسے بخاری و مسلم نے حذیفہؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خلاف کرے اور خراب کرے تو وہ ملعون ہے۔[1]

اللہ ہم سب کو اس کام سے پناہ میں رکھے۔

صلح کرانے کی ترغیب دینا:

لوگوں کے مابین اصلاح کی ترغیب دینی چاہیے اور خود بھی اس کی کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوْفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَیْنَ النَّاسِ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ أَجْرًا عَظِیْمًا﴾

(النساء: ۱۱٤)

''ان لوگوں کی بہت سی سرگوشیاں اور مشورے اچھے نہیں ہوتے۔ ہاں اس شخص کی بات اچھی ہوسکتی ہے جو صدقے یا نیک بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا مشورہ دے۔ اور جو شخص ایسے کام خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کرے گا ہم اس کو بہت بڑا ثواب دیں گے''۔

اس آیت کی تفسیر میں مجاہدؒ کہتے ہیں کہ یہ آیت تمام لوگوں کے درمیان عام حکم کے ساتھ نازل ہوئی ہے اور اللہ بتا رہے ہیں کہ لوگوں کی سرگوشیوں' ان کے مشوروں اور میٹنگوں میں کوئی خیر و بھلائی والی باتیں نہیں الا یہ کہ اگر ان باتوں میں نیک کاموں کا ذکر ہے تو ان نیک کاموں کی باتوں میں خیر و بھلائی مضمر ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اس آیت میں آنے والے لفظ ''أومعروف'' سے مراد صلہ رحمی اور اطاعت الٰہی ہے۔ اور تمام نیکی کے کاموں کو ''معروف'' کہا جاتا ہے کیونکہ یہ عقلوں کی معرفت اور پہچان میں آنے والے کام ہوتے ہیں۔ اصلاح اور صلح کرانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ترغیب دلائی ہے۔ آپؐ نے ابوایوب انصاریؓ سے فرمایا: کیا میں تجھے ایسے صدقے کی خبر نہ دوں جو تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بھی

---

[1] اسے ابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور اس کے بہت سارے شواہد موجود ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بہتر ہو۔ انھوں نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا: جب لوگ باہم فساد مچائیں تو تو ان کے درمیان صلح کرا، اور جب وہ ایک دوسرے سے دور ہوں تو تو ان کو ایک دوسرے کے قریب کر۔[1]

ام حبیبہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم کے بیٹے کی ہر بات اس کے لیے بوجھ اور گناہ بنتی ہے سوائے اس بات کے جس میں نیکی کا حکم دے یا برائی سے منع کرے یا اللہ کا ذکر کرے۔[2]

مروی ہے کہ ایک آدمی نے سفیانؒ سے کہا کہ یہ حدیث کس قدر سختی والی ہے تو انھوں نے جواب دیا۔ تو حدیث کی بات کر رہا ہے کیا تو نے یہی بات قرآن میں نہیں پڑھی جس میں بالکل یہی بات مذکور ہے: "لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ...... الخ"۔ پھر کہا کہ یہ بالکل وہی ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے اچھی باتیں بنا کر کہے وہ کذاب اور جھوٹا شمار نہیں ہوگا۔ (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)

ام کلثوم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی چیز میں لوگوں کی باتیں (جو عام طور پر جھوٹ ہوتی ہیں) کرنے کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا سوائے تین چیزوں میں: جنگ میں، لوگوں کے درمیان صلح کرنے میں اور خاوند کے اپنی بیوی کے ساتھ گفتگو کرنے میں اور بیوی کے اپنے خاوند سے محو گفتگو ہونے میں۔

سہل بن سعد ساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ کو اطلاع ملی کہ بنو عمرو بن عوف قبیلے والے آپس میں شر اور برائی کا شکار ہو چکے ہیں۔ تو نبی علیہ السلام اپنے کچھ صحابہ کے ہمراہ ان میں صلح کرنے کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ (یہ بخاری کی روایت ہے)

---

[1] اسے بزار اور طبرانی نے انسؓ سے روایت کیا ہے اور منذری نے اس کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

[2] اسے ابن ماجہ، ترمذی اور ابن ابی الدنیا نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا عمل نہیں کیا جاتا جو نماز کی طرف چلنے یا آپس میں صلح کرانے کی طرف چلنے سے افضل ہو۔ اور قسم اٹھانا مسلمانوں کے مابین جائز ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے دو کے درمیان صلح کرائی اللہ اس کے معاملات کی اصلاح کر دے گا اور اس کے ہر بولے جانے والے لفظ کے عوض اسے ایک گردن کے آزاد کرنے کا ثواب دے گا اور جب واپس لوٹے گا تو اس کا گزشتہ ہر گناہ معاف ہو چکا ہو گا۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین! ہمیں نیک اعمال کی توفیق دے، اپنے لطف و کرم سے نواز اور ہماری کوتاہیوں کا تدارک فرما۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۵۴:

عبادت گذاروں کی اذیت رسانی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِينًا ﴾ (الاحزاب : ۵۸)

''اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام کی تہمت لگا کر تکلیف دیں جو انھوں نے نہیں کیا اور ان کی اذیت رسانی کا باعث بنیں تو انھوں نے بہتان کا اور واضح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر اٹھالیا''۔

اور اللہ نے فرمایا:

﴿ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴾

(الشعراء : ۲۱۵)

''اور جو مومن تمہارے پیروکار بن چکے ہیں ان کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ''۔

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص میرے ولی اور دوست سے دشمنی رکھتا ہے میرا اس سے اعلان جنگ ہے۔ (اسے بخاری نے بیان کیا ہے) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس نے میرے ساتھ مقابلے اور جنگ کے لیے اعلان مبارزت کیا۔ (مبارزت دو پہلوانوں کی لڑائی کو کہتے ہیں جو عام جنگ شروع ہونے سے پہلے ہوا کرتی ہے)

حدیث میں ہے کہ سلمان فارسی' صہیب رومی اور بلال حبشی رضی اللہ عنہم (جو کہ تینوں غریب سے مسلمان تھے) کے پاس ابوسفیان آیا تو وہ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن کو اس طرح نہیں پکڑا جیسے کہ حق تھا (یعنی ابوسفیان قتل نہیں ہوسکا) ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اللہ کے بندو! تم یہ بات قریش کے بزرگ اور سردار

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے بارے میں کہہ رہے ہو؟ ابوبکرؓ نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتلا دی تو آپؐ نے فرمایا: ابوبکر! لگتا ہے کہ تو نے ان (اللہ کے پیاروں) کو غصہ دلایا ہے تو یقیناً تو نے اپنے رب کو بھی غصہ دلا دیا ہے۔ چنانچہ ابوبکرؓ ان کے پاس واپس آئے اور کہا کہ اے میرے بھائیو! کیا تم کو میں نے غصہ تو نہیں دلا دیا اور تم مجھ پر ناراض تو نہیں ہوئے؟ انھوں نے کہا کہ نہیں اللہ آپ کی مغفرت فرمائے' اے ہمارے بھائی!۔

غریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ ﴾

(الکهف : ۲۸)

''اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں ان کے ساتھ صبر کرتے رہو''۔

یہ آیات فقراء کی فضیلت کے متعلق ہیں۔ اور ان کے نزول کا سبب یہ ہے رسول اللہ ﷺ پر شروع شروع میں فقیر اور غریب صحابہ کرامؓ ہی ایمان لائے تھے اور ہر نبی کے ساتھ ابتداء میں یہی ہوتا رہا ہے کہ شروع شروع ہی میں دین کو قبول کرنے والے فقیر لوگ ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان فقیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مثلاً سلمان فارسی' صہیب رومی' بلال حبشی' عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم وغیرہ کے ساتھ بیٹھے رہتے تھے۔ جب مشرکین کو پتہ چلا کہ رسولوں کی علامت نبوت ایک یہ ہوتی ہے کہ اس کے ابتدائی پیروکار غریب لوگ ہوتے ہیں تو انھوں نے ایک تدبیر سوچی جس کے ساتھ انھوں نے ان فقراء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ سے دور کرنے کا ارادہ کیا۔

چنانچہ بعض سرداران قریش اور مشرکین کے سرخیل حضرات آئے اور کہنے لگے: اے محمدؐ! ان فقیر لوگوں کو اپنے آپ سے دور کر دے کیونکہ ہمارے دل یہ پسند نہیں کرتے کہ تو ان کے ساتھ مل کر بیٹھے' اگر تو ان کو اپنے آپ سے دور کر لے گا تو تیرے ساتھ لوگوں میں سے معزز' مالدار اور سردار لوگ ایمان لے آئیں گے۔ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی:

﴿ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ ﴾

(الانعام : ۵۲)

''اور صبح شام اپنے رب کو پکارنے والوں اور اس کی رضامندی تلاش کرنے والوں کو دور نہ بھگا''۔

جب مشرکین اس بات سے ناامید اور مایوس ہو گئے تو کہنے لگے: اے محمدؐ! اگر تو ان کو خود سے دور نہیں کر سکتا تو پھر ایک دن ہمارے لیے خاص کر دے اور ایک دن ان کے لیے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی:

﴿ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ☆ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ﴾ (الكهف : ۲۸۔۲۹)

''اور جو لوگ صبح شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں ان کے ساتھ صبر کرتے رہو اور تمہاری نگاہیں ان میں سے گزر کر کسی اور طرف نہ دوڑیں کہ تم دنیا کی زینت کے خواستگار اور طلبگار ہو جاؤ۔ اور جس شخص کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے تو تم نے اس کا کہا نہیں ماننا۔ اور ان سے کہہ دو کہ یہ قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے۔ اب جس کی مرضی ہے وہ ایمان لے آئے اور جو چاہے کافر رہے''۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایک مالدار اور ایک کافر کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ ﴾ (الكهف : ۳۲)

''ان کے لیے دو آدمیوں کی مثال بیان کیجیے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور پھر دنیا کی زندگی کی مثال دیتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ﴾ (الكهف : ٤٥)

''اوران کے لیے دنیا کی زندگی کی مثال بیان کیجیے''۔

اس واقعے کے بعد سے رسول اللہ ﷺ فقراء وغرباء صحابہ رضی اللہ عنہم کی بہت زیادہ عزت وتعظیم کرنے لگے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا رہن سہن:

جب رسول اکرم ﷺ نے مدینے کی طرف ہجرت کی اور آپؐ کے ساتھ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ہجرت کر گئے تو یہ مسجد کے چھپر میں رہنے لگے' ان کا دنیا سے انقطاع تھا' نہ مال تھا نہ بیوی بچے تھے۔ وہیں ہر وقت رہتے' چھپر یعنی سایہ دار چبوترے کو عربی میں صفہ کہتے ہیں۔ اس لیے یہ غریب صحابہ کرامؓ اصحاب صفہ کے نام سے مشہور ہو گئے۔ جو بھی غریب صحابیؓ ہجرت کر کے آتا وہ ان کے ساتھ مل جاتا اور ان کی تعداد بڑھتی گئی۔

ان لوگوں نے ان احسانات وانعامات کا مشاہدہ کیا جو اللہ نے اپنے اولیاء اور دوستوں کے لیے تیار کیے ہیں۔ انھوں نے ایمان کے نور کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اسی وجہ سے ان کے دل کائنات کے ساتھ معلق نہ ہو سکے۔ بلکہ انھوں نے یہی کہا: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں' تیرے لیے ہی عاجز ہیں' تیرے لیے ہی سجدہ کرتے ہیں' تجھ ہی سے رشد و ہدایت کے طالب ہیں۔ تجھ ہی پر ہمارا توکل واعتماد ہے۔ تیرے ذکر کے ساتھ ہمیں خوشی وفرحت اور مسرت ملتی ہے' تیری محبت کی چارگاہ میں ہم صبح وشام چرتے ہیں۔ تیرے لیے ہی ہماری محنت ومشقت اور عمل ہے اور تیرے دروازے سے ہم کبھی ہٹنے والے نہیں۔

یہ حالت دیکھ کر اللہ نے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اپنے پیغمبر علیہ السلام کو یوں مخاطب کیا:

﴿ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ﴾ (الانعام : ٥٢)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یعنی اے ہمارے پیغمبرؐ! ان لوگوں کو اپنے پاس سے نہ بھگایئے جو جب شام کرتے ہیں تو اپنے رب کے ذکر پر آ جاتے ہیں اور جب صبح کرتے ہیں تو اللہ کے دروازے کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو دور نہ کیجیے کہ مسجدیں جن کا ٹھکانہ اور پناہ گاہ ہیں۔ اللہ جن کا مقصود و مطلوب اور دوست ہے۔ بھوک ان کا کھانا ہے' جب لوگ سو رہے ہوں تو اس اس وقت جاگتے رہنا ان کا سالن ہے' فقر و فاقہ ان کا شعار یعنی جسم کے ساتھ لگنے والا کپڑا ہے اور عاجزی و حیاء ان کا اوپر والا لباس ہے' انھوں نے اپنے عزم و ارادے کے گھوڑے کو اپنے مولا اور آقا کے دروازے پر باندھ رکھا ہے' اور اپنے چہرے کو اپنی سرگوشیوں کے قلعوں میں جا کر وہ کھولتے ہیں' فقیری دو طرح کی ہوتی ہے: ایک عام اور دوسری خاص۔

عام فقیری سے مراد اللہ کی طرف محتاج ہونا ہے اور یہ مومن و کافر ہر مخلوق کا وصف ہے' اسی لیے تو اللہ نے فرمایا:

﴿ يَاأَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ﴾ (فاطر : ١٥)

''اے لوگو! تم سب اللہ کے فقیر اور محتاج ہو''۔

اور خاص فقیری صرف اللہ تعالیٰ کے ولی اور محبوب بندوں کی صفت ہوتی ہے۔ اور اس سے مراد ہے: دنیا سے دونوں ہاتھوں کو خالی کر دینا۔ دل کو دنیا سے تعلق لگانے سے روک لینا' اللہ کے ساتھ مشغول رہنا' اسی کی طرف ہر دم شوق رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ فارغ رہ کر اور خلوت نشین ہونے سے انس رکھنا اور اسی سے مانوس رہنا۔ یہ خاص فقیری کا مفہوم ہے۔

اے اللہ! ہمیں اپنی مناجات اور سرگوشی کی حلاوت عطا فرما' ہمیں اپنی رضامندی کی شاہراہ پر گامزن فرما' تیری بارگاہ میں حاضر ہونے میں حائل ہونے والی ہر رکاوٹ کو دور فرما' اپنے محبوبوں کے لیے تو نے جو کچھ میسر فرمایا وہ ہمیں بھی عطا فرما۔ اور ہمارے لیے اور ہمارے والدین کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے مغفرت فرما۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۵۵:

ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴾ (لقمٰن: ۱۸)

''اور زمین میں اکڑ کر نہ چلو کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی متکبر و مغرور شخص کو پسند نہیں کرتا''۔

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ٹخنوں سے نیچے جس قدر ازار ہوگا وہ آگ میں ہوگا۔ (اسے بخاری نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے)

اور آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جس نے تکبر سے اپنا ازار نیچے لٹکایا۔ (اسے بخاری و مسلم نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے)

اور فرمایا: تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا' نہ ان کو دیکھے گا' نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ازار کو نیچے لٹکانے والا' احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم کے ساتھ اپنا سامان فروخت کرنے والا۔ (اسے مسلم نے ابوذرؓ سے روایت کیا ہے)

اور حدیث میں ہے: ایک آدمی ایک خوبصورت لباس پہنے چل رہا تھا' اپنے آپ میں فخر محسوس کر رہا تھا' بالوں میں کنگھی کیے ہوئے تھے اور اکڑ اکڑ کر چل رہا تھا کہ اچانک اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت کے دن تک اس میں دھنستا رہے گا۔

اور آپ کا یہ بھی فرمان ہے: جو شخص اپنے کپڑے کو تکبر سے لٹکائے گا' اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ (یہ ابن عمرؓ سے بخاری و

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مسلم کی روایت ہے)

اور فرمایا: ازار اور پگڑی میں لٹکانے کا فعل ہوتا ہے اور جو شخص ان میں سے کسی چیز کو تکبر سے لٹکائے گا اللہ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔[1]

اور فرمایا: مومن کا ازار اس کی پنڈلیوں کے نصف تک ہوتا ہے' اگر ٹخنوں اور نصف پنڈلی کے درمیان میں جہاں کہیں بھی رکھ لے تو اس پر کوئی حرج نہیں البتہ جو ٹخنوں سے نیچے ہو گا وہ آگ کا باعث بنے گا۔[2]

یہ وعید اور دھمکی صرف تہبند سے مخصوص نہیں بلکہ سلوار' کپڑا' جبہ' قباء اور اچکن نما کوئی بھی کپڑا تکبر سے ٹخنوں سے نیچے کیا جائے گا وہ اس حدیث کی زد میں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے۔

ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانے والے کی نماز کے متعلق حکم:

ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکائے نماز میں مصروف تھا کہ آپؐ نے فرمایا: جا کر وضو کرو۔ پھر وہ آیا تو آپؐ نے اسے دوبارہ یہی حکم دیا۔ تو ایک آدمی پوچھنے لگا: اے اللہ کے رسولؐ! آپ اسے وضو کا حکم کیوں دے رہے ہیں؟ آپ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا: وہ ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکائے ہوئے نماز میں مصروف تھا اور اللہ تعالیٰ ازار لٹکا کر نماز پڑھنے والے کی نماز کو شرف قبولیت عطا نہیں کرتا۔

جب آپؐ نے یہ فرمایا کہ جس نے اپنا کپڑا نیچے لٹکایا اس کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھے گا تو ابو بکرؓ پوچھنے لگے: اے اللہ کے پیغمبرؐ! میرا پیٹ بڑا ہونے کی وجہ سے میرا ازار ڈھیلا ہو کر لٹک جاتا ہے البتہ میں اس کا خیال کرتا رہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: تو ان لوگوں میں سے نہیں جو یہ کام تکبر سے کرتے ہیں۔

اے اللہ! ہمیں اپنے لطف و کرم سے حسین و جمیل اعمال کرنے کی توفیق عطا فرما۔

---

[1] اسے ابوداوُد' نسائی اور ابن ماجہ نے ابن عمرؓ سے حسن سند سے روایت کیا ہے۔

[2] اسے نسائی نے جید سند کے ساتھ ابو ہریرہؓ سے بیان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۵۶:

مردوںؒ کے لیے ریشم اور سونے کا استعمالؒ

صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مرد نے دنیا میں ریشم پہن لیا وہ آخرت میں اس سے محروم کر دیا جائے گا۔[1]

یہ حکم تمام لوگوں کے لیے ہے خواہ وہ فوجی اور سپاہی ہوں یا عوام ہوں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے۔ میری امت کے مذکروں پر ریشم اور سونے کا پہننا حرام قرار دے دیا گیا ہے۔[2]

حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے منع فرما دیا کہ ہم سونے اور چاندی کے برتنوں میں کچھ پئیں یا ان میں کچھ کھائیں اور عام ریشم اور موٹے ریشم سے اور اس پر (قالین وغیرہ کی صورت میں) بیٹھنے سے بھی منع فرمایا۔

(یہ بخاری کی روایت ہے)

جو شخص ریشم پہننے کو حلال اور جائز سمجھے وہ تو پکا کافر ہے۔ آپؐ نے ریشم پہننے کی صرف اس آدمی کو اجازت دی ہے جسے خارش یا اس طرح کی بیماری ہو۔ اور دشمن سے ملاقات کے وقت بھی اس کی اجازت دی ہے۔

البتہ زینت اور زیب و زیبائش کے طور پر ریشم پہننا مردوں کے لیے حرام ہے اور اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔ خواہ یہ ریشم کسی کوٹ اور اچکن کی صورت میں ہو یا روئی کے کپڑے میں مخلوط ہو یا کسی اور انداز میں ہو۔ اور جب کسی لباس میں ریشم کا کپڑا شامل کیا گیا ہو اور اس کی مقدار زیادہ ہو تو پھر بھی ناجائز ہے۔

---

[1] یہ عمر بن خطابؓ سے مروی ہے۔

[2] اسے ابوداؤد اور نسائی نے علیؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اسی طرح سونے کا استعمال اور پہننا بھی مردوں کے لیے حرام ہے خواہ وہ انگوٹھی یا لاکٹ اور زنجیر کی صورت میں ہو یا تلوار کی نیام یا دستے کی صورت میں ہو۔ یہ سب حرام کام ہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار دیا اور فرمایا کیا تم میں سے بعض لوگ آگ کے انگارے کا قصد کرتے ہیں اور اسے ہاتھ میں ڈال لیتے ہیں۔[1]

اسی طرح مرد کا سونے کے ساتھ کسی قسم کا نقش و نگار بھی درست نہیں۔

علمائے کرام کا اس کے متعلق اختلاف ہے کہ کسی بچے کو ریشم پہنانا اور سونے کی کوئی چیز پہنانا کیسا ہے؟ تو بعض لوگ اسے جائز قرار دیتے ہیں اور بعض ناجائز۔

بچے پر حرام ہونے کا فتویٰ راجح ہے کیونکہ رسول اکرم ﷺ کے فرمان میں عموم ہے کہ یہ دونوں چیزیں میری امت کے مذکروں کے لیے حرام ہیں اور مؤنثوں کے لیے حلال ہیں۔ تو ظاہر ہے کہ بچہ بھی مذکر ہوتا ہے۔ لہٰذا اس پر اس کا پہننا حرام ہے۔ امام احمد اور بہت سے لوگوں کا یہی موقف ہے۔[2]

اللہ تعالیٰ اپنے کرم و فیاض سے ہمیں اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

---

[1] اسے مسلم نے ابن عباسؓ سے بیان کیا ہے۔

[2] اسے ابوداؤد اور نسائی نے علیؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۵۷:

غلام کا بھاگ جانا

صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی غلام بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔[1]

اور فرمایا: جو غلام بھاگ جائے گا اس سے (اللہ و رسول ﷺ کا) ذمہ بری ہو جائے گا۔[2]

اور ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخصوں کی نماز کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا بلکہ ان کی کوئی بھی نیکی آسمان کی طرف نہیں چڑھتی:

1. بھاگا ہوا غلام حتی کہ وہ اپنے مالک کے پاس واپس لوٹ آئے۔
2. جس عورت پر اس کا خاوند ناراض ہو یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائے۔
3. نشے میں دھت یہاں تک کہ وہ ہوش میں آ جائے۔[3]

فضالہ بن عبیدؓ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخصوں سے سوال بھی نہیں کیا جائے گا (اور وہ جہنم میں چلے جائیں گے):

1. وہ شخص جو جماعت سے نکل کر اپنے امام کی نافرمانی کرے۔
2. اور بھاگا ہوا غلام جو اس معصیت کی حالت میں مر جائے۔

---

1. اسے جریرؓ نے بیان کیا ہے۔
2. اسے بھی مسلم نے جریرؓ سے روایت کیا ہے۔
3. اس کی سند میں زہیر بن محمد راوی پر کچھ کلام ہے جو ہلکا سا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

3 اور وہ عورت جس کا خاوند اس سے غائب تھا۔ وہ اس سے کفایت بھی کرتا تھا اور اس کی مشقت بھی دور کرتا تھا۔ لیکن اس نے اس کے جانے کے بعد اپنے محاسن و خوبیاں اور چہرہ وغیرہ ظاہر کرتے ہوئے اظہار زینت کا ارتکاب کیا۔ جس طرح کہ اہل جاہلیت کیا کرتے تھے۔ اور اہل جاہلیت عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان میں ہوئے تھے۔[1] (یہ تشریح واحدیؒ نے بیان کی ہے)

---

[1] اسے حبان نے اپنی صحیح میں اور طبرانی وحاکم نے کچھ لفظوں کے اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۵۸:

غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا

غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا مثلاً یوں ہے کہ وہ کہے میں شیطان کے نام سے ذبح کرتا ہوں یا بت کے نام سے یا فلاں بزرگ کے نام سے ذبح کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ﴾ (الانعام : ۱۲۱)

''جس پر اللہ کا نام ذکر نہ کیا جائے اس میں سے کچھ نہ کھایا کرو''۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اس سے مراد درج ذیل جانور ہیں: طبعی موت مر جانے والا' گلا گھونٹ کر مرنے والا' پتھر یا لاٹھی کی چوٹی سے مرنے والا' پہاڑ یا بلند جگہ سے گر کر مرنے والا' سینگ لگنے سے مرنے والا' درندوں کا قتل کیا ہوا اور جسے بتوں کے تھانوں یعنی ان کی جگہوں پر ذبح کیا جائے۔

کلبیؒ کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ جانور ہے جس پر یا تو اللہ کا نام نہ لیا جائے یا نام تو اللہ کا ہو لیکن اللہ کے علاوہ کسی اور کو خوش کرنے کے لیے ذبح کیا جا رہا ہو۔

عطاءؒ کہتے ہیں کہ ان ذبیحوں سے منع کیا گیا ہے جو قریش اور عرب لوگ بتوں پر جا کر ذبح کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ إِنَّهُ لَفِسْقٌ وَ إِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ إِلَى أَوْلِيَآئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَ إِنْ أَطَعْتُمُوْهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴾ (الانعام : ۱۲۱)

''(جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے) اسے کھانا گناہ ہے اور شیطان لوگ اپنے رفقاء اور ساتھیوں کے دلوں میں یہ بات ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم لوگ ان کی اطاعت کرو اور ان کے کہے پر چلو گے تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''فِسْقٌ'' سے مراد ہر وہ چیز ہے جو اللہ کا نام لیے بغیر مر جائے۔ وہ فسق ہے اور حق سے اور دین سے خارج ہے۔ اور شیطان اپنے ساتھیوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ باطل کے ساتھ جھگڑا کرو۔ اگر چہ جھوٹے ہو لیکن ڈٹ جاؤ۔ اور مردار کے متعلق مومنوں سے خوب بحث ومجادلہ کرو۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کے شیطان نے اپنے ساتھی انسانوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا کہ تمہاری عبادت عجیب ہے۔ تم اللہ کے عبادت گزار کیسے بن گئے حالانکہ جسے اللہ قتل کرتا اور مارتا ہے اسے تم کھاتے نہیں ہو اور جسے خود مارتے ہو اور ذبح کرتے ہو اسے کھا لیتے ہو؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ اس طرح کہ وسوسوں سے تم نے مردار کو حلال سمجھا اور ان کی بات مان لی تو تم مشرک ہو جاؤ گے۔ رجاجؒ کہتے ہیں کہ اس آیت سے یہ استدلال ہوا کہ اللہ کے حرام کردہ کو حلال سمجھنے والا اور اللہ کے حلال کردہ کو حرام سمجھنے والا مشرک ہے۔ اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ تم مسلمان کے اس ذبیحے کو کس لیے جائز کہتے ہو جس پر اس نے نام الٰہی نہ لیا ہو حالانکہ آیت اس کو بھی حرام کہہ رہی ہے؟ تو میں اس کا جواب یہ دوں گا کہ تمام مفسرین نے اس آیت (کہ جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے) اس سے تمام نے مردار مراد لیا ہے جو طبعی موت مر جائے۔ مسلمان کا ذبیحہ کسی نے بھی اس میں شامل نہیں کیا۔ اور اس آیت میں اس بات کے کئی دلائل ہیں کہ یہ آیت صرف مردار کی حرمت کے متعلق ہے نہ کہ ذبیحہ مسلم کے بارے میں۔ ایک یہ ہے کہ اللہ نے اس کے کھانے کو فسق قرار دیا ہے جب کہ بسم اللہ نہ پڑھنے والے مسلمان کے ذبیحے کے کھانے والا کسی کے ہاں فاسق قرار نہیں پاتا۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ شیاطین کے ساتھ مسلمانوں سے جھگڑا کرتے ہیں اور تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ یہ جھگڑا صرف مردار کے کھانے میں تھا۔ نہ کہ اللہ کا نام چھوڑنے والے مسلمان کے ذبیحے ہیں۔ اور ایک دلیل یہ ہے کہ اللہ نے اس کو حلال سمجھنا شرک قرار دیا ہے اور ظاہر ہے کہ مردار کو حلال سمجھنا تو شرک ہے لیکن اس ذبیحہ مسلم کو حلال سمجھنا شرک نہیں جس پر وہ اللہ کا نام نہ لے سکا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ابو منصور نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص جانور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا بھول جائے تو؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ کا نام ہر مسلمان کے منہ پر موجود ہوتا ہے۔[1]

ابو منصور نے ابن عباسؓ سے بھی روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے اس کا نام ہی کافی ہے یعنی ''مسلمان'' نام ہی کافی ہے' اگر وہ ذبح کے وقت بسم اللہ بھول جائے تو بعد میں بسم اللہ پڑھ کر اللہ کو یاد کرے اور کھائے۔[2]

عمرو بن ابی عمرو نے عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ کچھ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بعض لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں' ہمیں علم نہیں کہ انھوں نے اسے ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا ہوتا ہے یا نہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا: تم اس پر اللہ کا نام لے کر کھا لیا کرو۔ یہ تمام تفسیرِ واحدیؒ کے کلام سے لی گئی ہے۔[3]

اور پیچھے بیان ہو چکا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے''۔

---

[1] اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اور اس کی سند میں مروان بن سالم غفاری متروک راوی ہے۔

[2] اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں محمد بن سنان کمزور حافظے والا راوی ہے۔ البتہ مصنف عبدالرزاق میں یہ روایت ابن عباسؓ تک موقوف طور پر صحیح سند سے موجود ہے۔

[3] اسے بخاری اور مالک نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۵۹:

اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت کرنا

سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی کی طرف اپنی نسبت کرے اور اسے علم ہو کہ یہ میرا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔ (یہ بخاری کی روایت ہے)

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: اپنے باپوں سے بے رغبتی نہ کرو۔ جو شخص اپنے باپ سے بے رغبتی اور اعراض کرے گا وہ کافر ہے۔ (اسے بھی بخاری نے روایت کیا ہے) اس روایت میں یہ بھی ہے کہ جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کی طرف منسوب ہوتا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

زید بن شریکؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس کوئی ایسی خاص کتاب نہیں جسے ہم پڑھتے ہوں سوائے کتاب اللہ یعنی قرآن کے اور سوائے اس چھوٹے سے صحیفے اور کاغذوں کے مجموعے کے' انہوں نے اسے کھولا تو اس میں یہ اونٹوں کی عمریں (جو زکوٰۃ سے تعلق رکھتی ہیں) اور زخموں کی دیت کا کچھ بیان تھا۔ اور اس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ''مدینہ، عیر پہاڑی سے لے کر ثور پہاڑی تک حرمت والی جگہ ہے اور حرم ہے۔ جو شخص اس میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ' فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ نفل۔ اور جو غلام اپنے مالکوں کے علاوہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کسی اور کے ساتھ تعلق قائم کرے اس پر بھی اسی طرح لعنت ہے۔ تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی طرح کا ہے''۔ (اس روایت کو بخاری نے ذکر کیا ہے)

اور ابوذرؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ کسی کی طرف نسبت جوڑے، وہ کافر ہے، اور جو ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو اس کی نہ ہو تو وہ بھی ہم میں سے نہیں اور وہ بھی اپنی جگہ آگ میں بنا لے اور جس شخص نے کسی کو کافر کہہ کر پکارا یا کہا کہ اے اللہ کے دشمن! اور درحقیقت وہ مخاطب شخص ایسا نہ ہو تو وہ کفر والا کلمہ اس کہنے والے پر لوٹ آتا ہے۔ (یہ مسلم کی روایت ہے)

اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۶۰:

لڑائی جھگڑا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ يُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ☆ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَ يُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ﴾ (البقرة: ۲۰۴، ۲۰۵)

''اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ جن کی گفتگو دنیا کی زندگی میں تم کو دلکش معلوم ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے دل والی باتوں پر خدا کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔ اور جب پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے تو زمین میں فساد کرنے کے لیے دوڑتا پھرتا ہے' اور اس لیے کہ کھیتی کو برباد کرے' انسانوں اور حیوانوں کی نسل کو نابود کردے اور اللہ تعالیٰ فتنہ انگیزی کو پسند نہ کرتا''۔

''حجۃ الاسلام'' امام غزالیؒ کہتے ہیں کہ جھگڑے کا عربی میں تین طرح کا نام ہے۔ اَلْمِرَاءُ، اَلْجِدَالُ، اَلْخُصُوْمَةُ ان میں سے ہر ایک کا معنی یہ ہے:

اَلْمِرَاءُ: اس کا مطلب ہے کہ آدمی دوسرے شخص پر اس کی گفتگو میں طعن و تشنیع کرے تاکہ اس کے خلل اور کمزوری کا لوگوں کو علم ہو۔ اور اس سے مقصود صرف اور صرف یہ ہوتا ہے کہ اس گفتگو کے کرنے والے کی تحقیر و توہین ہو اور طعن کرنے والے کی اس پر فضیلت ظاہر ہو۔

اَلْجِدَالُ: مذاہب' نظریات اور آراء کو ظاہر کر کے ان کو ثابت کرنے اور ان کے دلائل پیش کرنے کا نام جدال ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَلْخُصُوْمَۃُ: یہ زبانی کلامی جھگڑے کو کہتے ہیں جس کے ساتھ آدمی اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے خواہ وہ مال ہو یا کچھ اور مقصود ہو۔ اور یہ جھگڑا یعنی خصومت والا' کبھی تو ابتداءً ہوتا ہے اور کبھی کسی کے جواب میں بطور اعتراض کے ہوتا ہے۔ جب کہ المراء والا جھگڑا صرف بطور اعتراض کے ہوتا ہے۔ یہ غزالی کا کلام ہے۔

امام نوویؒ کہتے ہیں کہ جان رکھو کہ جدال کبھی تو حق کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی باطل کے ساتھ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَا تُجَادِلُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ ﴾ (العنكبوت : ٤٦)

''اور اے مومنو! تم اہل کتاب کے ساتھ نہایت اچھے طریقے سے جدال (جھگڑا) کرو''۔

اور فرمایا:

﴿ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ ﴾ (النحل : ١٦٥)

''اور اے نبیؐ! ان کے ساتھ اچھے طریقے سے جھگڑا اور جدال کیجیے''۔

اور ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ مَا يُجَادِلُ فِيْ اٰيَاتِ اللّٰهِ إِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ﴾ (غافر : ٤)

''اللہ تعالیٰ کی آیات میں وہی لوگ جدال (باطل جھگڑا) کرتے ہیں جو کافر ہوں''۔

امام نوویؒ کہتے ہیں کہ اگر جدال (جھگڑا) حق کی واقفیت حاصل کرنے کے لیے یا حق کو ثابت کرنے کے لیے ہو تو یہ قابل تعریف اور مستحسن ہے اور اگر حق کو ہٹانے کے لیے ہو یا بغیر علم کے جدال کرے تو یہ قابل مذمت ہے۔ اسی فرق کو سامنے رکھتے ہوئے قرآن کی نصوص میں کہیں اس جدال کو جائز کہا گیا ہے اور اس کی تعریف کی گئی ہے اور کبھی مذمت کی گئی ہے۔ اور مُجادلہ اور جِدال ایک ہی معنی کے دو لفظ ہیں۔

کسی کا قول ہے کہ میں نے کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو ''خصومت''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(جھگڑے کی ایک خاص قسم جس کی تعریف پیچھے ہو چکی ہے) سے بڑھ کر دین کو ختم کرنے والی' اخلاق کو کم کرنے والی اور دل کو مشغول کرنے والی ہو۔

سوال: اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ انسان کے لیے اپنے حقوق حاصل کرنے کے لیے خصومت کے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں۔

جواب: تو اس کا جواب امام غزالی نے یہ دیا ہے کہ جو بڑی تاکید والی مذمت کی گئی ہے وہ اس شخص کے لیے ہے جو باطل کے ساتھ جھگڑا کرے اور بغیر علم کے خصومت کرے۔ جس طرح کہ آج کل وکیل ہوتے ہیں ان کو حق پہچاننے سے پہلے ہی خصومت اور جھگڑے کے لیے وکیل بنا لیا جاتا ہے اور وہ بغیر علم کے جھگڑا کرتا رہتا ہے اسے کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ حق کس جانب میں ہے۔

مذمت میں وہ شخص بھی داخل ہے جو اپنا حق طلب تو کرتا ہے لیکن وہ ضرورت کے مطابق جھگڑے پر اکتفاء نہیں کرتا بلکہ جھوٹ' ایذا رسانی' اپنے مد مقابل پر غالب آنا اور سخت جھگڑا ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح جو شخص جھگڑا کرتے وقت ایسے کلمات اور الفاظ استعمال کرے جو اذیت اور تکلیف کا باعث ہوں۔ حالانکہ اس کو ایسی باتوں کی ضرورت نہ تھی۔ ان کے بغیر بھی حق حاصل ہو سکتا تھا۔ اسی طرح وہ شخص ہے جس کو جھگڑا کرنے پر محض عناد ابھار رہا ہو۔ مد مقابل پر غالب آنے اور مغلوب کرنے کے لیے صرف عناد کی بنا پر ایسی خصومت کرتا ہے۔ اور یہ مذموم ہے۔

رہا مظلوم شخص جو شرعی طریقے کے مطابق اپنی دلیل کو تقویت دیتا ہے' نہ سخت جھگڑا کرتا ہے نہ اسراف اور حد سے تجاوز کرتا ہے اور عناد اور ایذا رسانی کا ارادہ بھی نہیں رکھتا تو اس کا یہ فعل حرام نہیں ہے لیکن اس کے لیے بھی بہتر یہی ہے کہ جس قدر ہو سکے بچتا ہی رہے۔ کیونکہ جھگڑا کرتے وقت زبان کو اعتدال کی حد پر رکھنا نہایت مشکل ہے' الٹی سیدھی بات نکل ہی جاتی ہے۔ اور خصومت و جھگڑا تو ویسے بھی سینوں کو غصے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے بھڑکا دیتا ہے' غیظ وغضب کو خوب جوش دلاتا ہے۔

پھر جب غضب بھڑکتا ہے تو دونوں کے درمیان کینہ وعداوت پیدا ہو جاتی ہے حتی کہ ہر ایک کو دوسرے کا کسی مشکل میں پھنسنا بہت خوش کرتا ہے اور اس کی خوشی سے اسے غمی لاحق ہوتی ہے' اور پھر وہ اس کی عزت پر حملے کرنے کے لیے زبان کو بے لگام چھوڑ دیتا ہے۔ جو شخص بھی خصومت و جھگڑے میں مبتلا ہوتا ہے وہ ان آفتوں میں پھنس ہی جاتا ہے اور پھر ہر وقت اس کا ذہن اسی معاملے میں الجھا رہتا ہے اور کچھ بھی نہ ہو تو یہی پریشانی کافی ہے کہ ہر وقت اس کا دل انہی سوچوں میں مشغول رہتا ہے حتی کہ وہ جسم سے نماز ادا کر رہا ہوتا ہے لیکن اس کا دل اور خیال جھگڑے اور مخالف کو زیر کرنے کی تدابیر میں کھویا رہتا ہے۔ اس کی استقامت ختم ہو جاتی ہے۔

اسی لیے کہا جاتا ہے کہ جھگڑا اور خصومت برائی کا آغاز ہیں۔ اسی طرح جدال اور مراء والا جھگڑا ہے۔ لہٰذا ہر آدمی کو چاہیے کہ کسی انتہائی ضرورت اور مجبوری کے بغیر اس کا رخ نہ ہی کرے۔

ترمذی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ تو ہمیشہ خصومت اور جھگڑے میں لگا رہے۔

علیؓ سے مروی ہے کہ بلاشبہ خصومت اور جھگڑے میں کئی ایک ہلاکتیں اور بربادیاں ہیں۔

جھگڑا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے:

ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی خصومت میں بغیر علم کے جھگڑا کرتا ہے وہ اس وقت تک اللہ کی ناراضگی میں رہتا ہے جب تک رک نہ جائے۔[1]

---

[1] اسے ابن ابی الدنیا اور اصبہانی نے روایت کیا ہے' اس کی سند میں رجاء اور یحییٰ ضعیف راوی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ بھی ہدایت پر راسخ ہونے کے بعد گمراہی میں واقع ہوتے ہیں ان کو جھگڑے میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا﴾ (الزخرف : ۵۸)

"یہ قریش مکہ عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال صرف جھگڑے کے لیے بیان کر رہے ہیں"۔

اور آپؐ نے فرمایا: مجھے تم پر سب سے زیادہ ان چیزوں کا ڈر ہے: عالم کی لغزش، منافق کا قرآن میں جھگڑا کرنا اور دنیا جو تمہاری گردنوں کو کاٹ دے گی۔

(اسے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے)

اور آپؐ نے فرمایا: قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔[1]

دوران کلام آسان الفاظ استعمال کریں:

کلام کرتے وقت باچھیں کھول کھول کر بولنا اور فصیح و بلیغ حضرات کی تمہیدات کے ساتھ وضاحت بیان کرنے کے لیے سجع کلامی کا تکلف کرنا مکروہ ہے۔ یہ ایسا تکلف ہے جو قابل مذمت ہے۔ اس کے برعکس بولنے والے کو اپنی گفتگو میں ایسے الفاظ بولنے چاہئیں جو واضح ہوں اور ثقیل نہ ہوں۔

ترمذی نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بلیغ شخص سے بغض رکھتا ہے جو بولتے وقت زبان کو اس طرح پھیرتا ہے جس طرح گائے کرتی ہے۔[2]

ترمذی ہی کی ایک اور روایت جسے انھوں نے حسن قرار دیا ہے اور وہ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے مجھے سب سے زیادہ

---

[1] اسے ابوداؤد نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

[2] ترمذی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

محبوب آدمی اور قیامت کے دن میرا سب سے قریبی مجلسی وہ شخص ہے جو تم میں سے سب سے اچھے اخلاق والا ہے اور میری طرف سب سے زیادہ قابل نفرت اور مبغوض آدمی اور قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ دور والے مجلسی وہ لوگ ہیں جو بہت باتیں کرنے والے ہیں' منہ پھاڑ پھاڑ کر باتیں کرنے والے (لوگوں پر زبان درازی کرنے والے) ہیں اور تکبر کرنے والے ہیں۔

یاد رکھیے خطبات میں اور وعظ و نصیحت کے موقع پر الفاظ کو خوبصورت بنانا قابل مذمت نہیں جب کہ ان میں حد سے زیادتی نہ کی جائے اور عوام کے لیے مشکل الفاظ زیادہ استعمال نہ کیے جائیں۔ اگر لوگوں کے دلوں کو اطاعت الٰہی کے لیے جوش دلانا ہو تو یہ ارادہ درست ہے کیونکہ اچھے الفاظ کا اثر انداز ہونے میں بہت ہاتھ ہے۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۶۱:

زائد پانی روک لینا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُلْ اَرَءَ یْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُکُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْکُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴾ (الملك : ۳۰)

''اے پیغمبرؐ! ان سے کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر تمہارا پانی جو تم پیتے ہو خشک ہو جائے تو کون ہے جو تمہارے لیے بہتا پانی لائے گا''۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زائد پانی کو نہ روکا کرو کہ اس کے ذریعے تم گھاس کو روک لو۔[1]

اور آپؐ نے فرمایا: جو شخص اپنا زائد پانی روکے گا اور اپنی زائد گھاس بھی روکے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنے فضل کو قیامت کے دن روک لے گا۔[2]

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ نہ کلام کرے گا اور نہ قیامت کے دن ان کی طرف دیکھے گا اور نہ پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے: ایک وہ آدمی جو کسی صحراء میں زائد پانی پر (ڈیرہ ڈالے ہوئے) ہے، اسے مسافروں سے روک لیتا ہے، اور دوسرا وہ آدمی جو کسی امام سے صرف دنیا کے لیے بیعت کرتا ہے اگر وہ امام اسے دنیا دیتا رہے تو وہ اس سے وفا کرتا ہے۔ اگر نہ دے تو وفاداری بھی نہیں کرتا۔ اور تیسرا وہ شخص جو کسی آدمی کے ہاتھ عصر کے بعد اپنا سامان

---

[1] اسے بخاری و مسلم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

[2] اسے احمد نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فروخت کرتے ہوئے اس سے کہے کہ اللہ کی قسم! میں نے یہ مال اتنے اتنے دام کے ساتھ خریدا ہے، وہ گاہک (اس کی قسم سن کر) اس کی تصدیق کرتا ہے حالانکہ اس طرح ہوا نہیں ہوتا۔ (اس حدیث کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے اور بخاری نے یہ زائد الفاظ بھی ذکر کیے ہیں) اور وہ آدمی جو اپنا زائد پانی روک لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ آج میں تجھ سے اپنا فضل روک رہا ہوں جس طرح تو نے اس زائد پانی کو روکا تھا جس کو تیرے ہاتھوں نے پیدا بھی نہیں کیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۶۲:

ناپ تول میں کمی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ ☆ الَّذِيۡنَ اِذَا اكۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُوۡنَ ☆ وَاِذَا كَالُوۡهُمۡ اَوْ وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَ ﴾ (المطففین : ۱-۳)

''ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے' جو لوگوں سے ناپ کر لیتے ہوئے پورا پورا لیتے ہیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو خسارے کے ساتھ دیتے ہیں یعنی ان کو کم دیتے ہیں''۔

یہ لوگ حقوق العباد کو پامال کرتے ہیں۔ ناپ تول میں کمی کر کے لوگوں کا حق دباتے ہیں لیکن اپنے حقوق پورے پورے حاصل کرتے ہیں۔ زجاج کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آیت میں صرف ''ناپ'' کا ذکر کیا ہے اور ''تول'' کر لینے کا ذکر نہ کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خرید و فروخت انہی دو طریقوں سے ہوتی ہے تو ان میں سے اگر ایک کا ذکر نہ بھی ہو تو دوسرا اس پر دلالت کر ہی دیتا ہے۔

سدی کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینے پہنچے تو وہاں ایک آدمی کو ابو جہینہ کہا جاتا تھا اس کے ناپنے کے دو برتن تھے ایک سے مال فروخت کرتا اور دوسرے سے مال کو خریدا کرتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ یہ آیت نازل فرمادی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں' پانچ چیزوں کے بدلے میں ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کا مطلب پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

❶ جو قوم عہد شکنی کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان پر ان کا دشمن مسلط کر دیتا ہے۔

❷ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کے علاوہ سے فیصلے کرتے ہیں ان میں فقیری عام ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

❸ جس قوم میں زنا و بے حیائی پھیل جاتی ہے ان میں اللہ تعالیٰ طاعون کو نازل کر دیتا ہے یعنی وہ کثرت سے مرنے لگتے ہیں۔

❹ جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں ان کی فصلوں اور انگوریوں کو تباہ کر کے قحط سالی میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔

❺ اور جو لوگ زکوٰۃ روک لیتے ہیں ان سے بارش کو روک دیا جاتا ہے۔[1]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ☆ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ☆ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾

''کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ ایک بڑے دن کے لیے وہ سب کھڑے ہوں گے، جس دن لوگ رب العالمین کے لیے کھڑے ہوں گے''۔

زجاج کہتے ہیں کہ ان آیات کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کو اپنے کھڑے کیے جانے کا پتہ چل جائے تو ناپ تول میں کمی کرنا چھوڑ دیں۔

بڑے دن سے مراد قیامت کا دن ہے جب کہ لوگ اپنی قبروں سے اللہ تعالیٰ کے حکم جزاء اور حساب کے لیے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور وہاں اللہ کے سامنے تمام کے فیصلے کیے جائیں گے۔

مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میرے پاس میرا ایک پڑوسی آیا اس کی موت قریب آ چکی تھی اور وہ کہہ رہا تھا۔ آگ کے دو پہاڑ، آگ کے دو پہاڑ۔ میں نے پوچھا: تو کیا کہہ رہا ہے؟ اس نے کہا: اے ابو یحییٰ! میرے پاس ناپنے کے دو برتن تھے۔ ایک کے ساتھ لیا کرتا تھا اور دوسرے کے ساتھ دیا کرتا تھا۔

مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میں اٹھا اور ان دونوں کو ایک دوسرے سے ٹکرانے لگا۔ وہ بولا: اے ابو یحییٰ! تو جب بھی ان میں سے ایک کو دوسرے پر مارتا ہے

---

[1] اسے طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا ہے اور اس کی سند ''حسن'' کے قریب قریب ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اتنا ہی معاملہ عظیم اور سخت ہو جاتا ہے۔ اور آخر اسی حالت میں وہ فوت ہو گیا۔

مطفف اس شخص کو کہتے ہیں جو ناپ تول میں تھوڑی سی کمی کرتا ہے۔ کیونکہ وہ تھوڑی سی چیز کو ہی کم کر سکتا ہے اور اس کا یہ کام چوری' خیانت اور حرام کمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے والوں کو ''ویل'' کی دھمکی سنائی ہے۔ اور ''ویل'' سخت عذاب کو کہا جاتا ہے۔ اور ایک قول کے مطابق ''ویل'' جہنم کی ایک ایسی وادی ہے کہ اگر اس میں دنیا کے پہاڑوں کو چلایا جائے تو وہ اس کی سخت حرارت سے پگھل کر رہ جائیں۔

بعض اسلاف کہا کرتے تھے کہ میں ہر ناپ تول کرنے والے پر آگ کے مسلط ہونے کی گواہی دیتا ہوں کیونکہ وہ کمی و دھوکہ سے بچ ہی نہیں سکتا سوائے اس کے جسے اللہ تعالیٰ بچا لے۔

حکایت:

ایک شخص کا بیان ہے کہ میں ایک مریض کے پاس گیا جس کی موت کا وقت قریب تھا۔ میں اسے کلمہ شہادت کی تلقین کرنے لگا لیکن اس کی زبان پر یہ کلمہ توحید نہیں آ رہا تھا۔ جب اسے کچھ افاقہ ہوا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اے میرے بھائی! یہ کیا ماجرا تھا کہ میں تجھے کلمہ توحید کی تلقین کر رہا تھا لیکن تیری زبان اسے اٹھا نہیں رہی تھی۔ اس نے جواب دیا کہ بھائی جان! ترازو کی زبان (وہ حصہ جو تولتے وقت ہاتھ میں ہوتا ہے) میری زبان پر رکھ دی گئی تھی جو مجھے یہ کلمہ نہیں پڑھنے دے رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ کیا اللہ کی قسم! تو وزن کو کم کیا کرتا تھا؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ اللہ کی قسم! میں کافی عرصے تک اپنے ترازو کے خراب ہونے سے ناواقف رہا۔ مجھے علم نہ ہو سکا کہ اس میں تو کوئی خرابی ہے۔

اندازہ کیجیے یہ اس شخص کا حال ہے جو اپنے ترازو کے صحیح کرنے پر توجہ نہ دے سکے تو جو شخص جان بوجھ کر کم تولتا ہے اس کا کیا حال ہوگا۔

نافع کہتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی بیچنے والے کے پاس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گزرتے تو اسے کہتے: اللہ سے ڈرتا رہ اور ناپ تول کو پورا کرتا رہ کیونکہ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کو میدان محشر میں کھڑا کیا جائے گا ان کا پسینہ نکل نکل کر جمع ہو گا اور ان کے آدھے کانوں تک اسے لگام کی طرح گھیر لے گا۔ اور اسی طرح تاجر کا حال ہو گا جو بیچتے وقت پیمانے میں ہاتھ کو سخت رکھے اور خریدتے وقت ہاتھ کو ڈھیلا رکھے۔

سلفؒ میں سے کسی کا قول ہے کہ اس شخص کے لیے ہلاکت ہو جو ایک دانہ کمی کر کے دیتا ہے اور اسی کے ساتھ اس جنت کو بیچ دیتا ہے جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہے۔ اور اس شخص کے لیے بھی ہلاکت و تباہی ہے جو ایک زائد دانہ لے کر جہنم کی وادی کو خرید لیتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۶۳:

اللہ کی پکڑ سے بے خوفی

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً ﴾ (الانعام : ٤٤)

''حتی کہ جب وہ ان چیزوں کے ساتھ جو ان کو دی گئی تھیں، خوب خوش ہو گئے تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا''۔

یعنی ان کو ایسی جگہ سے عذاب نے پکڑ لیا جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ جس شخص پر اللہ تعالیٰ نے وسعت کی ہو اور وہ اس کے متعلق یہ نہ خیال کرے کہ اس کے ساتھ کوئی تدبیر اور آزمائش ہو رہی ہے تو اس کی رائے اور قول معتبر نہیں اور اسی طرح جس شخص پر اللہ تعالیٰ نے تنگی ڈالی ہو اور وہ اسے یہ نہ خیال کرے کہ یہ بھی ایک آزمائش ہے تو اس کی رائے اور قول بھی قابل اعتبار نہیں۔ پھر انھوں نے یہ آیت تلاوت کی:

﴿ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴾

(الانعام : ٤٤)

''حتی کہ جب وہ دی ہوئی چیزوں کے ساتھ خوب خوش ہو گئے تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا اور وہ اس وقت مایوس ہو کر رہ گئے''۔

اور انھوں نے کہا: رب کعبہ کی قسم! اس قوم کے ساتھ یہ چال چلی گئی اور تدبیر کی گئی کہ پہلے ان کی حاجتیں پوری کی گئیں، جب وہ دنیا میں مست ہو گئے تو گرفتار کر لیے گئے۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو کسی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کو دیکھے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی ہر چاہت عطا کیے جا رہا ہے اور وہ آدمی اپنی معیت پر قائم ہے تو سمجھ لو کہ یہ ان کو بتدریج (آہستہ آہستہ) مہلت (دے کر پکڑا جا رہا) ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت کی:

﴿ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴾ (الانعام : ٤٤)

''جب انھوں نے اس نصیحت کو جو انہیں کی گئی تھی' فراموش کر دیا اور بھلا دیا تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔ یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں کے ساتھ جو ان کو دی گئی تھیں' خوب خوش ہو گئے تو ہم نے اچانک ان کو پکڑ لیا اور وہ اس وقت مایوس ہو کر رہ گئے۔'' [1]

مبلسون کا لفظ اِبلاس سے ماخوذ ہے اور اس کا معنیٰ ہے: ہلاکت کے وارد ہونے کے وقت نجات سے مایوس ہونا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں: وہ ہر بھلائی اور خیر سے ناامید ہو گئے۔ زجاج کہتے ہیں کہ ''مبلس'' وہ شخص ہوتا ہے جو سخت حسرت والا' ناامید اور غمگین ہو۔

منقول ہے کہ جب ابلیس کے ساتھ تدبیر کی گئی۔ جب کہ وہ فرشتوں میں سے تھا۔ تو جبریل و میکائیل علیہ السلام دونوں رونے لگے۔ اللہ نے ان دونوں سے پوچھا کہ تم کیوں رو رہے ہو؟ وہ کہنے لگے: اے ہمارے پروردگار! ہم اپنے متعلق تیرے تدبیر کرنے سے بے خوف نہیں ہے اور خطرہ ہی خطرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسی طرح ہی رہو اور میری تدبیر سے کبھی بے خوف نہ ہونا۔

رسول اکرم ﷺ بھی اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ))

---

[1] اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ان کا شیخ ولید بن عباس مصری ضعیف ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اے دلوں کو الٹ پلٹ کرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ''۔

کسی نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسولؐ! کیا آپ کو ہمارے متعلق خطرہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا: بے شک تمام مخلوقات کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جیسے چاہے ان کو الٹ پلٹ کرتا رہتا ہے[1]

صحیح حدیث میں ہے کہ: آدمی اہل جنت کا عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے درمیان اور جنت کے درمیان ایک بازو کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس پر کتاب (تقدیر) غالب آجاتی ہے اور وہ اہل جہنم کا عمل کر کے آگ میں داخل ہو جاتا ہے[2]

صحیح بخاری میں سہل بن سعد ساعدیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی آگ والوں کا عمل کرتا رہتا ہے لیکن وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے۔ اور کوئی آدمی جنتیوں کا عمل کرتا رہتا ہے لیکن وہ جہنمی ہوتا ہے۔ اور عملوں کا دارومدار خاتموں پر ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بلعام بن باعورہ کا واقعہ بیان کیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے علم اور معرفت سے نوازا تھا لیکن بعد میں وہ ان سے محروم کر دیا گیا۔

اسی طرح وہ عبادت گزار شخص جسے برصیصا کہا جاتا تھا وہ بھی آخر کار کفر پر مرا۔

ایک مؤذن کا واقعہ:

مروی ہے کہ ایک شخص مصر میں رہتا تھا وہ اذان اور نماز کے لیے ہمیشہ مسجد سے چمٹا رہتا' اس پر عبادت کی رونق اور اطاعت الٰہی کی وجہ سے تجلیات ظاہر ہوتی تھیں۔ پر رونق شخص تھا۔ ایک دن وہ مینار کے اوپر اذان کے لیے چڑھا۔ مینار کے نیچے ساتھ ہی ایک عیسائی کا گھر تھا۔ اس نے گھر میں جھانکا تو اس عیسائی کی حسین و

---

1 اسے ترمذی نے انسؓ سے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

2 اسے بخاری نے ابو ہریرۃؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جمیل لڑکی پر اس کی نظر پڑ گئی' دیکھتے ہی اس کے فتنے میں مبتلا ہو گیا' اس نے اذان چھوڑی اور اس کے پاس چلا آیا۔ اس نے کہا کہ تو کون ہے اور کیا چاہتا ہے؟ یہ کہنے لگا: میں تجھے چاہتا ہوں۔ وہ کہنے لگی کہ میں تجھے برائی نہیں کرنے دوں گی۔ یہ مسلمان مؤذن کہنے لگا کہ میں تجھ سے شادی کرلوں گا۔ اس نے جواب دیا: تو چونکہ مسلمان ہے اس لیے میرا باپ تیرے ساتھ میری شادی نہ ہونے دے گا۔ وہ کہنے لگا کہ میں عیسائیت قبول کر لیتا ہوں۔ اس نے کہا کہ اگر تو نے ایسا کر لیا تو میں بھی شادی کے لیے تیار ہوں۔ وہ شخص اس سے شادی کے لیے عیسائی بن گیا اور ان کے گھر میں ٹھہر گیا اسی دن وہ کسی کام کے لیے اس گھر کی چھت پر چڑھا تو گرنے کی وجہ سے اس کی جان نکل گئی۔ نہ وہ اپنے دین سے کامیابی حاصل کر سکا اور نہ ہی اس عورت سے اپنی خواہش پوری کر سکا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بری انجام اور مکروہ خاتمے سے محفوظ فرمائے۔

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ قسم کھاتے تھے:

لَا وَ مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ.

''دلوں کو اُلٹ پلٹ کرنے والے کی قسم''۔ (یہ بخاری کی روایت ہے)

دلوں کے الٹ پلٹ کرنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آندھی کے گزرنے سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ ان دلوں کو پھیر دیتا ہے۔ کبھی کوئی چیز قبول' کبھی اس کا رد' کبھی کسی چیز کا ارادہ کبھی اس سے کراہت' وغیرہ وغیرہ۔

قرآن مجید میں ہے:

﴿ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ ﴾ (الانفال : ٢٤)

''جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ آدمی کے درمیان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جایا کرتا ہے''۔

مجاہد کہتے ہیں کہ دل سے مراد عقل ہے اور آدمی کو پھر پتہ نہیں چلتا کہ وہ ہاتھوں سے کیا کیے جا رہا ہے۔ اور قرآن میں ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ ﴾ (ق : ۳۷)

''یقیناً اس قرآن میں اس شخص کے لیے نصیحت ہے جس کا دل ہو''۔

اس آیت میں بھی دل سے مراد عقل ہے۔

طبری نے اس کا یہ معنی پسند کیا ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایک خبر دے رہے ہیں اور وہ یہ کہ اس اللہ کو اپنے بندوں سے بڑھ کر ان کے دلوں پر اختیار اور کنٹرول ہے۔ اور وہ بعض اوقات بندوں اور ان کے دلوں کے درمیان' اگر چاہے تو رکاوٹ بن جاتا ہے اور وہ بغیر مشیت الٰہی کے کسی چیز کا ادراک نہیں کر سکتے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ.

''اے دلوں کو الٹ پلٹ کرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ''۔

میں نے پوچھا: آپ اکثر یہ دعا مانگتے رہتے ہیں کیا آپ کو کوئی خطرہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں عائشہ! مجھے کسی چیز نے بے خوف کر دیا؟ جب کہ مجھے علم ہے کہ تمام بندوں کے دل اللہ رحمٰن کی صرف دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جیسے چاہے ان کو الٹ پلٹ کرتا ہے۔ جب بھی وہ پھیرنا چاہے تو آدم کے بیٹے کا دل پھیر دیتا ہے۔

جب ہدایت' معرفت' استقامت جیسی چیزیں اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادے پر موقوف ہیں اور انجام بھی سب کا مخفی ہے اور ہمارا ارادہ ہر جگہ غالب آنے والا بھی نہیں' تو اس لیے تجھے اپنے ایمان' عمل' نماز' روزے اور اپنے کیے ہوئے کسی بھی عبادت کے کام پر فخر نہیں کرنا چاہیے اور اترانا بھی نہیں چاہیے۔ کیونکہ یہ سب کچھ تیرے رب کا پیدا کیا ہوا ہے۔ اور اس نے تجھ پر یہ احسان کیا ہے اور اگر تو اس پر فخر کرے گا تو گویا تو کسی دوسری ذات کے سامان اور ملکیت پر فخر کر رہا ہے۔ پھر بسا اوقات اللہ تعالیٰ تیرے دل سے یہ نیکی کھینچ کر اسے محروم کر سکتا ہے اور وہ گدھے کے پیٹ سے بھی بڑھ کر ہر خیر و بھلائی میں پیچھے چلا جاتا ہے اور خالی ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نصیحت:

کتنے ہی باغ شام کے وقت اپنی رونق' ہریالی میں زور پر تھے اور پھل پک چکے تھے لیکن صبح کے وقت ان کی ہریال خشک ہو چکی تھی اور وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکے تھے' وجہ یہ ہوئی کہ خیر و بھلائی سے خالی آندھی آئی اور سب کچھ تباہ کر گئی۔ اسی طرح کوئی بندہ شام کے وقت ایسے حال میں ہوتا ہے کہ اس کا دل اطاعتِ الٰہی سے چمکدار اور صحت مند ہوتا ہے لیکن وہ صبح کے وقت معصیت الٰہی سے اندھیرے میں جا چکا ہوتا ہے اور بیمار ہو چکا ہوتا ہے۔ یہ غالب عظمت والے کی تقدیر کی بنا پر ہے۔

اے ابن آدم! تجھ پر قلمیں چل رہی ہیں' تجھے غفلت میں اس کا احساس بھی نہیں' اے آدم کے بیٹے! یہ گانے اور موسیقی چھوڑ دے' گھر اور علاقے کو خیر باد کہہ دے' جنت والے گھر میں رغبت کر' حتیٰ کہ تجھے علم ہو جائے کہ تیرے معاملے میں تقدیروں نے کیا کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۶۴:

اولیاء اللہ کی اذیت رسانی

عرش کی طرف سے ایک پکارنے والا یہ منادی کرے گا: فلاں شخص کہاں ہے؟ فلاں کہاں ہے؟ جو بھی اس آواز کو سنے گا اس کا شانوں کا گوشت کپکپانا شروع کردے گا' اللہ عزوجل فرمائے گا' اس بلائے ہوئے شخص سے یوں مخاطب ہوگا: تو ہی ہمیں مطلوب ہے' آ' آسمان وزمین کے خالق کے سامنے پیش ہونے کے لیے آگے آؤ۔ تمام مخلوق کی نگاہیں عرش کی جانب اٹھ جائیں گی' ایک شخص کو اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر اپنا نور ڈالے گا تو وہ مخلوق کی نگاہوں سے چھپ جائے گا۔ پھر اللہ اس سے فرمائے گا: اے میرے بندے! کیا تجھے علم نہیں کہ میں دنیا کے گھر میں تیرے ہر عمل کا مشاہدہ کرتا تھا؟ وہ بولے گا: کیوں نہیں' اے میرے پروردگار! پھر اللہ فرمائے گا: اے میرے بندے! کیا تو نے میرے نافرمانوں کے لیے تیار شدہ میری سزا اور عذاب کو نہیں سنا تھا؟ وہ کہنے گا: اے میرے رب! کیوں نہیں۔ اللہ فرمائے گا: کیا تو نے میرے اطاعت گزاروں کے لیے تیار کردہ جزاء وثواب کو نہیں سنا تھا؟ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! کیوں نہیں۔

اللہ پوچھے گا کہ میرے بندے! تو نے نافرمانی کی؟ وہ بولے گا کہ ہاں اے میرے رب! ایسا ہوا تھا' اللہ پوچھے گا کہ آج تیرا میرے متعلق کیا گمان ہے؟ وہ کہے گا کہ اے رب! تو مجھے معاف فرما دے گا۔ اللہ فرمائے گا کہ کیا تجھے یقین ہے کہ میں تجھے معاف کردوں گا؟ وہ کہے گا کہ ہاں اے مولا! اس لیے کہ تو نے دنیا میں جب میری معصیت کو دیکھ لیا تو اسے مجھ پر پوشیدہ رکھا۔

اللہ فرمائے گا کہ میں نے تجھے معاف کیا' تجھے بخش دیا' تیرے ظن اور گمان کو سچا کر دکھایا' اپنے نامہ اعمال کو دائیں ہاتھ میں پکڑ' اس میں جو نیکی ہے وہ میں نے قبول

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فرمالی اور جو برائی ہے تیرے لیے معاف فرمادی کیونکہ میں بہت سخی اور فیاض ہوں۔

اے ہمارے معبود! اگر تجھے مغفرت و معافی سے محبت نہ ہوتی تو تو اپنے نافرمان کو مہلت نہ دیتا' اور اگر تیرا درگزر اور کرم نہ ہوتا تو جنتیں آباد نہ ہوتیں۔ اے اللہ! تو بہت درگزر کرنے والا ہے تو معافی کو پسند کرتا ہے' ہمیں معاف فرما!

اے اللہ! ہم پر نظر رضا مندی ڈال' مخلصین کے رجسٹر اور محل میں ہمیں ثابت رکھ اور ظالموں کے رجسٹر اور گھر سے ہمیں نجات دے۔

اے اللہ! ہماری امیدوں کو ثابت فرما' ہر حالت میں ہمارے عمل درست فرما' اپنی خوشنودی تک پہنچنے میں ہمارے راستے آسان فرما' نیکیوں کی طرف ہمیں پیشانیوں سے پکڑ تک لے جا' دنیا میں بھی ہر طرح کی بھلائی سے نواز اور آخرت میں بھی ہر بھلائی سے سرفراز فرما اور آگ کے عذاب سے ہم سب کو بچا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۶۵:

بغیر عذر کے جماعت سے پیچھے رہنا

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے متعلق جو جماعت سے پیچھے رہتے تھے' فرمایا: یقیناً' میں نے یہ ارادہ کیا کہ کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں پیچھے جا کر ان لوگوں کے گھروں کو آگ سے جلا ڈالوں جو جماعت سے پیچھے رہتے ہیں۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

اور آپؐ نے فرمایا: لوگوں کو جمعہ چھوڑنے سے باز آ جانا چاہیے ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ غافلوں میں شمار ہوں گے۔[1]

(یہ بھی مسلم کی روایت ہے)

آپؐ نے فرمایا: جس شخص نے سستی کرتے ہوئے تین جمعے ترک کر دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔[2] (اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے)

آپؐ نے فرمایا: جو شخص بغیر عذر کے اور بغیر کسی تکلیف کے جمعہ چھوڑ دے تو اسے اس کتاب میں منافق لکھ دیا جاتا ہے جس میں نہ تبدیلی ہو سکتی ہے اور نہ اسے مٹایا جا سکتا ہے۔

حفصہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعے کی طرف جانا ہر بالغ پر واجب ہے۔[3]

اللہ تعالیٰ سب کو نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔

---

1. یہ ابوہریرہؓ اور ابن عمرؓ سے مروی ہے۔
2. یہ ابوالجعد ضمیریؓ سے مروی ہے اور صحیح ہے۔
3. اسے امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ٦٦:

جمعہ و جماعت ترک کرنے پر اصرار

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ☆ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ وَ هُمْ سَالِمُوْنَ ﴾

(القلم: ٤٢-٤٣)

''جس دن پنڈلی سے کپڑا ہٹایا جائے گا اور ان کو سجدے کی طرف بلایا جائے گا لیکن وہ سجدہ کرنے کی طاقت نہ پا سکیں گے' آنکھیں جھکی ہوں گی' ذلت ان کو ڈھانپ رہی ہوگی اور ان کو سجدے کی طرف اس وقت بلایا جاتا تھا جب وہ صحیح سالم اور تندرست ہوتے تھے''۔ (لیکن کرتے نہیں تھے)

کعب احبارؒ کہتے ہیں کہ یہ آیت نازل ہی ان لوگوں کے متعلق ہوئی ہے جو جماعتوں سے پیچھے رہتے ہیں۔

امام التابعین سعید بن میبّب کا بیان ہے کہ یہ لوگ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کی آوازیں سنا کرتے تھے لیکن باوجود صحیح سلامت اور تندرست ہونے کے ان کا جواب نہیں دیتے تھے یعنی مسجد میں آ کر نماز نہ پڑھتے تھے۔

صحیحین میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' میں نے ارادہ کرلیا کہ لکڑیوں کا حکم دوں کہ ان کو اکٹھا کیا جائے' پھر میں نماز کا حکم دوں تو اس کے لیے اذان کہی جائے پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو امامت کرائے' پھر میں پیچھے ان لوگوں کی طرف چلا جاؤں جو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے حاضر نہیں ہوتے۔ اور ان پر ان کے گھروں کو آگ سے جلا دوں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ابو ہریرہؓ ہی سے امام مسلمؒ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: یقیناً میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ اپنے کچھ نوجوان کو حکم دوں کہ وہ لکڑیوں کا ایک گٹھا جمع کریں پھر میں ان لوگوں کے پاس آؤں جو بغیر کسی بیماری اور عذر کے گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں تو ان گھروں کو جلا ڈالوں۔

اس حدیث مبارکہ میں اور پچھلی آیت مقدسہ میں اس شخص کے لیے انتہائی سخت وعید اور دھمکی ہے جو بغیر عذر کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں سستی کرتا ہے۔

امام ابوداوُدؒ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مؤذن کی اذان سن لی پھر اسے اس کی طرف آنے سے کسی عذر نے نہیں روکا۔ آپ یہ بیان کر ہی رہے تھے کہ پوچھ لیا گیا کہ اے اللہ کے پیغمبرؐ! عذر سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا: خوف یا بیماری تو ایسے شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی جسے وہ بغیر جماعت کے گھر ہی میں پڑھے گا۔

ترمذی میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ان سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو ساری رات تہجد پڑھتا رہتا ہے اور دن کو روزہ رکھنے کا عادی ہے۔ لیکن وہ نہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اور نہ جمعہ ادا کرتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے: اگر وہ اسی حالت میں مر گیا تو آگ میں جائے گا۔

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص رسول اکرم ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسولؐ! میرے لیے مسجد میں لانے والا کوئی راہ نما ہے نہیں جو میرا ہاتھ پکڑ کر لا سکے کیا میرے لیے گھر ہی میں نماز پڑھنے کی رخصت ہے؟ آپؐ نے اسے رخصت دے دی جب وہ مڑ کر جانے لگا تو آپؐ نے پوچھا کیا تو نماز کے لیے لگائی جانے والی پکار یعنی اذان سنتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! تو آپؐ نے فرمایا: پھر مسجد میں آ کر ہی پڑھ۔

ابوداوُد کی روایت میں ہے کہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پاس آ کر کہنے لگے۔ اے اللہ کے رسولؐ! بے شک مدینے میں بہت زیادہ درندے اور موذی جانور ہیں اور میں آنکھوں سے معذور ہوں۔ کیا میرے لیے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت ہے تو آپؐ نے فرمایا: کیا تو حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کی پکار سنتا ہے؟ اس نے کہا کہ جی ہاں! تو آپؐ نے فرمایا: پھر تجھے مسجد میں آ کر نماز کو پڑھنا ہوگا۔

ایک روایت میں ہے کہ اس نے کہا تھا کہ اے اللہ کے پیغمبرؐ! میں نابینا شخص ہوں' گھر مسجد سے دور ہے' اور میرا ہاتھ پکڑنے والا ساتھ نہیں دیتا تو کیا میرے لیے کوئی رخصت ہے؟

امام حاکم نے اپنی مستدرک میں صحیحین کی شرط کے مطابق ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اذان سنتا ہے اس کے پیچھے آنے سے کوئی عذر اس کے مانع نہیں ہوتا تو اس کی کوئی نماز نہیں ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ حضورؐ! عذر سے کیا مراد ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: خوف یا بیماری۔

رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ تین شخصوں پر اللہ کی لعنت ہے: ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرائے حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ دوسری وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ خاوند اس پر ناراض ہو۔ اور تیسرا وہ شخص جو حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ سنتا ہے پھر اس پر عمل کرتے ہوئے مسجد میں نہیں آتا۔[1]

ابو ہریرہؓ کہتے تھے کہ آدم کے بیٹے کے کان پگھلی ہوئی قلعی سے بھر جائیں یہ اس کے لیے بہتر ہے اس سے کہ وہ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ سن کر مسجد میں نہ آئے۔

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مسجد کے ہمسائے کی نماز نہیں ہوتی

---

[1] اسے حاکم نے مستدرک میں ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مگر مسجد ہی میں۔ ان سے پوچھا گیا کہ مسجد کے پڑوسی سے کیا مراد ہے؟ تو انھوں نے کہا: جو اذان سنتا ہے وہ مسجد کا پڑوسی ہے۔

ان کا یہ قول بھی ہے کہ جو شخص اذان سن کر نہ آئے گا اس کی نماز اس کے سر سے بھی اوپر نہیں جاتی الا یہ کہ کوئی عذر ہو۔

ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جس شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ کل (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے حالت اسلام میں ملاقات کرے تو اسے چاہیے کہ پانچوں نمازوں پر پابندی کرے جہاں بھی ان کے لیے اسے پکارا جائے' نماز کے لیے چلا جائے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ہدایت کے طریقے مشروع اور جاری کیے ہیں اور یہ مسجدوں میں نمازیں ادا کرنا بھی ہدایت کے طریقوں میں سے ہے۔ اور اگر تم اپنے گھروں میں نمازیں پڑھو گے جس طرح کہ یہ گھر میں پیچھے رہ کر نماز پڑھنے والا کرتا ہے تو تم اپنے نبیؐ کی سنت چھوڑ دو گے اور اگر تم اپنے نبیؐ کی سنت چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ باجماعت نماز سے کوئی پیچھے نہیں رہتا تھا سوائے اس شخص کے جس کا نفاق معلوم ہو چکا ہوتا یا بیمار شخص پیچھے رہتا۔ اور بیمار شخص کو بھی بسا اوقات دو آدمیوں کے درمیان میں سہارا دے کر لایا جاتا حتیٰ کہ صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔ یعنی وہ شخص نماز کی فضیلت پر حرص کرتے ہوئے اپنے ضعف کی وجہ سے سہارا لیتے ہوئے آتا تھا اور ڈر رہا ہوتا تھا کہ کہیں مسجد میں نماز چھوڑنے سے گناہ واقع نہ ہو جائے۔ (اسے مسلم اور ابوداؤد وغیرہ نے ذکر کیا ہے)

باجماعت نماز کی فضیلت:

جماعت کی نماز کی بہت زیادہ فضیلت ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں کہا گیا ہے:

﴿ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ﴾ (الانبیاء: ۱۰۵)

''اور ہم نے نصیحت (والی کتاب یعنی تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کہ میرے نیک بندے ہی زمین کے وارث ہوں گے''۔

ان نیک لوگوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو پانچوں نمازیں جماعت کے ساتھ مل کر ادا کرتے ہیں۔ اور اسی طرح اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں بھی یہی لکھا گیا ہے:

﴿ وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ ﴾ (یٰسٓ : ۱۲)

''اور جو کچھ وہ آگے بھیج چکے ہیں اور ان کے قدموں کے نشانات کو ہم لکھ رہے ہیں''۔

قدموں کے نشانات سے مراد مسجد کی طرف آتے ہوئے اٹھنے والے قدموں کے ناشنات ہیں۔

صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص گھر میں وضو کرے پھر اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر کی طرف چل کر آئے تاکہ فرائض الٰہیہ میں سے کسی فریضے کو ادا کر سکے تو اس کے قدموں میں سے ایک قدم غلطی مٹا دیتا ہے اور دوسرا قدم درجہ بلند کر دیتا ہے۔ پھر جب وہ نماز ادا کر لیتا ہے تو فرشتے اس کے لیے مسلسل دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اپنے جائے نماز میں رہتا ہے جس میں اس نے نماز ادا کی۔ وہ اس کے لیے کہتے رہتے ہیں: اے اللہ! اسے معاف فرما، اے اللہ! اس پر رحمت فرما۔ جب تک کہ وہ نمازی اس جگہ میں (فرشتوں کو) تکلیف نہ دے (یعنی) بے وضو نہ ہو جائے۔ (یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے)

اور آپؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ غلطیوں کو مٹاتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟ صحابہؓ نے کہا کہ کیوں نہیں، اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے فرمایا: مصیبت و مشقت پر بھی مکمل وضو کرنا، مسجدوں کی طرف زیادہ قدم چلنا، نماز کے بعد اگلی نماز کا انتظار کرنا۔ یہ چھاؤنیاں ہیں، یہ چھاؤنیاں ہیں[1] (اسے مسلم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ٦٧:

وصیت میں ظلم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ وَ اللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ﴾ (النساء: ١٢)

''یہ تمام حصے اس وصیت کے بعد جو کی گئی ہو اور قرضے کے بعد ادا کیے جائیں گے۔ بشرطیکہ وصیت سے میت نے کسی کا نقصان نہ کیا ہو۔ یہ خدا کا فرمان اور وصیت ہے اور وہ اللہ بہت علم وحلم والا ہے''۔

مثلاً فوت شدہ شخص یہ وصیت کر گیا ہے کہ میرا اتنا قرضہ یا اتنا مال فلاں شخص کو دینا ہے حالانکہ کوئی قرضہ نہیں تھا اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ ورثاء کے حصوں میں کمی آئے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرما دیا ہے۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو وراثت کے حصے مقرر کیے ہیں وہ اللہ کا حکم ہے۔اس میں کمی بیشی نہ کی جائے۔اور فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ☆ وَ مَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ يَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ﴾ (النساء: ١٣-١٤)

''اور جو شخص (وراثت کے معاملے میں) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا اسے اللہ تعالیٰ ان باغات میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر ﷺ کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدود سے تجاوز کرے گا' وہ اسے آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کے لیے داخل کردے گا اور اس کے لیے رسوا کن عذاب ہے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مجاہدؒ کہتے ہیں کہ یہ عذاب اس شخص کا بیان ہوا ہے جو اللہ کے مقرر کردہ وراثت کے حصوں میں نافرمانی کرے۔

عکرمہؒ نے ابن عباسؓ سے یہ تفسیر بیان کی ہے کہ جو شخص وراثت کے حصوں میں اللہ کی تقسیم پر راضی نہ ہو اور اس سے تجاوز کرے اس کا یہ عذاب بیان ہوا ہے۔

کلبیؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اس تقسیم کا انکار کرنے والے اور اس کی حدود کو حلال سمجھ کر تجاوز کرنے والے کا یہ عذاب ہے۔

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرد یا عورت ساٹھ ساٹھ سال تک اللہ کی اطاعت کرتے رہتے ہیں پھر جب موت آتی ہے تو وصیت میں ورثاء کو نقصان پہنچا دیتے ہیں تو ان کے لیے آگ واجب ہو جاتی ہے۔ پھر ابو ہریرہؓ نے یہی آیت تلاوت کی:

﴿ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ ﴾ (النساء : ١٢)

(اس حدیث کو ابوداؤد نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے)

اور فرمایا: جو شخص کسی وارث کی وراثت لے کر بھاگ گیا' اللہ تعالیٰ اس کی جنت کی وراثت کاٹ دے گا۔ (اسے ابن ماجہ نے ضعیف سند سے روایت کیا ہے)

اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دے دیا تو کسی وارث کے لیے وصیت نہ کی جائے۔[1]

---

[1] اس حدیث کو ترمذی نے عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ٦٨:

مکروفریب اور دھوکا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ﴾ (فاطر : ٤٣)

''اور برے مکروفریب کا وبال اس کے کرنے والے ہی پر پڑتا ہے''۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مکروفریب اور دھوکے بازی آگ میں لے جائے گی۔[1]

اور فرمایا: دھوکے باز، بخیل اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہ ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی خصلت بیان کی:

﴿يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾ (النساء : ١٤٢)

''وہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو دھوکے (کا وبال اور اس کی سزا) دیتا ہے''۔

واحدیؒ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اس طرح کا معاملہ کرے گا جیسا کہ دھوکا دینے والا کرتا ہے اور یہ ان کے کیے کی سزا کے طور پر ہوگا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کی صورت یوں ہوگی کہ ان کو بھی مومنوں کی طرح شروع شروع میں نور عطا کیا جائے گا پھر جب وہ پل صراط سے گزر رہے ہوں گے تو وہ نور اور روشنی بجھ جائے گی اور وہ اندھیرے میں باقی رہ جائیں گے۔

آپ ؐ نے فرمایا: آگ والے پانچ قسم کے لوگ ہوں گے اور ان میں سے ایک اس شخص کا ذکر کیا جو کوئی ایسی صبح و شام نہیں کرتا جس میں تجھے تیرے مال یا بیوی میں دھوکا نہ دیتا ہو۔[2]

---

[1] اسے بزار نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں عبداللہ بن ابی حمید ضعیف روای ہے۔

[2] اسے مسلم نے عیاض بن حمار سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۶۹:

مسلمانوں کی جاسوسی

فتح مکہ کے موقع پر حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کسی سوچ کی بنا پر کافروں کی طرف مسلمانوں کی جنگی تیاری کی اطلاع کا رقعہ لکھ بیٹھے تو عمرؓ نے ان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کو منع کیا کیونکہ حاطبؓ بدری صحابی تھے۔ ورنہ وہ قتل ہو جاتے۔

جب کسی شخص سے ایسی جاسوسی کا ارتکاب ہو جس سے اسلام میں یا اہل اسلام میں کمزوری مرتب ہوتی ہو یا قتل' قید' لوٹ مار یا کسی اور اس طرح کے نقصان کی نوبت آتی ہو تو ایسا شخص زمین میں فساد کے لیے اور کھیتی وانسانی نسل کی تباہی کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا شمار ہو گا اور اسی جرم کی بنا پر وہ قتل کا مستحق ہے اور عذاب کا حقدار ہے۔ اللہ ہمیں اس سے بچائے۔

اور یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جب چغلی کرنے والا بہت بڑے حرام کام کا مرتکب شمار ہوتا ہے تو جاسوس کا چغلی کرنا اس سے بھی کہیں بڑھ کر بڑا جرم ہو گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے کام سے اور اس کے نقصانات سے محفوظ فرمائے۔ یقیناً وہ بہت سخاوت والا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باب ۷۰:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی

صحیحین میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے گا میرا اس سے اعلان جنگ ہے۔[1]

اور فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی نہ دو قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو ان کے ایک مد (آدھا کلو سے کچھ زائد پیمانہ) کو بلکہ آدھے مد کے اجر کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ (یہ بخاری ومسلم کی روایت ہے)

آپؐ نے فرمایا: میرے صحابہؓ کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہنا اور اللہ کو یاد رکھنا، میرے بعد ان کو (طعن وتشنیع اور گالی گلوچ کا) نشانہ نہ بنا لینا۔ جو شخص ان سے محبت کرے گا وہ میری محبت کی وجہ سے ان کے ساتھ محبت رکھتا ہے اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے ایسا کرتا ہے۔ اور جس نے ان کو اذیت دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی۔ اور جس نے اللہ کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پکڑ لے۔[2]

ان جیسی احادیث میں ان لوگوں کا انجام سامنے ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پاکباز ہستیوں کو غلط الزامات کا نشانہ بناتے ہیں، ان کو گالی دیتے ہیں، ان پر افتراء

---

[1] یہ روایت مسلم میں نہیں ہے بلکہ صرف بخاری میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ اس جگہ یا تو مصنف سے سبقت قلم ہوئی ہے یا کسی ناسخ سے غلطی۔

[2] اسے ترمذی نے عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باندھتے ہیں' ان کی عیب جوئی کرتے ہیں' ان کو کافر تک کہہ دیتے ہیں۔ آپ ؐ کا یہ جو فرمان ہے کہ ان سے محبت کرنے والا مجھ سے محبت کی بنا پر ایسا کرتا ہے اور ان سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض کی بنا پر ایسا کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کی وجوہات:

صحابہ ؓ سے ان کے فضائل و مناقب کی بنا پر محبت کی جاتی ہے اور ان کے ساتھ محبت کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے' آپ کے مشن کو تر و تازہ رکھا' آپ ؐ کے ساتھ ایمان لائے' آپ کو تقویت دی' اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ آپ ؐ کی غم خواری کی۔ تو جو شخص ان سے محبت کرے گا وہ یقیناً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا تھا اسی لیے اس نے آپ کے خدمتگاروں سے محبت کی۔ تو گویا صحابہ ؓ سے محبت نبوی ؐ کا عنوان ہے اور صحابہ ؓ سے بغض آپ ؐ کے ساتھ بغض کا عنوان ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ انصار کے ساتھ محبت رکھنا ایمان میں سے ہے اور ان کے ساتھ بغض رکھنا نفاق میں سے ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دین میں خوب سبقت کی اور دوڑ دھوپ کی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کافروں کے ساتھ جس طرح ہو سکا جہاد کیا۔

اسی طرح علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنا ایمان میں سے ہے اور ان سے بغض رکھنا نفاق میں سے ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل کا اندازہ ان کے حالات' سیرت اور کارناموں سے لگایا جاتا ہے جو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سرانجام دیئے اور آپ ؐ کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد جو کردار ان کا رہا۔ مثلاً ایمان کی طرف سبقت کرنا' کافروں سے جہاد کرنا' دین کی نشر و اشاعت' اسلامی شعائر کا اظہار' اللہ اور اس کے پیغمبر ؐ کے کلمے کی سربلندی کے لیے کوشش' اور آپ ؐ کے فرائض و سنن کی تعلیم۔ اگر یہ پاکباز ہستیاں اللہ نہ بناتا تو ہم تک دین کے اصول و فروع میں سے کچھ بھی نہ پہنچ پاتا' نہ ہمیں کسی فریضے اور سنت کا پتہ چل سکتا' اور نہ ہمیں کوئی حدیث اور خبر مل سکتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن و تشنیع کرنے والا اسلام سے خارج ہے:

لہٰذا جو شخص ان کی جانب طعن و تشنیع سے کام لے اور ان کو گالی دے وہ دین سے اور ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے کیونکہ ان میں طعن ان کی برائیوں کا دل میں اعتقاد رکھنے کی وجہ سے کیا جاتا ہے اور اس کا سبب ان کے متعلق سینے میں کینہ و بغض ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں جو ان کی مدح و ثنا بیان کی ہے اس کا انکار ہوتا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کے متعلق تعریفانہ کلمات کی نفی اور انکار ہوتا ہے۔ ان کے فضائل و مناقب اور ان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا انکار کیا جاتا ہے۔ پھر یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہستیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو نقل کرنے کا واسطہ اور ذریعہ ہیں تو ان واسطوں اور ذرائع میں طعن کرنا' اصل اور بنیاد میں طعن کرنا ہے۔ اور نقل کرنے والے کو حقیر سمجھنا درحقیقت اس چیز کو حقیر سمجھنا ہے جسے نقل کیا جا رہا ہے۔ یہ بات اس شخص کے لیے ظاہر ہو جاتی ہے جو غور و فکر کرے' نفاق' بے دینی اور عقیدے میں ٹیڑھے پن سے سلامت ہو۔ ان سب اخبار و آثار میں سے آپ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی حدیث کافی ہے: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے چنا اور میرے لیے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو چنا' ان میں سے کچھ کو میرے وزیر' کچھ کو مددگار اور کچھ کو میرے سسرال بنایا تو جو شخص ان کو گالی دے گا اس پر اللہ کی' اس کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض اور نفل قیامت کے دن قبول نہ کرے گا''[1]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہمیں گالیاں دی جاتی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میرے صحابہ کو گالی دے گا اس پر اللہ' فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب کیا' اور

---

[1] اسے طبرانی نے عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس میں ایک مجہول راوی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میرے لیے میرے ساتھیوں کو منتخب کیا' اور میرے لیے ساتھی' بھائی اور سسرال بنایا۔ ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو ان کی عیب جوئی کریں گے' ان میں نقص نکالیں گے تو تم نہ ان کے ساتھ مل کر کھاؤ' نہ پیو' نہ نکاح شادی کرو' نہ ان کی نماز جنازہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز ادا کرو۔[1]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تذکرہ پر زبان بند رکھنا ایمان کی علامت ہے:

ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ ہو تو زبان کو بند رکھو' اور جب ستاروں کا ذکر ہو اس وقت بھی رکے رہو اور جب تقدیر کا ذکر ہو اس وقت بھی اپنے اوپر کنٹرول کرو''۔[2]

اس حدیث کی وضاحت میں علماء اس کا معنی یوں بیان کرتے ہیں کہ مخلوق کی تقدیر کے راز میں بحث و تمحیص نہ کرو۔ اور یہ اس موقع پر کنٹرول کرنا' زبان کو روکنا ایمان کی علامت ہے اور خود کو اللہ کے سپرد کرنے کی علامت ہے۔ اسی طرح ستاروں کا حال ہے' ان کے کائنات میں اثر انداز ہونے کا اعتقاد رکھنا اور بغیر ارادہ الٰہی کے ان کا کاموں میں عمل دخل سمجھنا شرک ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کسی چیز کی وجہ سے مذمت بیان کرنا' ان کی لغزشوں اور غلطیوں کی ٹوہ میں رہنا' ان کی جانب کسی عیب کو منسوب کرنا منافقت ہے۔

بہر حال ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اللہ سے محبت کرے' اس کے پیغمبرؐ سے محبت کرے' آپ کی لائی ہوئی شریعت سے محبت کرے' آپ کی آل سے' آپ کے صحابہؓ سے' آپ کی ازواج مطہرات سے' آپ کی اولاد سے' آپ کے غلاموں اور خادموں سے محبت کرے' ان سب کے ساتھ محبت کرنے والے سے محبت ان سے بغض رکھنے والے کے ساتھ بغض رکھے' کیونکہ ایمان کا سب سے مضبوط کڑا' اللہ کے لیے محبت رکھنا اور اللہ کے لیے بغض رکھنا ہے۔

---

1. اسے عقیلی نے ضعفاء میں روایت کیا ہے۔
2. عراقی کہتے ہیں کہ اسے طبرانی نے حسن سند سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایوب سختیانی بیان کرتے ہیں کہ جس نے ابوبکرؓ سے محبت کی' اس نے دین کا مینار کھڑا کیا' جس نے عمرؓ سے محبت کی اس نے راستہ واضح کر دیا' جس نے عثمانؓ سے محبت کی تو وہ نور الٰہی سے منور اور روشن ہو گیا' جس نے علیؓ سے محبت کی اس نے مضبوط کڑے کے ساتھ چنگل مارا اور اسے مضبوطی سے تھام لیا۔ اور جس نے کہا کہ کامل خیر و بھلائی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی میں تھی تو وہ منافقت سے بری ہو گیا۔

خلفائے راشدین کی فضیلت:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب تو شمار سے باہر ہیں۔ تمام اصحابِ سنت کا اس پر اجماع ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے افضل ''عشرہ مبشرہ'' ہیں اور ان میں سے سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر بن خطاب، پھر عثمان بن عفان، پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم ہیں۔ اور اس کے متعلق بدعتی منافق اور خبیث کے علاوہ کسی کو شک نہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نص بیان کر دی۔ جیسا کہ عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: میری سنت کو لازم پکڑو اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو میرے بعد لازم پکڑو۔ اس کو اپنی داڑھوں سے مضبوطی کے ساتھ تھامو۔ اور اپنے آپ کو نئے ایجاد کردہ معاملات سے بچاؤ۔

خلفائے راشدین یہ ہیں: ابوبکر' عمر' عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں کئی آیات نازل فرمائیں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ ﴾ (النور: ٢٢)

''اور جو لوگ تم میں سے صاحب فضل اور صاحب وسعت ہیں وہ یہ قسم نہ کھائیں کہ رشتہ داروں' اور محتاجوں پر کچھ خرچ نہیں کریں گے''۔

تمام مفسرین اس پر متفق ہیں کہ یہ آیت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی۔ اور اللہ نے ان کی یہ صفت بیان کی کہ وہ صاحب فضل ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْهُمَا فِی الْغَارِ ﴾ (التوبۃ : ٤٠)

''جب وہ دونوں (رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) غار میں تھے''۔

تو ابوبکر رضی اللہ عنہ دو میں سے دوسرے شخص تھے۔

اس میں بھی کسی کا اختلاف نہیں کہ یہ آیت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ساتھی ہونے کی گواہی دی' ان کو سکینت کی خوشخبری دی' اور ثانی اثنین (دو میں سے دوسرا) کی صفت کا زیور پہنایا' جن کے متعلق عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ اس شخص سے افضل کون ہو سکتا ہے جو دو میں سے دوسرا تھا اور اللہ ان کا تیسرا ساتھی تھا؟

اللہ نے ان کے متعلق یہ بھی فرمایا:

﴿ وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴾ (الزمر : ٣٣)

''اور جو شخص سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی' وہی لوگ متقی اور پرہیزگار ہیں''۔

امام جعفر صادق رحمہ اللہ کا بیان ہے: اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ سچی بات لے کر آنے والے سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں اور تصدیق کرنے والے سے مراد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کے متعلق اس سے بڑھ کر کیا خوبی ہو سکتی ہے؟

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِیْنَ.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کبیرہ گناہ اور ان کا علاج

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو عبث وبے کار پیدا نہیں کیا۔ بلکہ اسے احسن تقویم میں تخلیق کیا اور اس کے ذمہ کچھ احکامات لگا دیے تاکہ یہ ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی اخروی زندگی کو بہتر بنا سکے۔ دنیا کی اس زندگی میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو طرح کے حکم دیے ہیں بعض کام کرنے کے لیے اور بعض نہ کرنے کے لئے۔ اول الذکر کو اوامر اور ثانی الذکر کو نواہی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ تمام اوامر پر عمل کرنا ایک آدمی کے لیے مشکل ہو جاتا ہے جبکہ نواہی سے اجتناب آسان ہے اس لیے کہ اوامر کی تعداد بہت زیادہ ہے جب کہ نواہی کی تعداد تھوڑی ہے اور نواہی سے بچنے والا صحیح معنوں میں متقی و پرہیزگار بن جاتا ہے جیسا کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا: ''اتق المحارم تکن اعبد الناس'' [مسند احمد ۳۱۰/۲ ترمذی (۲۳۰۵) بحوالہ مشکوٰۃ (۵۱۷۱)] حرام کردہ اشیاء سے بچ جاؤ سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔

شیاطین وساوس کے ذریعے انسان کو جادہ مستقیم سے دور کر دیتے ہیں اور انسان کے اندر ہوا و حرص پیدا کر کے درہم و دینار کا بندہ بنا دیتے ہیں۔ اگر آدمی شیطانی ہتھکنڈوں سے اجتناب کرے اور بڑے بڑے گناہوں سے بچا رہے تو چھوٹے گناہ اللہ تبارک وتعالیٰ حسنات ونیکیوں کے ذریعے معاف کرتا رہتا ہے۔ بھولی ہوئی انسانیت کو بڑے بڑے گناہوں سے بچانے کے لیے ائمہ محدثین نے بڑی محنت کی اور جو گناہ اس زمرے میں آتے ہیں انہیں الگ کتب میں ذکر کر دیا تاکہ انسان ان کتابوں کا مطالعہ کر کے ان بڑے گناہوں سے بچ سکے۔ انہی محدثین میں سے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کے بلند پایہ شاگرد عظیم محدث الامام الحافظ محمد بن احمد الذہبی ہیں۔ جنہوں نے ''الکبائر'' کے نام سے کتاب مرتب کر کے امت اسلامیہ پر بہت بڑا احسان کیا ہے یہ کتاب عربی زبان میں تھی جس سے عوام الناس فائدہ اٹھانے سے قاصر تھے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حدیبیہ پبلی کیشنز نے اس کا اردو ترجمہ کروا کر بڑے ہی عمدہ اور احسن طریق سے شائع کیا ہے۔ کتاب کے مترجم حافظ ابوالقاسم محمود تبسم مدرس مرکز الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ ہیں انہوں نے بڑی سلاست وروانی سے اسے اردو کے قالب میں ڈھالا ہے تاکہ ہر خاص وعام اس سے فیض یاب ہو سکے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کتاب کے مولف، مترجم اور ناشر کو جزائے خیر عطا کرے۔ اور باقی تمام احباب کو اس کے مندرجات پڑھنے، عمل کرنے اور آگے پہنچانے کی ہمت وتوفیق عطا فرمائے۔

ابوالحسن مبشر احمد ربانی

حدیبیہ پبلیکیشنز
رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042 - 37242604 , 0322 - 4014894